



ردیف	نام	تاریخ	محل
۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰

انه من سليمان في الله بسلم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل في كتابه ما يستطاع به العبد ان يخلص نفسه

محمد جاني
في سنة ١٢٨٥

الحمد لله الذي جعل في كتابه ما يستطاع به العبد ان يخلص نفسه

وبسبح من فضلكم في واقع حيا كما ذكر من طبعه

علیہ و علی سائتا باعدا کائنات قصبہ ہجرہ مضافات شہرجان آباد و علی خدمت ارباب کائنات صاحب
 پیش میں بعد اویں بعض مدعا میں کہ منفران ایام سے تالی الاقن خاکسار صدق و عہد نامہ کنند گواہی چند
 کو انہ مد علی حساسہ شوق تلاش کتب حالات و افروخت حضرت ادیار ارازم سید عظام و کجاہ و
 ایام میں افریکہ جو سہو یا بندہ یاوری بخت و زبانی طلوع سبب بہ بسیاری اخی فی اللہ سہو ادیار و سہو
 غلام سید صاحب اس در سہو سہو و اوختی کے لطف و نیابت ترجمہ الشیخ اباب حدن سہو سہو
 فتح الکربانی و فیض الرحمن فی لغو سہو سہو حضرت عبد اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 ہجرت افریقہ نام القلی بقیس غوث الثقلین و سلیسانی الدارین قطب حقیقتہ روح المعرفت و حقیقتہ العارفین
 شیخ الاسلام حضرت سیدان محمد بن الدین ابو محمد عبد اللہ و سہو سہو اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 عالی جناب شیخ الاسلام فاضل الاکمل مولانا مولوی عبد الحکیم صاحب سہو سہو اللہ اللہ اللہ اللہ
 خاکسار میں آیا جو کہ یہ شہریت مجموعہ خواجہ سہو سہو اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 افادہ عام مولوی صاحب اجازت سہو سہو اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سہو سہو اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 محمود حسین خان تازان سہو سہو اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 دیا چ کتاب ہذا سہو سہو اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 مولانا سہو سہو اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 وہ سہو سہو اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 مختصر حال سعادت و برکت اشتمال مستغنی عن الباقی حضرت غوث الثقلین
 و سلیسانی الدین مولانا سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ
 حضرت پیران پیر سہو سہو اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 عند سعادت حسنی و حسینی سے ہیں چنانچہ سہو سہو اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

سہی ہو گا ہے کہ سید عبدالقادر جیلانی بن ابی صالح موسیٰ بن عبد اللہ نجفی زاد بن محمد بن اود بن علی بن
 بن عبد اللہ بن محمد بن عثمان بن حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بن علی اکرم اللہ وجہہ فیہ آنحضرت کا آبائی
 نسب نامہ ہے جس سے آپ سید عثمانی کہلاتے ہیں اور اپنی والدہ ماجدہ کی طرف سے سید حسن بن علی بن
 سے ہیں کہ آنحضرت کی والدہ ماجدہ بی بی ام المیزانہ البیاریہ فاطمہ بنت عبد اللہ موسیٰ بن ابی کلین
 سید محمد بن سید ابی محمود بن سید ابی عطاء اللہ بن سید ابی کمال عیسیٰ بن سید علاؤ الدین بن ابی ہاشم
 جعفر صادق بن امام محمد بن امام زین العابدین بن حضرت امام حسین شہید دشت کربلا رضوان اللہ
 تعالیٰ علیہم اجمعین بن حضرت علی اکرم اللہ وجہہ لان سلاسل نسب شریف و صاف ظاہر ہے کیا پ
 یقینی سادات حسنی حسینی سے ہیں۔ ولادت با سعادت کی تشکیبات کے مابین اول شب و غافلہ
 ہوئی آپ نصیب یلقی (یعنی قبضہ نصبات جل میں ہوئے بیلان اور گیلان میں بھی کہتے ہیں اور بعد
 ایک احاطہ ملک نام ہوئے بعد اس سے قریب ہی میں پیدا ہوئے آپ کی والدہ ماجدہ منقول ہے کہ جب آپ
 پیدا ہوئے کہ رمضان المبارک تھا۔ آپ حرمت ماہ رمضان المبارک کی وجہ سے دین کو دودھ نہیں پیرتے
 اور آپ کی والدہ سے منقول ہے کہ جس رات آپ پیدا ہوئے آسمان پر بارش کا طوفان تھا اس وقت چاند نظر
 نہ آیا صبح کو لوگوں نے اگرچہ سے آپ کا حال پوچھا تو آپ نے کہا کہ میری نونہاں فرزند عبد القادر زود دھن
 یا۔ اسی عرصہ میں شہادت بھی ہم پہنچی جس کو معلوم ہو گیا۔ کہ آج اول تاج ماہ رمضان ہے اس
 نام شہر میں مشہور ہو گیا کہ سادات میں آج ایسا رکھنا پیدا ہوا ہے جو حرمت ماہ رمضان کے ہر
 دن میں دودھ نہیں پیتا ہی حضرت شیخ عیسیٰ بن ابی جوزی منقول ہے کہ جب حضرت غوث الاعظم پیدا
 ہوئے اللہ تعالیٰ نے بہت سے اولیا کو رام پیدا کئے کہ آپ کی محبت کو لائق ہوں اور تعظیم برکات کو لائق
 مالک ہوں۔ تاکہ انیت رضائی تو درجہ گری شدہ نقش قدمیت دام رو بکے رہی شد
 حضرت غوث الاعظم نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ جب اوائل جوانی میں میری کھینچاٹ گرم
 ہوئی تھیں میں ایک وار سنا تھا کہ ابو عبد اللہ رحمہ اللہ کو سونگے واسطے پیدا نہیں کیا ہی اور جب میں
 جاتا تھا فتنہ کی آواز سننا تھا کہ ابواور ولی اللہ کو جگہ دو اس جگہ لا اٹھائیں کہ اس سے کہ

مجلس سے بہت غلبہ شوق اور دہشتِ ہدیت آپ کے تصرف اور قربانِ عظمت و جلال کے اندر
نکلتے تھے۔ انحضرت کی مجلس و حفظ و ارشادات کے حالات اور عجایب و غرائب و محدث اشیاء
مجیدہ و ظہور امور و غیر مباد و خدائق کرامات و تجلیات اعلاط و تحیر سے زائد اور مدح سے باہر نہ

ایات

عصیبِ یزدان امیر و درانِ شہا اسلام فرشتہ غلام
نہالِ بستانِ رہنمائی نسیمِ بان کشِ روحِ عالم
وہ دہجوم جس کی ہوا سانسِ کدو کی ہوئی غمِ غفلتِ آدم
شبِ میوانِ نیک و دنیانِ امنسِ حالِ اہمِ راقم
بریدِ حرکتِ بادِ بزمِ جن جن سے کہ سرِ ارادتِ علم
بعدِ ارادت و وجہ لگا یا تو بانیِ کجگوئی کی تیرگی گم

وہ نور چشمِ رسولِ اکرم وہ فخرِ عالم شدہ مکرم
محلِ گلستانِ صطفائی بہارِ بخارِ محبتِ نبائی
خوابِ زہر کے دل کی ششکِ چشمِ حید کی عینِ نیک
وہ میرِ مہمانِ پیرِ پیرانہ دایہِ فیضِ جوہرِ احسان
دلی مینِ باخود با قلبِ دینِ شکر و نایابِ حسن و جلال
خدا کوئی حضورِ والا ہے عودِ یا چشمِ ازل کا

عمر شریف آپ کی نو سو برس سات چھینے نو دو تکی اور بقول لے نو اسی برس سات چھینے نو دو تکی
ہوئی۔ ذاتِ شریفہ اربع اشانی ملتئمہ بحیری مین باقوال مختلف تاریخ ۹-۱۱-۱۳
۱۴-۲۰ کو ہوئی۔ مگر صحیح روایت ۷۱۷ برس اشانی ہے۔ مزارِ مبارک
بند اور شریف مین زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

ہیں یہاں اسکا (یعنی خدا کا) میرے حال کو جاننا ہے سوال میں ہے کیا کرتا ہے یہ بتایا گیا ہے کہ وہ اپنے
 آپ کے لئے لوگ کو حکم دے گا کہ وہ اپنے لئے اور خدا کے لئے اپنے لئے حکم دے گا (اور اس کے لئے حکم دے گا اور اس کے لئے
 ہو جائے گا) عابر کے لئے خدا کی غائب بزرگ کی مدد دینا میں ہے حساب ہے اور اس کے تمام فائدہ میں
 ہے شمار فرمایا خداوند عزوجل۔ اِنَّهَا لَیْوَنِّی الْقَضَائُ وَ لَیْوَنِّی الْاٰخِرُ ثُمَّ لَیْوَنِّیْ حِسَابُہٗ ۝۱۰
 کہ یہاں لوگوں کو حساب کر دیا جائیگا خدا کی خلقت بالکل وہ مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتا جو صبر کرے اور وہ لوگوں
 کو برداشت کرے۔ اس کے ہمراہ ایک گھڑی صبر کرے۔ تم نے کئی سال کی ہیرانی اور غایت کو
 دیکھا ہے ایک گھڑی کا ستر شایع ہے۔ خدا داد اور فضلہ صبر کے ساتھ ہے۔ اس کے ساتھ صبر کر
 اور ہوشیار بنو غفلت نہ کرو۔ موت کے بعد کی ہیشیاری پر نہ ہو۔ کیونکہ اس وقت کی ہیشیاری
 تمہارے لئے تو راجحی مفید نہ ہوگی۔ اس کے لئے کہ پہلے شیان ہو۔ ہیشیاری ہو جائے پیشتر کہ تم خود کو ہوشیار
 ہو جاؤ گے پس اس وقت تم کو شرمندگی ہوگی کہ اس وقت شرمندگی تم کو مفید نہ ہوگی۔ پھر وہ لوگوں کو
 سزاوارکوں کو جب وہ سزاوارک جاتی ہیں تو تمہارے تمام حالات درست ہو جاتی ہیں۔ عید اسلام پیغمبر
 خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّ اَدَمَ مَخْلُوْقًا اِذَا صَلَّی لَکُمْ سَلَّمَ
 سَلَامٌ حَسْبَکُمْ ۝۱۱ اِنَّکُمْ لَکُمْ L
 جب وہ درست ہو جائے ہے تو اس کا تمام جسم درست ہو جاتا ہے اور جب بگڑ جاتا ہے تو اس کا تمام جسم
 بگڑ جاتا ہے (یا دیکھو وہ دل ہے دل کی اصلاح تھی اور خدا ہی غالب و بزرگ پر ہر وہ
 رکھنے اور اس کا دھندلے اور غلوں میں اخلاص کو کام لائے میں جو اور ان کو نہ پایا جائے میں
 اس کا خدا دل غالب کو پیچھے میں پڑے ہے جیسے سوتی بیہ بین۔ یا بل خزائے میں جو معتبر
 پر مہربان ہے نہ پیچھے سوتی ہے نہ پیچھے۔ مال جو نہ کو گھڑی۔ اسی خدا ہمارے اعصاب کو اپنی بندگی میں
 اور وہ لوگوں کو اپنی معرفت میں لگا دے اور ہماری شربت روز مشغل رکھ دے جو نیک گاہ کو نہ چکے
 ہیں اگر ساتھ میں لگا دے اور جو تو نے ان کو غایت کیا ہیں ہی غایت کو ہمارے لئے ہی ہیشیاری ہو جائے
 ان کے لئے تھا نہیں۔ اسے قوم خدا کی غائب بزرگ کے بنام ہے کہ نیک لوگ اس کے

تاکہ وہ بھی تمہارے دو یا ہی ہو جائیگا کہ تہہ انہم چاہتے ہو کہ خاتمہ ہوتا ہو
 عبادت اور اس کے ساتھ نہ کرے اور اس کے فعلوں میں مضامین اور اس کے خواہش ہوتا ہو
 یا تمہارے غیر کے ساتھ مشغول ہو جائے نیک اور سچا دنیا سے پرہیز کیا اور چاہتے ہو
 اور پرہیز گاری کے باوجود سے کیا بہت سخت کو طلب کیا اور اس کے سینے میں اس کے اور
 نفس کا فانی ہو رہا اور پھر خدا کا لہجہ کی طاقت کی اور پھر خون و غلیظہ جو یہ ہے اور
 اہل بیت علیہ السلام کے نصرت کر پھر یہ کہ نفس کو خام سے پاک و درست اور وہ دیکھا
 طرف نہ رہا ابھی بہت کچھ باقی ہے پھر اس کا اصلاح چھتے ہو وہی بہت اور پھر وہی
 یہ دیکھو اس طرح پائیگا کہ خود اندر ہے وہی ہے کہ اس کو اس کے اور پھر وہی
 اس پر پیدا کیا ہے اور یہ اس کے پھر وہی ہے کہ اس کے اور پھر وہی ہے کہ اس کے
 اس اور پھر وہی ہے کہ اس کے اور پھر وہی ہے کہ اس کے اور پھر وہی ہے کہ اس کے
 یہ اور پھر وہی ہے کہ اس کے اور پھر وہی ہے کہ اس کے اور پھر وہی ہے کہ اس کے
 ماہرین مجال دوم از این زمین یہ اس کے اور پھر وہی ہے کہ اس کے اور پھر وہی ہے کہ اس کے
 نہ یہ کہ اس کے اور پھر وہی ہے کہ اس کے اور پھر وہی ہے کہ اس کے اور پھر وہی ہے کہ اس کے
 زبان شاکر و نور قرض بھگتا ہے ہر روز و فرما ہوا اور اس کے جنت و جہنم
 اور شرف الی حدیث اس کے اور پھر وہی ہے کہ اس کے اور پھر وہی ہے کہ اس کے
 اس کے اس تو اس کے عبودیت کا دعویٰ ہے اور اس کے یہ کام ہے مگر نہ حقیقت اس کا بندہ ہوتا تو
 اس کے سداوت اور محبت رکھنا پکا مومن جو نفس و شیطان اور دوسری کی نہیں تھا وہ
 شیطان اس کی طاقت کا کیا ذکر دیا کی بداد نہیں کہتا اس کے لئے ذات یا
 بلکہ اس کے بل جاتا ہے اور آخرت کو طلب کرتا ہو جب بہت محنت حاصل ہوتی ہو تو
 اوسے ہی کہ اس کے دل میں بزرگی کی طاقت تمام وقت میں ہوتی ہے بلکہ اس
 عبادت کے تمام اور اس کے تمام اور اس کے تمام اور اس کے تمام اور اس کے تمام

اور زمین پر کئے گئے وہ مگر یہ کہ خدا کے خاص سپاہی ہو کر عبادت کریں۔ ان کو سنیں۔ ان کے پاس
 جو اور رہا، اسے غور کر لو اور اعلان۔ وہ سب جنہوں کا خالق ہو کر، قیادہ کے یہ مژدہ میں ہیں
 اسے اس کے عیسے پیر نور کا گئے۔ یہ قیے عقل نہیں کیا کوئی ایسی چیز جو ہے جو خدا اور
 کے خزانوں میں نہیں۔ یہ ایسی چیز ہے جو خدا اور ان میں سے کسی کو نہیں دے سکتا۔ ان کے
 (کوئی چیز نہیں مگر ہمارے پاس اس کے خزانے ہیں) اسے بند ہے۔ تقدیر کے پرانے کے
 سب کا نتیجہ لگاتے ہیں۔ اسے موازنات (یعنی خامی بالتمام) کا تلاء ہے۔ اسے بوسے کشش کو متاثر
 میں یہ ہو کر رہا ہے کہ سب تو اسے ہر گاہ اور دیکھنے کے فضل و احسان سے جو ہے وہ مقدر نامہ ہو گا
 جسے تو اچھی طرح سے طلب نہیں کر سکتا اور نہ اس کی مناسک ~~ہو سکتی~~۔ تو قوم تقدیر کی موافقت کر
 اور بعد ازاں اسے تقدیر کی موافقت میں ملے۔ اس کی تقدیر کے ساتھ موافق ہونے سے
 تا رہے نہ بنایا۔ اسے اسے قوم اور جو مداحی، اب اسے اسے اور دیکھ کی تقدیر اور عمل کرنے
 وقت اختیار کریں۔ اسے قوم اور جو مداحی غائب اور اس کی تقدیر کے ساتھ موافق ہونے سے
 و بطور و مطلق اسے سب کے سب کی مداحی اور اس کے ساتھ چلنے کے لئے وہ اور
 کا اسے جو مداحی یعنی بیچنے والی کی طرف اور بھی غرت کرتی ہیں جب ہم یہ کریں۔
 صحبت میں تا اور کی طرف اسے جاہل کے سب سے پہلے بلکہ خاص مداحی کی دلالت رکھتے
 تھے اسے علم کے دیا ہے یہ اور دیکھنے کے فضل کے دست خوان۔ یہ کہانا اور اسے اس سے
 ہونا اور اس کی رحمت میں ڈھانپا جانا۔ بارگاہ میں اور ان کے انون کے لئے جو ہے۔ اسے اور
 بلکہ میں لاکھوں سے ایک ہی ہیں۔ اسے نہ دے تقویٰ کو لازم بلکہ سب سے مدد و ہلی ہاں
 اور نفس و جہول اور شیطان اور ربی جو جنون کی مخالفت ضروری ہے۔ میں اسے کہاد میں
 اپنے سے نور نہیں داتا۔ اپنی تلوار کو میان میں نہیں ڈالنا۔ پتھر کو ہر کی پتھر سے
 یہ بند نہیں کرتا۔ اس وقت اس کی زمین سے جو تیار رہتا ہے۔ قوم (یعنی اور یہ) کی طرح
 تقدیر کے وقت ہوتا ہے کہ ان کی خورش فاقہ اور مظلوم ضرورت (یعنی ضرورت کو) نہیں دے

ان کا دیکھ کر گناہ تسلیم ہے خدا جب چاہتا ہے انکو گویا کرنا ہے اور انکی زبان کو دنیا میں گویا
 دیتا ہے جیسا کہ اتحاد پاؤں کو کل قیامت کے روز گویا کرے گا انکو وہی خدا غالب گویا کرے گا
 جہاں ایک ناطق کو گویا کرنا ہے انکو ایسا گویا بنائے گا جیسے جمادات کو انکے لئے اسباب گویا
 ہیا کرتا ہے تو وہ بولتے ہیں جیسا انکو کسی اور کے لئے چاہتا ہے تو اس کے لئے تیار بنا دیتا ہے
 اسنے ارادہ کیا کہ مخلوق کو اپنے حجت پر راکرنے کے لئے ترمیم اور ترغیب کرے تو ایسا ہو کر
 گویا کر دیا جب انکو اپنے پاس بلایا تو عالموں کو حراپے سلم پر بل کرے ہیں انکا نائب بنایا اور
 انکو خلقت کے مصلحت میں گویا کیا۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم العلماء
 ورثة الانبیاء (صحابہ کرام کے وارث ہیں) اسے قوم خدای غالب کا اور سب کی
 نعمتوں پر شکر ادا کر۔ اور انکو اسی سے سمجھ کیونکہ اسنے ذرا یا ہے۔ وہما لیکم من نعمت
 ربکم اللہ (جو نعمت تمہارے پاس ہو وہ اللہ کی طرف سے ہے) اسے اسکی نعمتوں میں
 اور اسے والودیکو شکر کہاں ہے اس بندے۔ تو اسکی نعمتوں کو خیر سے دیکھتا ہے کہیں خیر کو
 دیکھتا ہے اور کبھی استقلال کا زم مار تا ہے اور جو تمہاری پاس نہیں اسکی انتظار کرتا ہے۔ اور کبھی اس
 نعمت سے گناہوں پر استغاثت کرتا ہے۔ اور شخص تو اپنی خلوت میں یہ بیگاری کا جو جو گناہوں
 اور لغزشوں سے نکلے اور دراز قیام کا جو حقے خدا کی نظر رحمت سے بچے یا دوائی قیام پر تو قیام
 اور مضطر ہو کہ یہ خلوت میں تیرے ساتھ ہو اور پھر تو نفس ہوا اور شیطان سر و طینکا محتاج ہو
 بزرگوں کی بربادی لغزشوں سے ہو اور زاهدوں کی شہوتوں سے اور ابدال کی خلوتوں
 میں فکر و اضطراب اور مد یقون کی نظروں میں انکا کام دلوں کی محافظت کرتا ہے کہیں کہ وہ باؤ
 کے دروازہ پر خواب کشندہ ہیں وہ دعوت کے مقام پر قائم ہیں خلقت کو خدای عزوجل کی
 معرفت کی طرف بلا سکتے ہیں۔ وہ ہمیشہ دلوں کو پکارتے ہیں اسے دلوں پر دھڑکنا
 اے جن۔ اے بادشاہ کے طاہر بادشاہ کے دروازے تک آؤ۔ اور اسکی طرف دلوں کے
 قدموں اور نقوی اور تو صمد اور معرفت کے قدموں اور اعلیٰ درجہ کی پرستش کی

اور لطیف کا پانی ڈالتا ہے اور انکے لئے آخرت کا وعدہ وارزہ کہو کہ یہاں ہے پس اپنی آرام گاہ کو
 دیکھتے ہیں یہ سب سکون و طمانین و قدر کم تو بڑی دیر تک حال کر لیتی ہیں تو انکو از و سب لالی و دروازہ
 ہوا جو نہایت پس لگنے و لون اور باطنین کے ککھاٹ ڈالتا ہے اور یہاں زیادہ خوشی میں مبتلا
 ہو جاتے ہیں یہ چہ بہ چہ ہی انکے لئے قائل ہو جاتا ہے تو جمال کا دروازہ کہو لا جانا ہی پس
 سکون اور تجاربت پاسے میں اور بیدار ہو جاتے ہیں اور ایسے تہون میں جو در بدر بہ
 ترقی کر رہے ہیں جلد یہ لیتے ہیں۔ اس بند و خدا تیرا ارادہ طعام شہ بہ بوشاک نکاح
 اور مال کا ہونا خاص ہے یہ نفس اور طبع کے ارادے میں مل اور ماطل کا ارادہ کہنا
 ہے وہ خدا کی غرض کی طلب ہے۔ یہ مقصود وہ ہے جو تجھے پریمین ڈالے پس ہاں کہیں
 مقصد خدا کی غرض اور جو دیک پاس ہے ہر دنیا میں یہاں ہے آخرت اور جن کا
 عوض یہاں؟ مال و مل شانہ ہے جس نہ ردا اس دنیا کو چھوڑ لگا اور مکی و مزا و اس سب کو
 مانت میں موجود ہو گا۔ غرض کہ کہ تیری خدمت انجام دینا ہیام اب آتا ہے ڈالے
 گیا ہی کر۔ مال و ملت کے انکا نشانہ ہیں۔ دنیا و دم یعنی اولیاء کی طلب خدا اور خدمت
 انکا شمار ہے۔ پس جب خدا کی غرض کی غیرت ہو جائے ہونی ہے اور انکو اور دنیا کو دنیا
 در وہ ہو جاتا ہے۔ اور انکو ان کے قائم مقام ہو جاتی ہے۔ پھر وہ کیسے نہ دینا اور نہ ان
 کے تمنا ہوئے ہیں۔ درست ہے۔ اس در و غلو تو نعمت میں خدا کی غرض کی محبت
 کہتے ہیں اور جب با آتی ہے تو ایسا پاک ہے کہ کو یا خدا کی غرض کی تیرا محبوب نہیں تھا
 بندہ تیرا پیش کے وقت ہی ظاہر ہوتا ہے جب خدا کی غرض کی طرف سے معاشہ ہیں
 اور تو ثابت رہے۔ تو جب ہے اور اگر بدل جائے تو جو کچھ بدل جائے گا اور پھر کیا پرا
 ہو جائے گا۔ ایک شخص غیر خدا ملی اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور
 عرض کی کہ یا رسول اللہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ فقر کے لیے پھر
 لگے۔ اور ایک شخص حاضر خدمت ہوا۔ اور عرض کی کہ میں خدا کی غرض کی محبت

معاشرت کرتے ہو۔ اس میں ریا۔ تفق۔ الم۔ عام ہے۔ شبہ ہے کہ تم کثرت ہو خدا کا انعام
 آیا یا شکر اور فسخ و فحورہ اسے اسے عنایت و جہ نایت پر گہر میں عاجز و کان میں متقی
 شرب میں زندیق۔ اپنے سند پر صدیق۔ بت ہو سکے ہیں اگر حکم نہ ہوتا تو جو کچھ تھا از
 گہر و غن میں ہوتا دیا لیکن یہی بیاد ہے جو عمر میں کا مخرج ہے۔ مہر زلیخا میں ہر رین کے
 حاجت مند ہیں۔ اگر اس سے دیر سے بار ہے ذرہ ہی ظاہر کر۔ بن نویبہ سے اور عجب
 دربان ذوق کا باعث جو بن اس حال میں کہ ہوں مینو اور رہا وہاں کی فوت کا مخرج
 ہوں۔ میں آدم سے لیکر اس بار تک۔ مکتبی پہلے کہہ چاہیں سکے۔ بیکر حاجت مند ہوں
 اپنے قوت و تائید کی رضایت ہے۔ اور انہی بڑی مدد و شایعہ فاضل میر۔

اسے مانع ہے۔ تو بیابان ہمارے ہے۔ اور زمین نہ حال کرے کہ اپنا پیدائش میں
 خدایا غرض کی شہادتوں سے جہیز کا اور ہے۔ تہذیب کر۔ نہ خدایا ہی ہے۔ حال کا ہوا
 صلی اللہ علیہ وسلم محمد بن رسول اللہ کہنے پر تاسا کہ اگرچہ بنو ناسہ نہ خدایا
 بہن جنت کہ اس کے ساتھ آپ۔ مدد ہے۔ ایمان والوں اور علی اور عتہ۔ ہے
 قبول کیا گیا ہے۔ ہوا و نہ نامہ مدد ہو گا۔ جگہ گاہوں و فسخ۔ بن در فسخ و خول کی ہفت
 اختیار ہوا۔ اسلحہ اور رزمی۔ رماز۔ رماز۔ مدد اور کار خیر کو چہرہ و رزمی ہونے و ماوت
 چچے کیا نہ وہ دینی ہیں جو حق نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہوا تو مدعی ہوا۔ پوچھا یا لگا
 اسے۔ کہنے والے یہاں تیرے ذرا اس ہوا ہی ہیں؟ گواہوں ہاں۔ کہ اطاعت نہی سے
 باز رہنا اذات پر صبر کرنا۔ قدر کی تسلیم۔ یہ اس جو کے گواہ ہیں۔ اور رب زیرہ عمل
 کرے تو تب انہا میں مقبول نہیں۔ و نہ قول ہے۔ عمل اور نہ عمل ہے۔ انہا میں اور نہ قبول
 سب قبول ہوتا ہی انہا میں سے کسی سے کس قدر فقر کے غمخواری کرو۔ جب تم سائل کو کچھ دے سکتے ہو
 خواہ نبی اور ماہیت تو کسی سائل کو خالی نہ چھوڑو۔ عطا کی محبت میں خدایا غرض کی ہفت
 کرو۔ اور اسکا شکر بجالاؤ کہ اسے نہیں عطا کر کے لائق اور سپر قیاد بنایا۔ بظہر انوس

جبکہ سائل خدای عزوجل کا ہدیہ ہے اور بچے اسکو دینے کی طاقت ہے تو ہدیہ دینے والی ہر چیز
 کیونکہ پیرتا ہے میرے پاس تو سننا اور روٹنا ہے اور جب فقیر نے توفیق اول سخت ہو جاتا ہے
 پس معلوم ہوا کہ تیار دنا اور کتنا خالص لوطہ شدتہا میرے پاس سننا ہے۔ (یعنی باطن
 سے ہی بہا رہے۔ پھر اعضا کو نیک کاموں میں استعمال کرنے سے جب تو میرا دل اور
 عمل زبان سب جسے علم ہے ہو رہا۔ اور بال و بال کو ہذا میرے سے خدای عزوجل
 غیرے والی ہو کر کھڑا ہو تاکہ وہ سے (یعنی دل کو) ترب۔ فضل۔ احسان کا لباس پہنائے
 جب تو مجھ پر داخل ہوتے وقت یہ کر لیا تو۔ تو زندے کی طرح ہو گا جو مع کو گرسنہ ہوتا ہے
 اور شام کو میرا دل کا نور خدای عزوجل کے نور سے ہے۔ سیرا سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا اَلْقُوْا مِنْ فَرَاسَتِهِ الْمَرْصِيْنَ فَاِنَّهُ يُنْظَرُ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ عَشْرَ اَجَلٍ۔
 (مومن کی راست سے بچو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھا جاتا ہے) اسی فاسق مومن سے بچو اور
 اذکے پاس نہ جا۔ جبکہ دُکھ بن کی نجاست سے مٹو ہووے۔ وہ اذکے نسبت
 دیکھ لیا جو کچھ کہ مجھ میں ہے۔ تیرے شرک۔ اور اتفاق کو۔ دیکھے گا۔ تیرے اعمال بد کو۔ تیرے
 کپڑوں کے نیچے چھپے ہوئے معلوم کر لے گا۔ تیری ذات اور یہ غرق ہو گا۔
 جو فلاح یافتہ کو نہ دیکھے وہ فلاح نہیں پاتا۔ تو جس میں حسم ہے اور اہل ہوس سے تیرا ملا ہے
 کسی سائل نے پوچھا یہ اندھا پن کب تک؟ جواب دیا سو وقت کہ تو طبیب سے نہ ملے
 اور اسکی دھلیز سے سہارا لے۔ اور اس میں ظن خیر کرے۔ اور اسکو تہمت لگا کر
 دل کو صاف کرے۔ اور اپنی اولاد کو لیکر اسکے دروازے پر بیٹھے۔ اور اسکے دو اکی
 علمی پر صبر کرے۔ پہلی سوقت تیری آنکھوں سے اندھا پن جاتا رہے گا۔ خدای عزوجل
 کے آگے ذلیل ہو۔ اور اپنی حاجتیں ادا کیے آگے پیش کر۔ اور اپنے کسی عمل کا نام نہ لے
 اسے (یعنی عمل کو) افلاس کے قدموں پر گرا دے خلقت کے دروازے کو نہ کر اپنے اور
 اذکے درمیان کا دروازہ کھول۔ اپنے گناہوں کا اقرار کر اپنے قصور و نسیان کو اس کے

اسکا انکار جابر نہیں مایہ خدا بگوید ای درو۔ سب کی توبہ قبول کر
 سکتے ہیں اسیرانِ مومن منعم باشندے خدا اور سکو بخشے۔ روایت ہے کہ اسنو آخر وفات کی وقت
 خدا کی نعم میں خدا عزوجل کی طرف رجوع لانا ہوں۔ اس (خبر) سے کہ میں (وام) کا منہ
 پر کلامِ خود ہے کیجئے اسکی ولایت نہ تھی اور میرا غیر اسکا تکفل تھا۔ آپ سبکین ابے فائدہ
 کلام کرنا چھوڑ دی۔ مذہب میں اندھا و حدیث ترک کر اور ایسی چیزیں شغل ہو جو تیرا دنیا و آخرت
 میں فائدہ بخشے تو جلدی لئے آپ کو پائے گا اور میرے کلام کو یاد کرو نیز وزنی کو وقت حال
 تیری سیر خود ہونگی دیکھو گا کہ اسکو کونسا کاری نفع لگائی (یعنی نہیں لگائی) اپنی دل کو دنیا کے
 ریون سے فوج کر۔ تو ان سے جلدی ہی کیا کیا جائے گا۔ اس میں (دنیا میں) خوش نشینی
 نہ لگے۔ وہ بچے حامل ہیں ہوگی۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے العیش علیہ السلام
 (خوشی آخرت کی خوشی ہے) اپنی اسید کو تار کر حالانکہ ترک دنیا کا حکم تجھے پہنچ چکا ہے
 محل زہد اسید کا کو تار کرنا ہے۔ بڑے جلیوں کو چھوڑ۔ اور اپنے اور انکے درمیان
 کی دوستی کو قطع کر اور اپنے اور نیکون کے درمیان الفت پیدا کر تیرا قریبی رشتہ
 جب بڑے جلیوں سے ہو تو او سے ترک کر دے اور بعید سے جب دو نیک ہو شیعہ
 جو شش بنا جس سے تو نے محبت پیدا کی۔ تیرے اور او کے درمیان محبت ہو گئی
 کیونکہ کس محبت پیدا کرنا ہے کسی دل خدا سے پوچھا گیا۔ محبت کیا ہے۔ فرمایا موت بقیہ
 اور باقیہ وہ تو ہی طلب چھوڑ دے کیونکہ تقصیر کی طلب بے فائدہ تکلیف ہے۔ اور غیر تقصیر
 کو طلب کرنا طلب الہی اور روت ہے۔ اسیرانِ مومن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب وہ
 سے فرمایا۔ میں طلب از حق و استی اللہ شالی لعلی کہ طلب مالہ تقصیر کہ زندہ
 لئے اس چیز کی طلب جو موت میں ہیں خدا کے غلاموں میں جو ہے۔

اسے کہتے۔ اسمنوات سے لعلی کا پتہ کا محبت میں فکر کر۔ ملان لہا لگام میں
 لال ملک کی روٹا ہری اور لعلی لکھن میں۔ دھلا ہری لکھن میں فیض لکھن میں

مخلوقات کو دریا یعنی انہوں نے سوائے مخلوقات کو بچھتا ہے۔ پھر اس کی نل کرنا ابھی
 میں۔ میں وہ بلاشبہ اور کیفہ: امداد کرتا ہے اور غریب محبوب بناتا ہے اور محبوب کو چھوڑتا
 نہیں رہتا۔ اس کے دل سے حجاب دور ہوتے ہیں جو خلقت نفس طبع ہوا۔ یہ سلطان ہے خالص
 ہوا اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں اپنے ماتھے سے پتنگین اور اس کے نزدیک ہندو اور مسیحی ان
 ہوں لی عیسیٰ بن جوہن کہتا ہوں اسکو سچ اور سمجھ میں کلام کا خلاصہ کہنا۔ ہاں سکو طابا و راہن
 اور معنی رحمت میں۔ اسے قلام خالق کا مخلوق ہے پاس شک نہ کر بلکہ اس کی طرف شکایت نہ
 دہی مقدم کرتا ہے در نہایت نیکی کے خواہنوں میں سے۔ اور مصائب اور مرض اور مصدقہ
 کا جیسا ہے دامن ہند سے مقدمہ ہے اور کوشش کر کہ باقی رہا ہے (کما اطلاع بنوینا
 کے جوہر سے ڈرا میں بہت سی خلقت غرض بریکی اسکا لگانوں کے اس۔ کوئی نہیں بچتا
 برا اور وہ ہے سکو غرق کرتا دگ جدای در جل اپنے بندوں سے جاتا ہے غائب
 ہے جیسا کہ قیامت کے روز وہ سنہن کو ورنہ نہ بجات دیا گیا۔ اس پر سب سے بڑا
 اور در جل ہے بندوں سے باب گما یا لکھنا یا فدا ای در جل نے وراثت ہے کہ
 لکھنا قارڈھا کان علی ریحک حتماً قضیۃ (تم میں سے کوئی نہیں مگر اس میں ہر گاہ
 جو تیرے رب پر لائے اور تیرے رشتہ سے خدای در جل آگ کو حکم دیتا ہے اور سلامت ہو جا۔
 تاکہ میں بندے مجھ پر ایمان لانے والے مجھ سے انس رکھنے والے مجھ سے نسبت کرینا اور یہ
 خیر ہے نیز اور دنیا لے گدے میں۔ اُس سوویا سی فریاد کیا ہے اس آگ کو جو غمزدہ حضرت ابراہیم
 علیہ السلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانے کے لئے روشن کی تھی حکم دیا تھا خدای در جل حکم دیا ہے
 اور دنیا کے دیا۔ اسے اپنی انس بندے میرے مطلوبہ اور محبوب کے غرق مت کرنا پس اس سے
 نجات پانا ہے۔ جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام و التسلیم اور ان کی قوم نے اس پر ہے نجات
 پائی یا کما فضل ہے جسے پامنا ہے عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے جیسا کہ نجات ہے۔
 ان کی نل کے متبہ میں ہے اور دیا اور نہ دیا اس کے اتنا معنی اور فقر اس کے ہاتھ نہ پامنا

وقت اس کے آہنگی چیزیں اس کا کوئی شریک نہیں قلمند رہ جس ذرہ سر سے کہ وردان کو
 چھوڑا اور اس کے وردان سے کو لازم پکڑا اسے کہتے ہیں دیکھتا ہوں کہ تو خلقت کو دیکھتی کوئی
 اور خالق کو باراض دنیا کی عمارت کی عوض آخرت کو برباد کرتا ہے جلدی ہی تو پکڑا جا گیا
 تجھے وہ پکڑے گا جس کی گرفت حد درجہ کی اور دناں کی اس کی گرفت کئی طرح سے ہر کچھ گرفت
 کو تاسیر و لاہیت سے علیحدہ کرنے۔ مرض اور ذلت و فقر سے عیبتوں اور ربخون اور غموں کو
 کی زبانوں اور ماتہ کو تیرے چہرے سے ساری مخلوق کو تیرے غالب کر دیتا ہے۔ ای فاضل شہنشاہ
 ہو جا۔ اسے خدا میں اپنی ہمراہ اور اپنے لئے بیدار کر۔ اسے بندے دنیا کے لئے میں
 رات کے وقت لکڑیاں اٹھانے والے کی طرح نہیں اس سے معلوم نہیں ہوتا کہ اس کو ماہرین
 کیا آتا ہے۔ میں تجھے تیرے حالات میں اس رات کے وقت لکڑیاں چننے والی کی طرح پلکوں
 جو سخت اندھیری رات میں جس میں نہ چاندنی ہے اور نہ اس کے پاس شمع ہو اور وہ ایک گیتان
 میں جو ہلکات اور حشرات الارض ہلکے سے بہا ہوا ہے۔ لکڑیاں اٹھاتا ہے قریب ہر کہ ان
 میں سے کوئی اسے مار ڈالے تجھے دن وقت لکڑیاں چننا چاہئے تاکہ سورج کی روشنی چھو
 موذی کے پکڑنے سے روک لے۔ اپنی حالات میں توحید شیعہ اور تقویٰ کے سورج کو ستارہ
 یہ سورج چھو جس نفس شیطان خلقت کو شریک بنانے کے ہندی میں نہ پہننے دے سکے
 اور یہ جن جلدی کرنے سے روک لین گے۔ تجھے افسوس جلدی مگر جس نے جلدی کی خطا کی
 یا قریب بظاہر ہوا۔ اور جس نے آہنگی کی جواب کیا یا قریب بعباب ہوا جلدی شیطان کا کام
 ہے اور آہنگی رحمن کا۔ جو چیز کہ زیادہ تجھے جلت پر بلاغت کرتی ہے دنیا جمع کرنے کی حرص
 قناعت کر قناعت ایسا خزانہ ہے جو کہیں ختم نہ ہوگا۔ وہ جو تیری قسمت نہیں کس طرح طلب
 کرتا ہے۔ وہ کہیں تجھے نہ ٹیگا۔ اپنے نفس کو روک۔ اور اس پر راضی رہ اور غیر سے ہوا
 ہو گا لازم کہ تاکہ تو خدا شائع جاب ہے۔ اس وقت تو سب چیزوں سے غنی ہو جائیگا۔ لیکن
 لیکن یہ باتیں صاف ہو جائیگا اور تیرے لئے تعلیم دیگا پس نیابت سر کی انہوں میں

آخرت دلکی آنکھوں میں اور غیر خدای غور جل باطن کی آنکھوں میں تیری نزہ
 کوئی چیز سوائے خدائے غور جل کے بڑی ہنوگی۔ پس اس وقت تو سب خلق کو
 اسے بندے! تو چاہتا ہے کہ تیرے سامنے کوئی دروازہ بند نہ رہے۔
 غور جل سے خوف کر۔ وہ سب دروازوں کی چابی ہے۔ اللہ جل شانہ نے فرمایا
 يَتَّقِ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُخْلَعُونَ وَ يَزِدُّكُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ ذَلِيلٌ اور جو
 خدا اس کے لئے وجہ خروج بنا دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق پہونچا
 خراب و خیال میں ہی نہ تھی۔ خدای غور جل کا اپنے نفس۔ اہل سال اور زمانہ
 معارضہ (مقابلہ) نکر۔ کیا تجھے شرم نہیں آتی۔ کہ تو اسے حکم کرتا ہے کہ بغیر دروازے
 اس سے زیادہ حاکم اور زیادہ عادل اور اس سے زیادہ رحم ہے۔ تو اور سارے
 اس کے بندے ہیں وہ تیرا بھی اور انکا بھی بدر ہے یعنی منظم۔ اگر تو دنیا و آخرت
 صحبت کا خواہشمند ہے تو سکون۔ خاموشی۔ گونگار ہنالا۔ ہم کچھ خدائے غور جل
 اس کے سامنے مودب ہیں۔ اسکی ظاہری اجازت کے بغیر خواہ ان کے دلوں میں
 حرکت نہیں کرتے۔ اور ایک قدم نہیں اٹھاتے۔ مباح چیزیں نہیں کہاتے۔ اور بغیر
 ان کے نہ لباس پہنتے۔ نہ نکاح کرتے۔ اور نہ اپنے اسباب میں تصرف کر
 وہ خدائے غور جل کے ہمراہ کھڑے ہیں۔ دلوں اور آنکھوں کے پیرنے والے
 قائم ہیں۔ خدائے غور جل کے بغیر انکو قرار نہیں جب تک کہ اسکو دنیا میں وہ
 ساتھ اور آخرت میں جہنم کے ساتھ نہ ملین۔

اسے خدا و دنیا و آخرت میں اپنا دیدار نصیب کر۔ اپنی نزدیکی اور زیارت۔
 بخش۔ ہمیں ان سے بنا جو تیرے غیر سے تیرے ساتھ راضی ہیں۔ وَ
 فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَاكَ مِنْ لَدُنْهِ
 دنیامیں نیکی اور آخرت میں بہلائی عطا کر اور ہم کو خدای دوزخ سے بچا۔

۱۔ اتوار کی صبح تائیںخ دسویں ماہ شوال ۱۲۵۵ھ کو رباط میں فرمایا۔
 علی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم سے مروی ہے کہ اپنے فرمایا میں جب کہ باب
 فَلَئِنْ تَمَرَّزْ كَرَارَةً لَا يَكُنْ دَرِي مَتَى يُعْلَقُ عَنْهُ (جس کے سر نیکی کا دروازہ
 داوے چاہے کہ اسکو غنیمت ملے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ کب اس سے بند کیا جائے گا)
 احیات کے دروازے کو جب تک کہلا ہے غنیمت جانو وہ جلدی ہی تم سے بند
 نیکی کے کاسون کو جب تک تمہیں قدرت پر غنیمت سمجھو۔ توبہ کو دروازے کو جب تک
 لئے کہلا ہے غنیمت جانو اور اس میں داخل ہو جاؤ۔ دعا کے دروازے کو
 نو کہ وہ تمہارے لئے کہلا ہے۔ اپنے نیک بیایوں کی ملاقات کو دروازے کو غنیمت
 تمہارے لئے کہلا ہے۔ آئے قوم جو تو نے توڑا اسکی مرستہ کر۔ جو تو نے پیدا کیا
 ڈال۔ جو تو نے بگاڑا اسکو درست کر۔ جو تو نے مکر کیا اسکو معنی بنا۔ جو تو نے لیا
 نہی۔ نفرت اور بہا گنا چھوڑ۔ اور مولیٰ غر و جل کی طرف لوٹ۔

۲۔ اسوے خالق غر و جل کے اور کوئی نہیں۔ اگر تو خالق کو ساتھ ہو تو تو اسکا
 درمخلوق کو ساتھ ہو تو مخلوق کا بندہ۔ تو کسی کام کا نہیں جب تک کہ دل اور باطن سے معرفت
 نہ اور میدانوں کو نہ طے کرے اور سب جدا نہ ہو دے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ خدا
 سب جدا ہوتا ہے یقین کر کہ کل مخلوقات تیرے اور خدا غر و جل کو درمیان پر
 میں سے دل لگایا وہی حجاب بن گیا۔ آئے غلام مست نہ بن کیونکہ کمال ہمیشہ
 و بندامت سے دست بگریبان رہتا ہے۔ اپنی مخلوق کو ٹھیک بنا۔ تجھو خدا غر و جل
 ! آخرت عطا کی ہے۔ ابو محمد عجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے ای خدا ہمیں جیت
 بنا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ فرماتے اے خدا ہم کو جید بنا نہ صرف زبانی بلکہ
 وق حال کیا اوس نے پہچان لیا۔ یعنی معرفت حاصل کر لی خلقت کو ساتھ نیک صحبت
 شریع اور رضائی مولیٰ کا پابند رہ کر اداں سے موافقت نہایت مبارک ہے اور اگر

حدود شرع میں سے کسی حد کے توڑنے اور بی رضا مولیٰ ہو تو اچھی نہیں اور نہ اس میں کچھ بہتر ہے صاحب باطن اور برگزیدہ لوگوں کے ہاں عبادتوں کے قبول ہونے اور مردود ہونے کی علامت ہیں۔ اس بندہ کے پسند و ناپسند اور رضا کی طرف رجوع کر دینا اور زبان پر کوئی اعتراض نہ لانا قیامت کے روز انسان نے جو نیکی یا بدی دنیا میں کی اس کو یاد رکھنا۔ پس ہاں کی نعمت کچھ نامہ نہ دیگی اور وہاں کا کرم مفید نہ ہوگا۔ موت سے پہلے یاد رکھیں غرت ہے۔ لوگوں کا کاٹنے کے وقت ہل چلانا۔ اور یہ جو نابے سود ہے۔ غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آخر فرمایا اللہ یا صریحہ اللہ یا صریحہ فَمَنْ زَرَعَ حَبًّا أَحْصَدَ غَبْطَةً وَمَنْ زَرَعَ شَرًّْا أَحْصَدَ نَكَمًا دُنَا آخِرَتِ کی کہتی ہے۔ جس نے اچھا بویا خوشی ہو گا۔ اور جس نے بُرا بویا نام ہو کر کاٹے گا۔ جب تیری موت آئے گی تو بیدار ہو گا جبکہ تجھے بیدار ہونا فائدہ نہ دے گا۔ خدا تو ہمیں اور ان غافلوں کو نیند سے جو تجھے بے خبر ہیں بیدار کر۔

اس بندے شیر و وحشی صحبت چھوڑ چھوڑ کر بدظنی میں ڈالے گی اللہ عزوجل کی کتاب (یعنی قرآن) اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے سائے کے نیچے چل کر خلاصی پائیگا۔

اسے قوم خدا ی غر و جل سے حیا و شرم کر۔ اپنی وقت کو غفلت میں ضائع نہ کر۔ اس مال کو جمع کرنے میں جسکو تم نہ کہاؤ گے اور ان امیدوں میں جسکو حاصل نہ کرو گے اور ان بناؤں میں جن میں نہ بسو گے مشغول نہ ہو۔ یہ تمہاری خدائی غر و جل کے مقام سے حاجب ہو گئے۔ اللہ عزوجل کا ذکر عارفوں کے دلوں میں خیمہ لگانا اور انکو کھیر لینا۔ اور انکو اسکے ماسوائے خالی کر دینا ہے جب یہ رتبہ حاصل ہو جائے تو جنت بھگانا ہی منقودہ ہی اور موعودہ ہی منقودہ دنیا میں قضا پر راضی ہونا۔ اور اللہ عزوجل سے ولی قرب و اس سے کلام کرنا اور خدا اور اسکو درمیان سے حجاب کا اٹھ جانا۔ پس اس مال کا مالک خلوت میں اور سب حالات میں بلا کیف و وسبہ خدا کے ساتھ ہے۔ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (اسکی مانند کوئی شے نہیں اور وہی سنانے والا۔ دیکھنے والا ہے) اور موعودہ جو اللہ عزوجل فرمے منوں سے دیکھا

ویدار سے بلا حجاب مشرف ہونا۔ اور بیشک (یا اس میں شک نہیں) کل خیر خدا کے پاس
 شریک کے غیر کے پاس۔ خیر اور سبکی طرف متوجہ ہونے، اور شریک سے پہرنے میں ہر چیز
 عوض چاہے وہ تیرے لئے ہر اور چیز میں عمل سے اللہ عزوجل کو طلب کرے وہ اس کا
 بے نوائے عمل کیا اور عوض چاہا تو اس کا عوض مخلوق ہے۔ اور جب تو نے اللہ جل شانہ
 کا عمل کیا تو تیری خواہش کا قرب اور اس کا ویدار ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ تجھ کو علموں کا عوض
 ملنا چاہیے۔ دنیا و آخرت اور خدا کا خیر اس کی نسبت لچھے شے نہیں منعم کو طلب کر
 لو۔ گہر سے پہلے ہمایہ کی تلاش کر۔ وہی اول ہے۔ اور وہی خالق اور وہی آخر
 کے ذکر اور مصائب پر صبر۔ اور سب حالات میں اللہ عزوجل پر پیر و سر کر نیلو لازم
 یہ تینوں خصلتیں تجھ میں کمال ہو جائیں گی تو تیرا زہد کمال اور ذشتہ تیرے پاس
 کا ذکر لایکا اور صبر کے ساتھ جو چاہتا ہے اللہ عزوجل سے پائیگا۔ اور توکل کے ساتھ کل اشیاء
 نکال ڈالیگا اور خدا سے نزدیکی تو شک کرے گا دنیا و آخرت اور اس واسطے مولیٰ
 عدہ ہوگا۔ ہر ایک طرف سے تجھے راحت ملے گی اور حفاظت و حمایت جہات سے
 اللہ عزوجل تجھ کو محفوظ رکھے گا۔ مخلوقات تجھے ذرا بھی تکلیف نہ دے سکیں۔ سب جہات
 سے روکی جائیں گی اور سب دروازے تجھ پر بند ہوں گے تو منجملہ ان کے ہوگا جس کے
 اللہ عزوجل فرمایا اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ (میرے بندوں پر
 نہ ہوگا) اُن موحّد مخلصوں پر جو اعمال میں ریاضتیں کرتے اس کا کس طرح غلبہ ہوگا۔
 تہا میں ہوتی ہے نہ ابتدا میں ابتدا محبم بے زبانی اور انتہا میں نطق مخلصوں کا
 رباطن کا بادشاہ ہے۔ ظاہر کا کوئی اعتبار نہیں۔ ایسے کم ہن جو ملک ظاہر و باطن
 رتے ہیں ہمیشہ گنہگار بن اور ایسا ہی رہے حتیٰ کہ تو مرد کمال ہو جاؤ اور تیرا دل خدا
 کو پہلے۔ پس جب تو کمال ہو جائے اور معرفت حاصل کرے تو تجھے پیر و راہ نہیں۔
 ہونا اپنے حال کو پالیا اور اپنے مقام پر کھڑا ہو گیا اور تیرے محافظوں نے تجھے

گمیر لیا۔ اور مخلوقات تیرے نزدیک ستون اور درخت ہیں۔ اور او کی تعریف اور خدمت اور اقبال وادبار تیرے نزدیک یکساں ہو گئے۔ تو انکا بانی اور توڑنے والا بن گیا۔ تو ان میں خالق کے حکم سے تصرف کرتا ہے۔ وہ تجھے انکا انتظام سپرد کر دیتا ہے۔ تیرے دل کو تہ میں فرمان اور باطن کو تہ میں علامت دیتا ہے۔ کوئی عزت نہیں جب تک یہ حامل نہیں عقل کرے اور حریص نہیں۔ تو اندھا ہے اسے تلاش کر۔ جو تجھے چلائے۔ تو جاہل ہے اسے طلب کر۔ جو تجھے علم پڑھائے۔ پہر جب تو اسے پالے تو اس سے شک کر۔ اسکے قول اور رائے کو قبول کر۔ اور اس سے راستہ پر دل لے۔ جیسا دس تک پہنچے تو وہاں بیٹھ جاتے کہ تیری معرفت ہنسک ہو جائے۔ اسوقت ہر ایک گمراہ کی پناہ اور فقیروں کی سکینوں کا طبق ہو گا۔ خدای عزوجل کے راز کی حفاظت و خلقت کے ساتھ اپنے خلق سے پیش آنا جو انہر دی ہے تجہ میں خدا کی طلب اور او کی غیر کو چھوڑ کر اسی راضی ہونا کہاں ہے۔ کیا تو نے خدای عزوجل کے کلام کو نہیں سنا کہ **مَنْ يَرْيِدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يَرْيِدُ الْآخِرَةَ** (مَنْ مِنْ بَعْضِ اَیْسے ہیں جو دنیا کو چاہتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں جو آخرت کو)۔ اور دوسری جگہ فرمایا **يَرْيِدُ دُنْیَا وَخَصْلَةٍ** (او کی ذات کو چاہتے ہیں) اگر تیرا نصیب اچھا ہو تو غیرت کا ہاتھ نکلا اور تجھے ماسوا اللہ عزوجل کے ہاتھ سے چھوڑا لیا۔ اور حق عزوجل کو قرب کر دروازہ تک پہنچا یا۔ **فَهَیَا اَیُّکُمْ لَا یَدْعُ لِلّٰهِ الْحَمْدَ** (وہاں سچی خدا کی حکومت ہے جب یہ تجھ کو کمال طور سے حامل ہو جائے تو دنیا و آخرت بے ضرر و تکلیف تیری خادم ہو جائیں ہیں حق عزوجل کو دروازے کو دستک دی اور اسکے دروازے پر کھڑا رہے۔ جب تو وہاں پہنچا تو خواہ تجھے معلوم ہو جائے یا نہ نفس۔ ہوئی۔ دل۔ ابلیس۔ ملک کے خواہے یا نیگا جو تجھے کہا جائے یا خیال حق ہے اور یہ باطل۔ تو ہر ایک کو اس علامت سے پہنچا نیگا جو تجھے معلوم ہو جائے گی جب تو اس درجہ پر پہنچے تو خدا کی طرف سے ایک خطرہ آئے گا جو تجھے مودب اور ثابت قدم بنا دیگا اور کھڑا کرے گا۔ بٹھلایگا۔ حرکت دے گا۔ یا کن کرے گا۔

گا۔ اے قوم زیادتی نقصان۔ تقدیم۔ تاخیر۔ کونہ مانگ۔ کیونکہ قدرتمین سے
 لحدہ علیحدہ محیط ہے۔ عمر میں کوئی ایسا نہیں جس کی کتاب اور تاریخ مخصوص نہ ہو۔
 علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خَرَجَ زَيْكُم مِّنَ الْخَلْقِ وَالرِّزْقِ وَالْأَجَلِ جَفَّ
 أَهْوَاؤُكُمْ (تمہارا رب۔ خلق۔ رزق۔ اجل سے فارغ ہو چکا۔ جو ہونا تھا
 فلم لکھ چکا) اللہ عزوجل سب کچھ کر چکا۔ اس کی قضا سابق ہے۔ مگر جب مردنی
 زمین اسکا حکم آتا ہے تو یکسو سابقہ مقدر کا بہانہ کرنا جائز نہیں۔ بلکہ یہ کہہ کر لایسٹل
 دَعَاكُمْ لَيْسَ لَكُمْ (وہ جو کرتا ہے اسکی باز پرس نہیں اور وہ ایسی مخلوق) پوچھی
 سے قوم اس ظاہر اور اس سوا پر جو بیاض پر ہے عمل کر حتی کہ تجھے باطنی عمل کا شوق
 اس ظاہر پر عمل کرنا۔ تجھے فہم باطن پر پہنچائے گا۔ اول اول تیرا باطن فہم کر رہی ہے تیرا
 نفس برا دکھاتا ہے۔ اور تیرا نفس تیری زبان پر اور تیری زبان خلقت پر۔ یہ اسکی طرف
 نفرت اور مصلحت کے لہر مستعدی ہوتا ہے۔ تجھے شاباش ہو۔ اگر تو حق عزوجل
 است اور اس سے محبت کی تجھے افسوس تو اللہ عزوجل کی محبت کا مدعی ہوا۔ کیا تو نے جا
 ئی شل لکھا ہیں انہیں سے ایک یہ کہ اچھا اور اپنی غیر کی تقدیر میں اسکی موافقت
 اور دوسرے یہ کہ غیر کی طرف مائل نہ ہو دے۔ اور اس سے اس پکڑی اور دھت
 جب بندے کے دل میں اللہ کی محبت جاگ اُگزن ہوتی ہے تو اس سے اس پانا
 سب چیزوں کو جو اس سے پہلے برابھی تھا۔ اپنی جھوٹے دعوے کو چھوڑ دے
 نئے کہ خلوت اور تمنا اور جھوٹے اور نفاق اور بناوٹ سے حال نہیں ہوتی تو کہ
 توبہ پر ثابت کرے۔ صرف توبہ میں کچھ نہیں بلکہ سیرت ثابت وقائم رہنا چاہیے صرف
 میں کیا فائدہ بلکہ اسکی ثابت رہنے اور شاغلین نکالنے اور پہل لانے میں ہر دور
 شیخ حیلانی نے (خدا آپ سے راضی ہو) فرمایا۔ حق عزوجل کی موافقت
 بخفی۔ فقر۔ غنا۔ سختی۔ نرمی۔ بیماری۔ صحت۔ نیکی۔ بدی۔ سخاوت۔ بخل۔ میں

لازم پکڑد میں تمھارے لئے کوئی دوا اسوار تسلیم بحق جل شانہ کے نہیں پاتا۔ جب وہ تم پر کسی چیز کا حکم کرے تو اس سے دشت نہ کرو۔ اور نہ لڑو۔ اور نہ اس کے غیر کے پاس شکایت لیجاؤ کیونکہ اس سے تمہاری مصیبت بڑھے گی۔ بلکہ سکون۔ سکوت گنہامی۔ اختیار کرو اس کو سامنے کھڑے رہو۔ اور دیکھو کہ وہ تم میں کیا کرتا ہے۔ اس کے تیغ اور تبدل دینے سے خوش رہو۔ جب تم اس کے ساتھ ایسے ہو جاؤ گے تو یقیناً دشت کو انس اور اکیلا پن کو اپنے قریب کی خوشی بدل دیگا اور خدا ہمیں اپنی جناب میں اور اپنے ہمراہ لے۔ **وَاتَّبَانِي الَّذِي يَنْصَحُنِي بِالْاِحْسَانِ وَفِيَا عَذَابِ النَّارِ** اور ہمیں دنیا میں نیکی و آخرت میں نیکی عطا کرادے اور وہ ہر لمحہ ہمارے ساتھ رہے۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) منگل کے روز بارہویں ماہ شوال ۱۲۹۰ھ کو مدینہ منورہ میں غشا کے وقت فرمایا۔ اس بند خدیوہ کی عبودیت کہاں ہے حقیقی عبودیت حاصل کر اور سب کاموں میں بے فکر رہو تو اپنے آقا کا فرار شدہ غلام ہے اس کی طرف لوٹ۔ اور اس کا مطیع ہو۔ اس کے امر کا تابعدار۔ اور اس کی نبی سے باز رہو اور اس کی نصائح کا صابر اور موافقت سے متواضع رہو۔ جب نتیجہ یہ حاصل ہو جائے تو تیری عبودیت درست اور وہ تیرے لئے کافی ہے۔ **خُدَائِي غُزُوبِلْ فَرَمَا اَلَيْسَ لِلّٰهِ بِكَافٍ عَبْدٌ** (کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے) جب تیری عبودیت ٹھیک ہو جائیگی تو وہ تجھ سے محبت رکھے گا۔ تیرے دلیں اس کی محبت اور اس کا انس اور قرب بلا مشقت پختہ ہو جائیگا اور وہ تیرے لئے اپنے غیر کی محبت پسند نہ کرے گا۔ پس تو سب حالات میں اس سے راضی رہیگا اور اگر تجھ پر زمین باوجود فراخی اور دروازہ باوجود وسعت کنگل و در بند ہو جائیگی۔ تو اس پر غصہ نہ ہوگا۔ اس کے غیر کے دروازہ نہ جائیگا۔ اس کے غیر کا طعن نہ کہائیگا۔ اور حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے مل جائیگا۔ **اَوَلَمْ يَكُنْ اَبْتُ اَللّٰهَ عَسْرُوبِلْ فَرَمَا وَحَرَمْنَا عَلَيَّهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ** (اور ہم نے اس سے پہلے اس پر وایان حرام کر دیا تھا) خدا ہی غزوبل ہر چیز پر شاہد۔ ہر چیز میں حاضر۔ ہر شے کا نگہبان اور ہر شے کو قریب ہے

اسکے سوا کوئی چارہ نہیں۔ معرفت کے بعد انکار نہایت ہی تلخ ہے۔ تجسیمِ انبوسِ خدایٰ عزوجل کو پہچانتا ہے پہراش سے انکار کرتا ہے۔ اُس سے نہ پھر توکل چیز سے روکا جائیگا۔ اسکے ساتھ صبر کراور اُس کے سوا اور طرف مائل نہ ہو۔ کیا تجھے معلوم نہیں جس نے صبر کیا فاد بنایا یہ عقل کیسی ہر دور یہ جلدی کیسی۔ خدایٰ عزوجل نے فرمایا اَبْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَصْبِرُوْا وَ اُوْصَابِرُوْا وَ اٰمَنُوْا اَتَقُوْا اللّٰهَ لَعَلَّکُمْ تَفْلِحُوْنَ (ای ایمان والو صبر کرو اور صبر دلاؤ اور تعلق پیدا کرو اور خدا سے ڈرو تو کہ تم نجات پاؤ) قرآن میں صبر کے متعلق بہت سی آیات ہیں جو اسکی خیر اور نعمت اور نیک جزا اور عطا اور دینوی و اخروی راحت کو بتاتے ہیں اسکو لازم پکڑو۔ تم نے یقیناً دنیا و آخرت کی خیر کو پالیا۔ قبروں کی زیارت اور خدا اگر نیک بندوں کی طرف قصد کرنے اور نیکی کرنے کو لازم جانو۔ تمہاری سب کام ٹھیک ہو گئے۔ تم ان لوگوں سے نہ بنو جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو قبول نہیں کرتے اور جب سنتے ہیں تو عمل نہیں کرتے۔ چار چیزوں سے تمہارا دین کہو یا جانتا ہے۔ پہلے یہ کہ تم اپنے علم پر عمل نہیں کرتے۔ دوسرے یہ کہ تمہیں علم نہیں اس پر عمل کرتے ہو۔ تیسرے یہ کہ جسے تم نہیں جانتے اُسکو سیکھتے نہیں اور جاہل رہ جاتے ہو۔ چوتھے یہ کہ تم لوگوں کو اس چیز کے پکھنے سے جو وہ جانتے نہیں روکتے ہو۔

اے قوم! جب تم مجلسِ عظیمین حاضر ہوتے ہو تو سیر کے لئے نہ دو اکے لئے۔ واغظواظ کو چھوڑ دیتے ہو اور اسکی خطا اور زلات یاد رکھتے ہو۔ اور ادا سپر استہزا اور مضحکہ و کبیل کرتے ہو۔ تم خدائے عزوجل سے سپر ہرے ہو۔ اس سے توبہ کرو۔ اللہ عزوجل دشمنوں سے مشابہت نہ کرو۔ اور جو تم سنتے ہو اس سے فائدہ حاصل کرو۔ اے غلام! تو عادت کا پابند ہے۔ اور خدا کا بھی پابند ہے۔ لیکن روزی کو طلب کرنے اور سبب پر ہر روز اور سبب ادا و سپر توکل کرنے کو فراموش کرنے کے ساتھ عمل کو ابتداء سے شروع کراور اس میں اخلاص لازم پکڑو۔ فرمایا خدائے عزوجل نے کَمَا وَاَخْلَقْتُ الْاِنْسَانَ وَ اَلَا اُنْسُ مَا کَانَ لَیْسَ لَہٗ اِنْ وَرِیْنَ وَ اِنْ جِئْنَا مِنْکُمْ وَ اَنْسُ کُمْ نَہِیْنَ نَبَا یَا کَر تَاکَ وَ ہِیْ شَنَاخَتْ کَرِیْنَ (انکو ہوس کر لیا یا

کبیل کے لڑکیا کھانے پینے۔ سوئے۔ اور نکاح کے لئے نہیں بنایا۔ اور غافلہ ترک کر دے۔ تیرا دل اوسکی طرف ایک قدم اور اوسکی محبت تیری طرف بہت سی قدم۔ وہ اپنی محبوب کی ملاقات کا اُنے زیادہ مشتاق ہے کہ رَزَقُ مَنْ لَيْسَ لَهُ بَعْدُ رَحْمَةٍ (جسے چاہتا ہے بحساب رزق دیتا ہے) جب بندہ کو کسی کام کے لڑچکا ہوتا ہے تیار بنا دیتا ہے۔ یہ ایسی شے ہے جو باطن سے تعلق رکھتی ہے نہ ظاہر سے۔ جب مذکورہ بالا کسی بندے میں پائے جائیں تو اوسکی دنیا و آخرت اور غیر مولیٰ سے تعلق وہ محبت پاتا ہے اور اوسکو قرب حاصل ہوتا ہے۔ ملک۔ سلطنت۔ سرداری۔ اسکو ملے اسکا درہ پہاڑ اسکا قطرہ دریا اور اسکا ستارہ چاند اور اسکا چاند سورج اسکا ہتھوڑا اسکا عدم وجود۔ اسکا فنا۔ بقا۔ اور اسکی حرکت سکون ہو جاتی ہے۔ اسکا بلند ہونا ہے جسکی چوٹی عرش تک دربخ زمین کی تہ میں۔ اور اسکی شاخیں دین میں پہنچ جاتی ہیں۔ شاخیں کیا ہیں؟ علم و حکمت۔ دنیا اسکے پاس حلقہ انگشتی کہ نہ دنیا اُسپر غالب آتی ہے اور نہ آخرت اسکو مفید کرتی ہے۔ کوئی بادشاہ اسپر حکمرانی نہیں کر سکتا۔ کوئی دربان اسکو نہیں روکتا۔ اسکو کوئی نہیں پکڑتا۔ اسے کد نہیں بناتی جب یہ باتیں پائی جائیں تو بندہ خلقت کے ساتھ رہنے اور لینے اور انکو دنیا کے دریا سے خلاصی دینے کے لائق بن جاتا ہے۔ پہر اگر خدا کو اسے منظور ہو تو اسے انکا (یعنی مخلوق کا) رہنے اور طبیب مودوب بمونس اور تر اور متین اور درست کنندہ اور چراغ اور سورج بنا دیتا ہے۔ بعد از ان اگر یہ چاہے (تو خیر) ورنہ اسکو اپنے پاس روک لیتا اور اپنے غیر سے غائب کر جاتا ہے۔ جس سے بہت ہی کم ہیں جنکو حفاظت نامہ اور سلامت کلیہ کے ساتھ خلعت کی طرہ کرتا اور خلعت کی بہتری اور ہدایت کی توفیق دیتا ہے۔ دنیا کا زاہد آخرت کیا جاتا ہے اور دنیا و آخرت کا زاہد دنیا و آخرت کو مالک ہے کہ کہا جاتا ہے۔

تم ایسے غافل ہو کہ گویا تم کو مرنا نہیں اور نہ قیامت کے دن اٹھایا جانا اور نہ خدا کو سامنے
 حساب دینا اور نہ بل صراط پر گزرتا تم میں یہ صفتیں اور اسلام و ایمان کا دعویٰ یہ قرآن
 علم تم پر محبت ہے۔ جب تم اپنے عمل نہ کرو گے جب تم علماء کے پاس حاضر ہو اور وہ تجہن
 بتاتے ہیں اسکو نہ انو تو انکے پاس تمہارا حاضر ہونا تمپر محبت ہوگا۔ تم پر اسقدر گناہ ہوگا
 جیسا کہ تم رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ملو۔ اور انکی گناہوں قیامت کے روز ساری خلقت پر اُف
 غر و جل کے جلال اور عظمت اور بزرگی اور عدل سے خوف طاری ہوگا۔ دنیا کے بادشاہ
 فانی ہوں گے۔ اور اسکا ملک باقی رہیگا۔ قیامت کے روز سب اسی کی طرف لوٹیں گے اور
 قوم (یعنی اولیاء الرحمن) کا ملک ظاہر ہوگا۔ انکی غوث اور عنا اور اُپنر اللہ غر و جل کے احسان
 ہویدا ہوں گے۔ آج بندوں۔ شہروں۔ زمین کی میخوں پر غالب ہیں اور زمین کا قیام نہیں
 سے ہے۔ وہ بلحاظِ باطن نہ صورت خلعت کے امیر اور رئیس اور خدا سے غر و جل کو نایب ہیں۔
 آج باطن اور کل ظاہری یا (مجاہدون کی) کافر نے لڑنے والوں کی شجاعت (کافروں) کو
 اور ثبات قدم رہنے میں ہر اور صالحین کی نفیوں۔ ہواؤں۔ طبعیوں۔ شیعہ طائون اور
 بڑی ہمشینوں سے جو شاطین الانس ہیں ملنے (یعنی لڑائی کرنے) میں۔ اور خواص کی
 دنیا و آخرت اور خدا کی غیر سے اعراض کرنے یا ترک کرنے میں۔ آج بندہ پشیمبر کے
 سچے بے دریغ آگاہ کیا جائے (یعنی قیامت کے روز) ہوشیار ہو جاؤ۔ دین اختیار کرو۔ اور
 اہل دین سے ملاپ رکھو۔ کیونکہ وہی انسان ہیں۔ لوگوں کا زیادہ عقلمند وہ ہے جس نے اللہ غر و جل
 کی اطاعت کی اور انکا زیادہ حامل وہ ہے جس نے اسکی نافرمانی کی۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا تَرِبَتْ يَدَاكَ يٰ اَبَاكَ يٰ اَبَاكَ يٰ اَبَاكَ يٰ اَبَاكَ يٰ اَبَاكَ يٰ اَبَاكَ يٰ اَبَاكَ يٰ اَبَاكَ
 خاك التودو ہوں یعنی تو فقیر ہو جائے اور مالدار ہو جب غنا طلب کی (جب نے دین والوں
 ملے اور اودن سے محبت رکھے تو تیرے ماتھے غنی اور تیرا دل نفاق اور منافقوں سے
 نفرت کرتا ہے۔ منافق ریاکار کا کوئی کام کا نہیں تجھ سے وہی مقبول ہے جس میں کسی ذات

مطلوب ہو۔ تیرے عمل کی صورت کو قبول نہیں کرتا بلکہ اسکے معنی کو جب تو عمل کرتا اور ہوا اور شیطان اور دنیا کی مخالفت کرے تو وہ تجھ سے قبول کرتا ہی عمل کرتا سے اور اپنی عمل پر مغرور ہو خلاصہ یہ کہ وہ قبول نہیں کرتا۔ مگر وہی جس میں ادب کا مطلوب ہو نہ طاقت کی۔ تجھ پر افسوس خلقت کے لئے عمل کرتا ہی اور ارادہ یہ کہ خدا کرے یہ ہوس ختم ہے۔ لالچ غرور خوشی چوڑی خوشی کو کم کر اور غم کو زیادہ۔ تو غم کے گہر میں ہے۔ ہماری غمی (اپنی خدا کی رحمت اور سلام ہو) ہمیشہ منفکر خوشی میں زیادہ جہنی میں تہوڑی ہے۔ دوسرے کے دلو کو خوش کرنے کے لئے تقسیم فرما دین بہت سے غم اور غم خلی ہے۔ اگر صحابہ رضی اللہ عنہم اور دنیا کے کام نہ ہوتے تو آپ کبھی اور نہ کیسے پاس بیٹھتے۔ اسے بند ہے۔ جب اللہ عزوجل کے ساتھ تیری ظاہر درست ہو تو تیرا باطن مدہوش اور دل صاف ہو جائے گا۔ تیری منظر عورت تیرا تیری روح اور باطن خدای عزوجل سے لمبائے۔ دنیا میں فکر کرنا عذاب اور عذاب میں فکر کرنا دل کر لئے علم اور حیات ہے۔ کسی بندے کو تفکر عطا نہیں ہوا مگر طاقت کے حالات کا علم دیا گیا۔ تجھ پر افسوس! خود لگو دنیا میں ضائع کرتا ہے۔ حالانکہ اس سے تیرا غضب مقرر کر چکا ہے۔ اور ان کے وقت معین کر دے۔ جو اسے ہر روز تجھے تیار و زرق پہنچاتا ہے اسے طلب کرے یا نہ کرے تیری حرص بچ اور طاقت کے نزدیک نقصان ایمان سے نصیحت کرے گی تو زرق کو تملاء جب زیادہ ہو جائے تو طلب چھوڑ دیتا ہے اور اسے کمال اور تکمیل کے وقت۔ کرتا ہی آخر بند ہے۔ جد کو ہزل سے نہ ملا کیونکہ تیرا دل خلقت سے ملن نہیں ملے گا۔ تو سب کا شرک ہے سب کے کلمہ یا نیگا ظاہر و باطن اور جسے تو سمجھتا اور جسے نہیں اور جو خلقت کے پاس ہے اور جو خالق کے پاس کس طرح اکٹرا سبب کہ پہلایا اور سبب میں مشغول ہوا۔ دوسرے (یعنی سبب) کا گرویدہ ہو

کیا اور فانی سے خوش ہوا۔ وہ بڑا ہی جاہل ہے۔ اسے بندے۔ تو جاہلون
 ہے پس انکی جاہالت تجھ میں اثر کرتی ہے۔ احمق کی صحبت خسار کی صحبت ہے۔
 عالمون۔ عالمون سے صحبت رکھہ۔ مومنون کو حالات اپنی افریقہ میں کیا ہی عمدہ
 مجاہدون اور لغمنون اور ہواؤن کو مقہور کرنے پر کیسے قادر ہیں۔ اسی واسطے
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي دَجَائِبِهَا وَخَزَائِنِ قُلُوبِهِمْ (مومن
 ہرے میں اور رنج و دلیں ہی) یہ ایسی طاقت ہے کہ خلقت کو سامنے خوشی ظاہر
 و اور اند غر و جل کے درمیان غم کو چھپاتا ہے اسکا غم ہمیشہ اسکا تغلیر زیادہ۔ رونما
 ہے۔ اسی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا رَاكِبَ لِمُؤْمِنٍ
 دَعِمَ عَرَضَ جَلٍّ (مومن کو سوای خدای غر و جل کو دیدار کی راحت نہیں) مومن
 سے چھپاتا ہے۔ اسکا ظاہر کب کرنے میں حرکت کرتا ہے اور اسکا باطن خدای غر و جل
 لعلن ہے اسکا ظاہر عیال کے لیے اور باطن اند غر و جل کے لیے ہے وہ اپنا بید اپنے
 اور ہمسائے قریب اور ہمسائے بعید اور مخلوقات میں سے کیسے پاس ٹانہ نہیں
 دے اسی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو سنتا ہے کہ آپ فرمایا۔ استعینوا علی اہل اور کہہ
 (اپنی کاموں پر غنی رہنے سے اعانت چاہو) وہ ہمیشہ جو اسکو پاس سے چھپاتا ہے
 کے وقت کوئی کلمہ اسکی زبان سے نکلتا ہے تو فوراً اسکی تلاطمی کرتا ہے اور عبارت
 ذاتا ہے اور جو ظاہر ہوا اسکو چھپاتا ہے اور جو اس سے نکلا اس سے غدر کرتا ہے
 ہے! مجھے اپنا آئینہ بنا۔ دل اور باطن اور عمل کا آئینہ۔ میری قریب ہو۔ تو
 دین وہ خیرین دیکھے گا جو دوسری کو وقت ندیکھی ہوں۔ اگر دین میں نیری کوئی
 نوبت مجھے لازم پڑے۔ میں اند غر و جل کے دین میں تجھے سے دور دکھائیں میری پاس
 ہی جسکے صلح خدای غر و جل دین ہے۔ تو نے سخت۔ بیفائدہ۔ منافق باتیں میں پر
 دنیا کو گمراہ میں چھوڑ۔ اور میرے قریب آ۔ میں آخرت کے دروازے پر کھڑا ہوں

میرے پاس ٹہرا اور میری بات سُن۔ اور اپسرِ عمل کر پیشہ اسکو کہ تو جلد ہی ہی بجاؤ۔ اللہ غفرل
 سے خائف اور ترسان رہ۔ جب تجھے اسکا ڈر ہو تو دنیا و آخرت میں آرام نہیں۔ اللہ غفرل
 کا ڈر بعینہ علم ہے۔ اسی واسطے اللہ غفرل نے فرمایا۔ اِنِّیْ اَخْتِیْ اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَآءِ
 (خداست عالم ہی خوف کیا کرتے ہیں) خدا سی نہیں ڈرتے مگر وہی عالم جو اپنی علم پر عمل کرتا اور
 حق غفرل سے اپنی عمل کی جزائیں مانگتے بلکہ اویکی ذات کو چاہتے ہیں۔ اسکی محبت طلب
 کرتے ہیں اویکی دوری اور حجاب سے خلاصی مانگتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اسنے دنیا
 و آخرت میں دروازہ (قرب الہی) بند نہ ہو۔ وہ دنیا و آخرت اور اسکے غیر میں رغبت نہیں کرتا
 دنیا کے لہو اور میں اور آخرت کے لہو اور۔ اور خدای غفرل کے وہ لوگ ہیں جو مومن
 یقین کنندہ۔ عارف اس محبت کریں والے اس سے ڈرین والے۔ اسکے آگے فروتن
 اور اسکے لئے تمکین اور شکرستہ ہیں۔ وہ ایسی قوم ہے جو خدای غفرل سے غیب میں ڈرتی
 ہے اور وہ انکے ظاہر کی انکھوں سے غائب اور دل کی انکھوں کو اسکے ماضی و موجودہ
 کیسے اور سنہ و زین حالانکہ وہ ہر روز کام میں ہی تغیر دیتا ہے۔ اور بدلتا ہے جیسی کی بد
 کرتا ہے اور کسی کو یکس بناتا ہے کسی کو زندہ کرتا ہے۔ اور کسی کو مارتا ہے۔ کسی کو قبول فرماتا ہے
 اور کسی کو رد کرتا ہے۔ کسی کو مقرب بناتا اور کسی کو دور پہنکتا ہے لَکِیْسُلْ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُوَ
 مُنْکَرٌ (جو کرتا ہے اسکی بابت پرشش نہیں کیا جاتا۔) اور وہ یعنی ہندی پوجی جائینگے آ
 خدا بین اپنا مقرب بنا اور اپنی درگاہ سے رہند۔ وَآتِیْنَا فِی الدِّیْنِ احْسَنَ وَفِی الْخُلُقِ
 احْسَنَ وَنَاْعَدُ ابْنِ الْکَلْبِ اور سہن دین و دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا
 اور ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

چھٹی مجلس اپنے خدا آپ سے راضی ہو) جمعہ کے روز پندرہویں ماہ شوال ۱۲۵۵ھ
 کو مدرسہ میں فرمایا صوفیہ کے دل صاف اور پاک ہوتے ہیں طہارت کو فراموش
 کریں اور اللہ غفرل کا ذکر کرتی ہیں۔ دنیا کو پہلانیوالے آخرت کو یاد دلانیوالے بھوتہاری

پاس ہر اس سے روگردان۔ اور جو اسکے (یعنی خدا) پاس ہر اس سے مشغول رہے
اور انکے حالات سے مستور ہو اور آخرت کو چھوڑ دینا میں معروف۔ خدای غرور جل کے انکے
حیا کو ترک کرنے والے اور بے شرمی کا اظہار کر نیوالے ہو اپنے بہانی مومن کی نصیحت
قبول کر۔ اور اسکی مخالفت نہ کر کیونکہ وہ تیرے لے وہ چیزیں دیکھتا ہے جو تو پاؤں ہی نہیں
دیکھتا۔ اسلئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اللہ مومن جن ملة المؤمن (مومن۔ مومن کا
میتہ ہے) مومن اپنے بہانی مومن کی سچی خیر خواہی کرتا ہے۔ اسکے لے وہ باتیں ظاہر کرتا ہے
جو اسپر مخفی ہیں۔ نیکیوں اور برائیوں کے درمیان اسکے بے فرق بتاتا ہے۔ اس کے
انفع اور ضرر کو بتاتا ہے۔ پاک ہے وہ جس نے میرے دلیل خلقت کی خیر خواہی انصار
کی۔ اور اسکو میرا بڑا مقصد گردانا۔ میں خیر خواہ ہوں اور اسپر اجرت نہیں مانگتا۔ میری
اجرت مجھے اپنے خدای غرور جل کے پاس مال ہے میں دنیا کا طالب نہیں من دیا و آخرت
اور خدا کے غیر کا بندہ نہیں ہوں۔ میں سوای خالق۔ اکیلے۔ لگانے۔ قدیم کے کسی اور کی
عبادت نہیں کرتا اور میری خوشی تمہاری نجات سے اور غم تمہاری ہلاکت سے ہر جب
میں کسی مرید صادق کے چہرے کو دیکھتا ہوں کہ اسنے میری بات پر نجات پائی تو میں
سیرا و نیاز ہوتا اور لباس پہتا اور خوش ہوتا ہوں کہ اس جیسا میرے ماتہ سو کسی نظر
اسے غلام امیر مقصد تو ہے نہیں کیونکہ تو متیغ ہو گا نہ میں۔ میں عبور کر چکا اور میں
اپنے آپ کو تیرے ہی لئے درست رکھتا ہوں مجھ سے لپٹ جاتا کہ تو جلدی عبور کر جا۔
اسے قوم اللہ غرور جل اور اسکی مخلوق پر غرور چھوڑ دے۔ اپنی قدر کو معلوم کر د
اودلی تو انصاف اختیار کر دے۔ تمہاری اصل ایک نطفہ پلید (کندہ) خراب پانی ہے اور
تمہارا انجام مردار پہنکا ہوا۔ ان لوگوں سے نہ ہو۔ جنگو طمع کینہ لیجانی سے اور جھوٹ
شکار بنا لیتی ہے اور ہوس انکو بادشاہوں کے دروازوں پر ایسی چیز کے طلب کو لے کر جو
انکی قسمت میں نہیں لیجانی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اپنے فرمایا

اَسَدٌ مَقْقُوبَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لِعَبْدٍ طَلَبَهُ مَا لَمْ يَقْسَمْ لَهُ (اللہ عزوجل کرتا
 سخت عذابوں سے بندہ کر لئے اس چیز کی طلب ہے۔ جو اس کی قسمت میں نہیں) تجھ پر کیا
 اسے تقدیر اور اپنے مقدر سے جاہل کیا تو خیال کرنا ہے کہ دنیا دار اس چیز کو جو تیری قسمت
 میں نہیں دینے کی طاقت رکھتے ہیں۔ یہ صرف شیطانی دسواں ہے جو تیرے دل اور
 سر پر غالب ہوا ہے۔ تو اللہ عزوجل کا بندہ نہیں بلکہ نفس و ہوا اور شیطان اور طمع و دھم
 و دینار کا ہے یہی کہہ کر تو کسی نجات یافتہ کو پائے تاکہ اس کے طریقے سے نجات حاصل کرے کسی
 بزرگ و اسپہدائے رحمت ہو۔ فرمایا جو نجات یافتہ کو نہیں پاتا۔ نجات حاصل نہیں کرتا تو ایسی
 نجات یافتہ کو دیکھتا ہے۔ مگر سر کی انکھوں سے نہ دل کی۔ اور نہ باطن اور نہ ایمان کی انکھوں
 سے۔ تجھ میں ایمان نہیں اسلئے یقیناً تجھے ایسی بصیرت نہیں جس سے اسکو دیکھ کر فرمایا
 عَدَاۤیُ غُرُوبٍ لِّیْ فَاَیُّهَا الَّذِیْ لَا تُفْکِرُ اِلَّا نَصَارَ وَلٰكِنْ تَعْنٰی الْعُلُوْبُ الَّذِیْ فِی
 الصُّدْرِ (تحقیق انکھیں اندھی نہیں بلکہ وہ دل جو سینوں میں ہیں اندھی ہیں) وہ
 خلقت کے ذریعہ دنیا میں طمع کرنے والا۔ دین کو تنکے کے عوض۔ اور بات کو فانی کر دینا
 کرنا ہی یقیناً اس کے اہلہ میں نہ دنیا آتی ہے نہ آخرت۔ جب تک بے ایمان ناقص ہو تو معاش
 کی وجہ حاصل کرتا کہ تو لوگوں کا محتاج نہ رہے۔ اور دین کے عوض انکے مال کو نہ کہائے
 پس جب تیرا ایمان قوی ہو جائے اور کامل بن جائے تو اللہ عزوجل پر توکل اور راجا ہے
 اور ربوں سے نفع کرنا اور تمام اشیاء سے اپنے دل کے ساتھ نکلنے کو لازم پکڑ۔ تیرا
 دل شہر اور کتبہ اور دکانداری اور جان بچان سے نکلجاوے اور جو کچھ تیری پاس ہے
 اپنے اہل اور بھائیوں اور دوستوں کو دیدے پس تو ایسا ہو جائیگا کہ گویا ملک الموت
 تیری روح قبض کر لی۔ اور گویا کہ موت کے چمٹا مارنے والے نے تجھکو چٹ لیا یا گویا
 کہ زمین ہیٹ گئی اور تجھے نکل لیا اور گویا کہ قدر اور قدرت سابقہ کی موجودی نے تجھے
 علم کے دریا میں لے لیا۔ اور غرق کر دیا جو اسمعام پر پہنچا۔ اس کے احباب مفسدین

کیونکہ وہ اسکے ظاہر پر ہوسنہیں نہ بالین میں۔ اسکے غیر کے لئے ہوسنے ہیں نہ اسکو لے۔
 اسے قوم عیا کہ میں سے۔ نازل یا زعم دنیا کے اسباب کو چوڑنے اور دلی تعلق کو باطل
 ترک کرنے پر طاقت نہیں کہتے تو تہوڑی ہی تھی۔ جب تم کو کل پر قدرت نہیں بعض پر ہی
 سہی۔ ہمارو بنی (اپنے خدا کی رحمت اور سلام ہو) فرماتے تھے فخرتعوامن هموم الدنیا
 ما استطاعتتم جہان تک ہمیں طاقت ہو دنیا کے ارادے چوڑ دو اسے بند و
 اگر جگہ دنیا کے ارادے چوڑنے کی طاقت ہو تو چوڑ نہیں تو دل کے ساتھ حق عزوجل
 کی طرف دوڑا اور اسکی رحمت کے واسطے سے تمک کرنا کہ وہ دنیا کا ارادہ تیرے دل سے
 نکال ڈالے وہ ہر چیز پر قادر اور ہر چیز کا عالم ہے۔ سب کچھ اسیکے ہاتھ ہے اُسکو روزگار
 کو لازم پکڑے۔ اور اس سے سوال کر کہ تیرے دل کو اپنے غیر سے پاک اور ایمان اور معرفت
 اپنے علم اور خلقت سے بے نیازی کے ساتھ بہر دے۔ اس سے سوال کر کہ تجھ یقین عطا
 کرے اور تیرے دل کو اپنا انوس بنائے۔ اور جیسے اعصار کو اپنی عبادت میں لگاؤ سب کچھ
 اوس سے انگ۔ نہ غیر سے۔ اپنی جیسی مخلوق کے آگے ذلیل نہ ہو بلکہ اسیکا بچانہ غیر کا۔
 اوس سے معاملہ رکھ نہ غیر سے۔ اسے بندے ازبانی نقد دلی عمل کے بغیر تجھے خدا
 کی طرف ایک قدم ہی نہیں چلاتا سیر دلی سیر ہے۔ قرب بالین قرب ہو۔ عمل عمل بالین
 ہے جسکے ساتھ اعضا سے حدود شرعی کی مخالفت اور خدا کے لئے اس کے بند و بکی
 تواضع ہو جس نے اپنی آپ کو کچھ سمجھا اوسکی کوئی عزت نہیں جس نے اپنی عمل خلقت کر کے
 علیہ کئے اوسکا کوئی عمل نہیں۔ عمل خلوتوں میں ہوتے ہیں۔ ظاہر میں سودا ان فراموش
 کے جنکا اظہار ضروری ہے مت ظاہر کر جب بنیاد کی مضبوطی ضعف میں آگاہ تو بہت کی
 مضبوطی کا کیا فائدہ جب چہت میں کمزوری ہو جائے اور بنیاد محکم ہو تو نشی کر سکتا ہو
 علو کی بنیاد توحید اور اخلاص ہے جس میں توحید اور اخلاص ہوں۔ اس کا کوئی ثقل
 نہیں۔ اپنے اعمال کی بنیاد کو توحید اور اخلاص سے محکم بنا۔ پہر اعمال کو اللہ تعالیٰ

غزوہ کی طاقت اور قوت سے نہ اپنی طاقت اور قوت سے توحید کا ہاتھ معارج نہ ترک
و نفاق کا یہ صدی اپنے عمل کے چاند کو بلند کرتا ہے۔ منافق نہیں۔ ای خدا ماری اور
نفاق کو درمیان جدائی کر۔ وَابْتَلَانِي الَّذِي بَيْنَا وَحَنَّةٌ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِيْنَا
هَذَا ابْنُ الْمُنَارِ (اور دنیا میں اور آخرت میں نیکی عطا کر اور دوزخ کے مذاک بچا)۔

ساتویں مجلس۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) تیرہویں ماہ سوال سہ ماہی
انوار کے روز سفر خانہ من فرما۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَافْرِغْ عَلَيْنَا
صَبْرًا وَثَبَّتْ اَقْدَامًا وَكَثِّرْ عَطَائِكَ لَنَا وَارْزُقْنَا الشُّكْرَ عَلَيْكَ (ای خدا
محمد اور انکی آل پر رحمت بھیج اور بکھو صبر عطا فرما اور ہمارے قدم ثابت رکھ اور اپنی
عطا ہمارے لئے زیادہ کر۔ اور اسپر شکر کر نیکی توفیق بخش) چپہ نہرایا۔ اسے
قوم! صبر کر۔ دنیا کی کل اوقات اور مصائب ہے۔ رات و وحشی ہنایت کم۔
کوئی نعمت نہیں مگر اس کے ساتھ نعمت ہے۔ کوئی عیش نہیں مگر اس کے ہمراہ ہی۔
کوئی فراخی نہیں مگر ساتھ ہی اس کے تنگی ہے۔ دنیا کو اپنی زندگی دیکھو اور اس سے اپنا
نصیب شمع کے حکم سے لو۔ وہ دوا ہے اسکی جو کچھ دنیا سے لیا جاوے (ای غلام) جب تو
میرہ ہووے تو شمع کے حکم سے اپنی قسمت لے اور جب تو خام صدف ہووے تو اس کے
موجب اور جب تو قات اور خدا سے ملے اور مقرب ہووے تو خدا کی غزوہ کے ہاتھ
سے جینے دے (اور اور احکم کر نیوالا) مجھ کو حکم کر لگا اور منع کر لگا اور فعل تیرے دل کو
حرکت دیگا۔ خلقت کی تین قسمیں ہیں۔ عالم خاص۔ عالم خاص۔ عالم عامی وہ سنی سلمان
ہے جو شرع کو ہاتھ میں لیتا ہے اور شریعت کو لازم پکڑتا ہے اور اس سے خدا
نہیں ہوتا۔ خدا کے فرمودہ پر عمل کرتا ہے جو یہ ہے وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ
وَمَا نَهَاكُمُ عَنْهُ فَانْتَهُوا (جو کچھ رسول تمہاری پاس لائے اسے پکڑو اور جسے
منع کرے اس سے باز رہو) جب یہ اس میں کامل ہو جائے اور اس پر (یعنی شریعت)

ظاہر و باطن میں عمل کرو تو نورانی دل والا بن جاؤ گے اس سے دیکھتا ہوں جب کوئی شیخ اپنے تہذیب و عادت سے تو اسکا دل اس سے غنی۔ اور حق غرضِ عمل کے الہام کو طلب کرتا ہو کیونکہ اسکا الہام اسکا ایک شیخ میں عام ہو۔ فرمایا خدای غفور و جلّ ذلّہ کہ ﴿لَا تَقْرَءُ الْقُرْآنَ حَتَّىٰ يَخْرُجَ مِنْكَ الْمَاءُ﴾ اسکی کنی اور بدی کا الہام کیا ہے اسکا دل متقی اور اللہ غفور و جلّ کے الہام کو دیکھتا ہے۔ اسکا ملامت ظاہر کرنا ہے اسطرح کہ جو کچھ اسکی مکان میں ہو وہ خدا کا ملک اور اس کے ماتھے پر ہے پہرہ ترقی پاتا ہو اور اس کے دل کا نور روشن ہوتا ہو اور جو کچھ اس امر میں خدا کے پاس ہے اسے دیکھتا ہے۔ مگر یہ شیخ پر عمل کرنے سے فارغ ہونیکے بعد ایمانی قوت اور توحید کے ساتھ ہے۔ جب دل دنیا اور خلق سے نکل جائے اور او کو کیا یا بنوں اور دریا و آسمان سے عبور کر جائے۔ پس اسوقت اسکی صبح ہوتی ہے اور نور ایمان نور قریب الہی اور نور عمل اور نور صبر اور نور تحمل اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ یہ کل شہود حقوق شیخ کا ادا کرنا اور اسکی تابعداری کی برکت سے لیکن ابدال وہ حاصل انخاص ہیں جو شیخ سے فرستے حاصل کر کے پیر اللہ غفور و جلّ کے امر اور فعل اور تحریک اور الہام کو دیکھتے ہیں اور ان میں ان کے ہر ایک و ہر ایک ہلاک و ہلاک۔ سقم و رستم حرام و حرام دین کے سرکار و دل کی سختی جسم میں مریضی کی طرح ہیں۔

اسے قوم وہ نہیں ملاؤں میں مبتلا کرتا ہے تاکہ دیکھے کہ کیا کرتے ہو۔ آیا ثابت قسم رہتے ہو یا ہانگے ہو۔ آیا تقدیر کرتے۔ یا جھٹلاتے ہو۔ جو تقدیر کے موافق نہ بنایا ہو تقدیر کی مخالفت نہ کی وہ نہ تو نرمی کیا جاتا ہے اور نہ موافقت۔ جو اسکو ممکن برائی نہ ہو اور اس سے راضی نہیں جس نے عطا نہ کی اس پر عطا نہیں کی جاتی۔ جس کو زیارت نہ کی سوار نہیں کیا جاتا۔ اسے جاہل کیا تو چاہتا ہے کہ اس کے ارادہ کو خیر دی اور بد کر کیا تو دوسرا خدا ہو تاکہ اللہ غفور و جلّ تجھ سے موافقت کرے بلکہ اسکا عکس کر صواب پائیگا اگر تقدیر میں نہ ہو تو تو بھوٹے دعوے نہ پھانتا۔ گو ہر تجربے کے وقت ظاہر ہوتا ہے

تو اپنے نفس سے ایسا انکار کر جیسا وہ خدای غفور جل سے کرنا ہے جب تو اپنے نفس کا منکر ہو گا تو دوسرے کا بھی ہو سکے گا۔ ایمانی قوت کے بموجب منکرات زائل ہونگے اور اسکو صغف کی مقدار پر قدم جائیں گے اور تو انکو زائل نہ کر سکیگا۔ ایمان کے قدم وہ ہیں جو شیاطین الامس والہمن سے لٹنے کے وقت قائم رہتے ہیں۔ یہ وہ ہیں جو بلاؤں اور آفتوں کے نازل ہونیکے وقت ثابت رہتے ہیں۔ تیرے ایمان کے قدم ثابت نہیں ہیں ایمان کا چھوڑ دو۔ سب کو بڑا جان اور ان سب کے خلائق سے محبت کر۔ پس اگر وہ اس تیرے کو جسکو تو نے بڑا جانا یا جس سے تو نے دشمنی کی۔ تیرا محبوب بنا دے۔ تو تو محفوظ رہیگا۔ کیونکہ وہی محبوب کرنا والا ہے نہ تو۔ اسی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اَحْبَبَ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكَ ثَلَاثُ الطَّيِّبِ وَالنِّسَاءِ وَجُعِلَتْ قُرْحُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ (ستہاری دینا سے تین چیزیں میری پیاری بنائی گئیں۔ خوشنوعورتیں۔ اور میری آنکھ کی خلی نماز میں کی گئی) یہ چیزیں آپ کے پاس بعد بڑا جاننے اور ترک اور زہد اور روادانی کی پیاری بنائی گئیں تو اپنے دل کو اسکے غیر سے خارج کرنا کہ وہ جو چاہی تیرا محبوب بنا دی۔

آٹھویں مجلس۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) انیسویں ماہ شوال شکستہ ہجری کی مشکل کے مدد غشا کے وقت مدرسہ میں فرمایا۔ ریاکار کا کپڑا استھرا اور دل پلیدہ بیابا میں زہد کرتا ہے اور رکمانے سے سستی۔ اپنے دین سے کہتا ہے اور بالکل پرہیز نہیں کرتا۔ صحیح حرام کہتا ہے۔ اسکا حال عوام سے مخفی رہتا ہے۔ خواص سے نہیں اسکا سارا زہد اور عبادت ظاہری ہے۔ اسکا طاہر آباد اور باطن ویران ہے۔ بچہ پر افسوس خدا کی عبادت دل سے ہے۔ یہ جسم سے یہ سب چیزیں دل۔ باطن یہ معنی سے تعلق رکھتی ہیں۔ جس میں تو ہے اس پر منہ نہ ہوتا کہ میں تیرے لئے خدا سے ایسی پوشاک لون جو کہیں بوسیدہ ہوئی کپڑا یا ٹانڈاں تاکہ وہ تجھے لباس پہنائے۔ اللہ غفور جل کے حقوق میں سستی کرنے کا لباس اُتار دو۔ خلقت کا ہونے اور انکو شریک بنانیکا۔ اور ذکر۔ شہوت۔ غرور۔ عنوت۔ نفاق۔

بیل جو بادشاہ کے وہ تھا مے آگے ذلیل ہوں۔ کیا تم نے نہیں سنا گائیدین تہان
 جیسا کریگا ویسا پائیگا) جیسے تم ہو گے علون کے ہو جب تمہارے مالک بنا کر جائیں گے۔ خدا
 غرور بل ظالم نہیں۔ تہوڑی عمل پر بہت خرا دیتا ہے۔ درست کو ناسد صادق کو کاذب نہیں
 بناتا۔ اسے بندے! جب خدمت کریگا غلام ہو جائے گا۔ جب تہریگا تہریا احباب ایسا کریگا
 خدا ہی غرور بل کی خدمت کر۔ اور اسکو چھوڑ۔ ان بادشاہوں کی خدمت میں مشغول نہ ہو۔
 جو تجھے نہ ضرر پہنچا سکتے ہیں نہ نفع پہنچا سکتے ہیں۔ کیا تجھے جو تیرا مقصود نہیں دیکھو
 یا انہیں طاقت ہو کہ تیرے مقصود میں وہ زیادہ کریں جو خدا فی مقصود نہیں کی۔ اس کے
 پاس سے کوئی نئی بات نہیں آتی۔ اگر تو کہے ابھی عطا انہیں سے ہو تو پہ تو کا سر ہے
 کہ تجھے معلوم نہیں کہ دینے والا۔ روکنے والا۔ ضرر پہنچانے والا۔ نفع دینے والا۔ اول
 آخر۔ سوائے خدا کے کوئی نہیں۔ اگر تو کہے کہ میں اسکو جانتا ہوں۔ تو میں کہتا ہوں کہ طے
 جانتا ہوں۔ جب اسکے غیر کو اس پر مقدم کرتا ہو۔ تجھ پر افسوس تو کس طرح آخرت کو دنیا کے عوض بگاڑتا ہو
 تو اپنے مولیٰ کی نافرمانی کو نفس اور ہوا اور شیطان اور زلفت کی نافرمانی
 سے کس طرح فاسد کرتا ہے غیر کے پاس شکوہ کرنے سے اپنے تنوع کو کس طرح خراب کرتا ہو
 کیا تو نہیں جانتا کہ خدای غرور بل متقیوں کا حافظ اور مددگار اور اسے شر کو روکنے والا
 اور انکا معلم اور انکو اپنی معرفت عطا کرنے والا ہے اور انکے ہاتھ پکڑنے والا اور انکو
 سفتیوں سے بچانے والا۔ اور انکے دل کو نئی طرف دیکھنے والا۔ اور انکے دل کو نئی طرف دیکھنے والا
 اور جس جگہ انکو گمان نہیں اور جگہ سر زق پہنچا دیتا ہے۔ خداؤ غرور بل نے اپنی کسی کتاب میں فرمایا
 يَا اِبْنِ اٰدَمَ سَخِي مَعِيَ كَمَا يَسْتَحْيِي مِنْ جَبَّارِكَ الصَّالِحِ (اور آدم کو بیٹو مجھ سے ایسی جاکر رہی
 کہ اپنی ہمت سے نیک بخت سے جاکر رہے) پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اِذَا
 اَغْلَقْتَ اَلْعَبْدُ اَبْوَابَهُ وَارْتَحَلَ اَسْتَارَهُ وَارْتَحَلَ مِنْ اَخْلَقِ وَخَلَا مَعَ اَصْحٰی اللّٰہِ
 عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ يَا اِبْنِ اٰدَمَ جَعَلْتَنِيْ اَهْوَنَ اَنْظُرَ اِلَيْكَ

(جب بندہ اپنے دروازے بند کرنا اور اپنے پردے ڈالنا اور خلعت سے چھٹا اور خلعت میں
خدائی عزوجل کی نافرمانی کرتا ہے تو خدائی عزوجل فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے تو نے مجھ کو
باقی دیکھنے والوں سے نہایت کمزور بنایا۔

دوسوین مجلس۔ اپنے خدا آپ سے (امنی ہو) اتوار کے روز صبح کے وقت جو دہون باہ
شوال ششمہ مکہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ فرمایا اَللّٰہُ
تَعَالٰی اَمَّا مَنۡ بَرَّ اَوْ مَنۡ کَفَرَ (میں اور میری امت کے پرہیزگار تکلف سبز رچیں)
پرہیزگار خدائی عزوجل کی عبادت میں تکلف نہیں کرتا کیونکہ وہ اسکی طبیعت بخااتی ہے
پس وہ خدا کی ظاہر و باطن بلا تکلف عبادت کرتا ہے لیکن منافق۔ پس وہ برہنہ میں
تکلف کرتا ہے خواہ خدا عزوجل کی عبادت میں ظاہر میں تکلف کرتا اور باطن میں اسے ترک
کرتا ہے وہ متیقن کے طور پر مین داخل نہیں ہو سکتا۔ ہر ایک موقع کے لئے کلام ہے اور
ہر عمل کے لئے آدمی۔ ڈائی کے اور آدمی مانگے گئے ہیں۔ اے منافق! اپنے فراق سے
توبہ کرو۔ اور گریز سے باز آؤ تم عیطان کو کس طرح مہینے ہو کہ وہ تیرے اور تم
راحت پائے۔ اور اگر تم ناز پر ہوتے یا روزہ رکھتے ہو تو خلعت کے لئے خدائی عزوجل
کیلئے اور وسیع اگر تم صدقہ کرتے ہو یا زکوۃ نکالتے ہو یا حج کرتے ہو تم ہا جلدۃً ناجسۃً
عمل کرنے اسکی وجہ اوٹھانے والے) ہو جلدی ہی گرم آگ میں داخل ہو گے۔ اگر تم نے تلا فی اور
توبہ اور غدر کیا۔ نہیں تا بعداری اختیار کرنی چاہئے۔ نہ یا طریقہ نکالنا سابقین صالحین
کا مذہب اختیار کرو جسید ہی راہ پر چلو نہ خیال مشابہت اور فراغت بلکہ بغرض تا بعداری
طریقہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر تکلف اور بناوٹ اور سخت سمجھنے اور فریب دہی
اور نادان جاننے کے تم پر ہی دسی عطیات ہو گے جو تم سے پہلوں پر ہوئے تجھ پر افسوس
قرآن حفظ کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث زبانی پڑھتا
ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا۔ پھر توبہ کسی لئے کرتا ہے۔ لوگوں کو نکال کر کرتا ہے اور خود عمل نہیں کرتا

انکو منع کرنا ہی اور خود باز نہیں رہتا۔ امد غر و جل نے فرمایا۔ **كَبُرَ مَقَاتِلًا لِّلّٰہِ اِنَّ تَقُوْلٰكُمَا كَا تَقْتُلُوْنَ** (خدا کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے کہ تم کہو وہ بات جو خود نہیں کرتی) کہہ دو پھر
 پھر اس کے خلاف کرتے ہو تم جی نہیں کرتے ایمان کا دعویٰ کیوں کرتے ہو جیسا ایمان نہیں لائے
 ایمان آفتون سے مقابلہ کرنا والا۔ ہمارے بوجھوں کے نیچے صبر کرنا والا ہے۔ وہی کچھ شریک
 وہی قتل کرنا والا ہے۔ ایمان ہی دنیا کے مال کو جو اس کے پاس ہے خدا کی راہ میں خرچ
 کرنا والا ہے۔ ایمان خدا کی رضا مندی حاصل کرنے کے لیے سخاوت کرنا ہی اور ہوا شیطان
 کی رضا مندی اور اغراض نفسانی کے لیے جس سے خدائی غر و جل کا دروازہ مسدود ہوا
 وہ خلقت کا محتاج ہوا۔ جس نے خدائی غر و جل کے راستہ کو ضائع کیا اور اس کے پہلو
 خلقت کے راستہ پر بیٹھا۔ خدا جس سے بہتری چاہتا ہے خلقت کے دروازہ پر اُسپر بند کرنا
 اور انہی عطا اس سے روک دیتا ہے تاکہ اسکو اسے ذریعہ سے اپنی طرف ہیرے۔ اسکو
 گہرے پانیوں سے کنارہ پر لانا اور عدم سے وجود تک پہنچانا ہے۔ پتھر افسوس تو جاری
 میں تالابوں پر بیٹھنے سے خوش ہے جلد ہی گرمی کا موسم آئیگا اور اس باپنی کو جو تیرپاں
 ہے خشک کر دے گا۔ پس تو دجائے گا تیرا مکان وہ ہے جو بحرِ معرفت کو کنارہ کرتا ہے
 ہے موسم گرما میں اسکا پانی خشک نہیں ہوتا اور موسم سرما میں بڑھتا اور زیادہ ہوتا ہے
 خدائی غر و جل کے ساتھ ہو پھر غنی۔ معزز۔ امیر۔ حاکم۔ رہبر ہو جائے گا جس نے اللہ
 غر و جل کے ساتھ کی دو تمندی طلب کی ساری چیزیں اسکی محتاج ہوئیں اور یہ ایسی
 چیز ہے جو لباس اور تناسل سے حامل نہیں ہوتی بلکہ ایسی چیز سے حامل ہوتی ہے جو بیہوش
 ممکن ہے اور عمل نے اسکی تصدیق کی ہے۔ اسے غلام۔ تیرا طریقہ خاموشی اور
 لباس گناہی اور تیرا کل مقصود خلقت سے نفرت ہونا چاہئے۔ اور اگر تجھ کو طاقت
 جو کہ زمین میں سرنگ ہو کر سوراخ نکالے اور اس میں چھپے تو تیرا یہی طریقہ ہو
 تاو قیلک تیرا ایمان خوب چھان اور نہ ہوے یقین کا قدم مضبوط اور تیرے صدق کا پتہ پتہ

اور تیرے دلی انجمن کھجائیں۔ پھر تیرے گھر کی زمین بلند ہوگی اور خدا علم کو غلامی میں
 پردہ کرے گی۔ تو مشرق و مغرب، خشکی، تری، سمہار زمین اور پہاڑوں کا طواف کریگا۔
 آسمانوں اور زمینوں کو طے کریگا۔ اور رہبر کھجائیں۔ رفیق کے ساتھ ہوگا پس اس وقت
 کلام شروع کر دے اور گناہی کا لباس اٹا کر ڈال۔ اور خلقت سے نفرت کرنا چھوڑ دے۔
 اپنی سوراخ سے انکی طرف نکل تحقیق تو انکے لئے دوا ہے اور بچے کوئی غریب نہیں ہوگا۔
 خلقت کی کمی زیادتی، اقبال، ادبار، تعریف، خدمت کی پرواہ نہ کرے۔ جان کرے گا
 اٹھایا جائیگا۔ اور تو اپنے رب غرض کے ساتھ ہے۔ اسے قوم اس خالق کو پہچان
 اور اسکے سامنے ادب سے رتہ جب تک تمہاری دل اس سے دور ہیں۔ تم اسکے نزدیک اور بچ
 اور جب قریب ہوں تو نیک و بد کر۔ دروازے پر غلاموں کی سیہودہ کوئی بادشاہ کے
 سوار ہونے سے پہلے ہے۔ جب وہ سوار ہوتا ہے تو وہ خاموش ہو جاتا اور صوبہ
 بجا تو ہیں۔ کیونکہ وہ اسکے قریب ہیں۔ انہیں سے ہر ایک ایک کو ذکیط بہاگ جاتا ہے خلقت پر
 بڑھنا بعینہ خدا غرض کے پیچھے پھیرنا ہے۔ تجویزات نہیں جب تک کہ تو اور معبودوں کو
 نہ چھوڑے اور اسباب کو نہ توڑے۔ اور خلقت سے نفع اور ضرر کی امید نہ ہو۔ تم غرض
 بیار و ملتند فقیر۔ زندہ مردے۔ معدوم موجود ہو۔ خدائی غرض سے یہ گریز اور
 اعراض کب تک۔ دنیا کی تعمیر اور آخرت کی ویرانی۔ کہا تک تم میں سے ہر ایک کا
 ایک ہی دل ہے۔ تو دنیا و آخرت دو لونگی محبت اس میں کس طرح ہو سکتی ہے۔ خالق اور خلق
 اس میں کس طرح رہ سکتے ہیں۔ یہ ایک ہی حالت میں ایک دل میں کس طرح حاصل ہو سکتا
 ہے۔ یہ جھوٹ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَللّٰہُ بُمُحَابَبِ الْاَیْمَانِ (جھوٹ
 ایمان سے کنارہ کش ہے) اَنَا بَشَرٌ شَبَّہْتُ بِالْاَیْمَانِ (برتن سے وہی پیکتا ہے جو اس میں ہے)
 تیرے عمل تیرے اعتقاد کی دلیل اور تیرا ظاہر تیرے باطن کی دلیل ہے۔ ایسا آئینہ ہے
 بعض نے دیکھا۔ ظاہر باطن کا عنوان ہے تیرا باطن خدائی غرض اور اس کے

اَنْتُمْ كُنْتُمْ خِرَانٌ كُنُوْنِي حَلٍ وَاَصَلْتُمْ الْفُقَرَاءَ وَرَبِّمُ الْاَكْيَامِ وَاَحْزَنْتُمْ مَسَاكِيْنِي
 الَّذِي كَتَبَتْهُ عَلَيْكُمْ (خدا کی غزوہ میں قیامت کے روز پیغمبروں اور عالموں کو فرمایا گیا۔ تم
 خلقت کو گنہگار بنائے تم نے اپنی رعیت میں کیا کیا۔ اور بادشاہوں اور دولت مندوں کو غریبوں
 کہ تم میرے غریبوں کے خزانے تھے کیا تم نے غریبوں پر خیرات کی اور یتیموں پر درش کی اور اس
 پر میرا وہ حق جو میں نے تم پر فرض کیا تھا ادا کیا۔) آخر قوم۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو غلامان
 نے بغیعت پکڑ۔ اور ان کو کلام ان تمہارے دل کیسے سخت ہیں۔ پاک ہے۔ وہ جس فی نحو
 خلقت کا رخ اٹھائے کی طاقت بخشی جو وقت میں اڑنے کا ارادہ کرنا ہوں تو تقدیر کی فتحی
 میری رو بخون کاٹ ڈالتی ہو مگر میں تلی پاتا ہوں کیوں نہ ہو میں بادشاہی فضائیں ہیتم ہوں۔
 اسے منافق تجھ پر نفوس تو اس شہر سے میرے نکلنے کی آرزو کرتا ہے۔ اگر میں حرکت کروں
 تو امر بدل جاتا اور اعضاء الگ ہو جاتے اور کلام بدل جاتی ہے۔ لیکن میں جلدی کو ہمت
 خدائے عذاب سے ڈرتا ہوں میں مستعد نہیں ہوں بلکہ مجھے تقدیر کا ٹھہرا ہوا ہے۔
 پس میں اس کے موافق اور اس کے سپرد ہوں۔ اسے خدا سلامتی اور تسلیم عطا کر۔
 تجھ پر نفوس مجھ سے ٹھہا کرتا ہے حالانکہ میں خدا کے درواری پر کھڑا ہوں اور خلقت کو
 اسکی طرف بلاتا ہوں۔ تو اپنا جواب دیکھ لیگا۔ میں ملندی میں کئی گز اور پستی میں ہزار گز بنا
 بناؤں گا۔ اور منافقو۔ تم خدا کی غزوہ میں کد عذاب کو دنیا و آخرت میں دیکھ لو گے۔ زمانہ عالم ہو
 تم دیکھ لو گے جو جنے گا۔ میں خدائی غزوہ میں کے تصرف کے ماتھے میں ہوں۔ کبھی مجھ پر ہاتھ نہ پڑتا
 ہے اور کبھی ذرہ اور کبھی دریا اور کبھی قطرہ کبھی سوج اور کبھی روشنی اور کبھی بجلی سب مجھے سطح
 ملتا ہے جیسے رات اور دن کو وہ ہر روز اپنی قدرت کو ظاہر فرماتا ہے بلکہ ہر لمحہ اپنے کانون
 تمہارے لئے اور لمحہ تمہارے بغیر کے لئے۔ آئے بندے۔ اگر تو سینے کی منہ راخی اور دلی
 خوشیا کا خوشگاہ ہے تو جو خلقت کہتی ہے اسکو نہ سمن اور راخی باتوں کی طرف خیال نہ کر۔
 کیا تو نہیں جانتا کہ وہ اپنے خالق سے راضی نہیں ہیں پس تجھ سے کس طرح راضی ہو سکتا

کیا تجھے معلوم نہیں کہ انہیں سے اکثر نہ سمجھتے اور نہ دیکھتے اور نہ ایمان لاتی ہیں بلکہ جملہ اقوام
 اور سب نہیں ہیں۔ اس قوم کی تابعداری کر جو خدائی عزوجل کے غیر سے واقف نہیں ہیں اور
 نہ انکے غیر سے سنتے اور نہ انکے غیر کو دیکھتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنا
 لئے مخلوقات کی تکلیف پر ممبر کر۔ اُس پر صبر کر جو وہ تجھے طرح طرح کی لمبیاں میں مبتلا کرتا ہے
 خدا کا اپنی برگزیدہ اور متواضع بندوں کے ساتھ یہی طریقہ ہے انکو اپنا سوا اور سب کے نیاز
 کر دیتا۔ اور قسم قسم کی آفتوں۔ بلاؤں۔ محنتوں۔ میں مبتلا کرتا ہے۔ اپنا دنیا و آخرت اور عرش
 سے زمین کی تہ تک تنگ کر دیتا ہے۔ انے انکے وجود کو فنا کرتا ہے۔ حتیٰ کہ جب کامل طور سے
 فنا ہو جاتے ہیں تو انہیں اپنے لئے پیدا کرتا ہے نہ اور کے لئے۔ انکو اپنے ساتھ رکھتا ہے نہ
 اور کے۔ انکو دوسری دفعہ پیدا کرتا ہے جیسا کہ خدائی عزوجل فرمایا ثُمَّ أَنشَأْنَا مِن مَّاءٍ طَافًا
 اٰخَرًا فَبَارَكْنَا لِلّٰهِ اَحْسَنُ اَمَّا الْفٰئِنَہ (پہریم نے انکو دوسری دفعہ پیدا کیا۔ پس اللہ
 بابرکت اچھا پیدا کرنے والا ہے) پہلا خلق مشترک ہے اور یہ خلق مفرد کہ اسکو اپنی بیانیہ
 اور انبائی جنس سے علیحدہ کرتا ہے۔ اسکی اول حقیقت کو بل ڈالتا ہے۔ اسکے عالی کو
 سافل بناتا ہے اور اسے ربانی اور روحانی بنا ڈالتا ہے۔ اسکے دل کو خلقت کو دیکھنے
 سے تنگ کرتا۔ اور اسکے باطن کے دروازہ کو بند کر دیتا۔ اور اسکے لئے دنیا و آخرت
 بہشت و دوزخ ساری مخلوقات اور ان کو ایک ہی صورت میں نمودار کرتا ہے۔ پہریم کے
 باطن کے قبضے میں کر دیتا ہے۔ پس وہ اسے نگھاتا ہے اور ظاہر نہیں ہونے دیتا۔ اس میں
 قدرت کو ظاہر کرتا ہے جس طرح کہ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے عصا میں ظاہر
 فرمائی۔ پاک ہے وہ جس میں اور جسکے ہاتھ پر چاہتا ہے۔ اپنی قدرت کو ظاہر کرتا ہے
 موسیٰ علیہ السلام کا عصا بہت سے رستوں اور چیزوں کو نکل گیا اور اسکا پیٹ نہ بڑھا۔
 خدائی عزوجل نے چاہا کہ انکو قبل اسے یہ قدرت ہے نہ حکمت کیونکہ جو کچھ اسے فرما دے وہ
 اسے کیا وہ حکمت اور ہندسہ تھا اور جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا میں ظاہر ہوا وہ

وہ خدائی غرور جل کی قدرت اور خرق عادت اور مجنوں تھا۔ اسبواسطے ان جادو گردن کے سر وار اپنے ساتھیوں میں سے ایک کو کہا۔ موسیٰ کو دیکھ کہ وہ کس حالت میں ہر سنی جواب یا اسکا رنگ بدلا ہو اور اسکا عصا اپنا کام کئے جاتا ہے۔ پس سنے کہ یا یہ قد غرور جل کا فعل کچھ نہ اسکا اپنا۔ کیونکہ جادو گر اپنے جادو سے نہیں ڈرتا اور صانع اپنی صنعت سے خوف نہیں کہتا یا بہرہ اسے ایمان لے آیا۔ اور اُسکے ساتھی بھی اُسکے پیرو ہو گئے۔ اُسے غلام تو حکمت سے قدرت پر کس طرح پہنچا کچھ کو تیرے عمل حکمت سے خدائی غرور جل کی قدرت تک کب پہنچا کچھ کچھ کو تیرے بے ریا عمل قد غرور جل کے درِ قرب پر کب پہنچا میں گے۔ تجھے معرفت کا سوچ عام و خاص کے دلوں کے چہرے کو کب کہلائے گا۔ خدا سے اسکی بلا کے خوف سے مت بہاگ۔ تجھ اسلئے مبتلا کرنا ہے کہ تجھے معلوم کرے کہ کیا تو سبب کی طرف پہرتا اور اس کے دروازے کو چھوڑتا ہے یا نہیں۔ کیا تو طائر کی طرف پہرتا ہے یا باطن کی طرف۔ اسکی طرف جس سمجھتا ہے یا اسکی طرف نہیں سمجھتا۔ اسکی طرف جسے دیکھتا ہے یا اسکی طرف جسے نہیں دیکھتا۔ اے خدا میں نہ ڈال اے خدا میں اپنا قرب بلا آرائش نصیب کر۔ اے خدا میں قرب و لطف مانگتا ہوں۔ اے خدا قرب بلا بعد عطا کر۔ میں نبی دوری اور بلا کا رنج اٹھانکی طاقت نہیں۔ ہم کو اپنا قرب بغیر آتش آفات عطا فرما۔ اور اگر آفات کی آتش ضروری ہے تو ہم کو اس میں اسلئے سمندر کی طرح بنا جو آگ میں ہی اٹھ دیتا ہے اور اسی میں بچے نکالتا ہے۔ اور وہ اسونہ ضرورتی ہو جلائی ہے۔ اسکو ہم پر ایسا بنا جیسا ابراہیم خلیل علیہ السلام کی آگ کو بنایا۔ ہمارے گرد و سبز گھاس آگ جیسا کہ تو نے اس کے گرد لگایا۔ اور ہمیں سب چیزوں سے غنی کر جیسا کہ تو نے اسکو غنی کیا۔ اور ہم سے انس کر اور ہمارا والی بن جیسا کہ تو اسکا بنا۔ اور ہماری خفالت کر جیسے کہ تو نے اسکی کی۔ اے خدا قبول فرما۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رفیق کو راستے پر چلنے سے پہلے ہم سے کہہ رہے ہیں۔ امین کو وحشت سے پہلے پر خیر کو مریض سے پہلے۔ صبر کو بلا سے پہلے رضا کو فضل سے پہلے حاصل کیا۔ اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام سے

۵۹
بہت سی باتیں ہیں

سم جال کرو۔ آپ کے قولوں اور فعلوں میں آپ کی پیروی کرو۔ پاک ہے وہ جس نے باریکی
دریائیں اسے لطیف کی۔ اور بلا کے دریائیں اسکو تیرنے کی تکلیف دی۔ اور خود مدد کی۔ اور خود
دشمن پر حملہ کرنے کی تکلیف دی اور خود گھوڑی کے سر کے ساتھ ہوا۔ اسکو بلند جگہ پر چڑھنے
کی تکلیف دی اور اسکی کمر اپنے ہاتھ میں۔ اسے خلقت کو کہانا دینے کی تکلیف دی اور
خروج اپنے پاس سے دیا۔ یہ باطنی پوشیدہ غایت ہے۔ اے بندہ خدا کے اگر اوسکی قدر
و فعل کے وقت خاموش ہو تاکہ تو اس سے بہت سی غایتیں دیکھے۔ کیا تو جانیوں حکیم کے
غلام کا ذکر نہیں سنا کہ وہ کس طرح خدا کو نگاہیں بوقوف۔ اور خاموش بنا جی کہ حکیم کا سارا
علم خدا کر لیا۔ خدا نے غرور کی حکمت تیرے بیہودہ کئے اور اس سے بڑے اور اس پر اس پر
کرنے کی حالت میں تیرے دل تک نہیں آئے گی۔ اے خدا ہم کو موافقت اور ترک
سازعت و ایات فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قاعد اب التمازہ اور
دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی رحمت فرما۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

گیارہویں مجلس۔ آپ نے خدا آپ سے راضی ہو (نویں ماہ شوال ۱۳۳۷ھ) مرد
میں جمعہ کے روز صبح کے وقت فرمایا۔ اے قوم! خدا کو پہچان اور اس سے جاہل نہیں
خدا کی تابعداری کرو اور اسکی نافرمانی نہ کرو۔ اس سے موافقت کرو مخالف نہ بنو۔ اوسکی
قضا پر راضی رہو اور اس سے نہ جھگڑو۔ خدا کی غرور کو اوسکی مسنت سے پہچانو۔ وہ خالق
رازق مایل۔ آخر ظاہر۔ باطن۔ قدیم۔ اول۔ دائم۔ ابدی۔ ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے کلام
یسأل عما یفعل و هم لیسألونک (جو کرتا ہے اس سے پوچھا نہیں جاتا اور وہ پوچھے
جائیں)۔ وہی غنی بنا یوالے۔ وہی زندہ کر نیوالا۔ وہی ماریں والا۔ وہی عذاب دین والا۔
ڈرانے والا۔ امید کیا گیا ہے۔ اوس سے ڈرو۔ اس کے غیر سے مت ڈرو۔ اسی سے
امید رکھو۔ نہ اس کے غیر سے۔ اوسکی قدرت۔ اور حکمت کے ساتھ پہچانو۔ یہاں تک قدرت
حکمت پر غالب آجائے اس سے سیاهی سے جو سفیدی پر ہے اور بیکہو یہاں تک کہ تہا

اور اسکے درمیان امرِ حائل ہو جائے۔ تم ان حدودِ شرعیہ میں رخنہ ڈالنے سے جسکی طرف
 معنی اشارہ کیا گیا ہے نہ لفظاً نہ جاؤ گے اس حال تک نہیں پہنچنے کو لگایا نیک نیت ہر
 لئے شرعی دائرہ سے خارج کوئی حاجت نہیں۔ اسکو وہی جانتا ہے جو اس میں داخل ہوا تو
 صرف ظاہری صفتِ حائل کرنے سے نہیں پہچانیگا۔ اپنے تمام کاموں میں رسولِ خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کے سامنے کمر باندھ کر آپ کے امر و نہی و اطاعت میں ہو جاؤ۔ یہاں تک کہ تمہیں انکی
 صرف فرشتہ بلائے پس اسوقت آپ پر اجازت طلب کرو۔ اور داخل ہو جاؤ۔ ابدال کو
 ابدال اسلئے کہا گیا ہے کہ وہ خداوندِ غورِ جل کے ارادہ کے ساتھ کوئی اور ارادہ نہیں
 رکھتے۔ اور اسکے اختیار کے ساتھ کوئی اختیار نہیں رکھتے۔ ظاہری حکم کو مضبوط بناتے
 اور ظاہری اعمال کو بجا لاتے ہیں پھر ان اعمال میں جو انہی مختص ہیں بکچھ جاتی ہیں جبکہ انکو
 درجہ اور مرتبہ ترقی کرتی ہیں۔ اسلئے امر و نہی میں زیادہ ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اس منزل تک پہنچ
 جاتے ہیں جس میں امر و نہی کو گنجائش نہیں بلکہ شرعی احکام انہیں اثر کرتے۔ اور انکی طرف نسبت
 کئے جاتے ہیں۔ اور وہ کنارہ بریں۔ وہ ہمیشہ ندایِ غورِ جل کے ساتھ غائب رہتے ہیں
 امر و نہی کی وقت موجود ہو جاتے ہیں۔ انکی محافظت کرتے ہیں تاکہ حدودِ شرعیہ میں سے کوئی حد
 خراب نہ کی جائے۔ کیونکہ خضی عبادتوں کا ترک کرنا کفر ہے اور ممنوعات کا اختیار کرنا گناہ
 کسی حال میں کسی سے خدائی فرض ساقط نہیں ہوتا۔ اے بندے! اسکے حکم اور علم کو جو
 عمل کر۔ اور دائرے سے خارج نہ ہو۔ عہد کو فراموش نہ کر۔ اپنی نفسِ حرصِ شیطان۔ طبع
 دیلت سے لڑ۔ اور خدایِ غورِ جل کی امداد سے ناامید نہ ہو۔ وہ تیرے استقلال کو ساتھ لڑے گی
 خدایِ غورِ جل نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰلِحِیْنَ (خدا صبر کرنے والو انکی ساتھ ہے اور
 فرمایا۔ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْعَالِبُوْنَ) (تحقیق خدا کا گروہ وہی غالب ہے) اور فرمایا
 وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنا لَمْ یُکْمِلُوْا حُرْمَتُہُمْ عَلٰیہُمْ (وہ لوگ جو ہماری رضا میں شریک ہو گئے
 اپنی راہ بتائیں گے۔) خلقت کے پاس اسکا شکوہ کرنے سے اپنے نفس کی زبان کو روک

نفس اور تمام خلقت کا اللہ عزوجل کے لئے دشمن بن۔ اُنکی اطاعت کا امر کر اور گناہی منع کر انکو
 گمراہی۔ بدعت۔ اور حرص کی تابعداری اور نفس کی موافقت سے روک۔ انکو اللہ عزوجل
 کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی پیروی کا حکم کر۔ اے قوم اللہ
 عزوجل کی کتاب یعنی قرآن کی غرت کر اور اس سے مودب بن وہی پیوند ہے تمہارا اور
 خدای عزوجل کو درمیان اسکو مخلوق نہ بناؤ۔ خدای عزوجل فرماتا ہے یہ میرا کلام ہے اور تم
 کہتے ہو کہ نہیں۔ جس نے اللہ عزوجل کو نہ مانا اور قرآن کو مخلوق بنایا تو تحقیق خدا عزوجل
 سے کفر کیا اور اس سے بیزار ہوا۔ یہی قرآن تلاوت کیا گیا۔ یہی پڑا گیا۔ یہی سنایا گیا۔ یہی دیکھا گیا
 یہی جو محفوظ میں لکھا گیا ہے۔ خدای عزوجل کا کلام ہے۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ اور امام احمد
 حنبل خداؤں سے راضی ہو فرماتے تھے قلم مخلوق ہے اور وہ جو اسکو ساتھ لکھا گیا غیر مخلوق۔
 دل مخلوق۔ اور وہ جو اس میں ڈالا گیا غیر مخلوق۔ اے قوم! قرآن کی اپسر عمل کو نیسے
 نصیحت مانو۔ نہ اس میں جھگڑنے سے اعتقاد چننا ایک کلمے سے اور عمل بہت سے۔ تم اسلایان
 لاؤ۔ اپنے دلوں سے تصدیق کرو۔ اور اعضاؤں سے عمل کرو۔ اس میں مشغول رہو جو
 تمکو مفید ہو ناقص کمینہ عقلوں کی طرف توجہ نہ کرو۔ اے قوم! منقول یعنی قرآن عقل سے رو
 نہیں ہو سکتا۔ نفس قیاس سے متروک نہیں ہوتی۔ گواہوں کو چور کر صرف دعویٰ پر نہ لکھا
 لوگوں کے مال صرف دعویٰ کے ساتھ بغیر شہادت کو نہیں لی جاتے۔ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے لَوِ اخَذَ النَّاسُ بَدْعَائِهِمْ كَذِبِي قَوْهَدُوا مَوَالِهِمْ لَكُنَّ
 الْبَيْتَةُ عَلَى الدَّلِّ عَنِ الْيَمِينِ عَلَيَّ مِنْ اَنْكُرَ (اگر لوگ صرف دعویٰ سے مواخذہ کر
 جائیں تو البتہ ایک قوم دوسری پر خون و مال کا دعویٰ کر دی لیکن دعویٰ کے لئے شہادت کا لانا
 ضروری ہے اور سگند شکر کے لئے ہی زبان علم والی اور دل جاہل مفید نہیں۔ اور پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا۔ اَخَوْفُ مَا اخَافُ عَلَى اُمَّتِي مِنْ
 مَنَافِقِي عِلْمِهِمُ الْلِسَانِ (اپنی اوست پر زیادہ خوف مجھ کو نیز زبان منافق سے ہی اسے مایوس

اے جاہلو۔ اے حافیز اے عابین! خدای غروجل سے جیا کرو اور بنو دلون کو ساتھ
 اوہ کی طرف دیکھو۔ اسکے لئے ذلیل ہو جاؤ اور اسکی تقدیر کے مواقع کے نیچے ہو جاؤ اور اسکو
 اوہ کی نعمتون پر شکر ادا کرنے کے ساتھ لازم پکڑو۔ اوہ کی عبادت میں روشنی کو اندھیرا سے ملاؤ۔
 یعنی رات دن کرتا رہو۔ جب یہ تم سے یقینی ہو جائے کہ خدا کی طرف سے تمہیں بزرگی اور
 عزت اور جنت دینا و آخرت میں بلجائیگا۔ اے بندے کو تشکر کرنا کہ دنیا میں کوئی ایسی چیز
 نہ رہی جس سے تم کو محنت ہو۔ جب یہ تم میں کامل ہو جائیگا تو تجھے ایک لمحہ بھی نفس کو حوائج
 نہ چھوڑا جائیگا۔ اگر تو نہ لائے گا تو یاد دلایا جائیگا۔ در اگر غافل ہو گا تو ہشیار کیا جائے گا۔
 خلاصہ یہ کہ تجھے غیر کی طرف دیکھنے نہ دے گا۔ جس نے اسکا ذائقہ لیا اسنے خدا کو پہچان لیا
 یہ جس خلقت میں سے لگائے ہیں۔ خلقت کی طرف مائل ہو نا پسند نہیں فرماتے۔ اسے منافق
 اقلین اور مصیبتیں تمہارے دلون کے سپر ہیں۔ خدا کے دوست جب دلون کی آنکھوں
 سے خدای غروجل کے غیر کو دیکھتے ہیں تو خدا کی طرف مائل ہوتے اور اسکے اگے گرتے اور
 خلقت سے اندھا بن ظاہر کرتے۔ اور اس پر اعتراض کرنے سے زبان کو نکھڑھاتے ہیں۔ اپنی
 سلامتی صرف کر دیتے ہیں۔ پس انکے دن اور راتیں اور چینے اور سال بدل جاتی ہیں۔ اور وہ
 ایک ہی حالت میں رہتے ہیں خدا غروجل سے پہرے نہیں۔ وہ اللہ غروجل کی مخلوق میں
 زیادہ عقلمند ہیں۔ اگر تم آنکھو دیکھو تو کہو کہ دیوانے ہیں۔ اگر وہ تمکو دیکھیں تو کہیں کہ یہ لوگ
 قیامت کے روز پر ایمان نہیں لائے انکے دل خدائے غروجل کے سامنے جھکیں اور سستے
 ہیں۔ وہ ہمیشہ خوفناک اور ترسان رہتے ہیں۔ جو وقت وہ اپنے جلال و جمال کے پردوں کو
 انکے دلون پر کھولتا ہے انکا خوف زیادہ ہوتا ہے۔ قریب ہر کہ انکے دل پٹ جائیں اور انکو
 جوڑ الگ جائیں۔ پس جب ان سے یہ حال دیکھتا ہے تو اپنی رحمت اور حجاب اور لطف کے
 دروازے کھول دیتا ہے اور انکو آرام پہنچاتا ہے۔ میں سو آخرت کے طالبوں اور
 خدا کے طالبوں کو اور کو دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ لیکن دنیا اور خلقت اور نفس اور حرص کے

طالبوں کو کیا کروں مگر یہ کہ اوکو علاج کرنیکے لئے چاہتا ہوں اس لئے کہ وہ مریض ہیں اور
 مریض پر سوائے طبیب کے اور کوئی صبر نہیں کرتا۔ تجیر افوس مجھ سے اپنا حال پوشیدہ رکھتا ہے حالانکہ
 وہ پوشیدہ نہیں رہتا مجھ معلوم ہو جاتا ہے کہ آیا تو آخرت کا طالب یا دنیا کا طالب ہے۔ یہ ہوس تجیر
 ولین ہی تیری پیشانی پر کبھی ہوئی ہے تیرا باطن تیری ظاہر میں ہے۔ یہ دنیا جو تیری ہاتھ میں
 ہے کہو نا ہی اس میں نصف انگ سونا اور باقی چاندی ہے مجھ پر ظاہر کرنے سے اس جیسے بہت
 دیکھیں ہیں۔ میرے حوالہ کر۔ اور اس میں مجھے اختیار دی تاکہ میں اسے پگلاؤں اور اس میں
 جس قدر سونا ہے اسکو الگ کروں۔ اور باقی کو پینک دون۔ تہوڑا کھرا بہت ردی سے
 افضل ہے۔ مجھے اپنی دینار پر اختیار دی میں سیکہ لگانے والا ہوں اور میرے پاس اسکی آلات
 ہیں۔ زیادہ نفاق سے توبہ کر اور اسکا اپنے نفس پر اقرار کرنے سے شرم نہ کر۔ کیونکہ اکثر مخلص پہلے
 منافق تھے۔ اسید اسطے امین سے کسی نے نفرا یا۔ خدا تعالیٰ اپنے رحمت کرے۔ اخلاص کو
 نہیں پہچانتا مگر بیکار۔ وہ نہایت ہی کیا ہے جو اول سے آخر تک مخلص ہوا۔ پھر پہلے
 پہلے جو ہٹھ بولتے اور مٹی اور نجاست سے کیلتے اور اپنے نفیوں کو ہلاکتوں میں ڈالتے اور
 اپنی والدین کو یاں سے چڑاتے اور چھلی کہاتے ہیں۔ اور جب انکو عقل آتی ہے تو آہستہ آہستہ
 چھوڑ دیتے ہیں۔ والدین کا اور استادوں کا ادب کرتے ہیں جس کے لئے خدا بہتری کا
 ارادہ کرتا ہے اور پہلی حالت کو ترک کر دیتا ہے اور جس سے بدی کا ارادہ کرتا ہے وہ
 اپنی پہلی حالت پر رہتا ہے۔ پس دنیا و آخرت میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ خدائی غرور
 دوا اور بیماری بنائی۔ گناہ بیماری۔ اور بندگی دوا۔ ظلم بیماری۔ اور عدل دوا۔ ظالیان
 اور صواب دوا۔ خدائی غرور کی مخالفت بیماری اور گناہوں کی مستی سے توبہ کرنا دوا ہے
 تیرے لئے کو دوا تب کامل ہوگی جب دل سے خلقت کو طوطہ کر لے اور دل کو خدا
 غرور دل سے ملائے اور اسکی طرف مٹا چھند کرے۔ وہ آسمان پر ہو اور تیری روح اور
 جسم زمین پر۔ معرفت میں دل کو خدائی غرور پر لگائے اور حکم کی تابعداری میں خلقت کی

مشک رہے۔ اسکی کسی خلعت میں انکی مخالفت نحوے تاکہ اسکی اور انکی تجسیم کی محبت نہو۔ باطن میں صرف خدای غروجل سے رہے۔ ظاہر میں خلقت کے ساتھ بالکل اپنے نفس کو حکم کرنے دیں۔ سپر سوار ہو جائیں۔ تو وہ تجسیم سوار رہے گا۔ اسکو چھڑائیں۔ وہ بھکے چھاڑے گا۔ اگر وہ خدای غروجل کی عبادت میں جو تو چاہتے تیری اطاعت نہ کری تو اسے یہ کہہ۔ پیاس ذلت۔ برہنگی۔ اور ایسی جگہ میں خلوت کرنے سے جہاں کوئی خلقت سے انیس نہو کو روٹن سے نہو دی۔ اس کو ٹری کو اس سے علم نہ کر۔ تا وقتیکہ وہ اطمینان حاصل نہ کرے اور ہر وقت خدای غروجل کی عبادت میں لگا رہے۔ پس جب مطمئن ہو جائے تو اس سے خدا کی عبادت اسکو عتاب کرنا رہے۔ کہ آیا تو نے ایسا اور ویسا نہیں کیا۔ اسکو اپنا موافق بنا لی حتیٰ کہ وہ ہمیشہ شکستہ رہے۔ صرف انہیں باتوں کے ساتھ تو خدا کی مراد طلب کرنے اور اس سے موافقت کرنے اور اس کے گناہوں کو ترک کرنے پر مدد لے گا۔ تیرا ظاہر و باطن ایک ہو جائے گا۔ وہ شکر و نجات بن جائیگا۔ بغیر مخالفت کی عبادت بن جائیگا۔ بغیر گناہ کے شکر ہو گا۔ بغیر ناشکری کے۔ ذکر ہو گا۔ بغیر نسیان کے۔ بغیر ہو گا۔ بغیر شر کے۔ تیرے دل کو نجات نہیں جیسا میں اللہ کے سوا کوئی اور ہو۔ اگر تو ہزار سال تک سجدہ کرتا رہے اور دل سے بغیر کی طرف متوجہ نہ ہو تو بھکے مفید نہیں ہو گا۔ اسکی کوئی طاقت نہیں جو اللہ غروجل کی غیر سے محبت رکھتا ہے۔ تجھ کو اسکی محبت کی سعادت حاصل نہ ہوگی جب تک کہ سکھ سکھ کر اور چیزوں سے بیزار رہی کا اظہار نہ کرے۔ کیا فائدہ دیگا جب دل سے تو اپنے متوجہ ہے۔ کیا تو جانتا نہیں کہ خدای غروجل جسکے سینوں کا علم رکھتا ہے۔ تجھے شرم نہیں آتی۔ زبان سے کہتا ہے میں اللہ پر توکل کیا اور تیرے دلیں اور ہر ایک غلام یا خدای غروجل کے علم پر مغرور نہو اسکی گرفت نہایت سخت ہے۔ ان عالموں سے جو خدای غروجل سے جاہل ہیں وہ کہنا نہ کیا۔ انکا سارا علم اپنے ہی اندر لے لے۔ وہ اللہ غروجل کے حکم کے عالم ہیں اور ہر اسکی ذات سے جاہل لوگوں کو شکا امر کرتے ہیں اور خود نہیں کرتے۔ لوگوں کو منع کرتے ہیں اور خود نہیں کرتے۔ خدا غروجل کی

ملا تے ہیں اور خود اس سے بہا گئے ہیں۔ گناہوں اور قصور و سچ اور سکا مقابلہ کر رہے ہیں۔ انکے نام میرے پاس تحریر کئے ہوئے لکھے ہوئے شمار کئے ہوئے ہیں۔ اسے خدا مجھ پر اور اپنے رجوع لا۔ اور ہم سب کو اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے باپ براہیم علیہ السلام کے طفیل بخشا ہے اور اللہ ہم میں سے ایک کو دوسرے پر مسلط نہ کرے اور ہر ایک دوسرے سے نفع عطا کرے۔ اور ہم سب کو اپنی رحمت میں داخل کرے۔ آمین۔

بارہویں مجلس۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) دوسری ماہ ذیقعدہ ۱۰۳۵ھ کو اور روزِ پنج کی وقت رباط میں فرمایا۔ اسے بندے اترے ارادت خدا عزوجل کو لے کر شہنشاہ اور نہ تو اسکو چاہتا ہے۔ اسلئے کہ جو خدائی عزوجل کی ارادت کا دعویٰ کرتا اور اسکو غیر تو طلب کرتا ہر اسکا دعویٰ باطل ہے۔ دنیا کے مریدوں میں کثرت ہے اور آخرت کے مریدوں میں کمی۔ اور خدائی عزوجل کے مرید اسکی ارادت میں سچے انہی ہی کم۔ وہ کمی اور نہ پایا جاتا ہے کبریت احمد (یعنی سنہ گندہک) کی طرح ہیں وہ شاذ و نادر کوئی کوئی ہیں۔ انہیں کسی کی پایا گیا۔ کجا۔ وہ قبائل کو سردار وہ زمین کی کائین اور سپہ سالار شاہ ہیں۔ وہ شہروں اور بندو و کو حاکم انہیں کو طفیل خلقت سے بلا دور ہوتی ہے۔ اور انہیں کے طفیل بارش ہوتی ہے۔ انکے طفیل ہی خدا آسمان سے بارش نازل فرماتا ہے اور انہیں کے طفیل زمین میں پھل پھول وغیرہ اُگاتا ہے۔ ابتدا حال میں ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ۔ ایک شہر سے دوسرے شہر۔ ایک ویرانہ سے دوسرے ویرانے میں بہا گئے ہیں۔ جب کسی جگہ میں مشہور ہو جاتے ہیں تو اس سے نقل کرجاتی ہیں سب کو چہور دیتے ہیں اور دنیا کی امیدیں انکے مستحقون کو دیتے ہیں۔ ہمیشہ ایسی ہی رہتی ہیں حتیٰ کہ انکے گرد قلعے تیار ہو جاتے اور انکے دلوں کی طرف نہرین بہتی اور خدائی عزوجل کی طرف سے انکو لشکر گہیر لیتے ہیں۔ ہر ایک علیحدہ حراست میں ہوتا ہے۔ پس عزت دلور جاتی ہیں اور حفاظت کئے جاتے ہیں اور خلقت پر حاکم بنائے جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ عقول سے خارج ہے پس اس وقت خلقت پر انکی توجہ کرنا فرض ہوتا ہے۔ وہ طیبہ کی طرح ہوتے ہیں اور باقی

ی خارہ ہے نو کہتا ہے خدا کی قسم اس شہر میں ایسا اسباب نہیں اور نہ کسی اور کو پاس خدا کی قسم اتنی اور اتنے کام ہے اور بچے اتنے اور اتنے پر پڑا ہے حالانکہ تو اپنی کام میں چوٹا ہو بہر حال شہادت دیتا ہے اور خدای غفور جل کی قسم کہاں ہے کہ میں سچا ہوں بلکہ ہی تواندھا اور خدای غفور جل تم پر رحم کرے اُسکے سامنے موب بنو جو شرعی آداب سے مودیت ہو تو قیامت اسے اگل موب بنائے گی۔ آپ سہ کسی نے سوال کیا کہ جس میں یہ پچھ پانچویں خصلتیں بائیں کوئی ایک ہو ہم اسکے روزہ اور نماز کے بطلان کا فتویٰ لگا دیں آپ جو اب میں فرمایا اسکا روزہ اور نماز باطل نہیں لیکن یہ بطور وعظ اور تعذیر و تحریف ہے۔ اسے بندو شاید کل کے اسے تک روزہ زمین سے معدوم اور قبر میں موجود ہوگا۔ اور شاید کہ یہ دوسری ساعت میں واقع ہو جائے۔ یہ غفلت کیسی ہے۔ تمہاری دل کیسے ہی سخت ہیں کیا تم پہر ہو میں ہی کہتا ہوں اور میری سوا اور بھی کہتے ہیں۔ اور تم ایک ہی حالت میں ہو تم پر قرآن تلاوت کیا جاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور پہلوں کو خفص پڑھتے ہیں اور تم عبرت نہیں پکڑتے اور نہ گناہوں سے گناہ کرتے ہو۔ اور نہ تمہاری اعمال بدلتی ہیں جو خفص کی ایسی جگہ میں حاضر ہو جس میں وعظ ہو رہا ہو اور وہ نصیحت نہ پکڑے حالانکہ وہ اچھی جگہ میں ہو تو وہ بہت ہی بُرا ہے۔ اسے غلام خدای غفور جل کو دوستو بخئی اور غری کرنا خدا سے عناد جل کو نہ پہچاننے کے باعث ہے۔ نو کہتا ہے کہ یہ لوگ ہمت زدہ ہیں وہ کیوں ہماری ساتھ نہیں رہتے کیوں ہمارے پاس نہیں بیٹھتے۔ تو یہ اپنے نفس کو نہ پہچاننے کے باعث کہتا ہے۔ تجو اپنے نفس کی پہچان نہیں۔ تجھے لوگوں کے درجوں کی شناخت نہیں۔ دنیا اور اسکو انجام کو نہ پہچاننے کے سبب تو آخرت کی قدر کو نہیں جانتا اور آخرت کو نہ جاننے کو بموجب خدای غفور جل کو بہلاتا ہے۔ آپ دنیا میں مشغول رہنے والے جلدی ہی دنیا و آخرت میں نہجکون نقصان اور شرمندگی آن لگی۔ قیامت کے روز تیری شرمندگی ظاہر ہوگی۔ وہ نقصان و شرمندگی اور شرمندگی اور خسران کا دن ہے۔ آخرت کے آنے سے پہلے اپنے نفس سے غافل رہنا

غزوہ جل کو علم اور کرم سے جو چھپ رہے مغرور نہ ہو۔ تو گناہوں اور قصوروں اور لوگوں پر ظلم کرنے سے بہت ہی احتیاط رہنا چاہیے۔ گناہ کفر کو اسطرح زیادہ کرتے ہیں جیسے کہ تپ سے کھڑکھڑانے سے پہلے توبہ کو لازم پکڑنا فرشتے کے آفسے پہلے جواروح کو قبض کرنے پر موکل ہے یعنی ملک الموت۔ آسمانوں! توبہ کرو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدای غزوہ جل تمکو صیبتوں مبتلا کر رہا ہے تاکہ توبہ کرو۔ اور تم شعور نہیں کرتے۔ اور گناہوں پر اصرار کرتے ہو۔ اس زمانہ میں کوئی سوائے یگانوں کے مبتلا نہیں کیا جاتا۔ جو ٹہر رہے ہیں۔ نعمت گناہوں کی شامت ہے نہ درجات۔ اور کرامات کی زیادتی۔ صوفیاء! ابتلا کئے جاتے ہیں تاکہ انکے درجہ انکے مالک کے پاس بڑھ جائیں۔ وہ اسکے ساتھ صبر کرتے ہیں کیونکہ وہ ایسی ذات کو طلبگار ہیں۔ جب یہ انہیں کامل ہو جاتا ہے تو کامل شاہنشاہ ہیں اور جب یہ پورا نہ ہو تو وہ یقین کر لیتے ہیں۔ کہ ہم ہلاک ہوئے۔ اسی خدا ہم تیرے بندوں کے وسیلے تیرا قرب اور تیرا دیدار دینا و آخرت میں ملکتے ہیں۔ دنیا میں دلوں کے ساتھ اور آخرت میں آنکھوں سے۔

اسے قوم اِذَا دُاعِيَ غُرُجِلَ کی رحمت اور کشائش سنا امید نہ ہو۔ وہ قریب ہونا امید نہ تحقیق صانع خدا ہے لَعَلَّ اللّٰهُ يُخَدِّثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اٰمُرًا۔ شاید کہ خدا اسکے بعد کوئی اور امر ظاہر کرے۔ بلا سے نہ ہوا۔ کیونکہ بلا صبر کے ساتھ ہر ایک نیکی کی بنیاد ہے۔ نبوت۔ رسالت۔ ولایت۔ معرفت۔ محبت کی بنیاد بلا ہے۔ جب تو بلا پر صبر کرے تو تیری بنیاد نہیں۔ عمارت کیلئے بغیر بنیاد کے ثبات نہیں۔ کیا تو نے کسی گہر کو زمین بلند کے کوڑی پر قائم دیکھا ہے بلا اور آفت سے تو وسیلے بھاگتا ہے کہ بچے ولایت اور معرفت اور خدای غزوہ جل کو قرب کی حاجت نہیں صبر کر۔ اور عمل کر تاکہ تو باطن اور دل اور روح کے ساتھ خدای غزوہ جل کے قرب کو دروازہ کھول کر۔ عطا کرے۔ اولیا۔ ابدال۔ مینوں کے وارث ہیں۔ بنیاد لال ہیں اور یہ انکو سامنے منادنی کر رہا ہے۔ مومن خدای غزوہ جل کے غیر سے نہ ڈرتا اور نہ امید رکھتا ہے۔ اسکے ذل اور باطن میں قوت عطا کی گئی ہے۔ مومنوں کے دل خدا غزوہ جل کو ساتھ کیونکر

باطن کی روشنی ہے۔ وہ تیرے اور خدا غرضی کے درمیان روشنی ہے جو وقت تو اپنی علم پر عمل کرتے تو تیار استہ خدای غرضی کے قریب ہو جاتا ہے۔ اور تیرے اور اوپر کے درمیان وہ روزہ فرخ ہوتا ہے۔ اور وہ دروازہ کا وہ کوڑا جو تجھ سے مختص ہے کہ لکھا جائے ریتاً آیتنا فی الذین احسنہ و فی الاجن احسنہ و فی العذاب المثار اسی عذاب خدا دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر اور فرخ کے عذاب سے بچا۔

تیسرے مہینے میں مجلس (اپنے خدا اپنے راضی ہو) چوتھی ماہ ذی قعدہ ۱۲۵۵ھ شریعت کے روز عشاء کے وقت مدرسہ میں فرمایا۔ اسے عزرا آخرت کو دنیا پر مقدم کر۔ دونوں میں فائدہ حاصل کر لگا۔ اور جب تو نے دنیا کو آخرت پر مقدم کیا تو دونوں میں نقصان اٹھائیگا یہ تیرے لئے عذاب ہے تو کس طرح اس میں مشغول ہے جس کا تجھے حکم نہیں ہوا جب تو دنیا میں مشغول نہ رہے تو خدای غرضی اس پر تیری مدد کر لگا اور اس سے لینے کے وقت تجھ کو فتنے پہنچ کر لگا اور جب تو اس سے کچھ لیکر تو اس میں برکت رکھ دے گا۔ مومن اپنی دنیا و آخرت کو کس طرح کرنا ہے۔ دنیا کے لئے اس قدر کرتا ہے کہ جتنے کی اس ضرورت ہوتی ہے۔ اسی پر قناعت کرتا ہے۔ نادر راہ کی مقدار۔ اس سے زیادہ کو حاصل نہیں کرتا۔ جاہل کمال ارادہ دینا۔ اور عارف کمال ارادہ آخرت بہر مولیٰ ہوتا ہے۔ جب تیرے پاس دنیا کی ایک روٹی ہو۔ اور تیرے نفس تجھ سے مزاحمت کرے اور شہوت غالب ہو۔ تو اس وقت اس کی طرف دیکھ جو پاؤں پر قدم نہیں رکھتا۔ اس لئے کہ تحقیق تجھے نجات نہیں ملے گی کہ تو اپنے نفس کو خدا کی راہ میں منہ مولا کر دینے نجانے۔ قیاتی ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں۔ انہیں سے ہر ایک قبول اور صدق کی خوشبو دوسرے سے سونگتا ہے۔ اسے خدا کے غرضی اور اس کے صادق بندہ سے پہنچنے والے اور خلقت پر بڑھنے والے اور انکو شریک نہیں بنوا لے۔ یہ انہی طرف بڑھنا کنگ ہے۔ تجھ کو کیا فائدہ دیئے۔ ان کے ہاتھ میں ضرر۔ نفع۔ عطا و منع کچھ نہیں۔ ان کے اور باقی تہرہ رنگے درمیان نفع و ضرر پہنچانے میں کچھ فرق نہیں۔ اللہ ایک ہی۔ ضار ایک۔ نافع ایک۔ ایک

پلائو والا اور ٹہیرانے والا۔ ایک غالب ایک مسخر ایک دینے والا ایک نہ دینے والا۔
خالق رازق وہی اللہ عزوجل ہے وہ قدیم زلی ابدی ہے۔ وہ پیدائش سے پہلے موجود تھا
اپون۔ ماؤن۔ دو تمندون سے پہلے۔ وہ آسمانوں میں منون۔ اور اون چیز و کجاوین
ہیں اور جو انکے درمیان ہیں پیدا کرنے والا۔ اسکی کوئی مثال نہیں اور وہی سننے والا دیکھنے والا
ہے اسے اللہ کی مخلوق۔ پتھر افسوس تم اپنے خالق کو جیسا چاہئے نہیں پہچانتے۔ اگر قیامت کے
روز خداوند عزوجل کے پاس مجھے کوئی درجہ عطا ہوا تو میں تم سب کے اول آخر کے جہانوں کا
سے پڑھنے والے صرف۔ مچی سے پڑھ۔ نہ او بارشندگان سما وارض سحر جو شخص اپنی پڑ ہے پر
عمل کرتا ہے اسکے اور خداے عزوجل کے درمیان دروازہ کھل جاتا ہے جسکے ذریعہ وہ سکر
دل پر ظہور فرماتا ہے۔ لیکن اسے عالم تو میسودہ قیل و قال اور جمع مال میں مشغول ہے۔ علم پر عمل کرنے
سے پہرہ ہوا۔ پس یقیناً تو نے صرف صورت حال کی ہر نہ حقیقت جب اللہ جل شانہ اپنے
بندوں میں سے کسیکے لئے بہتری کا ارادہ کرتا ہے تو اسے علم عطا کرتا۔ پہرہ کو عمل اور اخلاص
کا الہام کرتا ہے اور اسکے ذریعہ سے اسے اپنے قریب کرتا۔ اور اپنا مقرب بناتا۔ اور معرفت
عطا کرتا۔ اور ولی اور باطنی علم کی تعلیم کرتا ہے۔ اور دیکھنے سولت پسند فرما تا ہی اور ایسا برگزیدہ
کرتا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا۔ اور فرماتا ہے کہ میں نے تجھ پر اپنی برکات کا
نہ اور کر لیا۔ نہ شہوتوں نہ لذتوں اور نہ واہیات کر لیا نہ زمین کر لیا نہ جنت کر لیا نہ ناریکی نہ ہلاکت
نہ ملک کر لئے۔ مجھے سچے سچے کوئی چیز مقید نہ کرے گی۔ اور نہ میرے سوا کچھ کوئی شغل مشغول
کرے گا۔ بخوبی صورت۔ تجھے اس پر نہ لگے گی اور نہ کوئی مخلوق مجھ سے جھکے حجاب میں نہ لگے گی
اور نہ مجھ سے کوئی خواہش تجھے غنی کرے گی۔ اسے بندے۔ ماؤں گناہ پر جو مجھ سے صلہ ہوا
خدا ہی عزوجل کی رحمت سے نا امید نہ ہو۔ بلکہ اپنے دین کے جامہ کی نجاست توبہ کے پانی سے
دھو ڈال اور اپنا ثابت رہنے اور اسکو اخلاص اور معرفت کی خوشبو سے خوشبودار اور مدح
بنا۔ اس منزل سے جس میں توبہ ہے خوف کر۔ جدہ تو توجہ کرے ورنہ تیری گرد اور بکھین

وہ تیرے حال کا متفہم ہے جو میں کہتا ہوں۔ ستان خلقت عاجز نہ ہو تجھ پر سنا کر لگی اور
 نہ نفع دینی۔ صرف خدا ہی غرض ہے کہ اتنا ہے اس کا فعل تمہیں اور ان میں صرف
 کہہ ہو خدا کے علم میں تیرے نام نہ ہو اور ضرر قلم لکھی موصدیکہ کار باقی مخلوقات پر خدا
 کی محبت ہیں۔ انہیں سے بعض ایسے ہیں جو ظاہر و باطن میں دنیا سو خالی ہیں اور وہ بعض ایسے
 جو درت باطن میں ہی خدا و عزوجل کی مگر باطن پر دنیا کی کئی نشانی ہیں۔ ان کے دل صاف
 ہیں جو شخص اس پر قادر ہو۔ وہ خلقت کا عالم بنایا گیا۔ وہ ہمارا راجع ہے۔ شیخ و دہر جس
 اپنے دل کو غرض ہے پاک کیا اور اس کے دروازے پر تہجد کی تہوار شمع کی شمشیر لکھ کر لکھ کر
 مخلوقات میں سے کسی کو داخل نہ ہونے دے۔ اس کا دل متنازع القادس ہے۔ لکھا گیا شیخ ظاہر کو مستند
 باقی ہے۔ اور غیب اور معرفت باطن کو۔ اسے ناکہ نالو۔ انہوں نے کہا اور خلقت
 و جو نہ کہ میں کہہ حال نہیں۔ تو کہنا ہے کہ یہ عزم ہے اور جو کہ کتب و اولیٰ
 اسے کہہ نہیں۔ اور وہ اس میں لانا۔ تو ہوس رہا ہوس کہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 رسالت پر کیا فرمایا۔ تو لکھی اچھلتی تھکتی کہ کھانا نہ پہنچ کر ت (حاصل کی گئے) کہ
 دل ہے اور عالم کے لئے سات مرتبہ جا کر ایک لکھ کر کہ اسے کیوں علم نہ تھا۔
 مائے کے لئے سات کہ اسے پر صا اور علی کیا اس جو علم کی برکت لکھی اور جت اسانی
 لکھی۔ لکھ کر پھر علی کہ یہ خلوت میں خلقت سے علیہ ہو اور خدا ہی مائے دل کی محبت
 شغل ہو نہیں سکتا۔ یہ تمہاری اور مجھ کے لئے جو جا کر کی تو وہ تجھ اپنا سربا دوزخ
 بنا لگا اور اپنے میں جو کچھ فکر کر ڈال لگا۔ یہ لکھ کر تو تجھے شہرت بخشید اور خلقت کے لئے
 لکھ کر لگا اور تجھے اسام کے پورا کرنے کو کہا جس کو لگا۔ اپنی نقد پر اور علم کی پر لکھ
 پیدا لگا پس وہ تیری خلوت کی دیوار دن پر ملے گی۔ اور انکے حال کو اچھا بنا لگی اور تیرا
 حال خلقت پر واضح کر دیا۔ اور تو انکے درمیان خدا کے ساتھ ہو گا۔ نہ تو اس جو اپنا
 نصیب لگا۔ بنی نفس کی نحو سی اور طبیعت اور ہوس کے بچے قسمت کی طرف واپس کر لگا

ناکہ تجہ میں اسکے علم کا قانون باطل نہ جائے تو نصیب کو پورا حال کر گیا حالانکہ تیرا دل خدا عزوجل کے ساتھ ہوگا۔ اسے خدائی غرور ملے۔ اور اوسکے اولیاء سے غافل ہو سنا اور عمل کو ترک خدائی غرور ملے۔ اور اوسکے دوستوں کو طعنہ زنا خداے غرور ملے جس پر اور تم باطل۔ اور مخلوقات خدا دلون اور باطنون اور معانی کے درمیان ہے اور وہ جو نفسون ہواؤن اور طبیعتون اور عادتون اور دنیا اور غیر خدا میں ہے وہ باطل ہے یہ دل فلاح نہیں پاتا جب تک کہ خدا عزوجل قدیم ازلی دائم ابدی کا قرب حاصل نہ کری۔ اور منافق مزاحمت نہ کرے پاس اس سے چھٹنا تو اپنی روٹی اور سالن اور شیرینی اور لباس اور گھوڑی اور حکومت کا بندہ ہر مادہ دل خلق کے خالق کی طرف سفر کرتا ہے اور راستے میں ایسی چیریں دیکھتا ہے جو اسے سلام کہتی ہیں وہ عالم جو اپنی علم پر عمل کرتے ہیں۔ پہلون کا ثواب جمع کرتے ہیں۔ وہ دنیا کے دارشاد و بقیہ میں وہ سائنس و مقدم ہیں۔ شریعت کو شہر میں آبادی کا حکم کرنے اور دیوان کرنا منع کرتی ہیں۔ قیامت کے روز وہ اور دنیا پر سلام ہو جمع ہونگے۔ اور خدائی غرور ملے کی طرف سے کمال اجر دے جائیں گے تحقیق خدا عزوجل نے اس عالم کی جو اپنی علم پر عمل نہیں کرتا گدہ ہے سے مثال می کر اور فرماتا ہے کہ مثل الشجر کاو یجمل انشجارا (گدہ ہے کی طرح ہر جو جھینے اٹھاتا ہے) اسفار علم کی کتاب میں کیا علم کی کتابوں سے گدہ ہے کو کچھ فائدہ ہے۔ اسکو سوائے تکلیف اور بیچ کر اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ جبکہ علم زیادہ ہو چاہئے کہ خدائی غرور ملے کا خوف اور اوسکی طلب سکون زیادہ ہو۔

اسے علم کے مدعی خداے غرور ملے کا خوف سے تیرا دنا کہاں ہے۔ تیرا ڈر اور خوف کہاں اور اپنے گناہوں کا اقرار کہاں۔ خدا عزوجل کی عبادت میں تیرا رات دن کو ملانا کہاں گناہ نفس کو ادب دینا اور خدا کی جانب میں اس سے لڑنا اور اسکی راہ میں اوس سے عداوت رکھنا کہاں۔ تیرا ثبات عقیدہ نہیں۔ عامہ اور طعام اور نکاح۔ اور گہرا اور دکان میں اور خلق کے ساتھ بیٹھنا اور ماونے انس کرنا ہر اپنی بہت کو ان سے پیہر لے۔ اگر تیرے معصوم ہو گئی تو وقت غور پر لچائیگی اور تیرا دل انتظار کر رہا اور جس کے بوجھ سے آرام میں ہو گا اور خدا عزوجل کو ساتھ

قائم پس تجھے ایسی چیزیں جس فراغت ہو چکی ہو رنج اٹھانے سے کیا حاصل۔ آئے غلام!
 تیری خلوت فاسد ہے۔ صبح نہیں پلید ہے پاک نہیں۔ میں تیرے ساتھ کیا کروں تیرے ولین
 توحید اور اخلاص درست نہیں۔ آئے غلام وہ تم سے غافل نہیں۔ اور اعراض کرنے والو وہ
 تم سے معرض نہیں۔ اسے فراموش کرنا اور تم فراموش کیجئے جاؤ گے۔ اور ترک کرنا اور چھوڑ دو
 جاؤ گے۔ اور خدا و غرض اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور رسولوں اور بھیلوں سے جا ملو؟
 تم ایک لمبی تراشیدہ کٹڑی کی طرح ہو جو کسی کام کی ہو۔ رہا آیت اللہ یا حسنہ و فی اللہ
 حسنہ و قاعدۃ بکالہا و پاکر خدا میں بنائیں کی اور آخرت میں بھی عطا کرے دفعہ کذا یا حسنہ
 جو وہوین مجلس (خدا آپ سے راضی ہوں ساتویں ماہ ذی قعدہ ۱۲۷۲ عیسوی)
 مدرسہ میں جمعہ کے روز صبح کی وقت فرمایا اے منافق خدا و غرض جل تجھے سر زمین کو مال کر دیا
 تیرا نفاق تجھ کو کافی نہیں۔ حتیٰ کہ تو عالموں اور لیادوں اور صالحوں کی غلبت کرنا اور ان کا گوشت
 کھانا ہے۔ تو اور تیرے جیسے تیرے منافق بھائی۔ قریب ہے کہ کٹیر و تھادی زبانیں اور گوشت
 کھا بیٹھے اور تمہیں ریزہ ریزہ اور پارہ کر دیں گے اور زمین ٹکڑے اندلیجائیگی تمہارا استیصال
 کر دو گی تمہیں میں ڈالے گی ساور (دوسری حالت میں) بدلا دیگی۔ وہ جو کہ خدا و غرض جل و اس کے
 نیک بنوں پر جانظن نہیں رکھتا اور ان کے آگے متواضع نہیں وہ نجات نہیں پائیگا تو کیوں ان کی توہم
 نہیں کرنا حالانکہ وہ دیکھیں اور امیں ہیں۔ انکی نسبت تو کون ہے۔ خدا و غرض جل و اس کے ربط و باند بننا
 کہوں! یعنی انتظام ان کے پس کیا ہے۔ انہیں کی برکت سے منہبہ برستا اور زمین اگاتی ہے۔ ساری
 مخلوقات انکی عیت ہے۔ انہیں سے ہر ایک ایک پہاڑ ہے جسے آفات اور مصائب کی اندہ بیان
 مضطرب نہیں کرتیں۔ ساور نہ جیش دینی ہیں توحید اور ان پر مولیٰ خدا و غرض جل کی رضا کے مقام سے
 نہیں ہٹتے۔ جو اپنے اور غیروں کے لئے طلب کرتے ہیں خدا و غرض جل کی رضا کے مقام سے
 اسکا اگر منہ کر دے اور ان پر گناہوں کا جو پوشیدہ اور ظاہر ہیں انہیں کر دے اور اس کے سامنے جانچی
 کر دے تمہارے سامنے کیا چیز ہے۔ اگر تم پہچانو تو اس حال کو ترک کر دو۔ خدا و غرض جل کر سامنے

مردوب بنو جیہ کہ تم سے پہلے مردوب تھے تم انکی نسبت مخنث اور عورتین ہو تمہاری شجاعت نفوس
اور ہواؤں اور طبیعتوں کے اس کے وقت ہے (حالانکہ) شجاعت دین اور خدا کو جمل کو خون
کے ادا کرنے میں ہی حکیموں اور عالموں کی کلاموں کی بے غنی نہ کرو۔ انکی کلام دوا اور کلمات
خدا کو جمل کو الہام کا شہرہ میں غم میں کوئی بنی صورت ناموجود نہیں تاکہ او کی تابعداری کرو پھر حتم
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی تابعدار انکی اطاعت کرو گونگو یا تم آپ کے پیرو اور تابعدار
ہو اور جب تم انکو دیکھو تو گویا تم نے آپ کو دیکھا۔ متعین علماء کی صحبت میں رہو۔ انکی صحبت تمہارے
لئے برکت ہے۔ اور ان علماء کے پاس نہ بیٹھو جو اپنی علم پر عمل نہیں کرتے کیونکہ انکی صحبت تجھ پر وبال
ہوگی جب تو نے اپنی سے زیادہ پرہیزگار اور عالم کی صحبت کی تو اسکی صحبت تیرے لیے برکت ہوگی
اور جب تو نے اس سے جو تجھ سے عمر میں بڑا اور اس میں تقویٰ اور زہاد اور علم نہیں۔ صحبت کی
تو یہ تجھ پر وبال جان ہے۔ خدا کو جمل کو لے کر عمل کرنے اور کر لے۔ اس کے لئے گناہ چھوڑ نہ اور کے
لئے غیر کے لے کر عمل کرنا کفر ہے اور غیر کے ترک گناہ یہاں ہے جو اسکو یعنی خدا کو نہیں پہچانتا
اور اس کے سوا عمل کرتا ہے وہ ہوس میں ہی جلدی ہی موت آئے گی اور اسکو ہوس غم کر دیگی
تجھ پر افسوس۔ دیکھ کے ساتھ خدا سے مل اور غیر سے قطع کر۔ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
صَلُّوا الذِّكْرَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ تَشْعَلُوا (جو تمہاری اور تمہاری رب کے درمیان ہے
ملاؤ سعادتمند ہوگا) جو تمہاری اور تمہاری رب کے درمیان ہے صالحین کو دینی محافظت کرنے
سے ملاؤ۔ اسے غلام اگر غنی اور امیر کے تیرے پاس آئیکے وقت تو دونوں میں فرق دیکھو تو
تجھ پر نجات نہیں۔ صابر فقیر دینی عزت کر اور لے اور ان کے دیدار اور صحبت سے برکت حاصل کر۔
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْفَقْرُ اَبُو الْفَتْرِ جُلَسَاءُ النَّارِ ثُمَّ اَلْهَيْمَامَةُ (صابر
فقیر قنات کے روز خدا کے ہم جلس ہیں) دنیا میں دلوں کے ساتھ اسکے جلس ہیں اور آخرت
میں جہنم کے ساتھ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دل دنیا سے غافل اور اسکی زینت سے روگردان ہیں
جنہوں نے غبار فقر کو اختیار کیا اور اسپر صبر کیا۔ پس جب یہ انکے لئے کامل ہو گیا تو

آخرت اسے نکاح کی درخواست کرتی اور اپنے آپ کو انکے آگے پیش کرتی ہو پس وہ اس سے بھاگتا
ہیں اور جب وہ حامل ہو جاتی ہے اور دیکھتے ہیں کہ یہ خدائی غرورِ جل کا فیضِ حق تو اس سے نقل کر رہا
اور دلوں کی مٹی پر پھیر رہا ہے اور اس خدائی غرورِ جل سے حیا کے ماری بھاگ جاتے ہیں۔ وہ کس طرح
غیر کے پاس ٹھہری اور حادث پر مائل ہوئے اور اس سے انس کی اور کل عمل اور خیرات و جمعہ
عبادت کی اس کے حوالے کر دی بہرِ صدق کے بازوؤں پر دھکے ساتھ اپنے مولیٰ غرورِ جل کی طلبِ تنہا
اثری۔ اس کے معنی غیر کے پاس نیچا چھوڑ دیا اور اپنے وجود کی نیچری سے نظر اور اپنے خالق کی طرف ٹھہرا ہوا
نے ذوقِ علی کو طلب کیا اسکو جو اول در آخر اور ظاہر اور باطن ہی طلب کیا اسکو قریب کے بیچ میں
نقل کر گئے وہ انہیں سے ہو گئے جنکے حق میں غرورِ جل فرمایا **وَاللّٰهُ عِنْدَ مَا لَمْ يَكُنْ**
اَلَا خِيَارُهُ (وہ ہماری نزدیک برگزیدہ اور پسندیدہ ہیں) انکے دل ہماری پاس۔ انکی ہمتیں
ہماری پاس۔ اور دنیائی ہمارے پاس۔ اور عقلیں ہماری پاس دینا اور آخرت دونوں میں
جب یہ قوم کیلئے پایا جائے تو انکے پاس دینا و آخرت نہیں ملتی۔ آسمان۔ زمین۔ اور جو کچھ انکے
اور میان پر انکو دونوں اور جلالوں کی نسبت لپیٹے جاتے ہیں۔ اپنے غیر سے انکو فنا کرنا اور اپنے ساتھ
سوجو کرنا ہی۔ پس اگر دنیا میں انکی کوئی روزی رہ جاتی ہے تو انکو آدمیت اور بشریت کی طرف
اپنی روزی حاصل کر کے لئے واپس کرنا ہی تاکہ علم اور سابقہ اور قضا نہ بدلے۔ پس وہ خدا کے علم
اور اسکی قضا اور قدر سے ادب کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ اور جو انکو عطا ہوتا ہے زہد اور ترک
قدموں پر لیتے ہیں۔ نہ نفس اور ہوا اور آرزو سے۔ اور ظاہری حکم سب حالات میں انکو پاس
محفوظ رہنا ہے۔ دنیا سے خواہ وہ قلیل ہو خلقت سے نکل نہیں کرے اور انکو خدا غرورِ جل کو وسیع
کرتی ہیں مخلوقات اور محدثات میں کوئی چیز انکے دلوں میں بمقدار ذرہ اعتبار نہیں کرتی۔ جب تک
تو دنیا کے ساتھ ہی آخرت سے نہیں ملیگا۔ اور جب تک آخرت کے ساتھ ہی مولیٰ کو نہیں ملیگا۔ عمل کر
جاہل نہ بن۔ تو انہیں سے ہی جنکو خدا نے اپنے علم میں گمراہ کیا۔ خدا غرورِ جل کو قریب میں سے ایک
یہ ہے کہ توفیقِ دون پر اپنا مال تقسیم کرے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ صدقہ کا خدا غرورِ جل سے

جو کہ غنی اور کریم ہے اور کیا کوئی غنی کریم کے ساتھ معاملہ کرنے سے خسار اٹھاتا ہے۔
 خدا کی ذات کو تو ایک ذرہ صرف کر دہ تجر بہا عطا کر لگا۔ قطو خج کر دہ تجر دینا میں دیر یا بیشکا
 اور آخرت میں تجر پورا اجر اور ثواب دیگا۔ اے قوم جب تم خدای غروجل سے معاملہ کرو گے تو
 تمہاری زراعت بڑھیں گی اور تمہاری بہرین جاری ہوں گی اور تمہاری درخت پتی ہنیاں اور
 پیل لاینگے پیل کی کا ام کرو۔ اور بدی سن کر دہ۔ اور خدای غروجل کو دین کی مدد کرو۔ اور اس
 دست سے دشمنی کرو۔ جو شخص نیکی میں دوستی پیدا کرتا ہے اور کسی دوستی باطن و ظاہر اور فراخی
 و تنگی اور سختی و نرمی میں قائم رہتی ہے۔ اپنی حاجتیں خدا سے مانگو۔ نہ خلقت سے اور اگر
 خلقت سے چارہ ہو تو دلوں کو خدای غروجل کی طرف متوجہ کر دہ۔ وہ ہمیں سوال کی کوئی وجہ لہا کر لگا
 بہر گرم رو کے جاؤ۔ یادے جاؤ۔ تو یہ اسکی طرف ہے۔ نہ اسنے صوفیاء فر۔ اپنے روزی کا غم دلوں سے
 نکال ڈالا۔ انہوں نے یقین کیا کہ یہ معین وقتوں میں مقدر ہیں اسکی تلاش ترک کی اور انہی
 مالک کے دروازے پر ڈیرہ لگایا۔ خدای غروجل کو فضل و قرب اور علم کے ساتھ سب چیزوں
 سے غنی ہو گئے۔ جب انہیں یہ کامل ہو گیا۔ تو وہ خلقت کا قبلہ اور انکے بادشاہ کو اس فضل
 ہونیکے لیے انکی خطیب ہو گئی و انکی باتوں سے انکو اسکی طرف بجاتی ہیں۔ اور اس سے انکی تربیت
 اور رضامندی کی خلعت لگتے ہیں۔ انہیں سے ایک سے روایت ہے اسے خدا کی رحمت ہو کہ
 اسنے کہا۔ خدا کر بندے وہ ہیں جسکی عبودیت تحقیق کو پہونچ گئی۔ اس سے دنیا و آخرت کا سوال
 نہیں کرتے بلکہ اس سے ایکو طلب کرتے ہیں۔ نہ اور کو۔ اسے ائمہ میرا ہمیشہ یہ سوال ہے کہ ساری
 خلقت کو اپنی راہ بتا دے اور امیر ہے۔ یہ دعا عام ہے۔ خدا ثواب عطا کرے اور خدا غروجل
 جو چاہتا ہے خلقت میں کرتا ہے۔ جب دل صبح ہوتا ہے تو خلقت پر رحمت و شفقت سے پہونچا
 انہیں سے کسی سے روایت ہے، خدا اس پر رحمت کرے اسنے فرمایا نیکی کر نیو اسے بہن ہیں اور
 گناہوں کو نہیں چھوڑے مگر صدیق صدیق بڑی اور چھوڑے گناہ چھوڑ دیتا ہے۔ چنانچہ یہ سب گناہ
 شہوتوں پہر مباح مشترک کے چھوڑنے سے صفا کرتا ہے۔ اور حلال مطلق کی طلب کرتا ہے۔

مصدق دین اور رات کا اکثر حصہ خدای غوجل کی عبادت میں لگا رہتا ہے اور خلقت کے کمال تک
 نہ کہ کرنا ہے پس یقیناً اسکی عادت متروک ہوتی ہے اور ایسی جگہ سے جہاں اسکی خیال نہیں پہنچتی
 رزق دیا جاتا ہے عطا کیا جاتا ہے اور لینے کا امر کیا جاتا ہے اس کے لئے تمام چیزیں خالص رہتی ہیں
 ہیں کیونکہ وہ اکثر دفعہ روکا گیا ہے اور اسکی حاجتیں اس کے سینہ پراری گئیں اور اس نے اپنی غرضوں کے
 نہ پورا ہونے اور تمام حالات میں رد کیا جانے پر صبر کیا۔ وہ دعا کرتا تھا اور قبول ہوتی تھی۔
 سوال کرتا اور اسکا سوال پورا نہ کیا جاتا۔ شکایت کرتا اور زیادہ تکلیف دیا جاتا تھا۔ کشائش
 طلب کرتا اور نہ پاتا اور نہ ملتا اور نہ نکلنے کا راستہ دیکھتا۔ وحدانیت کا قائل ہوتا اور اپنے اعمال
 میں اخلاص برتتا تھا۔ لیکن جب کے لئے عمل کرتا اور اس سے قرب نہ ملتا تھا گو یا کہ وہ نہ مومن ہے نہ
 موجد اور ہا وجود ان سب حالات کے وہ ان چیزوں میں عادات کے لئے جلیں اور جاتا تھا
 اس سے جانا کہ اسکا مبرا سکی دلکی دوا اور صفائی اور نزدیکی کا باعث ہے اور اس کی تباہی کو بعد اس کے ضرر
 حاصل ہوتی ہے اس لئے کہ یہ تباہی اس لئے ہے کہ مومن اور منافق موجد اور مشرک۔ اخلاص اور کفر
 اور یہ کار بہادر۔ اور بڑول۔ ثابت اور متحرک۔ عابر اور رہے۔ قرار۔ محقق اور مبطل۔ سچ اور چوڑے
 دوست اور دشمن۔ تابعدار۔ اور بھتیجی۔ کرد میں ان فرق ظاہر ہو جائے۔ انہیں سوا ایک قول سن
 (اور سپر خدا کی رحمت ہو جو) دنیا میں اس شخص کی طرح رہ جائے زخم کا علاج کر دانا اور
 دوا کی کٹھا ہٹ ہر بلا کے زائل ہونے کی امید سے صبر کرنا ہے کل بلائیں اور مریضین
 خلقت کو شریک بنانا۔ اور ضرر و نفع۔ اور عطا و منع میں انکو دیکھنا ہیں۔ اور کل
 دواؤں اور بلاؤں کا زائل ہونا نقص اور تقدیر کے وقت خلقت کو دل اور راور
 غم سے نکال ڈالتا ہے۔ اور یہ کہ تو خلقت پر ریاست اور پائپر بلندی نہ طلب کرے اور
 یہ کہ کو اپنا دل خدا کے مجرور کرے اور اس کے لئے مصفا کرے اور تیری ہمت اسکی طرف
 ترقی کرے جب یہ تجھ میں متحقق ہو جائے تو تیرا دل بلند ہوگا۔ اور بنیوں اور رسولوں اور شہداء اور
 صالحین اور ملائکہ مقربین کی صفوں میں داخل ہوگا۔ اور جب یہ پتھرے لے ہمیشہ ہوتو بڑی

اور عظمت اور بلندی اور قدامت اور ولایت اور اندر دیا جائیگا تجھ پر دار و ہوگا جو دار دہو۔ اور دلی بنایا جائیگا اور دیا جائیگا جو دیا جائے۔ محروم وہ ہے جو اس کلام کے سننے اور اسپر ایمان لگا اور اسکے اہل کی حرمت کر نیسے محروم ہوا۔ اسے اپنے معیشت میں مشغول رہنے والو! معیشت میرے پاس۔ نفع میرے پاس۔ آخر کامتاع میرے پاس ہے۔ اور میں کبھی مناد اور کبھی دلال اور کبھی مالک سرمایہ ہوں۔ ہر ایک کو اسکا حق دیتا ہوں جب سختی کی کوئی شے مجھے ملے تو اکیلے نہیں کہاں۔ بسنے کے کریم اکیلا نہیں کہاں۔ جو شخص خدا کے عہد میں کرم پر واقف ہو تو اسکے پاس بخل نہ پائیگا۔ جسے خدا کے عہد میں کو یہاں اسکا ماسوا اور اسکے نزدیک ذلیل ہے بخل نفس ہے۔ عارف کا نفس پسند خلقت نفسوں کے میت ہے وہ مطمئن اور خدا کے عہد میں کرم پر مائل اور اس کے وعید سے خائف ہے۔ اسی خدا ہمارے بھی نصیب کر جو تو نے قوم کے نصیب کیا۔ وَاِتَّعَانِي الَّذِي اَحْسَنَ لِي فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِيْلَ لَكَ ابْنُ النَّارِ اور ہم کو دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا فرما۔ اور ہکو دو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

پندرہویں مجلس۔ اپنے۔ خدا آپ سے راضی ہو (نورین ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ) تو اس کے مدد مسافر خانہ میں فرمایا: مومن مال سے زاور راہ بناتا۔ اور کافر تمتع حاصل کرتا ہے مومن زاد بناتا ہر اس کے کہ وہ راستہ پر ہے۔ اپنے مال سے اندک پر قناعت کرتا۔ اور اکثر آخرت کی طرف یہجتا ہے۔ اپنے نفس کیلئے بقدر مسافر کے زاور راہ کے بمقدار اٹھا سکتا ہے لیکن ہے۔ اسکا کل مال آخرت میں اسکا دل اور ہمت بکلی اس طرف ہے۔ وہ دنیا سے سیر ہے۔ اپنی ساری عبادتیں آخرت کی طرف یہجتا ہے نہ دنیا۔ اور دنیا والوں کی طرف۔ اگر اسکے پاس عمدہ کہاں ہو تو فقر اور پریشانی کر دیتا ہے وہ جانتا ہے کہ آخرت میں اس سے اچھا کہاں دیا جائیگا مومن مارت کی ہمت کا اصلی مقصد خدائی عہد میں کرم کا قرب کا دروازہ ہے اور یہ کہ اسکا دل دنیا میں آخرت سے پہلے اسکی یعنی خدا کی طرف پہونچ جائے خدائی عہد میں کرم کا قرب دل کے قدموں اور باطن کی سیر کی خاطر ہے۔ میں تجھے قیام اور قعود اور رکوع و سجود میں دیکھتا ہوں۔ لیکن تیرا دل اپنی جگہ سے

انہیں ہٹا اور اپنی ہستی کے گہرے نہیں نکلتا اور اپنی مادے سے نقل نہیں کرتا۔ اپنے مولیٰ عزوجل کی طلب میں معادق میں تیرا صدق تجھے بہت سے تکلیف سے بے نیاز کر دیگا۔ اپنے وجود کے اندر سے کو صدق کی چوہے سے پہوڑ اور خلقت کو دیکھنے اور انہیں مفید ہونی کی دیواروں کو اخلاص اور توحید کے جیلوں سے گرا۔ اور چیزوں کی طلب کے کجرب کو اسنے اعراض کرینگے باتہ سے توڑ۔ اور دل کے ساتھ پرواز کرتا کہ تو خدائی عزوجل کے قرب کے دریا کے کنارے پر جا کرے۔ پس قوت تیرے پاس تیری سابقہ (تقدیر کا) طالع غایت کی کشتی لیکر آئیگا۔ اور تجھے لے لیا اور خدا سے عزوجل کی طرف عبور کرائے گا۔ یہ دنیا دریا ہے اور ایمان کشتی ہے۔ اسبوا سے نعمان حکیم نے خدا اسپر رحم کرے کہ اس میرے بیٹے دنیا دریا۔ اور ایمان کشتی۔ اور عبادتین طالع اور آخرت گنارہ ہے۔ اسے گناہوں پر اصرار کرنے والو۔ جلدی ہی تم اندھے اور بہرے اور لنگرے اور فقیر ہو جاؤ گے خلقت کے دل تیرے سخت ہو جائیں گے۔ تمہارے مال خساروں اور مال و الزون اور چوٹوں میں چلے جائیں گے۔ غفلت مند بنو۔ اپنے خدا سے عزوجل کی طرف رجوع لاؤ۔ اپنے مالوں سے شریک ٹھرو۔ اور اپنے پیڑ و سدر نہ کہو۔ انہیں کے ساتھ نہ ہو۔ انکو اپنے دلوں سے کھال ڈالو۔ اور اپنے گہروں اور میوؤں اور غلاموں اور وکیلوں کے حوالہ کرو اور موت کے منتظر رہو۔ اپنی حرص کو کم اور امید و نگو کو تار کرو۔ اپنی یزید بطلانی سے روایت ہے (اور سپر خدا کی رحمت مہم کہ انہوں نے فرمایا) میں عارف خدائی عزوجل سے دنیا و آخرت کو نہیں مانگتا صرف اویسی ذات کو مانگتا کہ اسے بندے! اپنے دلوں خدا سے عزوجل کے طرف پہیر۔ خدا کی طرف تو بے لاسے والا وہی جسکی طرف رجوع لاسے والا ہے خدائی عزوجل کا فرمودہ ہے۔ **وَأَنْتَبُوا إِلَيَّ** یہ کہہ اپنے رب کی طرف رجوع لاؤ (یا سب کو اسے سپرد کرو۔ اپنے نفس کو اس کے سپرد کرو۔ اور انہیں اسکی فضا اور قدر اور امر دہنی اور تصرف کے آگے پہنکدو۔ اور اپنے دلوں کو اس کے آگے گونگے۔ بیدست دپا۔ اندھے۔ بے چون و چرا۔ بکربے نزاع اور مخالفت۔ موافقت اور تصدیق کے ساتھ ڈالو۔ اور کہو کہ امر سجا اور قدر اور سابقہ درست ہے۔ جب تم

ایسے ہو جاؤ گے تو بیشک تمہارے دل اور سبکی طرف رجوع لانے والے اُسکو دیکھنے والے ہو جائیں گے کسی اور شے سے انوس نہ ہونگے۔ بلکہ ہر ایک چیز سے جو عرش سے لیکر زمین تک ہے وحشت پائیں گے ساری مخلوق اسے بجا لگیں گے تمام مخلوق اسے بیناری اور انقطاع کریں گے۔ مشنوں کے ساتھ اچھا ادب نہیں کرتا۔ گرد ہی جس نے انکی خدمت کی اور انکے بعض حالات پر جو خدائی عروج مل کے ساتھ ہمیں مطلع ہوا۔ نوم (یعنی اولیاء اللہ نے تعریف اور خدمت کو گرامسرا اور رات اور دن کی طرح (گزران) پاتا اور ان دونوں کو خدائی عروج مل کی طرف سے خیال کرتے ہیں کیونکہ خدائی عروج ہی انکو لاتا ہے جب یہ انکے نزدیک تحقیق کو پہنچا تو تعریف کریں والوں کے بے نیاز ہوتے اور خدمت کرنے والوں سے لڑتے۔ اور انہیں مشغول نہ ہوتے۔ انکے دلوں سے خلعت کی محبت اور رداوت خارج ہوتی۔ وہ محبت اور رداوت نہیں رکھتے بلکہ رحم کرتے ہیں بے صدق علم تجھے کیا فائدہ دیگا۔ خدا تجھے اپنے علم سے گمراہ کیا ہے۔ تو خلعت کیلئے علم پڑھتا۔ اور روزے رکھتا اور نماز پڑھتا ہے تاکہ وہ تیرا اقرار کریں اور تیرے لئے مال خرچ کریں۔ اور اپنے گہروں اور مجلسوں میں تیری تعریف کریں فرض کر کے کہ یہ سب کچھ تجھے اپنے مال ہو گیا۔ جب موت اور عذاب اور تنگی اور ہول آئیں گے تو تیرے اور انکے درمیان پردہ ہو جائیگا۔ اور وہ تجھے ذرا بھی فائدہ نہ دیں گے۔ اور جو کچھ تو انکے مالوں کے لیا ہے تیرا خیر کہا گیا۔ اور اسکا عذاب اور حساب تجھ پر ہوگا۔ اسے بدعت اسے بے نصیب تو دنیا میں مل کر کے والوں اور رنج اہلے والوں سے ہے۔ کل روز میں تکلیف پائیکے عبادت ایک صفت ہے اسکے اہل اولیاء اور ابدال مخلص اور خدائی عروج مل کے مقرب ہیں وہ علماء جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں زمین پر اقدس اور اسکے رسولوں کے نائب ہیں نبیاء اور رسولوں کے وارث وہ ہیں۔ نہ تم سے محو سو۔ بالین کی جہالت کے ساتھ زبانی گفتگو اور ظاہری فقہ میں مشغول رہنے والو۔ آئے غلام۔ تجھ میں کچھ نہیں۔ تیرا اسلام بیک نہیں۔ اسلام وہ بنیاد ہے جس پر شہادت کی بنا ڈالی جاتی ہے۔ وہ تیرے مال نہیں تو لا الہ الا اللہ زبان سے کہتا ہے۔ اور جیوٹ بولتا ہے۔ تیرے دل میں بہت سے خدا ہیں۔ بادشاہ

انہیں تملک کے عالم کا خوف ایک خدا۔ اپنے کعب اور نفع اور طاقت اور قوت اور کان اور آنکھوں اور
 طلسمی پر بہرہ رسد رکھنا دوسرا خدا خلقت کے غرر اور نفع اور عطا و منع کا خیال کرنا۔ تیسرا خدا
 خلقت میں سے بہت سے ایسے ہیں جو دلوں میں ان چیزوں پر بہرہ رسد رکھتے ہیں اور ظاہر یہ کرتے
 کہ خدائی عزوجل پر متوکل ہیں۔ اور انکا زبانون سے خدائی عزوجل کا ذکر کرنا عادت ٹھہر گئی ہے
 نہ دلوں اور جب وہ اس امر میں تحقیق کئے جاتے ہیں توڑتے ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم کو یہ کس طرح کہا جاتا
 ہے۔ کیا ہم مسلمان نہیں۔ کل (قیامت) کو نصیحت واضح ہو جائیگی۔ اور بہید کھلی جائیں گے۔
 بچہ افسوس۔ تو اپنی ہی بات پر ہے۔ جب تو نے لا الہ کہا تو یہ کلی نفی ہے۔ اور الا اللہ اثبات کلی۔
 اسی کیلئے نہ اس کے غیر کے لئے پس جب تیرے دل نے کیسوف خدائی عزوجل کے غیر پر اعتماد کیا
 تو تو اپنے اثبات میں جھوٹا ہے اور تیرا خدا وہ ہے جس پر تیرا اعتماد ہوا۔ ظاہر کا اعتبار نہیں۔ دل ہی
 مومن ہے۔ وہی مخلص۔ وہی متقی وہی پرہیزگار وہی زاہد۔ وہی یقین کرنے والا۔ وہی حاکم
 وہی عامل۔ وہی امیر۔ اور باقی اعفا اس کے لشکر اور تابعدار جب تو لا الہ الا اللہ کہے تو اول
 دل سے کہہ پہر زبان سے۔ اور اسی پر توکل اور اعتماد کرنے اس کے غیر پر نہ ظاہر کو حکم میں اور باطن کو خدائی
 عزوجل میں مشغول رکھو۔ خیر اور شر کو ظاہر پر چھوڑا اور باطن میں خیر و شر کے خالق کے ساتھ
 ہو۔ جس نے اسکو پہچان لیا۔ اسکا مطیع ہو اور اسکی زبان کند ہوئی اور اسکا اور اس کے
 نیک بندوں کا متواضع ہوا۔ اور اسکا رنج اور غم اور نالہ و دنگ ہوا۔ اور اسکا خوف اور ڈر اور
 حیا زیادہ ہوئی۔ اور پہلے گناہوں پر اسکی نکتہ بڑھ گئی اور معرفت اور علم اور قرب کے
 زایل ہو جانے کا خوف اور ڈر صدمے بڑھ گیا۔ اسلئے کہ خدائے عزوجل جو جانتا ہے کہ نہایت
 فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ ہے کَاسْتَشَلُّ عَمَّا يُفَعِّلُ وَهُمْ لَا يَسْتَكُونُ (جو کرتا ہے اُس سے سوال
 نہیں کیا جاتا اور وہ سوال کئے جاتے ہیں) وہ اپنی پہلی تقریر اور بحیالی اور جہالت اور عجز و
 مضطرب ہوتا ہے۔ حیا کے باعث چلتا ہے اور مواخذہ (یعنی قیامت کی گرفتاری) سے ڈرتا ہے
 اور آسمان کی طرف دیکھتا ہے کہ آیا مفضل ہو تا ہی یا مدبر اور آیا اسے عطا چھینی جائے گی یا اپنے

اپنے حال پر چوڑا جایا گیا۔ آیاتِ نبی کے رد میں منو کی صحبت میں ہو گا۔ یا کافروں کی صحبت میں۔ ایسا ہے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَنَا نَزَّيْتُ بِكُمْ فَأَنْتُمْ لَمْ تَنْزَلُوا۔ (میں تم سے زیادہ خدا کو چھوٹا بنا ہوں
اور تم سے زیادہ اس کا خون رگستا ہوں) مار فون میں سے نسا زونا در ایسے ہیں جو امن میں رہتے ہیں۔
انکا مقدر اپنر بڑھا جاتا ہے۔ وہ اپنے انجام اور قال کو جانتے ہیں۔ انکا باطن پڑھ لینا ہے جو
انکے لئے لوح محفوظ میں (لکھا) ہے پیرزل اور سپرد اوقف ہوتا ہے۔ اور اسکو چھپانے کا امر
ہوتا ہے تاکہ نفس کو اسپر مطلع نہ کرے۔ اس امر کا ابتدا اسلام ہے اور امر کی اطاعت اور نہی سے
باز رہنا اور آفتوں پر صبر کرنا۔ اور اسکا اتہا خدا ہی عزوجل کے غیر کو ترک کرنا اور سونا اور مٹی اور
تعریف اور رحمت اور عطا و منہ اور بہشت و دوزخ اور نعمت و رنج اور دولت و کمندی اور فقری اور غفلت
کا وجود و عدم برابر ہوتا ہے۔ جب یہ کابل ہو جائے تو پھر خدا ہی خدا ہے۔ پھر اسکی طرف سے
خلقت پر سرداری اور حکومت کا فرمان ملتا ہے جو اسکو دیکھتا ہے بسبب خدا عزوجل کی
ہمیت اور نور کے جو اس میں ہے اس سے نفع مائل کرتا ہے۔ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (اے رب ہمارے دنیا میں نیکی اور آخرت
میں نیکی عطا کر۔ اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔)

سولہویں مجلس۔ آپ نے خدا آپ سے راضی ہو گیا۔ یوں ماہِ سوال ۱۳۳۵ھ ہجری کو
مدینہ میں منگل کے روز فتناء کے وقت ایک کلام کے بعد فرمایا۔ آمّا حسن بھری رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا۔ دنیا کو دلیل کرو کیونکہ خدا کی قسم وہ عمدہ نہیں ہوگی۔ مگر ذلت کے بعد اسے غلام قرآن پر
عمل کرنا چھوڑا اسکی منزل کا واقف بنائے گا۔ اور حدیث پر عمل کرنا چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا واقف کر دیا۔ ہمارا بنی محمد (اسپر خدا کی رحمت اور سلام ہو) دل اور ہمت کے ساتھ قوم۔
(یعنی اولیاء) کے دلوں سے ملو نہ نہیں ہوتا۔ وہی انکو خوشبودار اور معطر بناتا ہے۔ وہی انکے
اسرار کو برگزیدہ کرتا۔ اور زینت بخشتا ہے۔ وہی انکے لئے قرب الہی کا دروازہ کھولتا ہے وہی
رحمت و مہربانی سے وہی دلون اور باطنون اور خدا عزوجل کے بیچ میں سفیر یعنی قاصد ہے بموقت

خبر واد سنا ہے نیا لکڑیاں ہے جلدی ہی تجھ سے یہاں کی گئی خدای عزوجل نے مجھے بیات و بیداری کی کہ
 تو میں اس کی نواخت کو کہ تو نے انگوٹھی خیر کیا اور اس میں کیا جو چاہا۔ بطرح ثابت ترے
 پس عاریت سے اور اس طرح وہ تہندی ترے پاس عاریت سے اور اس طرح صبح اور تیرا تہا اور
 تو جو غنیمت ترے پاس میں عاریت میں۔ دیکھ اور تیرے میں سے کہ تو ان کی بابت مطالبہ کیا یا کیا
 اور جو چاہا یا کیا اور ہی غنیمت میں کی ہر ایک شے کی بابت تمام جو غنیمت تیرا ہے پاس میں۔
 خدای عزوجل کی طرف سے میں پس ان سے بیات و بیداری میں چہ چیزیں غنیمت میں غنیمت
 کو ہے ہر قوم کے لیے انبیاء کے کہ نزدیک روکنے اور اس شخص سے وہ خدا کے عذر حل کیا تہ
 دیا و احرام میں ساتھی کے سو کہ غنیمت چاہتے غنیمت کسی سے۔ روایت ہے کہ اس نے کہا
 غنیمت میں خدای عزوجل کا موافق بن۔ اور خدا میں غنیمت کا موافق نہ ہو غنیمت باقی رہے
 غنیمت باقی اور غنیمت پذیر و اور غنیمت پذیر و۔ خدای عزوجل کی موافقت اس کے نیک

موافق بندوں سے سیکھو۔

سہروردی کی مجلس۔ سہروردی آپ سے اسی ہمارے میں جو دہریں از بقعدہ شہد کے
 روز و بار رزق کے سے اہتمام کروا دیکھو جو ہے زیادہ طلب کہ نسبت میں آج کا رزق جو ہو تو
 اس کے سے اہتمام جو ہے میرا کہ اس کے گزرتے میں کو ہو اور اس کے میں کہ ہندو کو
 یا کیا میں اس کے دن میں جو کہ ہے کہ۔ اگر تو خدای عزوجل کو چاہے تو اس کو چور کر رزق کے
 شے ہے اس کی غنیمت ہے اس کی غنیمت کی غنیمت کی غنیمت۔ جس نے خدا کو چاہا لیا اس کی
 زبان کند ہوئی عمارت خدا کے لئے غاموش رہتا ہے ناو قہیک اسے غنیمت کی بہتری کیلئے
 ہے جس میں غنیمت ہو یا اس کی زبان کی گندی اور کو گلابیں دو کر دیتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام
 جب کہ زبان چرات ہے تو ایسی زبان میں کثرت اور سرعت اور کو گلابیں۔ اور تہلیل انہا جب اسے
 کہ جو زبان ہا تو ان میں اللہ نام نہا۔ انہوں نے عرض کی۔ واسطی عقیقہ و متون۔ (ثانی یقیناً)
 زلف امیری زبان سے گزرا دور کر تاکہ وہ میری بات سمجھ لیں گو یا کہ انہوں نے کہا

جب میں جنگل میں تھا تو مجھے اسکی ضرورت نہ تھی اور اب مجھے خلقت کرساتہ شغل اور کلام کا موقع دیا گیا ہے۔ میری زبان سے کندی دور کرنے سے میری مدد کر پس آجی زبان سو گروہ دو گیتی حتی کہ آپ نوے فصیح کلمات جو سمجھے جاتے اتنے عرصہ میں ادا کرتے۔ جتنے میں دوسرے تہو پر کلام کہتا تھا بچپن میں آنچر فرعون اور حضرت آسیہ کے روبرو موقع کلام کرینکا ارادہ کیا۔ اس لمحہ خدائی غرور جل (کو کر) کو آپ کا نعمت بنایا۔ اسے غلام۔ میں تجھے خدائی غرور جل اور اس کے رسول سونا واقف اور اللہ غرور جل کے دوستوں اور اس کے پیغمبروں کے وارثوں اور خلیفوں جو زمین پر ہیں نا آشنا دیکھتا ہوں۔ تو حقیقت سے عاری اور پتھر بے پرند (یعنی خالی) ہے ایک گہر ہے خالی اور ویران ایک درخت ہر خشک۔ پتے گرے ہوئے۔ بندے کی دل کی عمارت اسلام پہ اسکی حقیقت نے تسلیم کو اپنے میں ثابت کرینے ہے۔ سب کو خدائی غرور جل کے سپرد کر دے۔ وہ تیری نفس اور سر غیر کو تیرے حوالہ کر دے گا۔ دل کے ساتھ اپنی وجود اور خلقت کو چھوڑا اور اس کو سامنے آنے پر نہ ہو کر کھڑا ہو۔ جب خدائی غرور جل تجھے لباس پہنائے اور خلعت عطا کرے اور خلعت بطور بھیجے تو اس کے امر کے بموجب خوشنودی رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور بھیجے والے کی اپنی اور اس کے درمیان اطاعت کر۔ پہر اس کے حکم کا منتظر کھڑا رہ اور جس چیز کا حکم کرے اس سے موافقت کر۔ اس سے موافقت کر۔ جو شخص خدائی غرور جل کے غیر سے مجبور ہوا۔ اور اس کے سامنے دلو باطن کے قدموں پر کھڑا ہوا تو گویا اسنے زبان حال سوا یا کہا جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ وَخَلِّتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِيُخْرِجَنِي (ای خدا میں نے تیری طرف جلدی کی تاکہ تو راضی ہو) میں دنیا و آخرت اور کل خلقت سے علیحدہ ہوا۔ اور اسباب کو دور کیا۔ اور ربوں کو چھوڑا اور تیری طرف جلدی کرتا ہوا آیا۔ تاکہ تو راضی ہو۔ اور میرے لیے قصور بے خلقت کا ہونیکو بخند کر۔ اے جاہل تجھ میں اور اس میں بڑا فرق ہے۔ تو اپنے نفس اور دنیا اور حرص کا بندہ۔ تو مخلوق کا بندہ انکو شریک بنایا واللہ ہے۔ اس لئے کہ تو ضرور نفع میں انکو دیکھتا تو جنت کا بندہ اس میں داخل ہونے کی امید رکھتا اور تو دوزخ کا بندہ اس میں داخل ہوتے

وڑتا ہے تم سب دلوں اور انگھون کے پہیرنے والے اور چیز و نحو امر کن کو ساتھ بنائیو
 سے بہت فاصلے پر ہو۔ اے بندے! اپنی عبادت پر مغرور نہ ہو۔ اور گھنڈہ نکر جلا غول
 سے اسکی قبولیت کا سوال کر۔ اور ڈر اور خوف کر۔ کہ انکو تیرے غیر کی طرف نقل و حرکت
 کس چیز نے اس سے ہٹا دیا اس سے کہ وہ تیری عبادت کو کہہ دے کہ گناہ ہو جا اور تیری
 کو کہہ دے کہ کدورت بن جائے خدای غرور کو پہچاننا کسی چیز کے ساتھ نہیں ٹھہرتا۔ اور کسی چیز
 مغرور نہیں ہوتا۔ وہ امن میں نہیں ہوتا جب تک کہ دنیا سے اپنا دین سلامت اور جو اسکے اور
 خدای غرور کے درمیان ہو اسے حفاظت کے ساتھ لیکر نہ نکلا جائے۔ اے قوم۔ دلی علی
 اور اخلاص کو لازم پکڑو۔ کمال اخلاص خدای غرور کے غیر کو ملحوظ نہ رکھئے سچ اور خدا
 غرور کی معرفت اہل ہے میں تم میں سے اکثر کو نہیں دیکھتا مگر اقبال و انحال اور جلوت و غلوت
 میں کاذب۔ متہین ثبات نہیں۔ تمہارے قتل بے فعل اور فعل بے اخلاص میں۔ اگر تو فریب
 کیا تو تجدید نہیں وہ کسوٹی جو میرے پاس ہے تجھے پر کہہ لیگی تجھے کیا فائدہ۔ تیری مرضی ہے کہ
 خدای غرور تجھے قبول کرے اور پسند فرمائے۔ جلدی ہی تیرا ربڑہ سیم گھیلانے اور آگ روشن
 کر نیکی دقت رسوا ہو گا۔ کہا جائے گا یہ سفید ہے یہ سیاہ قلعی قیامت کے روز سب کے ٹانگے لگا
 تیرے ساری اعمال کو جن میں نے نفاق کیا ہے کہا جائیگا خدای غرور کے غیر کے لہو جو عمل ہو
 وہ باطل ہے نہ عمل کرو۔ اور محبت کرو۔ اور رفیق بناؤ اور اسکو طلب کرو جسکی مانند کوئی
 چیز نہیں۔ اور وہی سننے والا دیکھنے والا ہے۔ نفی کرو پہر ثبات۔ اس سے اس امر کو نفی کرو جو
 اسکے لائق نہ ہو اور اسکے لئے سوہ امر ثابت کرو جو اسکے لائق ہو یعنی وہ جو اسنے اپنی لہو پسند
 کیا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے لئے پسند کیا۔ جب تم یہ کرو گے تو تمہاری دلوں سے
 تشبیہ اور تعطیل دور ہوگی خدای غرور اور اسکے رسول اور اسکے نیک بندوں کو انکو زبرد
 جاننے اور انکی تعظیم کرنے اور عزت کرنے سے ساتھ رہو۔ اگر نجات چاہتے ہو تو تم میں کوئی
 میرے پاس نہ آئے۔ مگر اچھے ادب سے۔ در نہ نہ آئے۔ تم فضولیات میں مصروف رہتے ہو۔

فضول کو چھوڑ دو۔ یہ گھڑی جس میں تم میرے پاس سوجھو ہو اس میں اکثر دفعہ مجلس کے درمیان آپ بھی سوجھتے ہیں جو تمہاری عقلوں اور فہموں سے باہر۔ اسکی عزت کرتے اور چہا ادب کا لازمی پادار ہے اپنے پکائے ہوئے کو۔ اور نابالائی اپنی ردیوں کو جانتا ہو اور صالح اپنی صنعت کو پہچانتا ہو۔ اور صاحب دعوت دعوت کی طرف بلائے گئے۔ اور اس میں حاضر ہونے والوں کو پہچانتا ہو۔ دنیا تمہاری دلون پر چھا گئی اسلئے تم کسی چیز کو نہیں دیکھتے۔ اس سے بچو۔ وہ اپنے نفس پر تہمت لگاتے ہیں بعد دیگرے تم کو متوقع دیگی اور انجام کار غم کو فرج کر ڈالیگی۔ تمہیں اپنے شراب و شینگھ ملائیگی یہ تمہارے ماتھے پاؤں کاٹ ڈالے گی۔ اور تمہاری انگلیں باندھی کر دیگی جب نشا تر جا بگاڑا ہو ش کر دو گے تو دیکھ لو گے جو اسے تمہارے ساتھ کیا۔ دنیا کی محبت اور اسکے پیچھے دوڑنے اور اوپر اس کے جمع کرنے پر حرص کرنے کا انجام یہ ہو گا۔ اسکا کام یہی ہو گا۔ اس سے بچو۔

اے بند۔ جب تو اس سے (یعنی دین سے) محبت رکھ کر تو کتنے نجات نہیں اور تو خود اپنی عقل کی محبت کے مدعی تیری لہو نجات اور محبت نہیں جب تو آخرت اور خدا کے سوا کسی اور سے محبت رکھتا ہو خلاصہ بھوکہ محب عارف دنیا و آخرت اور غیر خدا سے محبت نہیں رکھتا جب تک محبت کامل اور حقیقی ہو جاتی ہو تو دنیا سے اسکا بہرہ خوشگوار اور کافی طور سے آجاتا ہے۔ اور اس طرح جب آخرت کو پہلے تو وہ تمام ہے اسنے اپنی پیٹھ کے پیچھے چھوڑا خدائی غرور مل کر ڈرنا پر اپنی سے پہلے ہو چکا ہوا دیکھ لیتا ہے۔ اسلئے کہ اسکو اسنے صرف خدائی غرور کی ذات کے لئے چھوڑا۔ اسکے دوست تمام چیزوں سے اپنا فیصلہ جاتے ہیں اور اس سے کنارہ کرتے ہیں۔ دل کے خط باطنی ہیں اور نفس کے خط ظاہری۔ پس دل کے خط حامل نہیں ہوتا مگر نفس کو اپنے ظنون سے روکنے کے بعد جب روکا جائے تو خط قلب کے دروازے کھلتے ہیں۔ بیان تک کہ جب دل اپنے ظنون پر خدائی غرور سے راضی ہو جاتا ہو تو نفس کیلئے رحمت آتی ہے۔ اور اس بند کو کہا جاتا ہے کہ اپنے نفس کو قتل نہ کر۔ اس وقت اسکے خطوط (بہرے) لجاتے ہیں اور وہ مطمئن ہو کر اٹھ بیٹھا ہو اس شخص کی محبت جو کچھ دنیا کی رغبت دیتا ہے

چھوڑ دے اور اسکی محبت طلب کر جو نیچے اس سے پہر تاہی۔ جس میں کی طرف مال ہوتی ہو۔
 براہیک دیکھ کر دیکھتاہی محبت محبوب کی جتنی کہ اپنے محبوب کو انکی پاس پاتاہی۔ خدا کو دوست آپس
 میں محبت رکھتے ہیں اسلئے یقیناً وہ ان سے محبت کرتا۔ اور انکی امداد کرتا۔ اور انکو باہمی تقویت عطا
 کرتاہی خلقت کی دعوت پر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ نہیں ایمان توحید اعمال میں
 اخلاص کی طرف بلا تے ہیں۔ انکو اتہ پکڑتے اور انکو خدای غفور جل کر راستہ پر کھڑا کر دیتی ہیں جس
 خدمت کی مخدوم بناو جس فرحان کیا اسپر احسان کیا گیا۔ اور جو دیتاہی دیا جاتاہی جب تک کہ
 لئے عمل کرے گا توکل تیرے لئے آگ ہوگی۔ جیسا کرے گا پائے گا۔ جیسے تم ہو کر دیکھو ہی تمہارے عمل
 تم پر اعمال ہونگے۔ تو دوزخیوں کے کام کرتا اور خدای غفور جل سے بہشت کی امید رکھتاہی۔ علونکے
 بغیر توحشت کی سطح آرزو کرتاہی۔ جنت مانے دنیا میں دلونکے مالک ہیں۔ یعنی وجہ ہونے
 اپنے دلون کے ساتھ عمل کے۔ نہ فقط اعضا سے عمل بغیر دل کی موافقت کر کیا فائدہ دیتا
 ریاکار اتہ پاؤن سے عمل کرتاہی اور مخلص دل و راتہ پاؤن دونوں سے اعضا ظاہری
 سے ہلو دیکے ساتھ عمل کرتاہی۔ مومن زندہ ہو اور منافق مردہ۔ مومن خدا غفور جل کو لئے عمل
 کرتاہی اور منافق خلقت کے لئے اپنے عمل پر تعریف اور عطا چاہتاہی۔ مومن کا عمل
 ظاہر و باطن خلوت و جلوت۔ فراخی اور تنگی میں یکساں ہوتاہی اور منافق کامر و جلوت
 میں۔ فراخی کو دقت عمل کرتاہی۔ جب تنگی آتی ہو تو کوئی عمل نہیں۔ خدای غفور جل کے ساتھ
 اسکی محبت اور اقد غفور جل اور اس کے رسولون اور کتابون پر اسکا ایمان نہیں۔ وہ مشرک
 اور حساب کا ذکر نہیں کرتا۔ اسکا اسلام اسلئے ہے کہ اسکا سر اور مال دنیا میں بچا رہے نہ
 اس لئے کہ آگ سے جو خدای غفور جل کا عذاب ہے۔ آخرت میں نجات پائے۔ تو کوئی کہ
 روبرو نماز پڑھتا۔ اور روزے رکھتا۔ اور علم پڑھتاہی اور جب لئے عائدہ ہوتاہی تو اپنے عمل
 اور کفر کی طرف لوٹتاہی۔ اسے خدا ہم اس حالت سے پناہ مانگتے ہیں۔ اور دنیا و آخرت میں
 تجھ سے اخلاص کا سوال کرتے ہیں قبول فرما یا۔ اسے بند مومن میں انخلاص کرے

عمل اور خلق اور خالق سے اسکا عوض مانگنے سے نظر اٹھالے خدای غفور جل کے لئے عمل کرنے اور اسکی نعمتوں کے لئے۔ تو ان لوگوں میں سے ہو جو اسکی ذات چاہتی ہیں۔ اسکی ذات طلب کرتا کہ تجھ بلجائے۔ جب وہ بلجائے گی تو دنیا و آخرت میں جنت بلجائے گی۔ یعنی دنیا میں اسکا قرب اور آخرت میں اسکا دیدار اور جزا سے موعودہ جو جمع شدہ اور گروی ہے۔ ای بندو اپنا نفس اور مال اسکی قدر اور حکم اور قضا کے ماتہ میں سپرد کر دے۔ چیز خریدار کو دیدار وہ کل تجھ اسکی قیمت دیدیگا۔ اسے اللہ کے بندو! اپنے قیمتی نفس اور قیمت دار چیزیں اوسکی سپرد کر دو۔ اور یہ کہو کہ نفس اور مال اور بہشت اور اس کے سوا اور سب تیرا ہی ہے۔ ہم تیرے بغیر کچھ نہیں چاہتے ہمسائے کو گہر سے پہلے۔ اور رفیق کو راستے سے پہلے تلاش کر۔ ای کہ تو جنت کو چاہتا ہے۔ اسکی خرید و فروخت اور عمارت آج ہی نہ کل۔ اس کی نہروں کو زیادہ کر اور ان میں پانی کو آج جاری کر۔ نہ کل۔ اسے قوم۔ قیامت کے روز اور آنکھیں پٹ جائیں گی۔ وہ ایسا دن ہے۔ جس میں قدم پھیلین گے۔ مومنوں سے ہر ایک اپنی ایمان اور تقویٰ کے قدموں پر قائم رہے گا۔ قریبوں کا ثابت رہنا ایمان کے مقدار کے موافق ہے۔ اسروز اپنی باتہ کا ٹیکا کہ میں نے ظلم کیوں کیا۔ یفسد اپنے ماتہ کا ٹیکا کہ کیوں فساد کیا۔ اور اصلاح نہ کی۔ اپنی آقا سہ کیوں بہا گا۔ اسے غلام عمل پر مغرور نہ ہو۔ اس لئے کہ اعمال کا اعتبار خاتون پر ہے۔ خدا عزوجل سے ہمیشہ سوال کرتا رہ۔ کہ وہ تیرا خاتمہ اچھا کر دے۔ اور اس کے نزدیک پسندیدہ گا۔ جن آدمین تیرے روح کو قبض کرے۔ بختیارہ۔ بہر بختیارہ اس سے کہ توبہ کرنے کے بعد اسکو توڑ دیا اور پہر گناہ کی طرف لوٹے۔ توبہ سی کسی کہنہ والے کے کہہ پر نہ بہر نفس و رہو اور طبع موافق ہو کر اپنے مولیٰ عزوجل کی مخالفت نہ کر۔ آج تک جو ہوا سو ہوا۔ کل اگر تو نے خدای غفور جل کی نافرمانی کی تو تجھے بے نصیب و سبے بد چھوڑ دے گا۔ ای خدا انی عبادت میں تیری مدد کر۔ اور انی نافرمانی میں بد نہ چھوڑ۔ **وَأَتَيْنَا فِي الدِّنِّ حَسَنَةً وَوَعَدْنَا حَسَنَةً وَوَقَّاعًا أَبَدًا** اور دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کرے۔ اور وعدہ کیا۔

اٹھا رہوین مجلس اپنے خدا آپے راضی ہو) سولہویں ذی قعدہ ۱۲۵۵ھ ہجری اتوار کی صبح کو براطین فرمایا: بالتحقیق خدا کی تجھے دو جہادوں میں ظاہری اور باطنی کی اطلاع دی ہے۔ بطنی نفس اور طبیعت اور شیطان کو مغلوب کرنا۔ اور گناہوں اور قصور و سببہ کرنا اور رائے ثابت رہنا اور شہوتوں اور حراموں کو ترک کرنا ہے۔ اور ظاہری کا فزون خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر دین اور مخالفوں سے لڑنا اپنی تلواروں۔ تیروں اور تیروں کا رنج اڑھانا۔ مارین اور مرین۔ جہاد باطنی جہاد ظاہر سے زیادہ سخت ہے۔ اسلئے کہ وہ کئی دفعہ واقع ہوتا ہے اور کیونکر زیادہ سخت نہ ہو وہ نفس کی خواہشوں اور حراموں کا ترک کرنا اور چھوڑنا اور شرعی امر و نہی کی تعمیل اور مہنیاسے باز رہنا جسے دونوں دونوں میں خدائی احکام کو تسلیم کیا ہے دینا و آخرت میں بدلہ ملا۔ شہید کے جسم میں زخم ایسے ہوتے ہیں۔ جیسے غم میں سے کیسے ہاتھ سے فصد کہ اسکا ذرا بھی درد نہیں ہوتا۔ اور مجاہد گناہوں سے توبہ کر نیوالے کے حق میں نفس کو مارنا۔ پیاسے کے سرو پانی پینے کی طرح ہے۔ صوفیا! ہم کو کسی چیز کی تکلیف نہیں دیتے مگر اس سوجھی عطا کرتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ اسکے لہو یعنی ہون کے لہو خدا کی طرف سے ہر ایک لمحہ میں امر و نہی ہے جو دل سے تعلق رکھتی ہیں عام خلقت اور منافقوں خدا و غرض اور اسکے رسول کے دشمنوں کے برخلاف۔ کہ وہ خدائی غرض کو نہ سمجھتے اور اس سے دشمنی رکھنے کے باعث دوزخ میں داخل ہونگے۔ کیونکہ نہ داخل ہوں۔ وہ دنیا میں خدا و غرض کی مخالفت اور اپنے نفسوں اور ہواؤں اور طبیعت اور عادت و شایین کی موافقت کرتے تھے۔ اور دنیا کو آخرت پر اختیار کرتے تھے کیونکہ دوزخ میں داخل نہ ہونگے حالانکہ انہوں نے قرآن کو سنا اور اس پر ایمان نہ لائے اور اسکے امر و نہی کی تعمیل نہ کی اور منہیات سے نہ رُکے۔ اے قوم! (درویشو) قرآن پر ایمان لاؤ۔ اور اس پر عمل کرو خالص عمل کرو۔ علموں میں ریا اور رفاق نہ کرو۔ اور ان سے خلقت میں تعریف اور عذر نہ مانو خلقت میں وہ لوگ نہایت کم ہیں جو قرآن پر ایمان رکھتے اور صرف خدا کے لہو اس پر

عمل کرتے ہیں۔ ایسا غلط مخلص کم اور منافق زیادہ ہیں۔ تم خدائی غزوہ جل کی عبادت میں کیسے
ہو اور اس کے دشمن کی اطاعت میں کیسے چسٹت۔ تمہارا دشمن صرود ہو اور ارا و شیطان ہو
صوفیا۔ یہ تمنا کرتے ہیں کہ خدائی غزوہ جل کی تکالیف سے خالی نہ رہیں۔ انہوں نے جاننا کہ اس کی تکالیف
اور قضا و قدر پر صبر کرنے میں دنیا اور آخرت کو درمیان بہت بہتری ہے۔ اس کے نفع اور تبدیلی
کی کبھی صبر اور کبھی شکر اور کبھی قرب اور کبھی بعد اور کبھی تکلیف اور کبھی آرام اور کبھی فنا اور
کبھی فقر اور کبھی تندرستی اور کبھی بیماری میں موافقت کرتے ہیں۔ انکی تمام آرزو دلوں کو خدا
غزوہ جل کے پاس رکھنا ہے۔ یہ انکے نزدیک سب سے زیادہ ضروری چیز ہے۔ وہ اپنی اور خلقت
کی خدائی غزوہ جل کے آگے تسلیم تمنا کرتے ہیں۔ وہ ہمیشہ مخلوقات کی بہلائیوں کا خدائی غزوہ جل
سے سوال کرتے ہیں۔ اسے عزیز صبح بن۔ فصیح بن جائیگا۔ حکم میں صبح ہو علم میں فصیح ہو
باطن میں صبح ہو۔ ظاہر میں فصیح ہو جائیگا۔ تمام سلامتی خدائی غزوہ جل کی اطاعت میں ہے یعنی
اسکے تمام امور کی تابعداری۔ اور جس سے اسے کسے فرمایا باز رہنا اور جہاں سے منع فرمایا
اور صبر کرنا۔ جس نے خدائی غزوہ جل کے حکم کو مانا اسکا مقبول ہوا۔ اور جس نے اسکی اطاعت کی
تمام خلقت اسکی مطیع ہو گئی۔ اسے درویش بر کہا مان۔ میں تمہارا ناصر ہوں۔ میں اپنے
ان حالات میں جن میں کہ ہوں اپنے وجود اور نعم سے کنارہ کش ہوں۔ اور انکے میں اپنے
وجود اور نعم میں خدائی غزوہ جل کے حکم کو سیر کرتا ہوں مجھے ہمت نہ لگاؤ۔ میں تمہاری مدد
چاہتا ہوں جو اپنے لئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْکَمَلُ الْمُؤْمِنُ اِیْمَانُ نَحْتِ
یُرِیدُکَ لِیَحْیَیَہُ الْمُسْلِمُ مَا یُرِیدُ لِنَفْسِہِ (مومن کا ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک
کہ اپنے مسلمان بھائی کے فحش و فحش نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے) ہمارا میر۔ ہمارے میں ہمار
زرگ۔ ہمارے پیشوا ہمارے سیفر۔ اور ہمارے شفیع۔ آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لیکر قیامت
تک کے فیوض اور رسولوں۔ اور صدیقوں کے پیشوا کا یہ قول ہے۔ اپنے اس شخص سے جو
اپنے بھائی مسلمان کے لئے وہ چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو ایمان کمال کو فانی ہو جائیگا

جب تو اپنی لہو کھدیز طعام اور اچھی پوشاک اور عمدہ مکان اور خوبصورت پہرہ اور زیادہ دل سحریت رکھو اور اپنی بہائی مسلمان کو لہو اسکے برخلاف تو تو کمال میان کے دعویٰ میں جھوٹا ہو۔ ایسے مکر تیرا کیا فقیر اور عیال محتاج اور مال قابل زکوٰۃ اور ہر روز نفع زائد اور قدر تیری حاجت کو ملوث کچھ دیر ہی تو پھر اپنے خیرات نہ کرنا۔ انکو فقیر پر راضی ہوتا ہے جب نفس ہو اور شیطان سے ساتھ ہے تو تجھے یقیناً نیکی کرنی آسان نہیں۔ قوتِ حوصلہ اور کثرتِ امید اور محبتِ دنیا اور قلبِ تقویٰ اور ایمان تجھ میں موجود ہے۔ اور تو اپنی نفس اور مال و خلقت سے مشرک بن رہا ہے۔ تجھے خبر نہیں جس میں دنیا کی رغبت زیادہ اور اسکی حرص سخت ہوئی اور اسنے موت اور خدا کو غور و دل کے دیدار کو بھلایا اور حرام و حلال میں فرق نہ کیا۔ تو ان کفار کے مشابہ ہوا جنہوں نے کہا (ان ہی الکافران اللہ ینامون و یضحیٰ و ما یفککون) (اللہ مقرر ہے ہاری دنیا ہی کی حیاتی ہے کہ مرتے ہیں اور زندہ ہوتے ہیں۔ اور نہیں مارتا ہم کو مگر زمانہ) گویا کہ تو بھی انہیں سے ایک ہو مگر (فرق یہ ہے کہ تو ایمان سوار استہ ہوا۔ اور اپنا خون شہادت میں یعنی شہداء لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد عبیدہ و رسولہ) (میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا عبادت کر لائق کوئی نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکا بندہ اور رسول ہے) کلمہ شہادت سے بچا لیا۔ اور نماز و روزے میں بطور عادت مسلمانوں سے متفق ہوا ہے) لوگوں پر ظاہر کرتا ہے کہ میں متقی ہوں۔ اور ردِ فاجر ہو۔ یہ تجھے کیا فائدہ دے گا۔ اگر قوم دین کو بہو کہتے ہیں یا اس برداشت کرنا اور رات کے وقت حرام افطار کرنا تمہیں کیا فائدہ دیگا۔ ذکر و روزہ رکھتے ہو اور انکی عفت نافذ کرتے ہو۔ حرام کھانیاں والو۔ دن میں اپنی نفسوں کو پانی میں نہ دھو رکھتے ہو اور مسلمانوں کو خون سے افطار کرتے ہو۔ اور تم میں ایسی ہی ہیں جو دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو نفس منجور کرتے ہیں۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا لا تھلکوا فی رمضان ما عظموا الشھر رمضان (میری امت ذلیل نہ ہوگی جب تک کہ ماہِ رمضان کی بزرگتری اور تعظیم بجالائے گی) اور اسکی تعلیم اس میں پرہیزگاری اور خدا و شے کی

حفاظت کے ساتھ روزہ رکھتا ہے۔ اسے بند ہے۔ روزہ رکھ کر اور جب فطار کرے تو اپنی
 کہانے میں سے فقیروں پر بھی خیرات کر۔ اکیلاست کہا کیونکہ جس نے اکیلے کہا یا اور نہ کہلایا
 اور سپہ فقیری اور مسکینی کا خوف کیا جاتا ہے۔ اس قوم۔ تم میرا تمہاری ہمسایہ کے اور دوستوں کے
 مومن ہو۔ تمہارا ایمان صحیح نہیں۔ تمہاری پاس اپنی اور عیال سے بچا ہوا بیت سا کہانا ہوتا ہے
 اور سائل دروازے پر کھڑے ہو کر بے نصیب چلا جاتا ہے۔ جلدی بچے اپنا آپ معلوم ہو بنایا جاتا ہے
 ہے کہ تو دیسا ہی ہو جائیگا اور جیسا تو نے اسکو باوجود بیکار کی طاقت کے روک لیا۔ روک لیا جائے گا
 تجھے افسوس تو کیوں نہ آتا۔ اور جو تیرے سامنے ہے اسکو اٹھایا اور اسے دیا اور دو حالوں
 یعنی کھڑے ہونے میں تو اسے اور عطا کو جمع نہ کیا۔ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سوالی کو اپنے ہاتھ
 دیتے اور راوندنی کو چارہ ڈالتے۔ اور بکری کو دو دہتے۔ اور بچے کو تیسے۔ تم اپنی متابعت کا
 اسطرح دعویٰ کرتے ہو حالانکہ اقوال اور افعال میں آپ کے مخالف ہو۔ تمہارا بڑا لمبا چوڑا دعویٰ
 ہے لیکن بے شہادت یا (تمہارا بڑا بول ہے) مگر بے دلیل۔ کہادت میں کہا جاتا ہے (یا تو فاضل
 یہودی بنجا۔ نہیں تو تورت پر فریفتہ ہو) اسطرح میں تجھے کہتا ہوں یا شریط اسلام حال
 نہیں تو یہ نہ کہہ کہ میں مسلمان ہوں) اسلام کی شریط کو لازم پکڑو۔ اسلام کی حقیقت یعنی خدا
 غور و حل کے آگے تسلیم کر لیں کہ لازم پکڑو آج خلقت کی غمخواری کر کل قیامت کو دن خدا غور و حل اپنی
 رحمت کے ساتھ تیری غمخواری کریگا۔ جو زمین پر ہیں ان پر رحم کر تاکہ وہ جو آسمان پر ہیں ان پر رحم
 کرے اور گفتگو کے بعد فرمایا جب تک تو اپنے نفس کے ساتھ ہر اس مقام تک پہنچے جتنا کہ اسے
 اسکی خواہشیں دیگا۔ تو اسکی قید میں ہے اسکا حق ہے پورا دے اور اسکو خواہش سے روک۔
 اسکا حق ادا کرنے میں اسکی حیاتی ہے اور اسکو اسکی خواہشیں دینے میں اسکی ہلاکت۔
 اسکا حق ضروری کہانا اور لباس اور پانی اور جگہ ہے جس میں وہ رہے اور اسکی خواہشیں
 لذت میں اور شہوت میں۔ شرع کے بموجب اسکا حق ہے۔ اور اسکی خواہشیں قدر اور سابقہ علم الہی چاہئے
 سپور کر۔ اسکو حلال کہلا۔ نہ حرام۔ شرع کے دروازہ پر بیٹھو۔ اور اسکی خدمت کو لازم پکڑو۔

نجات پائے گا۔ کیا تو نے خدای غودجل کے کلام کو نہیں سنا۔ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ
وَمَا نَهَاكُمُ عَنْهُ فَانْتَهُوا (جو کچھ رسول تمہاری پاس لائے اسکو لو اور جس سے منع کر دے
باز رہو۔) تھوڑے پر ممبر کرو) اور نفس کو اس پر ٹھیراؤ اور اگر سابقہ تعذیر اور علم کے ماتھے سے زیادہ
ایکگا وہ تیرے ہے۔ جب تو تھوڑے پر قناعت کرے گا تو تیرا نصیب تجھ سے فوت اور ملاکت ہوگا۔
امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے مومن کے لئے اس قدر کافی ہے جس قدر کہ غنیہ (دکری کے
بچے) کے لئے خشک گھاس کی ایک ٹہنی اور پانی کا ایک گھونٹ مومن زاد بنا تا ہے اور منافق تین
مومن اسلئے زاد لیتا ہے کہ وہ راستہ پر ہے۔ ابھی منزل تک نہیں پہنچا اسنے جاننا کہ میرے لئے منزل میں
میری ضروریات موجود ہیں اور منافق کی کوئی منزل اور کوئی مقصود نہیں دونوں اور مہینوں
کیسے ضایع کر ڈالتے ہو۔ عروں کو بے فائدہ ختم کرتے ہو میں دیکھتا ہوں کہ تم دنیا میں خسار نہیں
اٹھاتے بلکہ دایان میں اسکا عکس کر دو فائدہ اٹھاؤ گے۔ دنیا نے کسی سے وفائ نہیں کی اور اس طرح
تم سے بھی وفا نگر لگی۔ اے قوم کیا تمہاری پاس خدای غودجل کی طرف سے ہمیشہ زندہ رہنے کا
مشک لکھا ہوا ہے تم کیسے بے فکر ہو۔ جو شخص غیر کی دنیا۔ اپنی آخت کو بگاڑ کر آباد کر تا ہے اور پھر
دین کو برباد کر کے دوسرے کے لئے مال جمع کرتا ہے۔ وہ خدای غودجل کا مخالف ہے۔ اپنے جیسے
مخلوق کی رضا حاصل کرنے کے لئے اسکا غضب سر پر لیتا ہے۔ اگر وہ جانے اور یقین کرے کہ میں
تھوڑے عرصہ میں مر جاؤں گا۔ اور خدای غودجل کے سامنے حاضر ہوں گا۔ اور میرے
اعمال کا حساب لیا جائیگا تو اپنے اکثر اعمال سے توبہ کر دی۔ تقان حکیم سے روایت ہے کہ اپنے خدای
رحمت ہو کہ اسنے اپنے بیٹے کو کہا۔ اے بیٹا جس طرح تو بیمار ہو جا تا ہے اور نہیں جانتا کہ
کس طرح بیمار ہوتا ہے۔ اسی طرح مر جائیگا اور نہ جانیگا کہ کس طرح مرا۔ میں تم کو ڈراتا اور منع کرتا۔
سچوں اور تم نہ ڈرتے ہو نہ باز رہتے ہو۔ اے نیکی سے غافل۔ دنیا میں شافلو۔ عطلدی ہی
دنیا تیرا غالب آئیگی۔ تمہارا گلا گھونٹ ڈالے گی۔ اور جو کچھ تم نے اس کے ماتھے سے جمع کیا
اور اس میں لذت اٹھائی وہ تمہیں مفید نہوگا۔ بلکہ وہ سب تم پر وبال ہوگا۔

آئے غلامِ حمله کر (اور لڑائی ترک کر۔ کلمات کی بھینین ہیں۔ جب لوگوں میں سرکشی نہ تھی ایک کلمہ کہا اور تو نے اسکا جواب دیا۔ اسطرح اوسنے حتیٰ کہ تمہارے درمیان جنگ واقع ہوا خلقت میں سے نہایت ہی کم ہیں جو خلقت کو خدای غرور جل کے دروازے پر ایجانے کے لائق ہیں۔ وہ اپنے حجت بن اگر انکی نہ مابین گے، وہ مومنین کے لئے نعمت ہیں۔ اور خدای غرور جل کے دشمنوں منافقوں کے لئے عذاب۔ اے خدا ہمیں توجہ سے موعظ کر۔ اور خلقت اور بنو غیر سے قناہونے کی دہونی دے۔ اے موحیدین۔ اے مشرکین خلقت میں سے کچھ کے ہاتھ میں کچھ نہیں کے سب عاجز ہیں۔ کیا مالک اور کیا غلام۔ کیا بادشاہ اور کیا غنی اور کیا فقیر سارے کے سارے خدای غرور جل کی تقدیر کے قیدی ہیں۔ انکے دل کے ہاتھ میں ہیں۔ انکو پکڑنا ہے جسٹج چاہتا ہے۔ اُس جیسا کوئی نہیں۔ وہی سُننے والا۔ اور دیکھنے والا ہے۔ اپنے نفس کو فریہ نہ کرو۔ وہ تمہیں اسطرح کہا جائیگا جسے کہ کوئی شخص کاٹنے والے کٹے کو ٹیکر بلے اور موٹا تازہ کرے۔ اور خلوت میں رکھے۔ پس یقیناً وہ اسے کہا جائیگا۔ نفسو نکو مطلق العنان اور انکی چہرہ یوں کو تیر نہ کرو۔ اسلئے کہ تمہیں ہلاکت کے داؤن میں ڈالیں گے اور دہو کہ دینگے انکے مادے کو نکالو اور انکو شہوات میں نہ لگاؤ۔ وَفَاِتَاَنِ الدِّیْنَ حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَاكَ ابَ النَّارِ۔ (اور دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا فرما۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

انیسویں مجاہدس۔ اپنے (خدا آپے راضی ہو) اٹھارہویں ماہ شوال ۱۱۸۷ھ بمجرى منگل کے بروز عشا کے وقت مدرسہ میں فرمایا۔ اگر (بالفرض) خدای غرور جل بہت دوزخ نہ بنانا تو بھی لائق تھا کہ اُس سے خوف کیا جاتا۔ اور امید رکھی جاتی۔ اُسکی اطاعت کرو۔ اوسکی ذات کے طلب کرنے کے لئے اوسکی عطا اور عذاب کا خیال نہ کرو۔ اوسکی اطاعت اسکے امر کو ماننے اور نہی سے باز رہنے اور تقدیر یوں پر صبر کرنے سے ہے۔ اوسکی رحمت لاؤ اور اوسکی آگے زاری کرو۔ انکھوں اور دلوں کے آئینہ ہا کر اوسکے آگے قبول نہو۔ رونا عبادت ہے۔

اور حد درجہ کی عاجزی۔ جب تو توبہ اور نیک نیتی اور پاکیزہ اعمال پر مری تو خدا غر و جل تجھ نفع دیگا۔ اور غلاموں کی خزار کا دالی ہوگا۔ اس لیے کہ وہاں (یعنی قیامت کے روز) اسکے تابع اور نکلے لئے کوئی اور ایسا نہیں جو اس کی رحمت اور شفقت کو ظاہر کر دینا اور عزت میں اس سے محبت کرے۔ اس کی محبت کو سب چیزوں کی ضروری جان بچھو اسکے سوار کوئی چارہ نہیں ہی ہو جو تجھ کو فائدہ دیگی۔ خلقت میں ہر ایک تجھ کو اپنی چاہتا ہے اور خدا ہی غر و جل تجھ سے ملے چاہتا ہے (ای درویشو) مگر یہ نفسِ خدا ہی دعویٰ کرتے ہیں اور ہمیں خبر نہیں اس لئے کہ وہ خدائے غر و جل پر جبر کرتے اور جسے وہ نہیں چاہتا اسے چاہتے اور جس سے وہ محبت نہیں کرتا بلکہ اس کا دشمن شیطان مردود محبت کرتا ہے۔ اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اور جب کوئی بلا آجائے تو نفرت اور مہمہ نہیں بلکہ مقابلہ اور جھگڑا کرتے ہیں۔ انہیں التسلام (یعنی مان لینے) کی کوئی خبر نہیں صرف اسلام کے نام پر قانع ہیں۔ اور یہ انہیں نفع مند اور کچھ فائدہ بخش نہیں۔

اسے غلام بنا ڈرتا رہ اور نہ ڈرتے ہیں۔ جتنی کہ تو خدا ہی غر و جل سے ملے اور تیری دل اور جسم کے قدم اسکے سامنے قرار پکڑیں۔ اور وہ امن کا فرمان تیری باتہ میں دیدے۔ اس وقت تجھ کو مذہب لائق ہے۔ جب تجھ کو امن دے تو اسکے پاس بہت سی سیلابی پانی لگا۔ جب امن دیا ہمیشہ کے لئے کیونکہ وہ اپنے ہمہ کو واپس نہیں لیتا۔ خدا ہی غر و جل جب کسی بندے کو برگزیدہ کرتا ہے تو اپنا مقرب اور نزدیک بنا لیتا ہے۔ اور جہوت اس پر خوف غالب آئے تو اسے دور کرتا اور اسکے دلو بالین کو اطمینان بخشتا ہے۔ یہ دونوں کا درمیانی راز ہوتا ہے (تجھ پر افسوس) اسے جاہل۔ خدا سے پرتا۔ اور اسے اپنی دل کی پیٹھ کے پیچھے چھوڑتا۔ اور خلقت کی خدمت میں مشغول ہوتا ہے۔ درویش خدا سے غر و جل کی خدمت میں مشغول ہوئے۔ پس اپنی ان کے دل اپنے پاس کر لئے اور اپنا آپ اوکو بتلایا۔ انہوں نے سچاں لیا یا نہیں کوئی جب خدا غر و جل کو پہچانتا اور نفس و ہوا و طبیعت اور شیطان کی لڑائی سے فارغ ہوتا اور ان کا اور دنیا سے مخلصی پاتا اور خدائی غر و جل اسکے لئے اپنے قرب کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

تو کسی شغل کو مانگتا ہے جس میں مشغول رہے۔ پس اسکو کہا جاتا ہے کہ پیچھے کی طرف لوٹ اور خلقت کی خدمت میں مشغول ہو اور انہیں ہماری راہ بتا۔ ہمارے طلبوں اور مریدوں کی خدمت کو ہم درویشوں کے حالات سے غافل ہو۔ ہم ان نفسوں کے راضی گرینیں جو تمہاری دشمن ہیں۔ ان کو راسخے ملاتے ہو۔ عورتوں کو راضی کرتے اور خدائی غرضوں کو غصہ کرتے ہو خلقت میں سے بہت ایسے ہیں جو اپنی عورتوں اور اولاد کی خوشنودی کو خدا غرضوں کی خوشنودی پر تعلیم کرتے ہیں۔ میں تیری حرکات و سکنات اور بڑا ریح نفس اور بیوی اور اولاد کے لئے دیکھتا ہوں۔ اور خدا غرضوں کی بجائے کوئی خبر نہیں (تجہ پر انوس) تو او میوں میں شمار نہیں کیا جاتا۔ انسان انسانیت میں کامل خدائی غرضوں کو سوا کسی کو کہ کوئی عمل نہیں کرتا۔ تحقیق تیرے دل کی آہمیں اندھی اور تیرے باطن کی صفائی نکدر ہے۔ اور تو خدا غرضوں سے پردہ میں ہے اور تجھ خبر نہیں اسی واسطے انہیں سے بعض کو کہا خدا کا ان پر سلام ہو۔ ان محبوبوں پر انوس ہے جنکو اپنی محبوب ہونیکا حال معلوم نہیں (تجہ پر انوس) تیرے کام میں ٹوٹا ہوا شیشہ ہے۔ اور تو جہالت کے باعث لالچ اور شہوت اور حرص و ہوا کے غلبہ سے کہنا لگتا ہے ایک گٹھی کے بعد تیرا سداہٹ جائیگا۔ اور تو مر جائیگا۔ یہ سب بلائیں اپنی مولیٰ غرضوں سے دور رہنے اور اس کے غیر کو اختیار کرنے سے ہیں۔ اگر تو خلقت کو جانے تو اسے دشمنی اور اپنی خالق سے محبت رکھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اخبرنقلد (آزمائو اس دشمن جائیگا) تو آزمائش کو بغیر محبت اور عداوت رکھتا ہے آزمائنا عقل کا کام ہے اور تجھ میں عقل نہیں۔ آزمائنا دل کا کام ہے اور تیرا دل نہیں۔ دل فکر کرتا۔ اور ذکر کرتا اور نصیحت کرتا ہے۔ قبل شہدہ فرمایا۔ اَلَا اِنِّیْ ذَا لَکَ لَکَرِیْمٌ لَمَّا کَانَ لَہُ قُلُوبٌ وَاَفْیَ النَّفْعِ وَهُوَ شَمْسٌ سَیِّدٌ (تحقیق اس میں نصیحت ہے اسکو کہ جکا دل ہے یا حضور سو کان لگاتا ہے۔) عقل دل اور دل باطن اور باطن فنا ہو گیا۔ اور فنا وجود حضرت آدم علیہ السلام و باقی ہمزو نہیں۔ شہوتیں اور رغبتیں نہیں۔ مگر وہ اپنی نفسوں کی مخالفت کرتے اور اپنی غرضوں کی رضا طلبتے ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام نے جنت میں ایک ہی خواہش کی اور ایک ہی لعش کی پہنچوہ کی اور باوجود
 نہ پہنچوہ کی خواہش محمود تھی اسلئے کہ انہوں نے خدا کے قریب علموہ ہونا نہ چاہا۔ اور انبیاء علیہم السلام
 اپنے نفسوں اور طبیعتوں اور شیاطین کی مخالفت کرتی رہے حتیٰ کہ اپنے نفسوں سے بہت جہاد کرنے
 اور انکو تکلیف دینے کے باعث از روئے حقیقت فرشتوں سے نکلے انبیاء اور رسول اور اولیاء
 صبر کرتے ہیں۔ غم بھی ممبر کرنے میں انکی موافقت کرو۔ (اسے غلام) اپنے نفس دشمن کیے مارنے پر
 صبر کر۔ جلدی بھی تو اسے مارے گا۔ اور قتل کر ڈالیگا۔ اور اسکا اسباب لے گا۔ پھر تجھے بادشاہ
 بکطرف سے خلعت اور جاگیر میں ملین گے۔ اسے غلام اسی کر کہ تو کیکو اذیت نہ پہنچا اور یہ کہ
 تیری نیت ہر ایک کے لئے نیک رہے۔ مگر اسکے لئے جھکے واسطے شرع نے اندادینے کا حکم دیا
 اور اسے اذیت پہنچا عبادت میں داخل ہو۔ عقلمند کجیب۔ صد یقون کی کرنا پہنچوہ کی گئی اور انہوں
 نے اپنے نفسوں پر قیامت برپا کر دی۔ اپنی ہمتی کے ساتھ دنیا سے کنارہ کش ہوئے۔ تصدیق
 کے باعث ہلی صراط پر سے عبور کر گئے۔ اپنی دلوں کے ساتھ چلے۔ حتیٰ کہ جنت کو دروازہ پر کھڑے
 ہو گئے۔ راستہ پر کھڑے ہوئے اور کہا کہ ہم کیلئے نہ کہاتے ہیں نہ پینے ہیں۔ اس کو کہو کہ ہم
 اکیلا نہیں کہاتے۔ پس وہ دنیا کی طرف پس پا ہوئے۔ لوگوں کو خدای غر و جل کی طرف دعو کرتے
 ہیں اور انہیں دہان کی خبر بتلاتے ہیں۔ اور انہیں امور کو آسان کرتے ہیں۔ جبکا ایمان تو ہی اور
 اعتقاد کامل ہو وہ اپنے دل کے ساتھ وہ سب باتیں قیامت کے متعلق خلی خدای غر و جل
 خبر دیں تو دل سے دیکھ لیتا ہے۔ بہشت اور دوزخ اور انکے درمیان کی چیزوں کو دیکھتا ہے۔ کرنا اور
 اسے سوا کر فرشتے کو دیکھتا ہے۔ سب اشیاء کی ماہیت کو دیکھتا ہے۔ دنیا اور اسکے زوال اور دنیا
 والوں کے حالات کا انقلاب دیکھتا ہے۔ خلقت کو قبروں میں مردوہ کی طرح دیکھتا ہے جب قبروں
 سے گزرتا ہے تو انہیں کی نعمت اور عذاب کو دیکھتا ہے۔ قیامت اور اسکے قیام اور موتوں کو
 دیکھتا ہے۔ خدای غر و جل کی رحمت اور عذاب کو دیکھتا ہے۔ فرشتوں کو کھڑے۔ اور نبیوں اور
 رسولوں اور ابدال و اولیاء کو اپنی امر سے پر دیکھتا ہے۔ جنت والوں کو آپس میں یارت کر دے

دو ذریعوں کو آپس میں عداوت رکھتے دیکھتا ہے جبکی نظر درست ہو وہ سرکی انگلیوں سے خلقت اور
 دلیکی انگلیوں سے زمین خدای غزوجل کے فضل کو دیکھتا ہے۔ اسکا انگوٹھ حرکت اور ساکن کرنا دیکھتا ہے
 یہ اللہ غزوجل کے دوستوں کی نظر غرت ہے۔ وہ لوگ کہ جب کبھی شمس کو دیکھتے ہیں اسکا ظاہر
 سرکی انگلیوں سے اور باطن دل کی انگلیوں سے اور اپنی مولیٰ غزوجل کو اپنی باطن کی انگلیوں سے
 دیکھتے ہیں جس نے خدمت کی مخدوم ہوا۔ جب تقدیر آتی ہے تو اس کے موافق ہوتے ہیں خواہ غشی
 یا تری خواہ زم زمین یا سخت زمین پر اٹھائے۔ یہ ٹھکانا لیا کر ڈا۔ غرت۔ ذلت۔ دولت مند
 فقیر۔ نذرستی۔ بیماری۔ میں اس کے موافق ہوتے ہیں۔ قدر کے ساتھ چلتے ہیں حتیٰ کہ جب
 تقدیر کو انکا تھکان معلوم ہوتا ہے تو خود اپنے اثر آتی ہے اور انکو سوار کر لیتی ہے خود انکی خدمت گزار
 اور ملازم اور متواضع ہو جاتی ہے۔ انکی غرت اور خدای غزوجل سے مقرب ہونے کے باعث یہ سب
 کچھ نفس در ہوا اور طبع اور عادت شیطان اور بری محبتوں کی مخالفت کا نتیجہ ہے۔ خدائے
 تمام حالات میں اپنی قدر کی موافقت نصیب کر۔ **وَ اَنَّا فِي اللّٰهِ بِكَرَّةٍ وَ دِيْنَا**
حَرِيصٌ حَسَنَةٌ وَ فِیْ اَعْلٰی الدّٰر۔ اور دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی علانہ اور دوزخ کو بھانپنا۔
سلیسین مجلس۔ آپ (خدا آپسے راضی ہو) ۲۱ ماہ ذی قعدہ ۵۸۸ھ جمعہ کے روز
 صبح کے وقت مدرسہ میں فرمایا۔ اسے اس شہر کے رہنے والو! اتم میں نفاق زیادہ اور ظلم
 کم ہے باتیں زیادہ اور عمل ناپید ہے بے عمل بات کو ٹڑی کے کام کی نہیں۔ وہ محبت ہے نہ وجہ
 بے عمل قول خالی اور دیران گہر کی طرح ہے۔ خزانہ ہے جس میں سے خیر نہیں کیا جاتا۔ وہ مرض
 دعویٰ ہے بلا شہادت بصورت ہے۔ بے روح۔ بت ہے بے دست و پا یا اور بے حق۔ بھلا
 اکثر اعمال جسم بے روح کی طرح ہیں۔ روح کیا ہے اخلاص اور توحید اور قرآن و حدیث پر
 قائم ہونا غفلت نہ کرو۔ برعکس کرو نجات پاؤ گے امر کی اطاعت کرو۔ نہیں سے باز رہو تقدیر
 موافق بنو خلقت میں سے نہایت ہی کم ہیں۔ وہ بچکے دل لائیں اور مشاہدہ اور قرب الہی کی
 ہینگ پلائے جاتے ہیں۔ پس وہ قدر کے رنجوں اور مصیبتوں کو معلوم نہیں کرتی بلا کرتے

گذر جائیں انکو خبر بھی نہیں ہوتی۔ وہ خدا عزوجل کا حمد اور شکر بجا لاتی ہیں یہ موجود نہیں تھے تاکہ خدای عزوجل پر اعتراض کرتے۔ آفات صوفیا پر اسبطح نازل ہوتی ہیں۔ جیسے تم پر۔ مگر انہیں سے بعض مہسکرتے ہیں اور بعض آفات اور اپنے صبر کر نیسے غائب ہوتی جاتی ہیں۔ ضرر پانا صغیر ایمان اور بچپن کی حالت میں ہوتا ہے اور صبر جوان قریب البلوغ ہوتی ہیں اور موافقت بلوغ کی وقت اور رضا قریب ہونیکے وقت وہ اپنے علم سے خدا عزوجل کو دیکھتا ہے۔ اور غیبت اور فساد اور باطن کے خدای عزوجل کو پاس ہونیکے حالت میں بھی حالت مشاہدہ اور باہمی گفتگو کی ہے۔ باطن فنا ہو جاتا ہے۔ وجود فنا ہو جاتا اور خلقت کی نسبت معدوم۔ اور خدا عزوجل کے پاس موجود ہوتا ہے۔ وہاں نابود اور سخت بگلیجا تا ہے۔ پہر جب خدا چاہتا ہے اسے اٹھاتا ہے۔ جب اسے لوٹانا چاہتا ہے اسکو لوٹاتا ہے۔ اسکے متفرق اور منتشر اخبار کو جمع کرنا ہے جسطرح کہ قیامت کے روز مخلوقات کے جسم پارہ پارہ اور بوسیدہ ہو جائیکے بعد جمع کرے گا۔ اسنے استخوان اور گوشت اور بال اکٹھے کرے گا۔ پہر اسرافیل کو انہیں روح ڈالنے کا حکم دیگا۔ یہ (عام) مخلوق کا حال ہے لیکن یہ لوگ (یعنی اولیاء اللہ) انکو بلا واسطے اٹھائے گا ایک لمحہ میں فنا اور دوسرے موجود کرے گا۔ محبت کی شرط یہ ہے کہ محبوب کے ہوسے کوئی اور ارادہ نہ ہو اور اس سے پہر کر دینا و آخرت اور خلق میں مشغول نہ ہو۔ اللہ عزوجل کی محبت آسان نہیں کہ ہر ایک دعویٰ کر سکے۔ بعض ایسے ہیں کہ اسکا دعویٰ کرتے ہیں اور وہ لسنے دور ہے۔ اور بعض ایسے کہ دعویٰ نہیں کرتے اور وہ لیکے قریب ہے۔ مسلمانوں میں سے کسی کو حقیقہ چاہتا ہے تم میں خدای عزوجل کے اسرار بوسے گئے ہیں۔ دلی تواضع کہہ دو اور اللہ عزوجل کو بندہ بن کر عز و زکوہ۔ اپنی غفلتوں سے باز آؤ۔ تم بڑی پیاری غفلت میں ہو گویا کہ تمہارا حجاب لیا گیا اور تم پل صراط سے عبور کر گئے ہو اور تم نے جنت میں اپنی جگہ میں دیکھ لی ہیں آسمان پر عز و زکیا تم میں سے ہر ایک نے خدای عزوجل کی بڑی مافرائی کی ہے۔ پہر اسے توبہ اور توبہ نہیں اور خیال یہ کہ دل بھول گئی ہونگے۔ وہ تمہارے صحیفہ اعمال میں وقت اور تاریخ

موجب کلمے ہوئے ہیں۔ ان میں سے قلیل اور کثیر پر حساب لیا جائیگا۔ اور ضرر دیکھا جائیگا۔ ہے۔
 غافل۔ جاگو۔ آئے سوئے ہوئے اٹھو خدای غوجل کی رحمت کو۔ جیسے گناہ اور قصور زیادہ ہوں
 اور اپنے اور کیا اور توبہ نہ کی۔ ندامت طاب نہ کی۔ تودہ کفر کے قیام ہو گیا۔ اگر اس امر کا تدارک
 نہ کیا۔ آئے دنیا بے آخرت۔ آئے خلق بے خالق تو فقر کے سوا کوئی نہیں رکھتا اور دوزخ میں
 کے سوا کوئی امید نہیں۔ تجھ پر افسوس! رزق مقسوم ہر کم اور زیادہ اور مقدم و موخر نہیں ہوتا
 تجھے خدای غوجل کی ضمانت میں شک ہی۔ اپنی غیر مقسوم کی طلب میں لالچ کرتا ہی۔ تیری حرص نے
 بچنے علماء کے پاس جلنے اور نیکی کی مشاہدہ سے روک لیا۔ تو ڈرتا ہی کہ تیرا نفع کم ہو جائیگا۔
 اور مال کم (تجھ پر افسوس) جب تو اپنی مال کے پیٹ میں تھا تجھے کس نے کھلایا۔ تو اپنی نفس اور
 خلقت اور دنیا اور درہم اور خرید و فروخت اور شہر کے حاکم پر بہرہ دے کرتا ہی جیسے تو نے
 بہرہ دے کیا وہ تیرا خدا ہی اور جس سے ڈرا اور امید رکھی وہ تیرا خدا ہی جسکو تو فخر اور نصرت
 میں دیکھا اور نہ خیال کیا کہ خدای غوجل اسکے ہاتھوں سے کرتا ہی وہ تیرا خدا ہی ہو ٹری ہے
 کے بعد تو اپنا حال دیکھ لے گا۔ خدای غوجل تجھ سے تیرے کان اور آنکھیں اور قوت اور
 مال اور وہ سب کچھ جیسے تیرا اسکے سوا بہرہ دے ہی لے لیا۔ اور تیرا اور خلقت کو درمیان
 دشمنی ڈال دیا اور انکے دل تجھ پر سخت کر دے گا۔ انکے ہاتھ تجھ سے سمیٹ لیا۔ اور تجھ پر
 شغل سے مغرول کر دیا۔ اور تیرے پر درواری بند کر ڈالیا۔ اور ایک دروازے سے دوسرے
 دروازے پر پھرایا اور تجھے ایک جتہ اور ذرہ بھی نہ دیا۔ اور جب تو اس ناگہی کا قبول نہ کیا
 یہ سب کچھ تیرے اسکے ساتھ شریک پکڑنے اور اسکے غیر پر بہرہ دے کو تو اسکی نعمتوں کو
 اسکے غیر سے طلب کرنا اور اُننے اسکی نافرمانی پاماد لینے کے باعث ہی۔ میں تو دیکھا ہے کہ
 اس قسم کے لوگوں میں کجیہت کے ساتھ یہ معاملہ ہوا۔ اور یہ گنہگاروں میں اکثر ہی۔ اور
 بعض ایسی ہیں کہ توبہ کے ساتھ تدارک کر لیتے ہیں۔ پس خدا غوجل اسکی توبہ کو قبول فرماتا
 اور اسکی طرف رحمت سے دیکھتا۔ اور اسکے ساتھ غایت اور مہربانی سے معاملہ کرتا ہے

ای خدا کے بند تو بہ کرو۔ اسی عالمو۔ فقیہو۔ عابدو۔ تم میں ہر ایک توبہ کا محتاج ہے۔ میں
حیات ابدیات میں تمہاری احوال جانتا ہوں۔ جب تمہارے اوائل سو مجھ پر شکل ہو جاتی ہیں
تو آخر کار تمہاری موت کے وقت ظاہر ہو جاتے ہیں۔ جب تم میں سے ہر ایک کا اصل مال
مجھ پر منفی ہو جاتا ہے تو میں اس کے خراج کو دیکھتا ہوں۔ اگر اولاد اور اہل کے نفع اور نقص
مخلقت کے مصالح میں خراج ہو تو معلوم کرتا ہوں کہ اس کا اصل حلال ہے یا اور اگر حلال
پر جو خدای غرور جل کے خواص میں خراج ہو تو معلوم کرتا ہوں کہ اس کا اصل اور حاصل ہونا
خدای غرور جل پر توکل رکھنے سے ہے اور حلال مطلق ہے۔ میں تمہاری ساتھ بانزاروں میں
بہنیں پہرتا ہوں لیکن خدای غرور جل اس طریقہ اور اس کے علاوہ اور طریقوں پر چکر دیکھتا
اسے بندی پر ہیز کر اس کے خدای غرور جل اپنا غیر تجھ میں پاپہر توبہ عزت ہوگا۔ پر ہیز کر۔
اس کے نیچے دل میں اپنی غیر کا خوف اور غیر کی امید اور غیر کی محبت کو دیکھ اس کے غیر سے
دلوں کو پاک کرو و ضرور نفع کو نہ دیکھو مگر اسی سے تم اس کے گہر اور ضیافت میں ہو۔ اس شخص
خود بہورت چھوڑ دو دیکھنا اور اسے محبت رکھنا ناقص محبت ہے۔ تجھ پر عذاب لیگا۔ سوچ
محبت جو بدلتی بہنیں خدای غرور جل کی محبت ہے۔ وہی ہے جسکو تودل کی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور دیکھا
روحانی صدیقوں کی محبت ہے۔ انہوں نے ایمان نہیں بلکہ ایمان اور عین یقین ہے محبت
کی ہے انکو دلوں کی آنکھوں سے پردہ اٹھ گئے۔ پس انہوں نے جو کچھ غیب میں ہے دیکھ لیا۔ ایسی خبریں
دیکھیں جو بیان نہیں ہو سکتیں۔ ساری خدا میں اپنی محبت معافی اور تندرستی کر ساتے۔ نصیب
تمہاری نصیب دین کے پاس ہتھوڑہ و قوتوں تک خدای غرور جل کی طرف سے امانت ہیں۔ کیسے
انکے مال کے اذن پر تمہاری شکم کر دینے سے اسکو روکنے کی طاقت نہیں ہے۔ وہ خلقت پر
ہنستی اور انکی عقلوں کو جواب کرتی اور اسے استہزا کرتی ہے اور اپنے ٹھکانے کرتی ہے۔ جو اس
اپنا غیر قسم طلب کرے اور اپنے جواہر مقدم خدا غرور جل کی اجازت کو بغیر مانگے۔
(یہ وہی وہی ہے) اگر تم اس کے یعنی دین کے دروازے سے پہرے اور خدا غرور جل کو دروازے پر

متوجہ ہوتو میں تمہاری پیچھے تمہاری پیروی کرونگا۔ خدائی غرورِ جل سے عقل طلب کرو جبے نیازِ خدا
 غرورِ جل کے دوستوں پر متوجہ ہوتی ہے تو وہ اسے کہتے ہیں جاہلاری غیر کو دہو کہا دے
 ہم نے تجھے پہچانا اور دیکھ بھال لیا ہے۔ ہمارے درمیان نہ آ۔ ہم نے تیرے باطن کو جان لیا ہے۔
 ہمیں زمینت نہ دکھائی دینا رخِ بصورت ہو اور تو لکڑی کے کہو کیلے ت پر جس میں روح نہیں
 زمینت کر رہا ہے تو ظاہر ہی معنی ظاہر ہے۔ بے باطن۔ منظر اور منظرِ آخرت کوئی بھی جو چاہے نکو پاس دنیا کے
 عیب ظاہر ہو تو وہ اس سے بھاگ اور خلقت کو عیوب انکو معلوم ہو تو انہی غائب ہوگا اور بھاگے اور
 نفرت کی اور جنگوں اور بیابانوں۔ ویرانہ اور غاروں میں ان جنوں اور فرشتوں کے ساتھ
 انس کیا جو زمین پر چلنے والے ہیں فرشتے اور جن اور مور تو نہیں اپنے ظاہر ہوتی ہیں کہہ ہی نہیں
 اور مہیوں کی صورت میں اور مہیوں کے ساتھ اور کبھی وحوش کی صورت میں جس صورت
 میں چاہتے ہیں ظاہر ہوتے ہیں۔ فرشتوں اور جنوں کے پاس صورتیں اس طرح ہیں جیسے ہم ہیں
 کیسے گہر میں کپڑے تنگ ہو کر کہ جسکو چاہتا ہے پہنتا ہے۔ سچا مہرِ خدا کو غرورِ جل کو حاصل کر کے ہے
 اوائل میں خلقت کو دیکھنے اور ان کے کلام شننے اور دنیا میں سے ایک ذرہ کو بھی دیکھنے سے
 تنگ آ جاتا ہے مخلوقات میں سے کسی چیز کے دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا اسکا دل حیران اور عقل
 غائب و راکھہ بند ہوتی ہے ہمیشہ اس طرح رہتا ہے حتیٰ کہ رحمت کا ماتہ اس کے دل کے سپر واقع ہوتا ہے
 اور اسے سکون حاصل ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ مست رہتا ہے حتیٰ کہ خدائی غرورِ جل کو قرب کی خوشبو سن لگے
 لیتا ہے ہر سوقت ہوش میں آتا ہے اور جب اسکی توجہ اور اخلاص و معرفت اور علم اور محبت
 پر فاء ہو جاتا ہے تو اسکو ثابت قدمی اور خلقت سے میل ملاپ کہہ کر حکم ہو جاتا ہے خدا غرورِ جل کی طرف
 اسے قوت ملتی ہے جس سے تکلیف انکے بوجھ اور ہائیتا ہی انکے نزدیک ہوتا ہے اور انکو طلب کے تباہی اور اسکا
 کل شغل انکی مصلحتیں ہوتا ہے اور وہ اپنے خدا سے ایک لمحہ بھی نہیں بہر تاملہ بندی خلقت سے
 بھاگتا ہے اور زرا ہد کمال اتنے بے نیاز ہوتا ہے بھاگتا نہیں بلکہ انکو طلب کرتا ہے۔ اسکو کہ خدا غرورِ
 کو پہچان لیتا ہے۔ اور جس نے خدا کو پہچانا۔ وہ اس کے سوا کسی سے نہ بھاگتا اور نہ درتا ہے۔ مہدی

فاسقوں اور گنہ گاروں سے ہاگتا ہے اور انہما کو پہنچا ہوا انکو طلب کرتا ہے کیونکہ طلب کرنے
 ان کی کل دوا اسکے پاس ہے۔ اس سوا سطر امین سے بعض نے فرمایا کہ فاسق کو سو نہ پہنچتا
 مگر عارف جو خدا عزوجل کی معرفت میں کامل ہو جاتا ہے وہ رہبر ہے۔ وہ جال ہوتا ہے خلقت کو
 دنیا کو دیرا سہ شکار تاسی قوت دیا جاتا ہے حتیٰ کہ اہل بیت اور اسکے لشکر کو شکست دیتا ہے خلق کے
 انکو تہ سے چھوڑتا ہے اسے شخص تو جابھلانہ رہتے گوشتہ گیر سے آگے آتا اور اسکو سن
 جو میں کہتا ہوں۔ ایزد میں گزارا دے گا بڑھاپا عبادت خانوں کو میراں کرو اور میرے
 پاس آؤ تم اپنی خلوتوں میں اہل کو بغیر بیٹھے ہو۔ تم کو کچھ حاصل نہیں ہوا آگے بڑھو اور حکم کے
 پہل چلو۔ تم پر خدا رحم کرے میں تمہاری آیت کو اپنی کو نہیں چاہتا بلکہ تمہاری ہی پس چاہتا ہوں۔
 اسے غلام! تو تکلیف اور تھائے کا محتاج ہے تاکہ اس صنعت کو سیکھے۔ ہزار دفعہ بنائے اور توڑے
 حتیٰ کہ تو عمدہ بنا سکے جو کہ نہ ٹوٹے جب تو بنائے اور توڑے میں فنا ہو جائیگا تو خدا ہی عزوجل
 تیرے لئے ایسی بنائے گا جو کہی نہ توڑے گی۔ اسے درویشوں تم کو عقل کرو گے تم کو کمال و سکو
 حاصل کرو گے جسکی طرف میں جارہا ہوں۔ خدا عزوجل کو مریدوں کو تلاش کرو جب تمہیں ملے گا
 تو مال و جان سے ادنیٰ خدمت کرو صادق مریدوں کی خوشبو میں ہیں انکی علامتیں ظاہر ہوں گی چہرے پر روشنی
 ہیں لیکن تم میں اور تمہاری مخلوق اور بیمار فہون میں آئیب ہے۔ تم صدیق اور زیدق میں فرق نہیں
 کرتے۔ حلال و حرام اور زہر دار اور دے زہر مشرک درموجہ و غلصہ و منافق تا فرمان اور فرمانبردار
 میں تمیز نہیں کرتے خدا عزوجل کے مریدوں اور خلقت کے مریدوں میں فرق نہیں جانتے اور
 شیخوں کی جو اپنی علم پر عامل ہیں خدمت کرنا کہ وہ تمہیں چیز نیکھی اصل ماہیت سے واقف
 کریں۔ خدا عزوجل کی معرفت میں سہی کرو جب تم اسے پہچان لو گے تو اسکا غیر تم کو سامو ہو جائیگا
 اسکو پہچانو پہ اس سے محبت کرو جب تم اسے سہی انکھوں سے نہیں دیکھ سکتے تو دل کی انکھوں
 سے دیکھو جب تم نعمتوں کو اس سے دیکھو گو اس سے بالفردہ محبت رکھو گو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا۔ اَحِبُّوْا اللّٰهَ لِما يَعْطِيْكُمْ مِنْ نِّعَمٍ وَاَحِبُّوْا النَّبِيَّ لِحُبِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِيْ اخذ اسے

محبت رکھو اس لیے کہ وہ ہمیں اپنی نعمتیں دیتا ہے اور مجھ سے محبت رکھو اسلام کہ خدا غرض محبت سے
محبت رکھتا ہے) اسے درویشوں اسے نکو تمہاری مائذی پیٹن میں اور اپنے نکلنے کے بعد اپنی
نعمتون کی غذا دی۔ پہنکو مند رستی اور قوتین اور طاقین عطا فرمیں اور اپنی اطاعت تمہارے
نصیب کی اور تمہیں مسلمان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نائبدار بنایا اسکا (یعنی نبی کا) شکر اور
محبت اس کے (یعنی خدا کے) شکر اور محبت کی طرح ہے جب تم نعمتون کو اس کی طرف سے دیکھو گے
تو خلقت کی محبت تمہاری دکان کو دو رہو گا گی۔ خدای غرض دل کا عارف اس سے محبت رکھنے والا
اسکو دل کی انگھون سے دیکھنے والا وہ ہے جو احسان اور برائی اس کی طرف سے دیکھتا ہے خلقت
میں سے جو اپنے احسان کے یا برائی پہنچائے اسے نہیں دیکھتا۔ اگر ان سے (یعنی خلقت سے) احسان
ظاہر ہو تو خدائے غرض دل کی تسخیر سے خیال کرنا ہے اگر اسے برائی ظاہر ہو تو اسکو مسلط کرنا خیال کرتا
ہے اسکی نظر خلق سے خالق کی طرف نقل کرتی ہے اور باوجود اس کے شرع کو اسکا حق دیتا ہے۔
اور اس کے احکام کو ساقط نہیں کرتا۔ عارف کا دل ہمیشہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف
نقل کرتا ہے۔ حتیٰ کہ خلقت سے پرہیز کرتا اور انکو ترک کرنا اور اسے اعراض کرنا اس میں قوی ہوتا
ہے وہ خدا غرض دل کی الفت میں رغبت کرتا ہے اور اسکا توکل سخت ہو جاتا ہے خلقت سے بیرون کا لینا
اُسے بھول جاتا ہے خلقت سے انکے لینے کے وقت خدای غرض دل کے ہاتھ پر متوجہ ہوتا ہے اس کی
عقل جو اسکی مخلوقات کو درمیان مشترک ہے سو کہ اور موبد ہوتی ہے اور ایک اور عقل ظاہر ہوتی ہے
وہ خدای غرض دل کی عقل ہے۔ اسے خلقت کے محتاج ہے انکو شریک گردانے والے۔ اس سے
پرہیز کر۔ ایسا نہ ہو کہ تیری موت کا وقت ایسے حال میں آجائے۔ خلیتیری روح کو لے کر پناہ دار
نہ کہو لگا اور نہ اسکی طرف دیکھے گا کیونکہ وہ ہر ایک بشر کے پر جو اسکے غیر پر بہرہ دے کر تا ہے نہایت
غضبناک ہے بغض سے علمدہ ہو پر خلقت سے پر دنیا سے پر آخرت سے۔ پر غیر مولیٰ غرض دل سے
جب تو چاہے کہ خدای خلوت کرے تو اپنی وجود اور زندگی اور بیہودہ کی کو جو رومی دیکھتا ہے
(انسوس) اپنے عبادت خانے میں بیٹھا ہے اور تیرا دل خلقت کے گہر و چین ہے۔ انکے آئے اور

بدیون کا منظر تیرا وقت ضائع گیا اور تو صورت رہا بلا معنی اپنی نفس کو ایسی شکر کا اہل نہ بنا
جسکا خدا نے اسکو اہل نہیں بنایا۔ اگر خدا کی طرف سے اہل بنانے کا حکم نہیں ہوا تو تو خدا و خلقت
اسپر قادر نہ ہو گے۔ جب وہ بچے کسی امر کے لئے پھاہتا ہے تو تیرے لہر میا کر دیتا ہے اگر تیرا باطن
صحیح اور دل خدای غفور جل کے غیر سے فارغ نہیں تو صرف خلوت تجھی کچھ فائدہ نہیں پہنچاتی ہے
خدا جو کچھ میں کہتا ہوں اور وہ سنتے ہیں اس سے مجھ بھی اور انکو بھی نفع دے۔

اکیسویں مجلس اپنے (خدا آپکا راضی ہو) پندرہویں ماہ سوال مسئلہ منگل کے
روز رشتائے وقت مدرسہ میں فرمایا۔ دنیا آخرت کا حجاب ہے اور آخرت دنیا اور آخرت کے
مالک سے حجاب ہے۔ تمام مخلوق خالق غفور جل کا حجاب ہے۔ جس چیز پر تو دل لگا کر دے تیرا حجاب ہے
خلقت اور دنیا اور خدا غفور جل کے غیر کی طرف متوجہ نہ ہو۔ حتیٰ کہ تو خدای غفور جل کو دروازہ پر
اپنے باطن کے قدموں اور اس کے غیر سے صحیح مواضع اور دل (استیاء) سے غالی اور حیرت ناک
اور فریاد خواہ اور رواد طلب کرنے۔ اور اس کے سابقہ علم اور قدر کے دیکھنے کی حالت میں اسکی
طرف آنے۔ پس جب تیرے دل اور باطن کا واثق پہنچنا متحقق ہو جاوے اور وہ پسو داخل
ہو جائیں اور وہ تجھے اپنا مقرب اور نزدیک بنالے اور تجھ کو حیات بخش اور دلوں پر والی
اور عالم بنائے اور انکا طبیب تو اسوقت خلقت اور دنیا کی طرف متوجہ ہو تیری توجہ کے
حق میں منت ہوگی اور دنیا کا لکے مانتوں سے لینا اور فقار تقسیم کرنا اور اس سے اپنی قوت حاصل کرنا۔
عبادت اور طاعت اور سلامتی ہوگی جس دنیا کو اس صفت سے لیا۔ وہ اس ضرورت دیگی بلکہ اس سے بجا
رہیگا اور اسکا تعقیب اسکی کدورت کی گندگی سے صاف ہوگا اور لیا کے چہرہ میں ولایت کو نشا
ہیں جسکو اہل فرست پہنانتے ہیں اشارات ہیں جو ولایت کا طلق ہوتا ہے نہ زبان سے۔
جو شخص نجات کا خواستگار ہو اسے چاہئے کہ اپنا نفس اور مال خدا غفور جل کے دراستہ میں
خرچ کرے اور اپنی دل کو خلقت اور دنیا سے اسطرح لگاے جسطرح کہ بال گوند ہی ہوا آئے اور
دوسرے نکال جائے اور اسطرح آخرت سے اور اسطرح خدا غفور جل کے غیر سے۔

ہے تو اس وقت اسکے (یعنی خدا کے) سامنے ہر ایک مستحق کو اس کا حق دے گا اور دنیا و آخرت سب اپنا نصیب لے گا اور وہ دونوں تیری خادم ہوں گے۔ دنیا سے اپنا فیصلہ اس حالت میں نہ کہا کہ وہ بیٹی اور نوکرا بلکہ مالک کے دروازے پر ہونے کی حالت میں کہا جبکہ تو بیٹھا اور وہ کھڑی طبق سپر رکھی ہو ان تمام کی خدمت کرتی ہو چو اسکو درواری پر کھڑی ہیں اور جو اسکو (یعنی دنیا کو) اپنے درواری پر کھڑی ہیں انکو ذلیل کرتی ہو اور دنیا سے خدا عزوجل کے ساتھ بے نیاز اور معزز ہیں۔ اولیاء خدا عزوجل سے دنیا میں افلاس پر راضی ہوئے۔ اور آخرت میں اس پر کہ وہ انکو مقرب بنالے۔ وہ خدا ہی عزوجل سے سوائے اسکی ذات کے طلب نہیں کرتے انہوں نے جان لیا کہ دنیا مقدر ہے اس کے طلب کو چھوڑ دیا اور یہ بھی جانا کہ آخرت کے درجات و جنت کی نعمتیں مقسوم ہیں انکی طلب بھی چھوڑ دی اور انکے لئے عمل کو ترک کیا۔ وہ سوا ذات الہی کو اور کچھ نہیں چاہتے جب جنت میں داخل ہو گئی اپنی انگلیں نہ کھولیں گے جبکہ وہ خدا عزوجل کے دیدار کو نہ دیکھ لیں۔ مجرد اور تنہا رہنا انکا محبوب قرار دیا گیا ہے جبکہ دل خلقت اور اسباب سے مجبور نہ ہو وہ مینوں اور صدیقوں اور صالحین کے ماستہ پر نہیں چل سکتا حتیٰ کہ دنیا تہوڑی یہ رخصت کرتا ہے اور بہت کو قدر کے سپرد کر رہا ہے زیادہ کی تلاش کو دیتا ہے تو ہلاک ہو جائیگا جب اسی عزوجل کی طرف سے تیری اختیار کے فیروزہ ملے تو تو اس میں محفوظ ہوگا اور امام حق بھی تیری سرمدی خدا ہے (راضی ہو) اپنے فرمایا۔ لوگو! تم اپنے علم اور کلام سے نصیحت کراؤ اور اپنے لوگوں کو اپنے باطن کی صفائی اور دلی تقویٰ کے ساتھ نصیحت کراؤ۔ اور ظاہری خوبصورتی اور باطن کی برائی کے ساتھ نصیحت نہ کر۔ خدا ہی عزوجل نے مومنوں کے دلوں میں انکو سدا کر کے سدا ایمان لکھ دیا ہے۔ یہی سابقہ ہے۔ سابقہ پر رہنا اور اس پر ہر وہ سیکرنا چاہی نہیں۔ بلکہ گوشش اور توشش اور حق و سچ سنی کرنی چاہئے تاکہ ایمان اور ایمان حاصل ہو جائے اور خدا عزوجل کی خوشبودن کے ورپے ہونا اور اس کے درواری پر توفیق لازم پڑنا چاہئے۔ ہماری دل ایمان حاصل کر دین گوشش کریں۔ شاید کہ خدا ہی عزوجل بے کسب اور محنت عطا کر دے۔ کیا نہیں جانتے ہیں کہ

خدا کی غرض سے ایسی مفتوح اپنے آپ کو متصف کر لیا ہے جسکو اپنی لئے پسند فرماتا ہے ہم انکی
تائید کرتے اور انکو رد کرتے ہو۔ کیا جو تم سے پہلے صحابہ و تابعین نے تسلیم کر لیا وہ تسلیم نہیں کر سکتے ہو
ہمارا خدا کی غرض سے ہر جیسا کہ اوستے فرمایا مگر بلا تشبیہ و بلا تعطیل (یعنی بیکار نہ ہو) اور
بغیر محرم ہونے کے۔ اے خدا ہمیں رزق دے اور توفیق عطا کر اور بدعت سے بچا۔ وَابْتَغِ الْوَعْدَ
حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَاكَ ابْنُكَ اَرْضًا وَمَعِينٌ اور دنیا میں نیکی اور آخرت
میں نیکی عطا فرما اور دوزخ کی آگ سے بچا۔

بامیسوین مجلس ایک سائل نے سوال کیا کہ میں دنیا کی محبت اپنے دل سے کھینچ کر نکالوں
اپنے جواب میں فرمایا کہ اسکے اپنے مالکوں اور بیٹوں پہ پلٹنے کو خیال کر اپنے کھینچ کر نکال کر
اور لئے کہیلتی ہو اور وہ اسکے پیچھے کیسے دوڑتے ہیں۔ پہلا کہو درجہ بدرجہ زنی دیتی ہو بیان
کہ انکو مخلوقات پر غالب کرتی اور انکی گردنوں کا مالک بنا دیتی ہو اور اپنی خزانے اور عجائبات
اسکے آگے ظاہر کرتی ہو پس اس حال میں کہ وہ اپنی ملندی اور قدرت اور خوش عیشی و دلنشینی
خدا شگزار ی پر خوش ہو تو میں۔ ناگاہ انکو بکڑنی اور قید کرتی اور وہ کہو کہ دیتی اور ملندی سے پستی کہ
صرف سحر لگرا دیتی ہو۔ پس وہ ٹکڑی ٹکڑی اور ریزہ ریزہ اور ہلاک ہو جاتی ہیں اور خدا کھڑی
ہو کر اپنے پستی ہو۔ اور شیطانی اسکی ایک طرف کھڑا ہو کر اُسے ہٹا کر تاہی حضرت آدم سے
لیکر قیامت کے روز تک بہت سے بادشاہوں اور سلاطینوں کو ساتھ اسکا یہی کام رہا ہو۔
انکو بلند کرتی پرست کرتی۔ آگے بڑھاتی۔ پہرے پیچھے ہٹاتی غنی کرتی پہرے فقیر بناتی۔ غریب بناتی
پھر فوج کرتی ہو۔ امنین سے بہت کم ایسے ہیں جو اس سے بچے اور اسے غالب آتی اور مغلوب
نہوے اس پر دئے گئے۔ اور اس کے سر سے بچے ہوں وہ ہزاروں میں ایک ہیں اس کے
شیر دہی پیتا ہو جنکو اسکو بھانا اور اس سے اور اس کے جلدوں سے سخت پہرے کیا ہی سائل اگر تو وہ
انکو ہر کیساتھ اسکے عیوب کو دیکھو تو اسکو اپنی دل سے نکال سکے گا۔ اور اگر سر کی انکو ہر کیساتھ
دیکھو تو اسکے عیوب اسکی زینت میں مشغول ہو گا۔ اور اسکو اپنی دل سے نکالو اور اس سے پہرے کرنا

اگر تمہاری لیے یغیب میں فراخی رزق ہوگی تو اپنی مقررہ وقت پر خدا غور جل کی طرف سے آجائگی
 اسکو خدای غور جل کے پاس سے دیکھ لو اور شرک بالخلق سے بچا رہو۔ اور اگر تیرے لیے یہ مقدس زمین تو
 پہر تو اپنی زبان و رقاعت کی مدد سے تمام اشیاء سے غنی ہو۔ فانی مومن جب دنیا کی کسی شے کا
 محتاج ہوتا ہے تو خدای غور جل پر سوال اور عاجزی اور ذلت اور توبہ کے قدموں سے داخل
 ہوتا ہے۔ پس اگر وہ اسکا مقصد عطا کرنا ہی تو اس کے عطا پر شکر کرتا ہے۔ اور اگر نہیں دیتا
 تو نہ دینے پر اسکا موافق ہوتا اور بغیر اعتراض و مقابلہ کے اس کے ارادے پر صبر کرتا ہے۔
 وہ غمناک اپنی دین اور ریا اور رفاق اور فریب سے نہیں طلب کرتا۔ اسے منافق جیسا کہ تو
 کر رہا ہو ریا اور رفاق اور گناہ اور فقر اور ذلت اور خدا غور جل کے دروازہ سے
 نکالا جائے گا باعث ہیں۔ بارگاہ منافق دنیا کو دین اور پرہیزگاروں کو لباس میں اہمیت
 آتا ہے سو نہیں لیتا ہے۔ ان جیسے کلام کرتا۔ اور انکی طرح لباس پہنتا ہے۔ ان جیسے عمل نہیں کرتا
 انے اپنی نسب ملنا ہوا حالانکہ ان سے نہیں تیرا لالہ لالہ اللہ کہنا دعویٰ ہوا اور سپر توکل اور
 بہرہ و دار کے غیر سے دل ہٹانا شاہد ہیں۔ اسے جھوٹا سچ بولوا۔ اسے مولیٰ سے ہانگے والو
 اسکی طرف پہرہ اور لینے و لون سے خدای غور جل کے دروازے کا ارادہ کرو۔ اور اس سے
 صلح کرو۔ اور اس کے آگے عذر بیان کرو۔ ایمانکی حالت میں دینا سے شریع کے بموجب اور وکالت
 کی حالت میں خدای غور جل کے امر کے ماتہ سے مع شہادتین و دونوں یعنی قرآن و حدیث
 کے اور ابدالینت اور قطبیت کی حالت میں خدا غور جل کے فعل سے سب چیزیں اسکی سپرد
 ای علام تو شرم نہیں کرتا۔ اپنی نفس پر رُو۔ تو غواب ورتو فیتق سے محروم ہے۔ بچے شرم
 نہیں آتی کہ آج فرمانبردار اور کل نافرمان۔ آج مخلص اور کل مشرک بنتا ہے۔ پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اپنے فرمایا۔ **مَنْ اسْتَوَى يَوْمَ كَذَا فَهُوَ مُعْتَبَرٌ**
وَمَنْ كَانَ امْلَاكُهُ حَيْثُ امْنٌ يَوْمَ كَذَا فَهُوَ مُخْرَجٌ وَهُوَ (جسے دونوں میں امن آج
 اور گذشتہ کل برابر ہو وہ نقصان نہ ہو اور جسکا کل گذشتہ جسا بجا تھا وہ محروم ہی) ای علام تمہارے

کچھ نہ بنے گا اور بنانا ضروری ہے۔ خدا عزوجل سے مدد یعنی میں کوشش کر اس دریا میں جس میں
 کہ تو ہی حرکت کر۔ میں تجھ کو اٹھائیں گی اور کنارے پر ڈال دیں گی تیرا کام دعا ہے اور اسکی طرف سے
 قبول کرنا۔ تیرا کام کوشش کرنا ہے اور اسکا کام توفیق دینا۔ تیری طرف سے چھوڑنا اور اسکی طرف
 سے غیرت۔ اپنی طلب میں سچا ہو تجھ کو اپنی قرب کا دروازہ دکھائے گا۔ تو اسکی رحمت کا ہتھ پڑی
 طرف لمبا اور لطف و کرم و محبت کو اپنا شوق پائے گا۔ یہی قوم (یعنی اولیاء) کا غایت مطلوب
 ہے۔ راے نفوس اور طبعیوں اور ہوا و شیطاں کے بند و این تم سے کیا کروں میرے
 پاس نہیں ہے مگر حق و حقی خلاصہ در خلاصہ صفا در صفا رکاشا اور طمانا۔ خدا عزوجل کے غیر کا شکار اس
 سے ملنا۔ میں اسے منافق اسے مدعو اسے جھوٹا۔ تمہاری ہوس کا مطیع نہ ہوں گا۔ اور تمہارے
 چہرے کی جانین کروں گا۔ تم سے کٹے چاکر دوں۔ تم خدا عزوجل سے چاہنیں کرتے اور اسے سبجائی
 کرتے ہو۔ اور اسکی نظر اور ان فرشتوں کی جو تم پر مومل ہیں امانت کرتے ہو میرے پاس سچ
 ہے اس ہر ایک منافق۔ کافر۔ دروغگو کا جو توبہ نہ کرے اور توبہ عذر کے قدموں سے خدا عزوجل
 کی طرف نہ پھرے۔ سرکاشا ہوں۔ بزرگوں میں سے ایک بزرگ سے مروی ہے (اپس خدا کی رحمت
 بہ) کہ فرمایا سچ زمین پر خدا عزوجل کی تلوار ہے۔ کسی چیز پر نہیں رکھی گئی مگر کہ اسے کاٹ دلا
 میری بات مانو میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ تمکو تمہارے لیے چاہتا ہوں۔ میں تم سے مردہ اور
 خدا کی عزوجل کے ساتھ زندہ ہوں۔ جس نے مجھ سے سچی محبت رکھی نفع اٹھایا اور نجات
 پائی اور جس نے مجھے جھٹلایا اور میری صحبت میں جھوٹا ہوا موم رہا۔ اور دنیا و آخرت کے خدا میں
 مبتلا ہوا اسکی معرفت کے اسباب میں اسکا مقابلہ اور اسے عرض کو ترک کرنا اور اسکی
 تدبیر پر راضی ہوتا ہے۔ اسی واسطے مالک بن دنیار نے اپنے کسی مرید کہا اگر تو خدا عزوجل
 کی معرفت کا ارادہ رکھتا ہے۔ تو اسکی تدبیر اور تقدیر پر راضی ہو۔ اور اپنے نفس اور ہوا و
 طبیعت اور ارادہ کو ان دونوں میں اسکا شریک نہ بنانا۔ اسے تندرست جسموں والوں کی طرح
 فارغ رہو واللہ ہمیں کوئی چیز خدا عزوجل سے چھڑھائی مگر تمہاری دلونکو اس پر طلوع ہو تو تم

فرد حسرت کرو اور نادوم ہو جاگوائے درویشو۔ تم تہوری دیر میں رجا دگے اپنی نفسوں پر مالہ
 کرو پیشتر اسکے کہ تم پر رویا جا۔ تمہارے گناہ بہت ہیں اور عاقبت مبہم۔ تمہارے دل دنیا کی
 محبت اور اسکے حرص سے بیمار ہیں۔ زہد اور ترک اور خدائی غرور دل پر متوجہ ہونے سے انکسار
 کرو۔ دین کی سلامت اہل مال ہے اور اعمال نیک نفع ہے۔ اس چیز کی طلب جو تم کو گمراہ کرے
 چھوڑو۔ اور اسپر قناعت کرو جو تمہیں کفایت کرے۔ غفلت مند کسی چیز پر خوش بندن ہونا۔
 نہ کہ انداز حساب ہو اور حرام عذاب تم میں سے بہت عذاب و حساب کو پیدا ہوا ہے۔
 اسے غلام جب پیشتر سلسلے دنیا کی کوئی چیز ہے اور تو دیکھتے کہ تیل و دل اس سے کراہت کرتا ہے۔
 اسے چھوڑ دو۔ لیکن تیل و دل نہیں توکل کا کل نفس و طبیعت اور ہوا ہے۔ دلوں کو بھت کر
 تاکہ تیار بھی دل ہو جائے۔ تیرے لئے کوئی شیخ حکیم۔ اللہ کے احکام پر عمل کرینو۔ لا۔ فردوسی ہے
 جو تجھے تہذیب بنائے اور تعلیم دے اور نصیحت کرے اسے کہ تو نے تمام چیزیں مفت
 پیچھا میں اور لاشے (کچھ نہیں) کو خرید لیا۔ یعنی دنیا کو آخرت کی عوض میں خرید لیا۔ اور
 دنیا کو دنیا کے عوض میں بیچا۔ لا۔ تو ہوا دھوا۔ عدم و در عدم۔ جیل و جیل ہو ایسا کہا تا محمد صلی
 حیوان کہا تو ہیں۔ بغیر تفتیش اور حساب کرنے اور استفسار کرنے اور بغیر اور نیت اور بغیر فعل
 کے مومن حلال شرعی کو کہا تا ہی اور ولی دل میں خدا کی طرف سے کہا نیک حکم کیا جاتا اور نہ
 کہا نیسے منع کیا جاتا ہو۔ اور ابدال کوئی اتہام نہیں کرتا۔ بلکہ چیزیں اور زمین تاثیر کرتی ہیں اور وہ
 خدائی غرور دل کے ساتھ ہی وجود سے غائب اور اس میں فنا ہو پس لی امر کے ساتھ فانی ہو اور
 ابدال مطلوب لا اختیار لیکن سب کچھ حدود و شیع کی حفاظت کے ساتھ ہی اپنی وجود اور خلقت
 سے فانی ہونو۔ لا۔ حدود و شیع کی محافظت کرنا ہی بہر قدرت کے دریا میں چلا جانا ہی پس اسکی
 موعین اسکو کہی بلند اور کہی پست کرتی ہیں اور کہی کنارہ پر لٹا اور کہی دریا میں ڈال دتی
 ہیں۔ وہ اصحاب کہف کی طرح ہو جاتا ہی جھلکے حق میں خدا کو عرض کرنے فرمایا۔ وَتَقْلِبْهُ
 ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشَّمَالِ (ہم انکو دو ہیں اور بائیں پلٹا تو ہیں) انکو عقل اور ہر

اور میں نہیں لطف اور قرب کے گہر میں ظاہری اور باطنی آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔
اسی طرح اس مقرب کی دلی آنکھیں خدا غرورِ دل کو غیر سے بند ہیں۔ وہ نہیں دیکھتا کہ اس کو
اسی سے اور نہیں سنتا مگر اسی سے ہی خدا میں اپنی غیر سے فنا کر اور اپنی پاس موجود کر دینا
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَاكَ لَدُنَّا ذِكْرًا
دینا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

تیسویں مجلس آپ نے خدا آپ راضی ہو بارہویں ماہ ذی الحجہ ۱۰۰۰ھ میں
روزِ مدرسہ میں صبح کے وقت فرمایا پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرمائی
اِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبُ لَتُضَيَّعُ وَاِنَّ جَلَاءُهَا كَرَاءُ كَرَاءُ الْقُرْآنِ وَ
ذِكْرِ الْمَوْتِ وَحُضُورِ مَجَالِسِ الدِّكْرِ سَتَتَمِيقُ بِهِ دَلْ زَنْبٌ اَوْ دَرَجَاتٌ مِّنْ اَوْ تَحْقِيقِ اِنْ كَا
مقتل قرآن کا پڑھنا اور موت کا ذکر کرنا اور وعظ کی مجلسوں میں حاضر ہونا ہی دل کو زنگ
لگتا ہے اگر اس کا صاحب جسطرح پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا نادر کرے تو فیہما
دور نہ رہا ہی کی طرف منتقل ہو گا۔ دل پور سے دور ہو اور دنیا سے محبت کرے اور اس کو ناجائز چیزوں
جمع کرنے کے سبب سیاد ہو جاتا ہے اس لئے کہ جبکہ دل پر محبت دنیا غالب ہوتی ہے اس کی پرہیزگاری
جاتی رہی اس کو حلال اور حرام وجہ سے جمع کرتا ہے جمع کو نہیں تمیز نہیں کرتا۔ خدا غرورِ
سے چاہتے ہیں کرتا۔ اور اس کی ذات میں فکر نہیں کرتا۔ اے درویشو بنی صلی اللہ علیہ
سلم کا کہا مانو۔ اپنی دلوں کا زنگ اس دوا سے جو اپنے بیان کی دور کر و اگر تم میں سے
کسی کو بیماری لگ جائے اور کوئی طبیب کسی دوا بیان کرے تو جب تک اس کو استعمال
نہ کرے تو تمہیں میں نہیں آتا۔ اپنی مخلوق میں خدا کے غرور کا مراقبہ کرو۔ اس کو (ہر وقت)
اپنی آنکھوں سے سامنے اس طرح رکھو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم اس کو نہیں دیکھتے تو
وہ تمہیں دیکھتا ہے۔ جو شخص خدا کے غرورِ دل کو دل سے یاد کرتا ہو وہی اس کا ذکر کرے
اور جو دل سے یاد نہ کرے وہ اس کا ذکر نہیں صرف زبان سے ذکر کرے تو لا اس کا دلی غلام

قادر نہ ہوگا اور تجھے ایسے مار ڈالے گی جیسے اور دنگو مارا اپنی نفس سچا ہوا کرتی کہ طہیان حاصل کرے
 جب وہ مطمئن ہو جائیگا تو تو دنیا کے عیوب دیکھ لیگا اور اس میں زائد بن جائے گا۔ اسکی طہانیت پہنچے
 وہ دل کا کہا مانے اور باطن کے موافق ہو جائے اور امر و نہی میں انکی اطاعت کرو اور انکی
 عطا پر قناعت اور نہ دینے پر صبر کرے۔ جب وہ مطمئن ہو جائے ہر دل سے مل جائے اور اسکی طرف
 مائل ہو جائے تو اسکو سپر تقدی کا تاج اور رب پر قرب کی طلعین دکھائی دیتی ہیں ایمان اور
 نقدیق کو لازم کپڑو۔ قوم کی کذیب۔ اولے لٹائی کر کے کو ترک کر دینے سے لڑو۔ وہ
 دنیا و آخرت کے بادشاہ ہیں خدای غفور جل کے قرب کے الگ ہونے پہنچے گئے کے خدا غفور جل کے
 دلوں کی غنی کیا اور اپنی قرب اور انس اور انوار و کرامت سے پہنچا دیے انہیں گمچہ پرواہ نہیں کہ
 کہ دنیا کس کے ہاتھ میں ہے اور کون اسکو کہا رہا ہے اس کے اول کو نہیں دیکھتے۔ اسکی انجام اور
 فنا کو دیکھتے ہیں اپنی باطنی انگہوں کے سامنے خدای غفور جل کو رکھتے ہیں۔ ہلاکت کے
 خوف بالملک کی امید پر عبادت نہیں کرتے۔ خدا آنکھوں اپنی اور انکی صحبت کیلئے پیدا کیا ہے۔
 و مَحَلِّیْ مَکَلَا اَتَعْلَمُوْنَ (وہ پیدا کرتا ہے جو تم نہیں جانتے) فَتَالِیْ لَیْکَ یَدِیْکَ جَوَاجِہَا
 کرتا ہے سناقت جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے اور جب ملو کرتا ہے خلاف کرتا ہے اور جب
 امانت رکھا جائے خیانت کرتا ہے جو شخص ان خصلوں سے پاک ہو جبکو بغیر خدا اصلی اعلیٰ
 و سلم نے بیان فرمایا۔ تو وہ نفاق سے پاک ہے۔ یہ خصلتیں کسوٹی اور مومن و کافر کا درمیان
 فرق ہیں اس کسوٹی اور آئینہ کو لے اور اس سے اپنے دل کے چہرے دیکھ دیکھ کہ آیا تو مومن
 ہے یا منافق۔ سو حدیث یا مشرک۔ دنیا ساری کی ساری فتنہ اور مشغلہ ہے مگر وہ جو نیک نیتی کے
 ساتھ آخرت کے لئے لیجائے جب دنیا میں تعارف کی نیت درست ہو تو وہ آخرت میں جاتی
 ہے جو نعمت کہ خدای غفور جل کے شکر سے خالی ہو نعمت ہے خدای غفور جل کی نعمتوں کو اس کے
 شکر سے مقید کرو۔ شکر خدای غفور جل کے لہو ہے خدای غفور جل کے شکر کے دو طریقے ہیں پہلا
 نعمتوں سے عبادتوں پر مدد لینا اور ان سے فقیروں پر احسان کرنا۔ دوسرا انکی عطا کرنا یا لیا

اقرار اور اتارنے والے کا شکر کرنا جو خدائی غور جل ہے۔ کسی بزرگ (مذہب کی پیروی نہ ہو) فرمایا۔
 جو چیز تجھے خدائی غور جل سے روکے وہ بد ہے۔ اگر اسکا ذکر تجھ کو اس سے منع کر دے وہ شوم ہے
 نماز۔ روزہ حج اور تمام نیکی کے کام (جب تجھے اس سے روکین) وہ بد ہیں جب کسی نعمتیں تجھ
 اس سے روک لیں تو تیرے لیے بری ہیں۔ تو نے اسکی نعمتوں کا ناقرا نیوں سے مقابلہ کیا۔
 اور مہات میں غیر کی طرف رجوع لایا۔ تمہاری حرکات اور سکناات اور ظاہر و باطن اور رشا اور
 دینیں جھوٹ اور نفاق غالب ہے شیطان نے تجھے حیلہ اور جھوٹ اور رُجس اعمال کو تیرے
 اگے سنوارا۔ تو اپنی نازیمن جھوٹ بولتا ہے۔ کتنا ہی اٹھاکر اور جھوٹ بولتا ہے۔ تیرے دین
 اسکے سوا اور خدا ہے جسے تیرا پروردہ ہوا۔ وہ تیرا خدا ہے جس سے تو ڈرا اور امید رکھی وہ
 تیرا خدا ہے تیرا دل زبان کے موافق نہیں اور فعل قول کے موافق نہیں۔ اللہ اکبر نہار دندول
 سے کہو اور ایک دفعہ زبان سے۔ تجھ کو شرم نہیں آتی کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے اور دینیں اسکے سوا
 نہار یا معبود ہیں۔ ان تمام حالات سمجھیں کہ تو ہی خدائی غور جل کی طرف رجوع لا اور تو جو علم
 پر ہتا ہے اور اس سے صرف اسم پر بدون عمل قناعت کر رہا ہے تجھے کیا فائدہ جب تک کہ میں
 عالم ہوں۔ تو نے جھوٹ بولا۔ تو اپنی آپ میں کس طرح بند کرتا ہے۔ کہ غیر کو ان باتوں کا حکم
 کرتا ہے جسے خود نہیں چلتا۔ خدائی غور جل نے فرمایا۔ لَمْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ (جو خود
 نہیں کرتے ہو کیوں کہتے ہو) تجھے افسوس۔ لوگوں کو سچ بولنے کا امر کرتا ہے اور خود جھوٹ
 بولتا ہے انکو توحید کا امر کرتا ہے اور خود مشرک الکو اعلاص کا امر کرتا ہے اور خود بیکار منافق
 انکو گناہوں کے ترک کرنے کا امر کرتا ہے اور خود انکار نکاب کرتا ہے۔ تیری آنکھوں میں حیا
 اٹھ گئی اگر تجھے میں ایمان ہوتا تو حیا کرتا۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْحَيَاءُ مِنْ
 الْاِيْمَانِ (حیا ایمان سے ہے) تیرا نہ ایمان ہے نہ یقین نہ امانت۔ تو تو علم میں خیانت کیا
 تیری امانت جاتی رہی اور خدا غور جل کے نزدیک خائن کہل گیا۔ میں تیرے دوڑا رہیں جانتا مگر توبہ
 اور اپس نہایت رہنا۔ جیسا خدائی غور جل اور اسکی تدبیر پر ایمان کامل ہوا۔ اس پر تو مسلم کام

اسکے سپرد کئے اور انہیں کیمکو اسکا شریک نہ بنایا اور اسبابے مشرک اور ان میں مقید نہ ہو۔ اگر تو اسکو اپنے میں ثابت کرے تو وہ تجھے اپنے تمام حالات میں آفاتوں سے بچا لے گا۔

پھر تو ایمان سے ایمان کی طرف نقل کرے گا۔ پہر ولایت اور ابدالیت پہریت کی طرف اور پہر آفرقیت کی طرف۔ خدا عزوجل اپنی کل مخلوق جن۔ فرشتے۔ انسان۔ اور روحوں پر اس سے فخر کرے گا اسے مقدم اور مقرب اور خلقت کا حاکم اور مالک اور مقدر بنایا گیا اور خود اس سے محبت کر لے گا۔ اور خلقت کا پیارا بنائے گا یہ سب کچھ اسکی مینادہی اور اسکی ابتداء خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا اور انہیں سچا ماننا ہے۔ اس امر کی بنیاد اسلام ہے پہر ایمان پہر اللہ عزوجل کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کرنا پہر عمل میں اخلاص کرنا۔ کمال ایمان کے وقت دلی توحید کے ساتھ مومن اپنی وجود اور عمل اور غیر خدا سے خارج ہر عمل کرنا ہی لیکن انہیں سرکار نبین۔ وہ ہمیشہ انہیں نفس اور تمام مخلوقات سے خدا کی جانب میں جہاد کرنا ہی۔ حتی کہ وہ اسی اپنا راستہ بتا دیتا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ **وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا** (وہ جنہوں نے ہماری راہ میں جہاد کیا ہم ان کو اپنا راستہ بتا دیں گے) کل اشیاء میں زاہد بنو۔ پس تم اسکی تدبیر پر راضی ہو گئے۔ انکو اپنی قدر کے ہاتھ میں پلٹتا ہے۔ جب وہ اسکے موافق ہو جاتے ہیں انکو اپنی قدرت کی طرف لیجا تا ہے اسے خوش نصیبی دے گی جو قدر کے موافق ہوا اور مقدر کے فعل کی انتظار کی اور قدر پر عمل کیا اور قدر کے ساتھ چلا۔ اور قدر و نکی نعمت کا انکار نہ کیا۔ مقدر کی نعمت کا نشان اسکی رحمت ہے۔ اسکا مقرب ہونا اور اسکے ساتھ تمام خلقت سے بے نیاز ہونا۔ جب بندے کا دل خدا عزوجل تک پہنچ جاتا ہے وہ اسے خلقت سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ اسکو مقرب بناتا ہے قدرت دیتا اور مالک بنا دیتا ہے اسے فرماتا ہے **إِنَّكَ الْيَوْمَ لَكِنِ يَٰمُحَمَّدُ** (حقیق تو ہماری نزدیک باغوت اور با امن ہی) اسکو اپنا مالک میں خلیفہ بناتا ہے جو طبع صاب معصوم نے یوسف علیہ السلام کو خلیفہ بنایا اور اپنا مالک اور نوکر اور ملکی انتظام اور اسباب

اولیٰ کے سپرد کیا اور اپنے خزانوں پر امن بنایا۔ اس طبع دل جب صحیح ہو جاوے اور اسکی شرافت و اہم
 ہو جاوے اور مولیٰ عزوجل کے غیر سے پاک ہو جاوے اسکو اپنے بندوں اور سلطنت دنیوی اور دُعاویٰ
 قدرت مجتہا ہے۔ پس مریدان یا ارادت کا کعبہ ہو جاتا ہے۔ اسکی طرف راستہ علم ظاہری پڑھنا
 اور اس پر عمل کرنا ہے۔ خدای عزوجل کی عبادت سے بیکاری اور سستی کا عادی نہ ہو نہیں تو وہ بچے
 عذاب میں مبتلا کرے گا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ فرمایا: **إِذَا أَقْبَرَ الْعَبْدُ**
فِي الْعَمَلِ ابْتَدَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْهَيْتِمِ۔ آج بندہ عمل میں کوتاہی کرتا ہے تو خدا عزوجل
 اسے ہیچ میں مبتلا کرتا ہے (اسکو غیر مقصوم کے رنج اور عیال کے رنج اور اہل کی ادیت اور معیشت
 میں نقصان سود اور اولاد کے عاق ہونے اور عورت کی مخالفت کرنے میں مبتلا کرتا ہے جس
 طرف متوجہ ہوتا ہے ٹھوکر لگتا ہے۔ یہ سب کچھ خدا عزوجل کی عبادت میں قصور اور رونا و غلت
 مشغول ہونیکے باعث ہے۔ خدا عزوجل نے فرمایا: **كَأَيُّفَعَلَ اللَّهُ بَعْدَ أَكْبَرِ أَنْ تُشْكِرَ لَهُ**
وَأَمْنُكُمْ۔ (اگر تم شکر کرو اور ایمان لاؤ تو خدا تمہیں عذاب نہیں دیگا) اور کیسکو جائز نہیں
 کہ اوپر اسکی قضا و قدر سے محبت پکڑے۔ وہ صرف اور حاکم ہے **لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَمَّا يُفَعَّلُ وَهُمْ**
يُشْكِرُونَ (جو کچھ کرتا ہے اسکی بابت سوال نہیں کیا جاتا اور وہ سوال کو جائینگے) تجرپہ افسوس تو
 کب تک اپنی نفس اور اہل میں خدای عزوجل سے بہرہ کش مشغول رہیگا۔ بزرگوں میں سے ایک بزرگ
 نے خدا اُس پر رحمت کر دی فرمایا۔ جب تجھے معلوم ہو کہ تیرے بیٹے نے گتھلی کو اٹھایا تو اس سے
 اعراض کر۔ اور اپنے نفس کے ساتھ خدا کے عزوجل میں مشغول ہو۔ اس سے اسنے یہ مراد کہی
 ہے کہ جب وہ سمجھ لیا کہ گتھلی کسی کام آتی ہے اور اسکی قیمت ہے تو جان لے کہ وہ خود اپنے
 نفس کے لیے تکلیف اٹھائے گا۔ تو اپنا وقت اُس پر شفقت ڈالنے میں ضائع نہ کر۔ وہ کچھ
 اسے بے نیاز ہوا اپنی اولاد کو کوئی صنعت سکھا دے اور خود خدا عزوجل کی عبادت کیلئے
 فارغ ہو جائے اس کو کہ بیوی و اولاد خدا تجھے ذرہ بھی غنی نہ کرے۔ اپنے نفس اور اہل اور
 اولاد کے لیے ضروریات پر قناعت لازم پکڑ۔ اور خود مع انکے خدای عزوجل کی عبادت میں مشغول

مہر تابعدار نہیں۔ وعظون کے سینے میں ہمیشگی کر کیونکہ جب وعظون سے غائب ہوتا ہوا اندھا
 ہو جاتا ہے۔ توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ خدای غفور کے امر کی ہر حال میں غرت کی جائے۔
 اس واسطے کسی بزرگ نے کہا۔ اسی پر خدا کی رحمت ہو۔ تمام نیکی و د باتوں میں ہے خدا غفور
 کے امر کی تعظیم اور خلقت پر شفقت کرنے میں۔ جو کوئی خدائے غفور کے امر کی تعظیم کرے
 اور خلقت پر مہربان نہ ہو وہ خدا سے بعید ہے۔ اشد غفور نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف
 وحی کی (لوگوں پر) ”رحم کر تاکہ میں تجھ پر رحم کروں“۔ میرا نام رحیم ہے جو شخص رحم کرے
 اسی پر رحم کرنا ہوں اور اپنے جنت میں داخل کرنا ہوں۔ پس رحم کرنے والوں کو ثبابت ہو۔
 تمہاری عمر (ان جیلوں میں) ضائع ہو گئی۔ بزرگوں نے کہا یا اسلے ہم نے بھی انہوں کو پناہ اسلے
 ہم نے بھی انہوں نے پناہ اسلے ہم نے بھی انہوں نے جمع کیا اسلے ہم نے بھی جو شخص
 نجات چاہے اسے چاہئے کہ اپنے افس کو محرمات اور شبہات اور شہوات سے بچائے اور
 خدای غفور کو امر کرو اور کرنے اور نہی سے باز رہنے اور قدر پر موافقت کرنے میں
 مصبر رہے۔ اولیائے خدای غفور کے ساتھ صبر کیا ناس سے۔ اسکے لئے اور امین صبر
 کیا۔ اسلے صبر کیا کہ اسکے پاس اسکو تلاش کیا تاکہ انہیں اسکا قرب حاصل ہو۔ اپنے
 نفسوں اور ہوا و دن اور طبع کے گہروں سے نکلے اور شرع کو اپنے ساتھ لیا اور خدا
 غفور کی طرف چلے۔ پس آفتوں۔ ہولوں۔ اور مصیبتوں اور غموں اور رنجوں۔ یہو کہہ
 یاس۔ برہنگی۔ ذات بے غری نے انکا استقبال کیا۔ مگر انہوں نے انکی پرواہ نہ کی۔ اپنے
 سے نہ پہرے۔ اپنی حالت سے۔ نہ مد لے اور بڑھتے گئے۔ انکے چلنے میں ضعف نہ آیا
 ہمیشہ اسلے رہے۔ حتیٰ کہ انہیں دل اور جسم کی حیات حاصل ہو گئی۔ اسی لوگو۔ خدا غفور کے
 دیدار کے لمحہ عمل کرو۔ اور اس سے ملنے کے پہلو اس سے چاکر و مومن اور خدای غفور سے
 حیا کرنا ہی بہر خلقت سے مگر دین کے معاملہ اور حدود و شرع سے تجاوز کیا جائیکہ وقت
 اسکو بوجہ جائز نہیں بلکہ بے حیائی کرتا ہی اور حدود کو قائم کرتا اور خدای غفور کے امر کی

اطاعت کرتا ہی جو یہ ہے۔ وَلَا تَخْذُلْكُمْ بِمَارَافَتِنِ دِیْنِ اللّٰہِ (زانی اور زاینہ پر اللہ کے دین میں تم کو رحم نہ آئے) جبکی متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے طریقہ پر جمع ہو جاؤ) وہ یعنی رسول صلعم اسکو زہ پہناتے ہیں اور خود اس کے گلے میں تلوار لٹکاتے ہیں اور اپنے ادب اور خصال اور اخلاق سے درست کرتے اور خلعت عطا فرماتے ہیں۔ اور اس پر بیعت فرماتے ہیں۔ کہون نہ ہو کہ وہ آپ کی امت میں سے ہیں اور خدا غرور کا شکار کرتے ہیں۔ پھر اسکو امت میں پناہ دیا اور رہبر اور لوگوں کو خدای غرور کے دروازے کی طرف بلانے والا بناتے ہیں۔ آپ داعی اور دلیل ہوتے۔ جب خدای غرور نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔ تو انکی امت سے آپکے خلیفے قائم کر دے جو کہ ڈرون میں کوئی ایک ہی۔ قیام قیامت تک۔ کوئی تو خلقت کو رہنمائی کرتے ہیں اور انکی تکلیفوں کو سہتے ہیں اور باوجود اسکو اونکو نصیحت کرتے اور منافقوں اور فاسقوں پر سنہتے۔ اور انکے لئے ہر ایک جیلہ کو تو بین حتی کہ اونکو اس حالت تک پہنچانے کہ وہ میں خلاصی دیتی اور خدای غرور کے دروازے پر بجاتے ہیں۔ اس واسطے ایک بزرگ نے کہا خدا اس پر رحمت بھیجے۔ منافق کے منہ پر نہیں سنہتا مگر عارف۔ اس کے منہ پر سنہتا ہے اور ایسا ظاہر کرتا ہے کہ وہ اسے نہیں پہچانتا حالانکہ وہ اس کے دین کے گہر کی دیرانگی اور دل کے چہرے کی سیاہی اور نفیر اور کہ ورت کی کثرت کو جانتا ہے اور فاسق اور منافق یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ میں نہیں جانتا اور میں نہیں پہچانتا نہیں بلکہ انکی کوئی غرت نہیں۔ وہ اس پر پوشیدہ نہیں ہیں وہ انکو ہر ایک لمحہ اور نظر و بات اور حرکت سے پہچانتا ہے اور انکے ظاہر و باطن سے یقیناً اچھی طرح واقف ہے تم پر افسوس کیا تم خیال کرتے ہو گے کہ تمہارا حال صدیقوں سار فون۔ عالموں پر پوشیدہ ہے کہ وقت تک تم اپنی عمیرین لاحال ضائع کر دے اور آخرت کو ہولے ہو اسکو تلاش کرو جو تمہیں آخرت کی راہ بتلائے۔ اللہ اکبر۔ اسے دلوں کے مردو۔ اسے اسباب کے ساتھ مشغول۔ اسے اپنی قوت اور طاقت اور معیشت اور اس المال اور اپنی ملک اور بھات کے بادشاہوں کے

بتوں کو پوجنے والو باد رکھو۔ کہ تم خدای غر و جل سے محو ہو۔ جو شخص اللہ غر و جل کو غیر سزاوار
 نفع کو دیکھتا ہے وہ خدا کا بندہ بنیں بلکہ اسکا ہے جس سے دیکھتا ہے وہ آج دشمنی (غدا) اور عذاب
 کی آتش میں ہو اور کل جہنم کی آگ میں ہوگا۔ خدای غر و جل کی آگ سے بچتے نہیں مگر متقی ہو خدا
 کرنے والے۔ توبہ کرنے والے پہلے دونوں سے توبہ کرو۔ پہنچنا انوں سے توبہ سلطنت کا پلٹنا ہے۔
 نفس ہوا۔ شیطان۔ اور ربی ہم محبتوں کی سلطنت کو پلٹا جب تنہا توبہ کی تیرا دل کانچیں
 زبان۔ اور تمام اعضا پلٹ گئے۔ اور تیرا کہنا پنا حرام اور شہیہ کی کدورت گھٹا ہوا ہے۔
 معاش اور خرید و فروخت میں برہنہ گارین۔ اور اپنا بڑا مقصد اپنے مولی غر و جل کو بنا پڑا
 دور ہوئی اور عبادت نے اسکی جگہ لی۔ گناہ جاتے رہے۔ اور طاعت اگلی قائم ہوئی۔ پہر تو
 شریعت اور اسکی شہادت کے ساتھ حقیقت میں قائم کیا جائیگا۔ اسلئے کہ جس حقیقت کی شریعت
 شہادت نہ دے وہ زندہ ہے جب تمہارے یہ متحقق ہو جائے تو برے اخلاق اور تمام خلق کے
 دیکھنے سے تو فخر ہو جائیگا اسوقت تیرا ظاہر محفوظ۔ اور باطن خدای غر و جل میں مشغول ہوگا
 پس جب تمہارے میں کامل ہو جائے تو اگر تیرے پاس دنیا مع انحرال و اسباب کے آئے اور تمہارے
 تیرے حوالے کرے اور ساری خلقت اول و آخر تیری تابعدار بن جائے پھر اس سے فرزندین ہوگا
 اور تو خدای غر و جل کے دروازے سے نہیں پہرے گا اسلئے کہ تو اسکی ساتھ ہو اس پر متوجہ ہو
 میں مشغول اور اسکی جلال و جمال کو دیکھنے والا جب تو اسکی جلال کی طرف دیکھے تو متفرق ہوگا
 اور جب جمال پر نظر ڈالے تو جمع ہوگا۔ جلال کو دیکھنے سے ڈرے گا اور جمال کو دیکھنے پر امید کرے گا
 جلال کو دیکھنے سے ناپا ہوگا اور جمال کو دیکھنے سے ثابت قدم ہوگا۔ پس ثابت ہے
 اس کو کہ جس نے یہ کہا ناچکے لیا اے خدا ہکو آخر قرب کا کہنا نادی۔ اور انحرال کی شریعت
 پلا۔ **وَأَنَا فِي الدِّينِ أَحْسَنُ وَفِي الْآخِرَةِ أَحْسَنُ وَقِيَامُ عَذَابِ النَّارِ**
 (اور ہم کو دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔
 چوبیسویں مجلس آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) برابطہ میں اتوار کو روز جمعہ کو

جود ہون تو ہی ج سکہ میں فرمایا۔ خدای غروجل کی تدبیر اور علم میں پھر نفوس ہر ہون طبعیوں
 کو شریک نہ گردانو۔ اور اپنے غیر میں اس سے ڈرو کسی بزرگ کے سے روایت ہے خدا اس سے
 راضی ہو۔ اسنے فرمایا خلقت میں خدای غروجل کا موافق بن اور خدا میں خلقت کا موافق نہ بن۔
 جس نے اس سے ٹکڑا وہ شکستہ ہوا۔ اور جس نے اس سے ملایا وہ ملایا گیا خدای غروجل کی موافقت اس
 تک موافق نہ ہون سوسکھو۔ علم عمل کے لئے بنایا گیا ہے۔ نہ صرف زبانی یاد کرنے اور خلقت پر
 پیش کرینکے لئے علم پڑھو اور عمل کر۔ پھر غیر کو پڑھا۔ جب تو نے علم پڑھا پھر اس پر عمل کیا تو اگرچہ تو خاموش
 رہیگا علم تجھے بولیکا۔ عمل کی زبان سے کلام کریگا۔ اکثر (عالم) ایسے ہیں جو علم کی زبان سے
 کلام کرتے ہیں۔ ایسا واسطے کسی بزرگ نے فرمایا۔ (اپنے خدا کی رحمت ہو) وہ شخص جسکی نظر جھگو
 سفید نہ ہواسکا غلط کچھ فائدہ نہ کریگا۔ اپنے علم پر عمل کریو الا پھر علم سے خود بھی فائدہ اٹھاتا ہے۔ اور
 دوسروں کو بھی بچھاتا ہے۔ کیونکہ خدای غروجل ان لوگوں کے حالات کے بموجب جو میرے
 پاس موجود ہیں مجھ سے جیسا چاہتا ہے کلام کرتا ہے۔ نہیں تو میرے اور تمہاری درمیان
 ہے۔ میرا اسباب اور مال تمہاری لئے پہنچ کیا گیا ہے اور میرے پاس کوئی شے نہیں اگر ہوتی
 تو میں تم کو اس سے نہ روکتا۔ میرے اور تمہاری درمیان کوئی تعلق سوا نصیحت کر نہیں میں
 تمکو خدای غروجل کے لئے کو غلط کرتا ہوں نہ اپنی لئے۔ قدر کی موافقت کر نہیں تو وہ تجھ کو غلط کرے
 اسکے ساتھ اسکے اختیار پر عمل نہیں تو حرکت نہ کر۔ اسکے سامنے رہ جکے ہوئے بیٹھ بیان تک
 وہ تجھ پر رحم کرے۔ اور اپنے ساتھ لئے قوم یعنی اولیاء کے امکا آغاز کب ہے۔ دنیا سوجا
 کے موافق شرح کے ساتھ سے لیتے ہیں۔ حتی کہ جیل کے جسم کسے عاجز ہو جاتے ہیں۔ تو توکل آنا
 اور انکے دلوں پر مہر لگانا۔ اور انکے اعضا کو قید کر ڈالنا ہے۔ انکو دنیا سے انکا نصیب بخش گوار
 کافی طور سے بلا تکلیف اور شفقت ملتا ہے۔ مقربوں میں سے ہر ایک آخرت میں جنت کی نعمتوں
 سے بے ارادہ متلبس ہوتا ہے۔ اور اس میں خدای غروجل کی موافقت کرتا ہے جیسا کہ دنیا میں
 اپنے نصیب سے متلبس ہونے میں اسکا موافق ہوا۔ وہ انکو دنیا و آخرت میں انکا پورا حصہ دیتا ہے

کیونکہ وہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔ اسے غلام جس قدر بہت کر لگا عطا لے گا۔ خدائے
 غفور جل کے غیر کو دل سے چھوڑتا کہ تو اس کے قریب ہو دے۔ اپنے نفس اور خلقت سے مر جا پہنچے
 اور خدائے غفور جل کے درمیان سے حجاب اٹھ جائیگا۔ کسی نے کہا میں کیلئے مردن (اپنے
 فرمایا) نفس بہ ہوا طبیعت کی اطاعت اور خلقت اور اسباب کی پیروی چھوڑ دے اور اپنے
 ہو۔ ایکو شریک بنانا ترک کر خدای غفور جل کے غیر کی طلب سے بھنا۔ اپنے سارے عمل صرف
 صرف ذات الہی کے لیے کر۔ انکے عوض میں اسکی نعمتیں نہ انگ۔ اسکی تدبیر اور قضا اور افعال پر
 رضا ظاہر کر پس جب توجہ کرے گا اپنے وجود سے مجاہد کیا اور اس سے حیات پائیگا تیرا دل اسکا
 سکھن ہوگا۔ وہ جیلچ چاہیگا۔ اسکو ملے گا۔ اس کے قرب کے کعبہ کے پردوں سے متعلق۔ اسکا ذکر
 کر نیوالا۔ اس کے غیر کو فراموش کر نیوالا ہو جائیگا۔ جنت کی چابی آج بھی اور کل بھی لا الہ الا اللہ
 محمد رسول اللہ ہے۔ تیرے اپنے نفس اور اپنے غیر اور خدائے غفور سے معصیت حد و شرع
 فنا ہونیکے وقت۔ خدائے غفور جل کا قرب قوم (یعنی اولیاء اللہ) کا جنت ہے اور اس سے دور ہی فیض
 وہ امید نہیں رکھتے۔ مگر اسی جنت کی۔ اور دوسرے تہن مگر اسی دوزخ سے انکے سامنے آگ کی تہن
 کیا تہن کہ وہ اس سے ڈریں۔ بلکہ وہ تو مومن سے فریاد کرتی اور بہا گئی ہے مخلص مومن سے کیوں
 نہ بہا گئے گی۔ مومن کا حال دنیا و آخرت میں کیا ہی اچھا ہے۔ وہ پرواہ نہیں کرنا کہ دنیا میں
 کس حال پر ہے۔ جبکہ اسنے جان لیا کہ میرا خدای غفور جل مجھ سے راضی ہے جس جگہ گرا اپنی تقدیر
 چنا اور پس راضی ہوا۔ جس طرف متوجہ ہوا۔ خدای غفور جل کے نور کو دیکھا۔ اس کے نزدیک نہ ہیرا
 مطلق نہیں۔ اس کے تمام اشارے اسکی طرف ہیں۔ اسکا کل اعتماد اسی پر۔ اور کل توکل اسی پر
 ہے۔ مومن کو ایذا دینے سے کچھ کیونکہ وہ ایذا دینے والے کے جسم میں نہ ہوا اور اس کے عقوبت
 عذاب کا موجب ہے۔ اسے خدای غفور جل اور اس کے غیر سے ناواقف۔ اسے غائب ہونا کا ناقص
 نہ لے وہ نہ ہر قائل ہے۔ بچا اپنے آپ کو۔ پہنچا۔ بچا اپنے آپ کو۔ پہنچا۔ کہ تو بدی انکے پیش آئے
 اس لئے کہ تحقیق انکا خدا ہے جو اپنی غیرت کر لکھے۔ اسے منافق نفاق کا شک تیرے دل سے

اور تیرے ظاہر و باطن کا مالک بن گیا ہے۔ تمام حالات میں توحید اور اخلاص کو کام میں لا کر تنہا پائے گا۔ اور تیرا سنگ دور ہو گا کیسی کثرت سے تم حدود شرع کو چھرنے اور نقوی ذرعون کو پہاڑتے ہو اور توحید کے لباس کو ملید کرتے اور ایمان کی آگ کو بجھاتے اور تمام افعال اوتوا میں خدا کو جل سے دشمنی کرتے ہو۔ جب تم میں کوئی ایک فلاح پاتا اور عبادت کرتا تو وہ غور اور خلقت کو دیکھنے اور اسے نریف طلب کرنے کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے تم میں جو جگہ اللہ عزوجل کی عبادت کریں اسے چاہئے کہ خلقت سے کنارہ کریں۔ اسلئے کہ علم کی وقت نکال دینا اعمال کو باطل کرنا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے: **يَنْزِلُ مَا عَلَيْكَ ذِي الْعَرْشِ الْأَعْلَى فَاتَّبِعْهُ وَاتَّبِعْ أَهْلَ الصَّالِحِينَ مِنْ قَبْلِكَ** کہ گواہی دینی کہ لازم پکڑو وہ عبادت اور تم سے پہلے نیکو کاروں کا طریقہ ہی ایمان۔ پہاڑ تان۔ پہرہ فار اور خدا عزوجل کے ساتھ نیکو لازم پکڑو نہ اپنے نفس اور بغیر کے ساتھ ہو نیکو مع حفاظت حدود شرع مع رضامندی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مع رضامندی اسکے جملات کیا جانا اور سنا جانا۔ اور پڑھا جانا ہے یعنی قرآن کے جو شخص اسکے سوا کچھ اور کہی وہ قابل اعتبار نہیں۔ یہ جو مصحفون اور الواح میں ہے خدای عزوجل کی کتاب ہے۔ کچھ اسکے ہاتھ میں اور کچھ ہمارے ہاتھ میں خدای عزوجل کو لازم پکڑ۔ اور اسی کا ہورہ۔ اور اسی سے تعلق پکڑ۔ وہ تجھے دنیا و آخرت کی تکلیف سے کفایت کرے گا۔ اور حیات و ممات میں تیری حفاظت کرے گا۔ اور تجھ سے تمام حالات میں (خدا) دفع کرے گا۔ یہ سیما ہی جو سفیدی پر ہے اسے لازم پکڑ۔ اسکی خدمت کر۔ تاکہ وہ تیری خدمت کرے۔ تیری دل کے ہاتھ کو پکڑے اور خدای عزوجل کے سامنے کھڑا کر دیں۔ پس عمل کرنا۔ پس دل کو باز بن کر پھر لگا بیگا۔ پس وہ انکی مدد سے خدای عزوجل کی طرف اٹھے گا۔ کہ تو نے سوچ پہنا ہے۔ پہلے باطن پر پیچ پہرہ دل پر پہرہ نفس پر پہرہ بدن پر۔ زہد کی تبدل اسکو سے ہوتی ہے نہ ظاہر سے باطن کی طرف سے جب باطن صاف ہو جائے تو مصفا فی دل اور نفس اور اعضا اور کھانے اور لباس کی طرف تبادر کرتی ہے۔ پہر تمام حالات کی طرف اول گھر کا اندر

تیسرے کیا جاتا ہے جب اس کی عمارت کامل ہو جائے اور دروازے کی عمارت شروع کرے طائر بلا باطن خلق
 بے خالق۔ دروازہ بغیر گھر اور دروازہ پر قفل نہ بن سکتا دینا بے آفرین خلق و خالق جیسے تو
 ہی یہ بتی قیامت کو دن نفع نہ دینگا۔ بلکہ غرہ پہنچا دینگا۔ یہ اسباب جو تیرے ہی تجھ سے خریدے انہیں جائیگا
 اس جگہ تیرے اسباب رہا اور اتفاق اور گناہ ہیں۔ اور یہ ایسی شے ہے کہ جو آخرت کو بازار میں رائج
 نہیں۔ اسلام کو ٹھیک کر پہلے اسلام۔ اسلام سے نکلا ہے۔ اور یہ کہ خدای غفور جل کا امر
 اس کے سپرد کر۔ اپنا نفس اس کی سونب اور اسی پر بہرہ دے کر۔ اور اپنی طاقت قوت کو برباد کر۔
 اور جو کچھ دینا سے تیرے ماتھے میں ہے اس کی عبادت میں صرف کر۔ عبادت میں کر۔ اور انکو
 ان کے سپرد کر۔ اور پہلا دی۔ تیرا سارا عمل کہو کہلا اخذ ہے۔ وہ عمل جس میں خلاص
 نہیں چلا گیا ہی بغیر غفر کے لمبی لکھڑی۔ جسم طاروح صورت بلا معنی ہے اور یہ منافقوں کا عمل ہے
 اس شخص تمام خلقت آلات ہے اور خدای غفور جل انکا صانع۔ اور انہیں تعریف کرنے والا پس
 جس نے اسکو دیکھا۔ آلات میں پہنچا رہنے سے چھوٹا۔ اور اون میں تعریف کرنے والے کو دیکھا۔ خلقت
 کے ساتھ رہنا دشمنی۔ رنج اور سختی ہے۔ اور خدا غفور جل کے ساتھ ہونا آرام۔ خوشی نعمت۔
 اسے راہ کو چھوڑ دیسے۔ اسے وہ کہ تیرے ساتھ انس و جن کے شیاطین نے کہل کیا۔ اسے
 نفس بہوا۔ طبیعت کے بندے تو بزرگوں کی راہ دور ہے۔ تیرے اور ان کے درمیان کوئی
 تعلق نہیں۔ تو نے اپنی راہ پر قناعت کی اور استادنہ پکڑا۔ جو تجھے معرفت اور ادب بتا
 تجھ پر افسوس تو گو گناہی۔ خدا غفور جل کے آگے فریاد کر۔ مذمت اور عذر کے قدموں سے
 اس کی طرف رجوع لا۔ تاکہ وہ تجھے تیرے دشمنوں کے ماتھے سے چھڑائے اور ہلاکت کے
 دریا کی گہرائی سے نجات بخشنے۔ جس میں کہ تو ہے اس کے انجام کو سوج۔ اسکا چھوڑنا تجھ پر سہل ہے
 گا۔ تو غفلت کو درخت سایہ میں ہے۔ اس کے سائے سے باہر۔ سورج کی روشنی دیکھ لگا اور
 راستی کو پہچان لگا۔ تو بکا درخت مذمت کو پانی سے پلتا ہے اور محبت کا درخت موافقت کو پانی
 اسے بندے ابچھین اور جوانی کی حالت میں تیرا عذر تھا مگر اب تو چالیس تک پہنچ گیا اور

اور اس کے بھی بڑا پھر بچوں کے پہل کر تاجر جابلوں کے ملاپ اور حور نون اور بچوں کے ساتھ رہنے کے
بجائے بقیہ بڑے ہون سے محبت رکھا اور جو ان جابلوں سے پہاگ۔ لوگوں کے کنارے پر کھڑا ہوا اور
جب تیرے پاس انہیں سے کوئی آئے۔ تو تو ان کے حق میں طیب بن۔ خلقت کر لیا اس باپ کی طرح
بن جو اپنی دلاو سے شفقت کرتا ہے۔ اللہ غر و جل کی عبادت کثرت کے ساتھ کرتے تھے جس کی عبادت
اس کا ذکر ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اپنے فرمایا مَنْ اطاع الله غر و جل
فَقَدْ ذَكَرَهُ وَاَنْ قُلْتُ صَلَوَاتُهُ وَصِيَامُهُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَمِنْ عَصَاهُ فَكُلُّ
لَيْسَتْهُ وَاِنْ كَثُرَتْ صَلَوَاتُهُ وَصِيَامُهُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ (جس نے خدای غر و جل کی
اطاعت کی پس تحقیق اسے انکو یعنی خدا کو یاد کیا۔ اگرچہ اس کی نماز اور روزہ اور تلاوت قرآن
کم ہو اور جس نے انکی نافرمانی کی اسکو ہلا دیا اگرچہ اس کی نماز اور روزہ اور تلاوت قرآن زیادہ ہو)
مومن خدا غر و جل کا فرمانبردار۔ اسکے موافق اور اسکے ساتھ صبر کرنا اور لاہر اپنا آرام اور کلام اور
کھانے اور پینے اور تمام حالات میں توقف کرتا ہو۔ اور موافق اپنے ساری حالات میں ان
چیزوں کی پردہ نہیں کرتا۔ اسے غلام! اپنے حال میں فکر کر۔ اور بقیہ میں نہیں اپنی نفس کے لئے
مأبث کر۔ نہ تو تو صادق ہو نہ صدیق نہ نہ محب نہ موافق نہ (فضا پر) راضی نہ عارف۔ تو نے
خدای غر و جل کی معرفت کا دعویٰ کیا ہے بے تبرا تو وہی اسکی معرفت کی علامت کیا ہو۔ تو اپنی
نفس میں کوئی حکمتیں اور نور پاتا ہے۔ اللہ غر و جل کے دوستوں اور اسکے نبیوں کے ناموں
کی کیا علامت ہے تیرا گمان ہے کہ جو جس چیز کا دعویٰ کرتا ہو وہ اسکو دیکھائی ہو اور گواہ نہیں
مانگا جاتا۔ اور اسکی دینار کہوٹی پر کبھی نہیں جاتی۔ اللہ غر و جل کی عارف کی صفات میں سے
ہستے نمونے از غر و ارے یہ ہے کہ وہ آفات پر صبر کرتا اور اللہ غر و جل کی تلم قضاؤں
اور قدرون پر تمام حالات میں اپنے نفس اور دل اور باقی مخلوقات میں صبر کرتا ہو۔
اور بندہ خدای غر و جل کی محبت اور او کے غیر کی محبت ایک ل میں جمع نہیں ہوتی۔ اللہ
غر و جل نے فرمایا۔ مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جُحُودِهِ (خدا غر و جل نے

کسی آدمی کے دودل نہیں بنائے۔ دنیا اور آخرت اور خالق و خلق ایک حکم جمع نہیں ہوتا فانی
 چنیدون کو چھوڑنا کہ تجھے باقی رہی والی چیز حاصل ہو جائے۔ اپنے نفس اور مال کو خرچ کرتا کہ بھیج جنت
 لجاے۔ اللہ عزوجل فرمایا اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰ مِنْ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ
 بِاَنَّ لَهُمْ مَجْنَنَ (خدا ان مومنوں سے اپنے نفس اور مال خرید لئے ہیں اس پر کہ ان کے لئے جنت ہی
 ہو اپنے دل سے فخر کو نکال ڈال تاکہ مجھ کو قرب حاصل ہو جاوے اور کہ تو دنیا و آخرت میں اسکی
 صحبت میں رہے۔ اے خدا نے عزوجل کے محب اسکی قدر کے ساتھ جس طرح کہ وہ پہرے پہر
 اور اپنے دل کو جو خدائی عزوجل کا مقام ہر پاک بنائے اسکے غیر سے اسکو صاف اور اسکے دروازے
 پر توحید و اخلاص۔ صدق کی تلوار لیکر بیٹھ۔ اور اسکے سوا کسی کے لئے نہ کہول۔ اور اپنی دیکھ
 گوشوں میں سے کوئی گوشہ اسکے غیر میں نہ لگا۔ اسے بازی کریوالو۔ میرے پاس بازی نہیں
 اے چہلکو میرے پاس سوائے منور کے اور کچھ نہیں۔ میری پاس اخلاص ہے بے نفاق اور
 صدق ہے بے کذب۔ خدائی عزوجل تمہارے دل میں سے تقویٰ اور اخلاص مانگتا ہے۔ تمہارے
 ظاہری اعمال کی طرف خیال نہیں کرتا اللہ عزوجل نے فرمایا۔ لَنْ يَنَالَ اللّٰهُ لُحُوفُهَا وَاَكْلا
 دَمَا مَكَّنَّهَا وَلَكِنْ يَبْاَ لَكُمْ التَّقْوٰى فَبِئْسَ كَمَدٌ (خدا کے پاس انکا گوشت اور خون نہیں چھونچتا
 بلکہ تمہارا تقویٰ چھونچتا ہے) ابھی آدم دنیا اور آخرت میں سب کچھ تمہاری لپیٹا گیا۔ پس
 تمہارا شکر اور تقویٰ اور اسکا ذکر کرنا اور اسکی خدمت کہان ہے بے روح عمل کرینے
 تم تھکے نہیں۔ اعمال کی رو میں کیا ہیں۔ ؟ اخلاص۔

پچیسویں مجلس۔ اپنے (خدا اپنے سے راضی ہو) انیسویں ذی الحجہ ۱۲۵۵ھ کو فرمایا۔
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب وہ کسی شتم کی خوشبو سونگھتے تو اپنی ناک بند کر لیتی
 اور فرماتے کہ یہ دنیا میں سے ہے مایہ اپنے اقوال و افعال سے زہد کا دعویٰ کرنے والو
 یہ تمہرے تھے۔ تم نے زہدوں کا لباس پہن لیا مگر تمہارے دل دنیا پر رغبت اور
 حسرت سے بہرے ہوئے ہیں۔ اگر تم یہ لباس اتار ڈالو اور اس رغبت کو جو تمہارے

دلوں میں ہی ظاہر کرو۔ توبہ تمہیں زیادہ پسند آئیگی اور تمکو نفاق سے دور کر ڈالے گی۔ وہ شخص جو
 اپنی زہد میں سچا ہے اس کے پاس اسکا زرق آتا ہے وہ اسے لیتا ہے اور اپنی ظاہر کو اس سے متلبس کرتا ہے
 مگر اسکا دل اس سے دور اس کے غیر سے بکلی پہرا ہوا ہوتا ہے اسید اسلم ہار بنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 علی علیہ السلام اور دوسرے نبیوں سے (اپنی سلام ہو) زیادہ زیادہ ہے مگر اتنی فرمایا: حَبِّبَ الْخَلْقِ
 مِنْ دُنْيَاكَ لَكَ لَذَّةُ الطَّيِّبِ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ خُرَّةٌ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ (تمہاری دنیا
 میرے لئے تین چیزیں پیاری گئی ہیں۔ خوشبو۔ اور خوشی۔ اور میری آنکھ کی ٹہنڈک نماز میں لگی
 یہ چیزیں باوجود اسکے کہ آپ ان سے اور ان سے غیر سے پرہیز کرتے تھے۔ آپ کے لئے اسے محبوب
 بنائی گئیں کہ خدائے غفور جل کے علم میں آپ کے لئے پہلے ہی سے مقدر تھیں اور آپ رضامندی
 فرمانبرداری کیلئے انکو اخذ کرتے تھے۔ اور امر کی فرمانبرداری عبادت ہے۔ پس جو شخص اپنی پوری
 اس صفت کے ساتھ لیتا ہے۔ وہ عبادت میں ہے۔ اگرچہ ساری دنیا میں پسینا ہوا ہو ای حال کے
 قدموں سے زبرد پر چلنے والو سونا اور سچ مانو۔ اور نہ چٹلاؤ۔ اسکو جان لو تا کہ جہالت کی باعث
 کو برا نہ کہو۔ ہر ایک جاہل اپنی ہی رائے پر نازاں نہیں۔ اپنی نفس اور ہوا اور شیطان کی بات مانتا ہے
 وہ ابلید کی بندہ اور تابع دار ہے اور وہی اسکا شیخ۔ اے جاہلو! اے منافقو تمہاری دل کی سیاہی
 اور نفس کیسے گندے ہیں اور زبان سے کیا بہت ہے۔ ان تمام حالتوں سے جہنم تم ہو توبہ کرو
 اور اللہ غفور جل اور اسکے ان دوستوں کو جس نے وہ حجت کرنا اور وہ اس حجت رکھتے ہیں
 کرنا چھوڑ دو اور اپنی مقسوم کو لینے میں اعتراض نہ کرو کیونکہ وہ اس کے بموجب لیتے ہیں۔ نہ ہوا
 وہ اللہ غفور جل کی محبت اور اسکے شوق اور اسکے غیر کے ترک اور تمام چیزوں کی ظاہری اور باطنی
 اعراض کر نیکے باعث شدت میں ہیں لیکن انکا مقسوم ہے جو پہلے مقدر ہو چکا اسکا لینا انکو ضروری
 ہے انکو لے لیو نیامین رہنا اور اس میں ہمیشگی کرنا اور اپنی مقسوم میں پسینا اور انکو دیکھنا جو خدا
 غفور جل اور انکی تحذیب کرتے ہیں۔ بڑی سخت مصیبت ہے۔ اے بندے خلقت کی بات چھوڑ
 جب تک تو نفس اور ہوا کے ساتھ ہے۔ کلام نہ کر۔ تحقیق اللہ غفور جل جب تجھے کسی امر کے لئے

چاہیگا تو اسکے لئے تیار کر دیگا۔ جب چاہیگا تجھے اور تیرے اہل کو اٹھائیگا اور ثابت رکھیگا وہی منظر ہوگا۔ نہ تو۔ اپنے نفس اور کلام اور تمام حالات کو اسکی قدر کے حوالہ کر۔ اور اسکی عبادت میں مشغول ہو عمل بلا کلام۔ اخلاص بلا ریا۔ توحید بلا شرک۔ گناہ بلا ذکر۔ خلوت بلا جلوت۔ باطن بلا ظاہر۔ باطن کے ساتھ نیت (غیر کے باطل کرنے میں مشغول ہو۔ تو اپنے قول۔ اِيَّاكَ تَعْبُدُ وَاِيَّاكَ تَسْتَعِيْنُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں) سے اللہ غور و جل کی طرف خطاب اور اشارہ کرتا ہے۔ یہ حاضر کا خطاب ہے۔ تو ہی یہ اس موجود ہی کی مجسمہ و واقف میری قریب مجھ پر شاہد۔ نماز وغیرہ میں اس نیت کے ساتھ اس طرح اسکو خطاب کرو۔ اے اللہ اسے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَعْبُدُ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يُرِيكَ (خدا کی عبادت اس طرح سے کر کہ گویا تو اسکو دیکھتا ہے اور اگر تو اسکو نہیں دیکھتا تو وہ تجھ کو دیکھتا ہے) اور غلام اپنی دلکو حلال کہانی کے ساتھ صاف کر۔ تو خدای عزوجل کو پہچان لیگا۔ اپنے لئے۔ لباس۔ اور دل کو صاف کر تو صوفی ہو جائیگا۔ تصوف صاف سے مشتق ہے۔ اور وہ کہ تو نے صوف پہنا۔ صوفی اپنے اپنے تصوف میں سچے دل کو اپنے مولیٰ غور و جل کے فیض سے صاف کرتا ہے۔ اور یہ ایسی شے ہے جو صرف لباس بدلانے اور چہرہ زور دہ کرنے اور شانے جمع کرنے اور صالحین کی کثرت کو حکایت کرنے اور تسبیح و تہلیل سے انگلیوں کو ہلانے پر محال نہیں ہوتی۔ یہ صوفیوں کی طلب میں صدق اور دنیا سے پرہیز کرنے اور دل خلعت کو نکلانے اور اپنی مولیٰ غور و جل کے فیض سے جوڑ ہونے پر محال ہوتی ہے کسی بزرگ سے روایت ہے اے اللہ کی رحمت ہو کہ اسنے فرمایا میں نے بعض راتوں میں کہا اے میرے اللہ۔ وہ باج میں سفید اور تیرے منظر پر مجھ سے نہ روک۔ اور اسکو بہت دفعہ دہرایا۔ پہر سو گیا۔ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ ہاتھ کہتا ہے اور تو بھی اس عمل کے کر نیسے نہ رُک جو تجھ کو فائدہ دے۔ اور اسکے کرنے سے باز آجوتیرے لئے مسفر ہوا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ٹھیک کی جس نے عمدہ طور سے آپ کی پیروی کی اسکی نسبت ہی درست ہے لیکن تیرا قول میں آپ کی آیت

میں سے ہوں۔ بلا متابعت کچھ مفید نہیں۔ جب تم نے اقوال و افعال میں اپنی پیروی کی تو اس وقت
 میں اپنی مصاحبت میں ہو گے۔ کیا تم نے خدا کے غرض کے کلام کو نہیں سنا؟ اَلَا كَلَّمَكَ اللهُ
 لَتَلَذَّ طَعْمًا وَلَمَّا لَهَا كَلِمَةً عَنْهُ فَاَتَمَّتْ (جو کچھ رسول تمہاری پاس لائے اس پر عمل کرو اور جس
 منع کرے اس سے باز رہو) جس بات کا تم کو حکم کرے اس کی تابعداری کرو اور جس سے منع کرے اس
 سے رُکے رہو پھر تم دنیا میں دلوں کے ساتھ اور آخرت میں نفسوں اور جسموں کے ساتھ اللہ عزوجل
 کے مقرب ہو گئے۔ اسی راہ پر تم ہمہ گواہی ملے نہیں جانتے نفسوں اور ہواؤں میں زہد کرو، ہوا
 اور اپنی راؤں میں مستقل رہو۔ ان مشائخ کی تابعداری اور مصاحبت میں رہو۔ جو اللہ عزوجل
 کے عارف اور علم پر عمل کرنے والے اور خلقت پر نفیست کی زبان سے متوجہ اور تمہاری دلوں
 کے آنے پر جانے پر بے طمع۔ اور انکو خدای عزوجل کے پاس لیجاتے ہیں۔ وہ اسی پر متوجہ ہیں
 اور اس کے غیروں سے روگردان۔ آئے ندے۔ دل سے اپنی خدا کی طرف پہرے۔ پیشتر کے کہ تو
 اس سے عاجز رہ جائے۔ تو نے صرف صالحین کے حالات پر انہیں کلام کرنے اور انہی تمنا کرنے پر
 قناعت کی ہے۔ اس شخص کی طرح جو پانی کو مٹی میں لے اور پھر کہو تو اس میں کچھ نہیں پاتا پچھ
 افسوس تناسیو قونی کی دادی ہے۔ بنی علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَلَا كَلَّمَكَ اللهُ الْغَنِيَّ فَانْجَحْتَ
 (اے آپ کو تنہا سے بچا دے بیوقوف بن گیا) (ادی ہے) تو بروں کے کام کرنا ہے
 اور نیکوں کے درجوں کا آرزو مند ہے۔ جسکی امید خوف پر غالب ہوئی۔ زید بن جہل۔ اور
 جسکا خوف امید پر غالب ہوا وہ ناامید ہوا۔ اور سلامتی ان دونوں کی اعتدال میں ہے۔ بنی
 علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لَوْ وَرَثَ خَوْفِ الْمَوْتِ وَرَجَاءِ كَلَامِ الْعَمَلِ (اگر
 مومن کا خوف اور رجاء تو لاٹھائے تو برابر ہونگے) کسی بزرگ سے روایت ہے کہ اللہ اس سے روایت
 کہ اس نے فرمایا۔ میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو انکی وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا
 کہ ابجو ساتھ خدای عزوجل کو کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا۔ میں نے اپنا ایک قدم بٹھاپا رکھا اور دو سلا
 جنت میں۔ اس پر خدا کا سلام ہو۔ وہ فقیہ۔ زاہد۔ پرہیزگار۔ تہا علم پر پڑا۔ اور اس پر عمل کیا۔

اسکا حق عمل سدا کیا اور عمل کو اسکا حق اخلاص سدا دیا۔ اللہ عزوجل نے اسکو اپنی رضا عنایت کی اس لئے کہ اسنے اسکی (یعنی خدا کی) طرف تصد کیا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بسبب اسکے کہ اسنے آپ کی تابعداری کی اسپر راضی ہوئے۔ اسپر اور تمام صالحین پر اور انکو ہر گز ہم پر بھی خدا کی رحمت ہو جو جو شخص رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تابعدار نہ بنا اور انکی شریعت کو ایک باتہ سے اور نازل شدہ کتاب کو (یعنی قرآن) اور حدیث باتہ سے نہ پکڑا اور اپنی راہ میں اللہ عزوجل تک نہ پہنچا وہ خود بھی ہلاک ہوا اور دیکھو بھی ہلاک کیا خود بھی گمراہ ہوا اور دیکھو بھی گمراہ بنایا یہ دونوں خدائی عزوجل کی طرف رہبر ہیں قرآن خدائی عزوجل کی طرف ہما اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف۔ اے خدا ہمارے اور ہمارے نفسوں کے درمیان دیوے ڈال۔ **وَإِنَّا فِي الْآلِ يُكْحَسِنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَيْنَاكَ الْفَاظَ** اور دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر اور بہنِ مومن کو عذاب سے بچا۔

چھبیسویں مجلس۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) بیسویں ذی الحجہ ۳۰ھ ہجری کو رباط میں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ فرمایا میں کنوز العرش **كِتَابُ الْمَصَائِبِ** (مصائب کا چھپا نا عش کے خزانوں میں سے ہے) اور کہ تو خلقت کے پاس انہی مصیبتوں کی شکایت کرتا ہے خلقت کے پاس تیرا شکوہ بچھو کیا فائدہ دیگا وہ بچھو نفع و فربہن پہنچا سکتے۔ اور جب تو نے اپنے ہر دہ رکھا اور حق عزوجل کا انکو تیسر بنایا۔ وہ بچھو پیچھے ہٹا میں گئے اور خدائی غضب میں بچھو ڈالیں گے۔ اور اس سے پردہ ہونے سے جاہل تو علم کا دعویٰ کرتا ہے۔ تیری جہالت میں سے دنیا کا غیر خدا سے طلب کرنا ہے۔ خلقت کے آگے شکایت کر نیسے غلامی چاہتا ہے (تجربہ انوس) جب یہ لالچی کتا شکار کی حفاظت کو سیکھتا اور اپنی لالچ اور دم کو چھوڑ دیتا ہے اور یہ پردہ بھی تعلیم کے باعث اپنی طبع کو مخالف ہونا۔ اور اپنی پہلی حالت شکار کو کہا لینے کی چھوڑ دیتا ہے تو تیرا نفس تکلیف سے بہت بہتر ہوگا۔ اسی تعلیم دی اور سمجھا تا کہ تیرا دین نہ کہا گئے اور بچھو نہ ہاڑی اور حق عزوجل کی

اُن امانتوں میں جو اسکے پاس امانت ہیں خیانت نہ کری۔ مومن کا دین اسکی نزدیک اسکا گوشت اور خون ہے۔ اسکو تعلیم دینے سے پہلے اسکا مصاحب نہ بن۔ جب وہ تعلیم حاصل کر لے اور سمجھ جائے اور اطمینان پالے تو اسوقت اسکا مصاحب ہو جس طرف تو متوجہ ہوا اسی تمام حالت میں اس سے مسافرت کر جب وہ مطمئن ہو جاتا ہے۔ تو تعلیم۔ عالم۔ اور اپنی مقصود پر جو قدر اسکو دیتی ہے راضی ہوتا ہے۔ گیموں کے میدانے اور جو کی روٹی میں فرق نہیں کرتا۔ اپنی مخلوق کو ترک کر دیتا ہے کہانے پینے سے انکے نہ کہانے کو اچھا سمجھتا ہے نیکی۔ عبادت۔ سخاوت میں تیرا مددگار ہوتا ہے اپنی طبع سے نقل کرتا ہے۔ سخی و کریم۔ دنیا میں زاہد۔ اور آخرت میں راغب ہو جاتا ہے۔ یہ جب آخرت میں زاہد ہو تا ہے اور رسولی کو طلب کرتا ہے۔ تو تیرے ساتھ اور تیرے دل کو ساتھ کر (یعنی خدا کے) دروازے تک سیر کرتا ہے۔ پس اسوقت سابقہ یعنی سعادت انلی آتی ہے اور کہتی ہے اے جس نے کہ نہیں کہا یا۔ کہا اور بے جس نے کہ نہیں کیا۔ پی عقل مند یعنی نہیں کہا ناگر طبیب کے ہاتھ یا اسکے اسے مع اسکے ادب کے ملحوظ رکھنے اور اسکا کہا ماننے اور اسکی موجودگی یا عدم موجودگی میں لالچ کو چھوڑنے کے ساتھ ای لالچی سے جلد باز۔ وہ طعام جو تیرے لئے بنایا گیا تیرے سوا کسی طاقت پر کا اسکو کھائے۔ لباس جو تیرے سوا کسی طاقت پر کا اسکو پہنے۔ یہ جہالت کیسی ہے۔ تجھو خدا غرض کہ پرشات عقل۔ ایمان۔ اور تصدیق نہیں آئے احمق جب تو کریم آدمی کے ساتھ معاملہ کیا تو ادب کو ملحوظ رکھو و رفقا و اجرت نہ مانگ۔ وہ دونوں طلب و رہے ادبی کے سوا تجھو حاصل ہو جائیں گے جب وہ دیکھے گا کہ تو نے لالچ طلب۔ بے ادبی کو چھوڑ دیا ہے تو وہ تجھے تیرے ساتھیوں سے جو تیرے ساتھ کام کرتے ہیں۔ تیرے تجھے گا اور اسودہ بنائے گا اور انرا اعلان کرے گا حق فرج و حل قضا و در مقابلہ سے مصاحب نہیں بنتا۔ وہ صرف بچے ادب و رطاہری و باطنی سکون اور دائمی موافقت سے مصاحب ہوتا ہے۔ جو شخص قدر کے موافق ہو اور ہمت کر لے حق فرج و حل کے ساتھ ہو لیا۔ خدا کو پہچاننے والا اور اسکو جاننے والا اسکو ساتھ ہر نہ کرے

فیر کے ساتھ اسکا موافق ہونے اس کے غیر کا۔ اس سے زندہ اور اس کے فیر سے مردہ ہے۔
 اسے بند ہے۔ جب تو کلام کرے۔ تو نیک نیت سے کر۔ اور جب خاموش رہی تو نیک نیت سے جو
 شخص عمل پہ نیت نہیں کرتا اسکا کوئی عمل نہیں۔ تو جب کہی بولے یا خاموش رہی۔ تو گنہ گار ہی
 اس کے کہ تو نے نیت درست نہیں کی۔ تیری خاموشی اور کلام سنت کر بغیر۔ حالات کی بدلتی اور
 زرق کی تنگی کے وقت ایک لمحے کے لئے غم سپرد لگاتے ہو۔ اور غرت میں فرق لگنے کے وقت
 ایک نعمت کے زائل ہونیکے باعث ساری نعمتوں کی ناشکری کرتے ہو۔ گو یا کہ تم جبار ہو یا پسر
 حکم چلا تے ہو۔ کر۔ اور نہ کر۔ اور تو نے کیوں کیا۔ اور لائق تھا کہ ایسا ہی ہوتا۔ یہ دوری اور وعدہ
 اور رازداجا ہے۔ اے ابن آدم تو کون ہے۔ تو ذلیل پانی سے پیدا کیا گیا ہے یا پسر خداے
 غر و جل کی تواضع کر۔ اور اس کے لئے ذلیل ہو۔ جب تقویٰ نہ ہو تو خدای غر و جل اور اس کے
 نیک بندوں کے نزدیک کریم نہیں ہے۔ دنیا حکمت ہے اور آخرت کل قدرت۔
 (ای صوفیاء) تمپر نگہبان ہیں۔ تم خدای غر و جل کی سپردگی میں ہو۔ اور تمہیں خبر نہیں عقل مند غر
 و جل کی اسچین کہو اور جب تم میں سے کیسے گہر میں کوئی جماعت آئے تو چاہے کہ کلام میں ابتداء
 نہ کرے۔ بلکہ صرف جواب میں بولے۔ اور بے فائدہ سوال نہ کرے۔ توحید فرض ہے اور طلب حلال
 فرض اور ضروری علم کی طلب فرض۔ عمل میں اخلاص فرض۔ عمل پر عرض کو چھوڑ دینا فرض
 فاسقوں اور منافقوں سے نفرت کر۔ اور نیکو کاروں صدیقوں سے مل۔ جب تجھے کام مشکل
 ہو جائے اور نیک نیت اور منافق کے درمیان فرق نہ کر سکے۔ پس رات کو اٹھا اور دو رکعت نماز
 پڑھ کر کہہ۔ اَللّٰهُمَّ دَلِنِیْ عَلَی الْقَوْلِ الْحَیِّ مِنْ خَلْقِ ذَلِّیْ عَلٰی مَنْ یَّدِیْ لَیْسَ
 عَلَیْكَ وَ یَطْعَمُنِیْ مِنْ طَعَامِكَ وَ یَسْقِیْنِیْ مِنْ شَرَابِكَ وَ یَكْفُلُ
 عَیْنِ قُرْبٰی مِنْ مَعْرِفَتِكَ وَ یَجْزِیْ بِمَارَئِیْ عَیَا نَا لَا اَقْلِیْدُ (ای خدا مجھ پر
 میں سے نیک بندے تلاش ہے ایسا آدمی تلاش جو تیری طرف سب راہنما ہے اور تیرا کیا نام ہے کیا
 اور تیری شرب مجھے پلاے اور میرے قرب کی نگہوں میں تیرے قرب کے نور کا سرمہ ڈالے

اور مچھوان باتون کی خبر دی جو اوسنے خود مشاہد کی ہوں نہ صرف تقلید سی صوفیائے
 اشد غریب کے فضل کا طعام کہایا اور اسکے انس کی شراب پی۔ اور اسکو قریب کے دروازہ کو
 مشاہدہ کیا۔ انہوں نے صرف خبر پر قناعت نہ کی بلکہ جہاد کیا۔ اور صبر کیا اور اپنی وجود اور خلقت
 سے نکل کر تھی کہ خبر انکے نزدیک مشاہدہ ہو گئی۔ جبے ہاپنی خدا کو ملے تو اسنی انکو ادب دیا
 اور تہذیب سکھائی اور حکمتوں اور علموں کی تعلیم دی۔ انکو اپنی ملک کا واقف کیا۔ اور
 انکو بتلادیا کہ آسمان اور زمین میں اسکا غیر نہیں ہوا اور انکو انکے سوا دینے والا نہ روکھو والا
 نہ ہلانے والا۔ نہ بھرنے والا۔ نہ مقرر نہ قاضی۔ نہ غوث دینے والا۔ نہ ذلت دینے والا۔ نہ تمام
 کر نیوالا۔ نہ سحر کرنے والا۔ نہ زبردست (موجود) ہے وہ انکو دکھاتا ہے۔ جو کچھ اس کے
 پاس ہے۔ پس وہ دونوں اور باطن کی آنکھوں سے اس سے دیکھتے ہیں اور دنیا اور اسکے ملک کا
 فنکے نزدیک کوئی قدر اور رتبہ نہیں رہتا۔ اسے خدا میں ہی دیکھا جیسا تو نے انکو سبحانی
 اور عافیت کے ساتھ دکھاؤ اِنَّمَا فِي الدِّينِ حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ
 عَذَّبَ النَّاسَ (اور انکو دنیا میں اور آخرت میں نیکی عطا کر۔ اور ہمیں دوزخ کی عذاب بھیجا۔
 اسے لوگوں تقویٰ کو ترک کر دینے سے توبہ کرو۔ تقویٰ دوا ہے۔ اور اسکا چھوڑ دینا بیماری۔ توبہ کرو
 کیونکہ توبہ دوا ہے۔ اور گناہ بیماری۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنی اصحاب کو
 فرمایا۔ اَلَا اَعْلَمُكُمْ مَا دَوَاءُكُمْ وَمَا دَوَاءُكُمْ فَقَالُوا بَلٰی يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ
 دَوَاءُكُمْ الدُّنْيَا وَدَوَاءُكُمْ التَّوْبَةُ (کیا میں نہیں نہ بتلاؤں کہ تمہاری دوا کیا چیز ہے
 اور بیماری کیا چیز ہے سبب عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بتلائے۔ پس فرمایا
 اپنی گناہ تمہاری بیماری ہے اور توبہ تمہاری دوا ہے) توبہ ایمان کا۔ شادی کا۔ کہا نا ہے۔
 اور دوزخ جہنم اور حق غریب کی عبادت پر مودا غلبت (جیشگی) اسکے لئے شفا۔ (ایمان کی)
 زبان کے ساتھ توبہ کرو۔ یہ تمکو نجات ملے گی۔ توحید اور اخلاص کی زبان کو ساتھ کلام کرو۔
 تمکو یقیناً نجات ہے۔ خدای غریب کی طرف سے مصائب کے لئے پھر ایمان کو اپنا ہتھیار بتلاؤ۔

اور آپ خداوند سے راضی ہو ہر ایک مجلس کے شروع میں فرماتے تھے۔ الحمد للہ رب العالمین
 (خدا شکر ہے جو عالموں کا رب ہے) اس کلمہ کی تین دفعہ تکرار کرتے۔ اور ہر ایک دفعہ کے بعد
 ایک لمحہ خاموش رہتے۔ پھر فرماتے۔ اس کی خلقت کے شمار اور اسکے عرش کے مارن اور
 اس کی اپنی رضا اور اسکے کلمات کی درازی۔ اور اس کے علم کی انتہا اور تمام چیزوں کی مقدار کے
 بہرہ جب کو اس نے جانا اور پیدا کیا اور بنایا اور تراشا ہے اور پویشیدہ و ظاہر کا کھنڈن والا بڑا مہربان
 نہایت رحم والا۔ بادشاہ۔ پاک۔ غالب حکمت والا ہے اور مہین گواہی دیتا ہوں کہ اسکے سوا
 پرستش کو لائق کوئی نہیں۔ وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کا ملک ہے۔ اسی کے لئے
 حمد ہے۔ زندہ کرتا ہے۔ اور مارتا ہے۔ اور وہ زندہ ہے کہی نہ مرے گا۔ اسکے ہاتھ میں بہتر ہے
 اور وہ تمام چیزوں پر قادر ہے۔ اور اسی کی طرف بازگشت ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں
 کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا بندہ اور رسول ہے۔ جس کو اس نے ہدایت اور سچے دین پر بھیجا تاکہ
 سب دینیوں پر غالب کرے۔ اگرچہ مشرکوں کو بڑا معلوم ہو۔ اسے خدا محمد اور محمد کی آل پر
 رحمت نازل کر۔ اور امام اور ائمہ اور راعی (گڈیا) اور رعیت کی حفاظت کر۔ ان
 دونوں کو نیکیوں میں الفت عطا کر اور ان کے آپس کے شر کو دور کر۔ اے خدا تو ہماری باطنی فکر
 جانتا ہے۔ پس ان کی اصلاح کر۔ اور تو ہماری حاجتوں سے واقف ہے۔ ان کو پورا کر اور تجھ کو
 ہمارا گناہ معلوم ہیں۔ پس ان کو بخش۔ اور تجھ کو ہمارے بھیون پر اطلاع ہے۔ پس ان کو چھاپیں
 اپنی منہیات میں مبتلا نہ کر۔ اور اپنے اردن سے غافل نہ بنایم سے اپنا ذکر نہ اٹھا۔ اور اپنے
 کمر سے بے خوف نہ رہ۔ فیکر محتاج نہ کر۔ اور ہر کھو فافلون سے نہ بنا۔ اے خدا ہم کو ہدایت
 بتلا۔ اور فتنوں کے شر سے پناہ دے۔ ہمیں اپنی غیر سے اپنا آپ میں مشغول کر۔ جو چیز
 تجھ سے طلوع کرے اس کو ہم سے دور کر۔ ہم کو اپنے ذکر اور شکر اور اچھی عادت کا عالم
 کر۔ یہ وہ ائین طرف پر کر فرماتے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
 (خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ جو خدا چاہے ہم کو گناہ چھوڑنے اور نیکی کر نیکی طاقت اور

اور قوت بہنیں۔ مگر خدای بزرگ و بلند کی مدد سے) پہر اپنے مقابل اسطرح کہتے۔ سو میں نے
 منہ جو ہو کر اسطرح کہتے پہر فرماتے۔ ہمارے پید و نگو ظاہر نہ کر۔ ہمارے پرد و نگو نہ بیاڑیں۔ ہمارے
 علموں کے بدلے میں گرفت نہ کریں۔ غفلت میں زندہ نہ رہیں۔ سکو غفلت میں نہ بکڑ۔ رَبَّنَا لَا تُولِخْ
 اَنْ نَّيْنَا اَوْ اِطْخَا نَارَنَا وَلَا تَجْعَلْ عَلَيْنَا اِمْرًا كَا حُلُمَةِ عَلِيٍّ لِّلَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا
 رَبَّنَا وَلَا تَجْعَلْنَا مَثَلًا لِّظَالِمِيْكَ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ
 مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ (ای ہمارے رب ہمیں مواخذہ نہ کر۔ اگر ہم پہلے
 یا خطا کی اسے ہمارے رب ہم پر تکلیف نہ ڈال جیسا تو نے اپنے ڈالی جو ہم سے پہلے ہوئے
 اسے ہمارے رب نہ ڈال ہم پر وہ چیز جسکی ہم کو طاقت نہیں اور ہم سے معاف کر۔ اور ہم کو
 بخش اور ہم پر رحم کر۔ تو ہمارا قہر پس کافروں کی قوم پر ہماری مدد کر) پہر وہ کلام شروع فرما
 جو خدا کی زبان پر غیبی فتوحات سے کہوتا۔ بغیر تقریر اور تمہید کے اور نہایت ہی کم مجلسوں
 میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یا حکماء کے کلام سے کلمہ حکمت کا ذکر فرماتے
 اور اگر فرماتے تو بطور تبرک اسی سے شروع کرتے۔ اور اس پر وعظ فرماتے۔

ستائیسویں مجلس اپنے (خدا آپ سے راضی ہو) ساتویں ماہ جمادی الآخر ۱۲۵۵ھ
 جمعہ کے روز صبح کے وقت مدرسہ میں کلام کے بعد فرمایا عقل کر۔ جو بٹہ نہ بول۔ تو کہتا ہوں کہ
 میں اللہ عزوجل سے ڈرتا ہوں اور اس کے غیر سے ڈرتا ہوں کسی جن اور انسان اور فرشتے سے
 نہ ڈر کسی مطلق اور صامت حیوان کا خوف نہ رکھتا۔ نہ دنیا کے عذاب سے اور نہ آخرت کے
 عذاب سے ڈر۔ تو معذب (غلابے بنے والے) سے عذاب کا باعث ڈرتا ہوں۔ عقلمند اللہ عزوجل کی
 راہ میں کسی ملامت گر کی ملامت سے بہنیں ڈرتا۔ وہ اس کلام سے جو اللہ عزوجل کی غیر ہستی پر
 تمام خلقت اسکے نزدیک عاجز۔ مریض۔ فقیر ہے۔ یہ اور اس جیسے وہ عالم ہیں جو اپنے
 علم سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ شرع اور عقائد اسلام کے عالم دین کے طبیب اور محکمے شگاف
 کو بند کر نیوالے ہیں۔ اسے کہ تیرے دین میں شگاف جو ان کے پاس جاتا کہ تیرے شگاف بند کر دین

جس نے بیماری نازل کی ہو وہی دوا نازل کرتا ہے وہ اور دیکھ مصلحت کو اچھا سمجھتا ہے۔
 خدای غفور جل کو اسکے کام میں تہمت نہ دے۔ تیرا نفس غیر سے تہمت اور ملامت کے زیادہ لائق
 ہو اسے کہہ کہ عطا اُسکو ملتی ہے جس نے اطاعت کی اور جس نے نافرمانی کی۔ اسکے لئے مصلحت
 (لاٹھی) ہے۔ جب اللہ غفور جل کسی بندے سے بہتری کا ارادہ کرتا ہے اور اسکو وجودِ سرِ سلب
 کر لیتا ہے۔ اگر اسنے صبر کیا تو اسے اُٹھالیتا ہے۔ اور پاکیزہ بناتا ہے اور اسپر عطا کرنا اور اسے
 فخر داتا ہے۔ اے اللہ ہم تیرا قرب بغیر بلا کے ملگتے ہیں باطنی قضا اور قدر میں ہم سے
 نرمی کر۔ شیر و کچی شجارت اور فاجروں کے فریب سے ہم کو پناہ میں رکھ۔ ہماری حفاظت
 کر جو طے تو چاہے اور جب چاہے۔ ہم تجھ سے دین اور دنیا اور آخرت میں معافی اور
 عافیت مانگتے ہیں نیک عملوں کی توفیق اور غلوں میں اعطاس کا تجھ سے سوال کرتے ہیں
 قبول فرما۔ ایک آدمی ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور دامن اور باطن دیکھو
 لگا۔ ابو یزید نے فرمایا کچھ کیا ہوا ہے۔ اسنے کہا میں پاک جگہ چلتا ہوں جس میں نماز پڑھوں
 آپ نے اسکو فرمایا اپنے دل کو پاک کر اور جہاں چاہو نماز پڑھو۔ کیا کو بہنیں بچانتے مگر غفلت
 وہ اس میں تھوڑا سا سوراخ پائی۔ یہ اولیاء کی راہ میں گہائی ہے۔ اسپر ضرور گزرتے
 ہیں۔ ریاضِ غرور۔ نفاق۔ شیطاں کے تیر میں جکود و کونی طرف پہنکتا ہے۔ مشکل کی بات
 مانو اور رائے اس راہ پر چلنا جو خدائی غفور جل تک پہنچا دے سیکو کیونکہ وہ اس طریق
 چلے ہیں۔ اے نفسوں۔ ہواؤں۔ طبیعتوں کی بابت سوال کرو۔ کیونکہ انہوں نے
 آفات کے بیخ برداشت کیے۔ اور انکی ہلاکتوں اور سختیوں کو پہنچا ہوا ہے۔ اس میں کچھ
 مدت رہی اور آہستہ آہستہ اُسپر غالب آئے اور انکو مغلوب کیا اور اپنے قریبہ عادل
 کیا ہے جو شیطان نے تیرے درمیان پہونکا اسپر ضرور نہو۔ اور نفس کو تیرے ساتھ پہونکا
 پس وہ تجھ پر تیرے چلائے گا۔ وہ تجھ پر سوا اسکے (یعنی) نفس کی راہ کے قدرت نہیں پاتا
 جنوں کا شیطان تجھ پر قادر نہیں ہوتا مگر انسانوں کے شیطان کی مدد سے جو کہ نفس اور

بڑے معجبتی ہیں خدای غروجل کے آگے فریاد کر۔ اور ان دشمنوں پر اسی سے مدد مانگ۔ وہ تیری
 فریاد کو سنبھالے گا۔ اور جب تو اسے پائے گا۔ اور جو اسکے پاس ہوا تو اسے دیکھ لے اور اس سے بہرہ
 حاصل کر لے۔ تو اسکے پاس سے عیال اور خلقت کی طرف واپس آ۔ اور اٹھو کھڑے۔ انکو کہو۔ اپنے
 ساری کنبے کو میرے پاس ملاؤ۔ حضرت یوسف علیہ السلام جب بادشاہت اور سلطنت پر
 قابض ہوئے اپنے بہائیوں کو کہا۔ اِنْتُوْنِیْ بِاَهْلِکُمْ اَجْمَعِیْنِ (اے سارے کنبے کو میرے
 پاس لاؤ) محروم وہ ہو جو خدای غروجل سے محروم ہوا۔ اور دنیا و آخرت میں اسکا قرب
 اس سے فوت ہوا۔ اللہ غروجل نے اپنی بعض کتابوں میں فرمایا۔ اَوْدَمَ کَبِیْطَیْ۔ اگر تو نے
 بھیج نہ پایا تو تجھ سے تمام چیزیں جاتی رہیں گی۔ خدای غروجل تجھ سے کھینچے فوت نہ ہو۔ تو اس
 سے اور اسکے مومن بندوں سے روگردان ہے اپنے قول و فعل سے انکو ایذا پہونچانا
 ہے ظاہر و باطن کے ساتھ اسے پہونچا ہوا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ
 اپنے فرمایا۔ اِذْ تَبَرَّأَ الْمُؤْمِنُ اَعْظَمَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ لَقْضِ الْکَفْلِ وَ الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ
 حَتَّى یَحْشُرَ مَرْجِعُ (مومن کو ایذا پہونچانا خدا کے نزدیک کعبہ اور بیت المعمور کے گرا
 سے پندرہ گنا بڑا ہے) سُنْ تَجْهَرُ اَفْسُوسَ۔ اے کہ تو ہمیشہ اللہ غروجل کے فقیر و نالید
 دیتا رہا ہے۔ وہ کون ہیں۔ مومن۔ نیکو کار۔ اُسکو بچانے والے۔ اُسپر توکل کر نیوالے
 تجھ پر افسوس غریب ہے کہ تو مرجع گیا اور اپنے گھر سے کہنچ کر نکلا جائیگا۔ نیز اوماں جیسے تو غم
 کرنا ہو غنیمت ہو گا۔ تجھ کو یہ نامدہ نہ دے گا۔ اور تجھ سے بلا کو دفع نہیں کریگا۔
 اِہْبِائِیْکُمْ یٰ سُوْنِیْ جُلُوسَ اَبَیْ (خدا آپ نے) نوبین جاوی الاخرہ ص ۳۵
 کو رہا میں فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اِنَّہُ جَاءَ اِلَیْہِ وَ جَلَّ فَتَلَّ لَہُ
 اِنِّیْ اَحْبَبْتُکَ فِی اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ فَتَلَّ لَہُ اَحْبَبْتُکَ الْبَلَاءُ جَلْبَابًا اَحْبَبْتُ الْفَقْرَ
 جَلْبَابًا اَلْاَکْبَرِیْ پاس ایک آدمی آیا اور کہا میں آپ سے خدای غروجل کے لیے رحمت کہتا
 ہوں۔ اِنِّیْ اَحْبَبْتُکَ فِی اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ لَہُ اَحْبَبْتُکَ الْبَلَاءُ جَلْبَابًا اَحْبَبْتُ الْفَقْرَ جَلْبَابًا

بصفتی (اسلئے کہ تومی صفت سے متصف ہونا چاہتا ہے۔ اَلْقَیْفُ بِي كَانْ مِنْ
 شَرْطِ الْحُبِّ الْمَوَافَقُ مَجْہُہ سے متصف ہو کیونکہ محبت کی شرط سے موافقت کہلے
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں پہنچے تھے آپ پر
 اپنا سارا مال خرچ کر دیا۔ اور آپ کی صفت سے متصف اور فقہ میں آپ کے شریک بنے حتیٰ کہ
 گوڈری کو سلاخوں سے سیسا۔ ظاہر و باطن۔ پوشیدہ و ظاہر میں آپ سے موافقت کی اور
 نواسے دروغگو نیکو کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور ایسے دنیا دار و درہم السنہ چھپاتا ہے اور
 انکی نزدیکی اور صحبت کا خواستگار ہے عقل کر۔ یہ جہوئی محبت ہر دوست اپنے محبوب سے
 کچھ نہیں چھپاتا اور اسکو تمام چیزوں پر خستیا کرتا ہے۔ فقیر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ ساتھ
 رہتا تھا کہی جدا نہوتا۔ اسواسطے آپ فرمایا۔ الْفَقْرُ اَنْتَ اِلٰی مَنْ يَخْتَلِي مِنْ مَسْئِلِ الْمَالِ
 اِلٰی مَنْ تَنَاهَا (جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسکی طرف پانی کے اسی نہا کی طرف جانے سے منع فرماتا ہے)
 اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ مَا زَالَتْ الدِّينَا عَلَيْنَا لَكَ رَحْمَةً
 فَتَرَعُ فَاَكَا هُوَ سَوَّلَ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فَمَا فِضْ حُبِّتِ الدِّينَا
 عَلَيْنَا صَبَا (جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تھے دنیا ہم پر کد راوندنگ
 رہی اور جب نقل فرما گئے تو ہم پر کثرت برساتی گئی) پس رسول کی محبت کی شرط فقر ہے اور
 اللہ عزوجل کی محبت کی شرط بلا ہے۔ کسی بزرگ نے کہا۔ بلا محبت کر سہو کی گئی تاکہ جھوٹ
 اور نفاق اور دیر بار کے ساتھ خدای عزوجل کی محبت کا دعویٰ نہ کیا جائے اپنے دعوے
 اور جھوٹ سے باز آ۔ اپنے آپ کو خطرے میں نہ ڈال۔ اگر تو نامی تو سح بول۔ ورنہ
 پیچھے نہ آ۔ صرف پر اراکش ظاہر کر۔ وہ تجھ سے قبول نہ کریگا اور برحق دلیل کرے گا۔ سانپ
 ورنہ پر فریقہ نہ ہو وہ جھگڑا ڈالیں گے۔ اگر تو خواہے تو سب کی طرف بڑھ اور اگر
 تجھ میں طاقت ہے تو ورنہ کی طرف آگے بڑھ حق عزوجل کا طریق سچائی اور معرفت
 کو نو کا محتاج ہو۔ صدیقوں کے دل میں معرفت کا سبوح رکشن ہے۔ کہی رات اور دین

میں سے
 کچھ نہیں
 چھپاتا
 اور اسکو
 تمام چیزوں
 پر خستیا
 کرتا ہے۔
 فقیر صلی
 اللہ علیہ
 وسلم کو
 ہمیشہ
 ساتھ
 رہتا تھا
 کہی جدا
 نہوتا۔
 اسواسطے
 آپ فرمایا۔
 الْفَقْرُ اَنْتَ
 اِلٰی مَنْ
 يَخْتَلِي
 مِنْ مَسْئِلِ
 الْمَالِ
 اِلٰی مَنْ
 تَنَاهَا
 (جو مجھ
 سے محبت
 کرتا ہے
 اسکی
 طرف
 پانی کے
 اسی نہا
 کی طرف
 جانے
 سے منع
 فرماتا
 ہے)
 اور
 حضرت
 عائشہ
 رضی
 اللہ
 عنہا
 نے
 فرمایا۔
 مَا
 زَالَتْ
 الدِّينَا
 عَلَيْنَا
 لَكَ
 رَحْمَةً
 فَتَرَعُ
 فَاَكَا
 هُوَ
 سَوَّلَ
 اللّٰهُ
 صَلَّى
 اللّٰهُ
 عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ
 فِينَا
 فَمَا
 فِضْ
 حُبِّتِ
 الدِّينَا
 عَلَيْنَا
 صَبَا
 (جبکہ
 رسول
 خدا
 صلی
 اللہ
 علیہ
 وسلم
 ہمارے
 درمیان
 تھے
 دنیا
 ہم
 پر
 کد
 راوندنگ
 رہی
 اور
 جب
 نقل
 فرما
 گئے
 تو
 ہم
 پر
 کثرت
 برساتی
 گئی)
 پس
 رسول
 کی
 محبت
 کی
 شرط
 فقر
 ہے
 اور
 اللہ
 عزوجل
 کی
 محبت
 کی
 شرط
 بلا
 ہے۔
 کسی
 بزرگ
 نے
 کہا۔
 بلا
 محبت
 کر
 سہو
 کی
 گئی
 تاکہ
 جھوٹ
 اور
 نفاق
 اور
 دیر
 بار
 کے
 ساتھ
 خدای
 عزوجل
 کی
 محبت
 کا
 دعویٰ
 نہ
 کیا
 جائے
 اپنے
 دعوے
 اور
 جھوٹ
 سے
 باز
 آ۔
 اپنے
 آپ
 کو
 خطرے
 میں
 نہ
 ڈال۔
 اگر
 تو
 نامی
 تو
 سح
 بول۔
 ورنہ
 پیچھے
 نہ
 آ۔
 صرف
 پر
 اراکش
 ظاہر
 کر۔
 وہ
 تجھ
 سے
 قبول
 نہ
 کریگا
 اور
 برحق
 دلیل
 کرے
 گا۔
 سانپ
 ورنہ
 پر
 فریقہ
 نہ
 ہو
 وہ
 جھگڑا
 ڈالیں
 گے۔
 اگر
 تو
 خواہے
 تو
 سب
 کی
 طرف
 بڑھ
 اور
 اگر
 تجھ
 میں
 طاقت
 ہے
 تو
 ورنہ
 کی
 طرف
 آگے
 بڑھ
 حق
 عزوجل
 کا
 طریق
 سچائی
 اور
 معرفت
 کو
 نو
 کا
 محتاج
 ہو۔
 صدیقوں
 کے
 دل
 میں
 معرفت
 کا
 سبوح
 رکشن
 ہے۔
 کہی
 رات
 اور
 دین

غائب نہیں ہوتا۔ اسے شخص ان منافقوں سے جو خدائی غرور کی دشمنی کے ورے ہیں اور
 کر عقیل بن۔ اور انکو نزدیک نہ جا۔ زمانے کے لوگ اکثر صبر طبعیے مردوں کا لباس پہنے ہوئے
 ہیں۔ فلک کا آئینہ لے۔ اور اس میں دیکھ۔ اور اللہ غرور کی سوال کر کہ وہ اپنی ذات اور ان کو
 سچے دکھاوے میں نے خلق اور خالق کو آزمایا۔ پس میںے پایا کہ شر خلق کے پاس ہے۔ اور
 خیر خالق کے پاس۔ اسے اللہ میں انکے شر سے بچا اور دنیا اور آخرت میں انہی خیر عطا کر میں
 تمکو اپنے فائدہ کے لیے نہیں چاہتا مگر تمکو تمہارے ہی لیے چاہتا ہوں تمہاری رستیوں کو
 بٹاتا ہوں تم سے کوئی خیر نہیں لیتا۔ مگر تمہاری لیے نہ اپنے لیے۔ میرے پاس وہ ہی جو خجک
 اوس خیر سے غما کے ساتھ خاص کرتا ہی جو شے لیتا ہوں میرے پاس نہیں ہے۔ مگر کب اور
 خدائی غرور پر بہرہ ور رکھنا۔ میں اوس چیز کی جو تم میرے پاس لاؤ انتظار نہیں کرتا جیلے
 یہ منافق ریاکار تم پر بہرہ ور رکھنے والا۔ اپنے خدائی غرور کو بھلانے والا تمہارا منتظر
 میں زمین والوں کی کسوٹی ہوں۔ پس عقلمند بنو۔ اور مجھ پر زینت ظاہر کرو میں تمہاری
 کبر سے کہوئے کو ردی سے۔ پہچانتا ہوں۔ خدائی غرور کی توفیق و رکے جھکواں میں
 قابل بنائیں گی مدد سے۔ اگر تو کامیابی چاہتا ہے تو میرے ہتھوڑے کی اس بن تاکہ میں
 تیرے نفس اور ہوا اور طبیعت اور شیطان اور دشمنوں اور برے ہم نشینوں کو داغ کر دوں
 اپنے خدائے غرور سے ان دشمنوں پر مدد مانگو۔ اور غالب وہ ہے جو اپنے صبر کرے اور
 بے مدد وہ جو انکے سپرد کیا گیا۔ آفتین بہت ہیں اور انکے نازل کر نوا لا ایک زمین بہت
 ہیں اور انکا طبیب ایک۔ اسے دل کے مریضو اپنے نفس طبیب کے سپرد کرو۔ وہ جو
 تمہاری ساتھ کری اسکو ہمت نہ لگاؤ۔ وہ تم سے تمہاری نفسوں پر زیادہ مہربان ہے۔ اسکو سامنے نہ
 بجاؤ۔ اور اس سے معاملہ نہ کرو۔ پہنچ دنیا و آخرت میں کل خیر پالو گے۔ اور لیا پوری خاموشی
 اور پوری گمنامی اور کامل دہشت میں ہیں۔ اور جب یہ انکے لیے کامل ہو جائے اور وہ
 اپنے ہمیشگی کرتے ہیں۔ تو وہ انکو زبان و تیل ہے جیسا کہ قیامت کو روزِ بارات کو زبان دے گا۔

نہیں ہوتے۔ مگر جب بلائے جاتے ہیں نہیں لیتے۔ مگر جب دیکھ جاتے ہیں خوش نہیں ہوتے۔ مگر
 جب خوش کسی جا میں انکے دل فرشتوں کے دلوں سے ملنے۔ اللہ عزوجل فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
 مَا اَمَرَهُمْ وَفَعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ط (اللہ عزوجل جس بات کا انکو امر کرنا فرمائی نہیں
 کرتے) اور کرتے ہیں) جو کچھ کہا مرکے جاتے ہیں) فرشتوں سے ملنے اور رتبے میں انکو بڑھانے
 اللہ عزوجل کی معرفت اور اس کے علم میں اپنی فوقیت لے کر۔ فرشتے انکے غلام اور نوکر ہیں۔ اسے
 فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ حکم انکے دلوں میں بکثرت ڈالا جاتا ہے۔ انکے دل تمام اعات سے
 محفوظ ہیں۔ وہ انکے ہاتھ پاؤں اور بدنوں اور نفسوں پر واقع ہوتی ہیں۔ دلوں پر نہیں
 اگر تو انکی منزلوں تک پہنچنا چاہتا ہے تو اول اپنا اسلام ثابت کر پہر ظاہری اور باطنی گناہوں
 کو چھوڑ۔ پہر پوری پرہیزگاری حاصل کر۔ پہر دنیا کے جائز اور حلال میں زہد کر۔ پہر خدائے
 عزوجل کے فضل سے غنا حاصل کر۔ پہر اس کے فضل میں زہد اور اس کے قرب میں غنا طلب کر۔
 جب تیری غنا اس کے قرب میں درست ہو جائے گی تو وہ تجھ پر اپنا فضل ڈالے گا۔ اور اپنا انعام
 لطف اور رحمت اور صفت کے دروازے کو کھول دیگا۔ دنیا کو تجھ پر تنگ کر دیگا۔ پہر حد درجہ
 کی فراخ کر دیگا۔ یہ نادرا دلیا اور صدیقوں کے لیے ہے۔ چونکہ وہ انکے تقویٰ کو جانتا ہے
 کہ وہ اس سے کسی اور چیز میں مشغول نہیں ہوتے۔ لیکن انہیں سے اکثر دنیا تنگ ہے
 اس لیے کہ وہ چاہتا ہے میرے لیے فراغ ہو جائیں۔ بھپڑی داخل ہوں۔ اور میری سوا نہیں
 اور اگر انکو دنیا حاکمے تو وہ جانتا ہے کہ میرے خدمت سے پہر اس میں مشغول ہوتا
 گے۔ اور اسی پر رہیں گے۔ میرے اکثر ہے۔ اور وہ نادر۔ اور نادر پر
 کوئی حکم نہیں لگایا جاتا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں سے ہیں۔ چہر دنیا
 پیش کی گئی۔ اور وہ سکی (یعنی خدا کی) خدمت کو چھوڑا میں مشغول نہ ہوئے۔ کمال زہد
 اور راعاض کے باعث اقسام کی طرف توجہ نہ کی۔ زمین کے خزانوں کی چابیاں آپ
 پیش کی گئی۔ آپ نے انکو رد کر دیا اور کہا۔ رَبِّ اَحْبَبْنِیْ مِمِّکِیْنَا وَ اَمِّتْنِیْ مِمِّسِکِیْنَا

وَأَحْسَرْنِي فِي ذُرِّيَّتِي الْمَسْكِينِ (ای رب مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ کیسے دے
 مسکینی کی حالت میں ماریو۔ اور مسکینوں کے گروہ میں میرا حشر کرو) آپ کا زندہ کامل سچا ہونے
 کوئی شخص اپنے مقصود کو نہیں چھوڑتا۔ مومن جو جس کے بوجھ سے آرام میں ہر نہ جو جس کی تباہی
 نہ حجت چیزوں میں دل سے زہد کرتا ہے اور باطن کے ساتھ اپنے اعراض کرتا اور اس کے
 (یعنی خدا کے) حکم میں مشغول ہوتا ہے۔ اس نے جان لیا کہ مقصود فوت نہ ہوگا۔ اسلئے آخر سے
 طلب نچا۔ اقسام کو چھوڑا کہ وہ ایک پیچھے دوڑتے اور ذلیل ہوتے۔ اور اس کی قبولیت کا
 سوال کرتے ہیں۔ اسے ظالم تو ایمان کا محتاج ہے جو تجھے خدای غرضی کے راستہ
 پر چلائے اور یقین کی طرف جو تجھے اپنا ثابت رکھے۔ اس راستہ پر چلنے سے پہلے تو پہلی کا
 محتاج ہے اور اسکے انجام پر ایمان کا بخلاف مکہ کی راہ کے۔ بعض نے کہا ہے مکہ کا راستہ
 ایمان اور ہیمان (فہلی) کا محتاج ہے اور یہ راستہ جس کی طرف میں نے اشارہ
 کیا ہے ہیمان اور ایمان کا ابتداء و انتہاء۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
 کرتے ہیں کہ آپ نے جب علم پڑھنے کا ارادہ کیا تو آپ کی کمرین یا نو دیار کی ایک بہلی
 تھی جس میں سیخج کرتے۔ اور علم پڑھتے اور اپنے ہاتھ مار کر فرماتے کہ اگر تو نہ ہوتی تو لوگ
 محکم ہا مل کر دیتے۔ پس جب آپ کو علم حاصل ہو گیا۔ اور خدای غرضی کو چھان
 گئے تو جس قدر باقی رہا تھا اسکو ایک ہی دن میں فقیرون پر تقسیم کر دیا۔ اور کہا کہ اگر
 آسمان لو ہا تھا تو اور مینہ نہ برساے اور زمین پتھر ہو جائے اور کچھ نہ اگے تو
 اگر میں زرق کی تلاش کا ارادہ کروں تو کافر ہوں۔ تجھے کب کرنا اور سب سے تعلق رکھنا
 ضروری ہے۔ تا وقتیکہ تیرا ایمان طاقتور ہو جائے پھر سب سے سبب کی طرف نفل کر
 انبیاء علیہ السلام نے کیا یا اور قرض لیا اور شروع حال میں اسبب کے تعلق پکڑا اور
 انجام کار کو حل کیا۔ ابتداء و انتہاء و شریعت و طہا کب و توکل کو جمع کیا۔ اسے
 بے نصیب جملہ گن کے ہاتھوں میں ہے۔ پس توکل کرنے اور اسے گذارنے پر ہرچیز

کر کے کسب کو ہاتھ سے نہ دی۔ نہیں تو تو طاقتوں کی نعمت کا ناشکر ٹھہریگا۔ اور خدا پر خوشن
جانیگا اور یہی کر دیگا۔ کسب کا ترک کرنا اور لوگوں سے مانگنا بندے پر خدای غرض جل جلالہ کا
سیاہانہ عذاب السلام کا جب ملک جاتا رہا تو خدا نے انکو کئی وجہوں سے عذاب کیا جن میں
ایک لوگوں سے ہمیشہ مانگتا تھا۔ آپ سلطنت کے دنوں میں کسب کیا کرتے تھے جب خدا
غرض جل نے انکو تنگی دی۔ تو سلطنت سے علیحدہ کیا اور روزی کے طریقے بند کر دیے حتیٰ کہ
انہوں نے لوگوں سے گدائی کی۔ اور اسکا باعث آپ کے گہر میں ایک عورت کا چالیس روز موت
پوچھا تھا۔ پس برابر چالیس روز عذاب میں مبتلا رہے۔ اولیاء اللہ کے غم کو آرام اور بوجہ کو اترا اور
انہی انگہوں کو قرار اور مصیبت کو تسکین نہیں حتیٰ کہ خدای غرض جل کو ملین۔ انکی ملاقات دو قسم
کی ہے۔ ایک دنیا میں دلون اور بالعمون کے ساتھ اور یہ کم اور نادیدہ و دوسری آخرت
میں جب اپنے خدای غرض جل سے ملتے ہیں تو انکو راحت اور آرام آتا ہے۔ اور اس جو پہلے عیش
کی مصیبت۔ اور آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو۔ فیض کی بابت کلام کر نیکی بعد سر رہا۔
اسے غلام اسکو شہوتوں اور لذتوں سے باز رکھے اور اسکو پاک طالع کہلا جو پلید نہ ہو پاک
حلال اور پلید حرام۔ پہر فرمایا۔ اسکو حلال غذا دی تاکہ اترائے نہیں اور رکبہ اور بے ادبی
نکڑے۔ آخدا۔ ہکو اپنا آپ بتلا تاکہ ہم تجھے پہچانیں۔ قبول فرمایا۔

اونیسویں مجلس۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) گیارہویں ماہ جمادی الآخر ۵۵ھ
کو مدینہ میں فرمایا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ فرمایا۔ **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ**
لَا تَكُنْ مِثْلَ الْغَنِيِّ (جس شخص نے حرکت کی غنی کی طرف
اس چیر کے مانگنے کے لئے جو اسکے پاس ہے اسکے دین کے دولت ملے رہے۔ یا
اے منافق۔ سنو۔ یہ اسکا حال ہے جو غنیوں کی طرف جھکا۔ پس اسکا کیا حال ہوگا جس نے
اسکے لئے نماز پڑھی روزے رکھے۔ اور حج کیا۔ اور انکی دہلیزیں جو ہیں۔ آخدا۔ غرض جل کا
شیر یک بناوا۔ اللہ تمکو اسکی اور اسکے رسول کی کوئی خبر نہیں۔ اسلام لاؤ۔ توبہ کرو۔ توبہ

اخلاص کے ساتھ ہوتا کہ تمہارا ایمان پاک اور تمہارا یقین کامل ہو جائے۔ اور تمہاری توحید ستہر نشوونما پکڑے کہ اسکی شانیں عرش تک صعود کر جائیں۔ اسے مومن جب تیرا ایمان تربیت پائے اور اسکا درخت اوپر چلا جائے۔ تو خدای غرور جل جہلک تیرے نفس اور خلقت سے نیاز کر دیگا۔ تجھے کسب اور کتاب سے غنی کر دیگا۔ حق غرور جل جہلک تیرے نفس اور دل اور باطن کو سیر کرے گا۔ تجھے اپنے دروازے پر بٹھائے گا اور تیرے فقر کو اپنی ذکر اور قرب و رانس سے فنا بنا دیگا۔ تو اسکی پرواہ نہ کرے گا۔ جس نے دنیا سے کہا یا اور اس میں مشغول ہوا۔ اور نہ اسکی (یعنی دنیا) جیکے ہاتھ میں ہے۔ پس تیرا اسکو دیکھنا رحمت اور رنج اور ظلمت ہو گا۔ اسے کہ تو علم کا دعویٰ کرتا ہے اور ابنائے دنیا سے دنیا کو مانگتا ہے اور انکو لے کر ذلیل ہوتا ہے۔ تجھکو خدا نے غرور جل نے حب مقدس رکھا کہ دیا ہے۔ تیرے علم کی برکت جاتی رہی۔ اسکا مغربا بار بار چلے گا باقی ہے۔ اور اے کہ تو عبادت کا دعویٰ کرتا ہے اور خلق کی پوجا کرتا ہے اور کفری ڈرتا اور امید کرتا ہے۔ تیری عبادت کا ظاہر خدا کے لئے ہے اور باطن خلقت کے لئے تیری تمام تلاش اور ارادہ ہے جو انکے ہاتھ میں درہم اور دینار اور دنیا کا مال ہے تو انکی تعریف اور ثنا کی امید کرتا ہے انکی مذمت اور روگردانی سے ڈرتا ہے۔ تو انکے ندینے سے ڈرتا ہے۔ اور انکے دروازوں پر دیر تک (کھڑا) رہنے اور مقرب اور نرم کلامی کے ذریعے انکی عطا کی امید کرتا ہے۔ تجھ پر افسوس تو مشرک۔ منافق۔ ریاکار بے دین۔ مرتد ہے۔ تجھ پر افسوس کیسکو زینت دکھانا ہے۔ اسکو جو انکو بھی خیانت اور سینہ کے پوشیدہ بید و نکو جانتا ہے۔ تجھ پر افسوس نماز میں کھڑا ہوتا اور افتد اکبر کہتا ہے اور اپنے قول میں چوٹھ بولتا ہے۔ تیری دین خلقت اللہ غرور جل سے بہت بڑی ہے۔ اللہ غرور جل کی طرف رجوع لا۔ اور نیکی کو اس کے غیر اور دنیا و آخرت کیلئے نکر۔ ان لوگوں سے ہو جو اسکی ذات کو چاہتے ہیں۔ ربوبیت کا حق ادا کر۔ حمد اور ثنا کیلئے عمل نہ کر۔ نہ عطا اور منع کے لئے۔ تجھ پر افسوس تیرا رزق کم و زیادہ نہیں ہوتا جو تجھ پر خیر اور شرمندہ ہو چکا وہ ضرور آئے گا۔ پس اس چیز میں مشغول نہ ہو۔ جس سے فراغت ہے اور

اس کی عبادت میں مشغول ہو۔ اپنے حرص کو کم اور امید کو کوتاہ کرلو اور موت کو آنکھوں کو سامنے رکھو۔ نجات پائیگا۔ اور تمام حالات میں شریعہ کی موافقت کرنا تو قوم کیا شریعہ کی موت تم میں پائی جاتی ہے؟ تم نے اسکو اپنا گناہ و باطن کے ہاتھوں سے چھوڑ دیا ہے۔ اور نفسوں اور خواہشوں کی تابعداری کی ہے۔ اور خدائی عذوبل کے علم پر مغرور ہو گئے ہو۔ جو تم سے پہلے عذاب اور سزا تھا تا ہے۔ اور آخرت میں اسکو تمام طرفوں سے تم پر واقع کریگا۔ تجھے پکڑے گا اور مواخذہ کرے گا۔ پہرہ مارنے کے بعد قبر میں اُٹارے گا۔ پس تو اسکی سنگی اور عذاب پائے گا۔ اور قیامت تک اسی میں رہیگا۔ پہرہ تجھے اُٹائیگا۔ اور بڑے محکمہ کی طرف حشر کریگا۔ پس ذرات پہرا وراپہر جو تو نے ہر ایک ساعت میں کیا حساب لیگا۔ تو کم و زیادہ سے پوچھا جائیگا تو بت ہے روح کے بغیر خشک چھوٹے بے حقیقت اور کمزور۔ تو کسی کام کا نہیں مگر آگ کیلئے تیری عبادت میں اخلاص نہیں۔ پس سب میں روح نہ ہوئی۔ تو اور تیرے عبادت سوا آگ کے اور کسی کام کی نہیں۔ کیا تجھے تکلیف اُٹانے کی حاجت نہیں۔ اگر تو نے غلوں میں اخلاص کیا تو بے فائدہ ہے **لَوْعَا مِلَّةٌ فَاصْبِرْ** (عمل کر نیو لے بچ اوٹھائیو لے) سے ہے۔ عالمہ دنیا میں نامصبہ قیامت کے دن آگ میں۔ مگر یہ کہ پہلے موت سے توبہ کرے اور غدر کرے خدائی عذوبل کی طرف اسلام کو نیا کرنے اور اچھی توبہ اور اوہمیں اخلاص کرنے کے ساتھ موت آنے سے پہلے رجوع لا۔ (اسلئے) کہ پہرہ ورازہ بند ہو جائیگا اور تو توبہ کے دروازہ میں داخل ہونے کی طاقت نہ پائے گا۔ اسکی طرف دل کے قدموں سے رجوع لانا کہ تیرے آگے اپنے فضل کا دروازہ بند نہ ہو اور تجھے تیرے نفس اور طاقت اور قوت اور مال کے پیچھے اور جن چیزوں میں تو ہے ان سب میں برکت عطا کرے۔ تجھے افسوس تھا خدا عذوبل سے نہیں شرماتا۔ تو نے اپنے دنیا کو رب اور درہم کو مقصود مقرر کیا ہے تا اور اسکو (یعنی خدا کو) بالکل بٹھلایا ہے۔ تھوڑی دیر بعد تجھے معلوم ہو جائیگا۔ تجھے افسوس اپنا دکان اور مال۔ عیال کے لئے بنا۔ کہ انکے لئے شریعہ بموجب کتب کرتے اور تیرے دل

خداوند جل پر پیروں سے رکنا ہوا۔ اپنا اور انکا رزق اس سے مانگ نہال سے اور دوکان سے
پس وہ تیرا اور انکا رزق تیرے ہاتھ پر جاری کرے گا۔ اور اپنا فضل اور قرب اور افس تیرے
دلوں کو دلیگا۔ تیرے عیال کو تجھ سے غنی کرے گا۔ اور بچے اپنے ساتھ غنی بنائے گا۔ انکو غنی
کرے گا۔ جس سے چاہے گا اور جملہ چاہے گا۔ اور تیرے دل کو کہا جائے گا یہ تیرے لئے ہے
اور یہ تیرے عیال کے لئے۔ تو اس مقام پر کلمہ پھینکا۔ حالانکہ تو اپنی ساری عسیرین
مشکل پر وہ کیا گیا۔ اور راندہ کیا گیا ہے۔ تو دنیا اور اس کے جمع کرنے سے سیرین ہوتا ہے
دل کے دروازے کو بند کر۔ اور اس کے اندر آنے سے سکوا یوس کر۔ اور میں فقط خدا کے
غرض جل کا ذکر ڈال۔ اور اپنے عملوں سے درپے نہ رہ کر۔ اور اپنی جرات اور ادبی سے ہر پہ
ندامت۔ اور جو گناہ تجھ سے ہوا۔ اس پر بہت رونا اور اپنے مال میں سے فیقر و ن پر خیرات کر۔
سیرین نکر۔ وہ قریب ہی تجھ سے جدا ہوگا۔ وہ مومن جسکو دنیا و آخرت کی برکت کا شوق
ہو تجھ سے نہیں ہوتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے روایت ہے کہ اپنے ابلیس سے پوچھا خلقت
میں تیرا سب سے زیادہ پیارا کون ہے۔ اس نے کہا بھیل مومن۔ پھر پوچھا۔ سب سے زیادہ مبغوض
کون۔ اس نے کہا کریم فاسق۔ پھر اس سے پوچھا یہ کیوں کر ہے۔ اس نے کہا اس لئے کہ میں بھیل مومن سے
امید رکھتا ہوں کہ اسکا بھیل سکون گناہ میں ڈالے گا۔ اور کریم فاسق سے ڈرتا ہوں کہ اس کی
محبت اسکی بدیو بخوٹا دے گی۔ دنیا میں دنیا کے دوسلے مشغول نہ ہو۔ شرع کو کبھی سلا
م شروع کیا ہے تاکہ اس سے خدای عزوجل کی عبادت پر مدد لیجائے۔ لیکن جب تجھ کو کب
کیا اور اس سے گناہ پر مدد ملی۔ اور نماز اور نیکی کرنے کو چھوڑ دیا اور کواۃ نہ نکالی تو تو گناہ
میں ہر نہ عبادت میں۔ تیرا کب راستہ کاٹنے کی طرح ہوگا۔ قریب ہی موت آئے گی میں
اس سے خوش ہوگا۔ اور کافر اور منافق عکین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ
وَنَبَا إِذَا مَا تَأْتَى الْمُؤْمِنُ يُجَنَّبُ عَنْهُ مَا كَانَ فِي الدُّنْيَا وَلَا سَاعَةَ يَمْلِكُهَا يَوْمَئِذٍ
مِنْ كَرَامَتِهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ (جب مومن مرا ہے تو تمنا کرتا ہے کہ میں اس میں نہ ہوں)

ساعت بھی اس سبب کہ وہ اللہ عزوجل کی کرامت اپنی لئے دیکھتا ہے) توبہ کرنے والا اپنی توبہ پر ثابت رہنے والا کہان اپنی رب عزوجل سے جا کر نیوالا اور تمام حالات میں اس کی انتظار کر نیوالا کہان ہے۔ اپنی خلوت اور جلوت میں حواسوں سے بچنے والا کہان ہے اپنی جسم اور دل کی انگلیوں کو بند کرنے والا کہان ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا اِنَّ الْعَيْنَيْنِ لَيَنْبِئَانِ وَرِزَاكُهُمَا النَّظَرُ اِلَى الْحَرَمَاتِ (محقق و دونوں انگلیں ابستہ بنا کر کرتی ہیں اور رزاکہ ان کا یہ حرمت کی طرف دیکھنا) تیری انگلیں نامحرم عورتوں اور بچوں کی طرف دیکھنے سے کب تک رزاکہ کیگی۔ کیا تو نے خدای عزوجل کو قتل قُلْ لِلّٰہِ مَنِّکُمْ یَقْتُولُ مَنۡ اَبۡہَا رَہۡمَہُمۡ (مومنوں کو کہہ کہ اپنی انگلیں بند کریں) کو نہیں سنا۔ اے فقیر اپنے فقیر پر صبر کر۔ کیونکہ دنیا کا فقر کٹ جائیگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا۔ یَا عَائِشَةُ تَجَرَّعِيْ مَرَادَةَ اللّٰہِ نَبَا لِنَعِیۡمِ الْاٰخِرِ (اے عائشہ دنیا کی کڑواہٹ تلخی کو آخرت کی نعمتوں کے لہر گھونٹ گھونٹ کر کے پی) سب سے معلوم نہیں کہ قوم (یعنی اولیاء اللہ) کے پاس تیرا کیا نام ہے۔ بدبخت۔ یا نیک۔ سخت۔ مانا کہ یہ خدا کے علم اور مقدر میں ہے لیکن خوف نہ چھوڑا اگر تو علم اور سابقہ پر ہو رہی گاتو دین کا حد سے ٹھیک ایک گنا تجھے حکم ہوا۔ اسکے کرنے میں کوشش کر تجھے اس علم سابق سے کچھ نہیں یہی ایسی شے ہے جسے نہ تو جانتا ہے۔ نہ تیرا خیر۔ یہ غیبوں میں سے ہے۔ اولیاء اللہ نے دنیا کے فرش کو لپیٹا اور اس سے کنارہ کش ہوئے۔ اپنے مولیٰ کے سامنے کھڑے ہو اور اسکے عبادت کے ساتھ اس کی خدمت میں مشغول ہوئے اس سے بے یار و مددگار بننے کے لہر نہ چیں اور اُس نے کے لئے۔ بلکہ اس کو ضرورتاً کرتے ہیں۔ اپنی نیتوں کے ساتھ عبادت پر کھڑے ہوتے ہیں اور اپنی وجہ کو شیطان کے کمر اور فریب سے نگاہ رکھتے ہیں۔ اس میں اپنے خدای عزوجل کو مانستے ہیں۔ اور اپنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہیں۔ ان کا کل شغل امر و نہی کی اطاعت اور سنت کی تابعداری ہے۔ وہ بڑی عالی ہمت اور کل خیر و نیک میں قوی نہایت ہیں

ای اللہ ہمیں ہی امین سے بنا اور انکی برکتوں میں سی بہن ہی عطا کر قبول فرما۔ اور عطا کر
تیرے دل میں دنیا کی محبت ہی۔ صالحین کے احوال سے کچھ بھی نہ دیکھے گا جب تک تو خلقت سے
گدا کر نیا لا اور انکے ساتھ شریک ہوگا۔ تیرے دل کی آنکھیں نہ کھلیں گی۔ کوئی غرت نہیں جب تک
کہ تو دنیا اور خلقت میں زاید نہ ہووے۔ کوشش کر۔ تو اسکو دیکھے گا جسے تیرا غریب نہیں سمجھتا
تیرے لمی عادت کا خلاف ہوگا۔ جب تو اس سے جو تیرے حساب میں ہی چھوڑ دے گا تو تیرے پاس
وہ جو تیرے حساب میں نہیں ہو آئیگا۔ جب تو نے خدای غفور پر بہرہ رسہ کیا۔ اور خلوت اور
جلوت میں اس سے ڈرا تو تجھے اسگھ سے جو تیرے گمان میں نہ تھی رزق پہنچائیگا۔ تو چھوڑ دے
تجھ دیگا۔ تو زہد کروہ تجھ رغبت دیگا۔ ابدال میں چھوڑنا ہی اور آخر میں لینا۔ ابتدائی امین
دلوں شہوتوں اور دنیا کے چھوڑنے کی تکلیف دینا ہے۔ اور انجام میں اسکا اخذ کرنا اول مستفیض
کے لئے اور ثانی ان ابدال کے لئے جو خدای غفور کی طاعت سے ملے ہوئے ہیں۔ اور یا کا
اسے منافق اسے مشرک۔ ان (امروں) میں جن کو تو چھوڑ دیتا ہے انکی مزاحمت نہ کر۔ وہ ہند
ہیں ان (کاموں) میں جو تیرے ماتہ سے واقع ہوتے ہیں انکے احوال نہ طلب کر۔ انہوں نے
عادات کا خلاف کیا۔ اور تو نے اسکی موافقت کی۔ پس درحقیقت تو نے انکے نزدیک عادت
کا خلاف کیا ہے۔ انہوں نے نہیں۔ وہ تیرے خواب کے وقت اٹھے۔ تیرے افطار کے وقت
انہوں نے روزہ رکھا۔ تیرے امن کے وقت انہوں نے خوف کیا۔ تیرے خوف کے وقت وہ امن
میں ہوئے۔ تیرے بخل کے وقت انہوں نے سخاوت کی۔ انہوں نے خدای غفور کے لمی عمل کیا
اور تو نے اسکے غیر کے لمی۔ انہوں نے اسکو چاہا اور تو نے اسکے غیر کو۔ انہوں نے اسکے پیچھا
اور تو نے اس سے مجاہدہ اور مجاہرہ کیا۔ وہ اسکی قصا پر راضی ہوئے اور خلقت کے پاس
شکوہ کر بیٹے اپنی زبانیں بند کیں مگر تو نے ایسا نہیں کیا۔ انہوں نے تلخی پر صبر کیا۔ پس وہ
انکو حق میں شہین ہو گئی۔ قدر کی چہر بیان انکے گوشت کا مٹی ہیں اور وہ کچھ پرواہ نہیں
کرتے اور نہ بیچ نموس کرتے ہیں۔ یہ اس لمی کہ انہوں نے بیچ دہندہ کو دیکھا اور اس میں

حیران رہ گئے۔ مخلوقات نے آرام میں ہے۔ اس نے کسی کو تکلیف نہیں پہنچی۔ بعض نے کہا ہر کہ
 نیک وہ لوگ ہیں جو ذرہ کو یہی نہیں تکلیف دیتے۔ ذرہ چوٹی سی چوٹی کو کہتے ہیں جو نظر
 میں نہ آ سکے وہ خدا غرور کو طاعت کے ساتھ اور خلقت کو نیک عشرت کے ساتھ اور کہنے کو صلہ رحمی
 کے ساتھ ملتے ہیں۔ وہ دنیا اور آخرت کے درمیان نعمتوں میں سے ہیں۔ دنیا میں قرب کی نعمت
 میں اور آخرت کو جنت اور اللہ غرور کے دیدار اور اسکے قریب ہونے اور اسکے کلام
 سننے اور اسکی خلعت پہننے کی نعمتوں میں۔ تیری اس نے کوئی نسبت نہیں! پنے گناہوں اور
 اللہ غرور پر وقاحت (بیجائی) اور جرأت سے توبہ کر۔ تجھ پر افسوس۔ جی اللہ غرور
 چاہے۔ نہ خلقت سے۔ وہ سب چیزوں سے پہلے ہے۔ تو محدث سے جاکر ناہی۔ اور
 آدم سے وقاحت (بیجائی) وہ کریم ہو اور اسکا غیر لعیم۔ وہ غنی اور اسکے سوا فقیر اسکا طہر
 عطا کرنا ہو اور اسکے غم کا نہ دینا۔ اپنی حاجتیں اسکے آگے پیش کر۔ وہ غم سے اولیٰ تر ہو۔ اسکی
 صنعت سے اسکی دلیل بکڑ۔ اسکی شمع کی حدود کی محافظت کر۔ اور تقویٰ کو لازم پکڑ۔ جب تو
 تقویٰ پر مداومت کرے گا تو وہ تجھے اپنی راہ بتلاے گا۔ اور تو مصنوعات میں مشغول ہوگا
 اس پر دلیل طلب کر۔ اور دنیا و آخرت کو ترک کر۔ جو نے تیرے لیے تمسک کر لیا ہو۔ تجھ کو ایسا
 جہنم سے فوت نہ ہوگا۔ تیرا اسکے غیر کو ترک کرنا تیرے دل کو کدورتوں سے صاف کرے گا۔
 جب تیرا دل تجھ کو نہ بتلاے تو تو یہاں تک طہر بے سمجھ ہے۔ دنیا سے اہلہ اور ان
 عقلمندوں کی طرف آجکی عقل نے انکو خدا غرور کی راہ بتلائی۔ اور اسے عقل سیکھ رہا
 اس پر انفعول و رضا کو پہچان۔ تجھ پر افسوس تیری عمر ضائع ہو رہی ہو اور تجھے کوئی خبر نہیں
 یا آخرت سے روگردانی اور دنیا پر متوجہ ہونا کب تک ہو۔ تجھ پر افسوس۔ تیرا رزق کوئی اور
 نہیں کہا ایسا۔ بہشت و دوزخ میں تیری جگہ کوئی اور سکونت نہیں کرے گا۔ تحقیق
 خلعت تجھ پر غالب ہوئی ہے اور ہوانے تجھے قید کر لیا ہے۔ تیرا تمام مقصود کھانا اور مینا
 اور نکاح اور سونا اور غرور میں حاصل کرنا ہو۔ تیرا مقصد کافروں اور منافقوں کا مقصد ہے۔

حلال یا حرام سے پیٹ بھر لینے کے بعد تیرے دل کو خبر نہیں کہ تجھ پر فرض ہے یا نہیں۔ مسکین یا یتیم پر رو جب تیرا میاں جاتا ہے تو تجھ پر قیامت قائم ہوتی ہے اور دین مٹا کر تو بچہ کچھ پرواہ نہیں ہوتی۔ اور نہ اسپر تو ہے۔ وہ فرشتے جو تجھ پر موکل ہیں۔ جب تیرے دین کے سرمایہ میں خسارہ دیکھتے ہیں تو تجھ پر روتے ہیں۔ تجھ کو عقل نہیں۔ اگر تجھ کو عقل ہوتی تو تو دین کے چلا جانے پر روتا۔ تیرے پاس راس المال ہے اور تو اس میں تجارت نہیں کرتا۔ عقل اور زیادہ دونوں راس المال ہیں۔ تو ان میں تجارت کرنا اچھا نہیں سمجھتا۔ وہ علم حاصل نہ ہو۔ وہ عقل جس سے نفع نہ ہو۔ وہ جیاد فائدہ نہ دے۔ اس گہرا اور خزانے اور طعالم کی مانند جس میں کوئی نہ رہتا ہو جسکو کوئی نہ جانتا ہو۔ جسکو کوئی نہ کہتا ہو جب تو آسمان کو کہ جس میں تو ہی نہ جاچکے تبتلا ہو۔ میرے پاس اس شے کا آئینہ ہے جو ظاہری حکم ہے اور اس شد غرور کے علم کا آئینہ جو باطنی علم ہے غفلت کی نیند سے بیدار ہو۔ اور بیداری کے پانی سے اپنا سونہ دھو۔ اور دیکھ کہ کیا تو مسلمان ہو یا کافر۔ مومن ہے یا منافق۔ موصد ہے یا شکر۔ ریاکار ہے یا مخلص۔ موافق ہے یا مخالف۔ راضی ہے یا ناراض۔ حق غرور کو کچھ پرواہ نہیں۔ تو راضی ہووے۔ یا ناراض۔ اس کا ضرر اور فائدہ تیری ہی طرف ہے۔ وہ پاک ہے۔ کرم کرنے والا۔ علم کرنے والا۔ فیصلت دینے والا۔ سب کے لطف و فضل کے ماتحت ہیں اگر ہمہ لطف نہ کرے تو ہم ہلاک ہو جائیں۔ اگر ہم میں سے ہر ایک کا ہمارے افعال پر پورا پورا مقابلہ کرے تو ہم سب ہلاک ہو جائیں۔ اے بندے! شد غرور پر اپنی جاد سے باوصف ہو اور ریا اور نفاق کے احسان کرتا ہے۔ اور اسکی کرامت اپنی طرف طلب کرتا ہے اور اپنے فساد کے ساتھ صالحین سے مزاحم ہوتا ہے۔ اے بہانے والے! یہی ظلم ہے اس امت کے مخلصوں۔ اور موصدوں کے خارج۔ تیرے اور ان کا ذکر کرنی اور انکی ہمت کا دعویٰ کرنے میں کیا نسبت ہے۔ تجھ پر انوس۔ رونا کہ وہ ہی تیرے ساتھ رہو۔ اپنی مصیبت میں بیٹھا اور ماضی لباس پہن تا کہ وہ تیرے پاس بیٹھ کر تجھ پر اور تجھ کو کی خبر نہیں

بعض صالحین نے کہا (رحمۃ اللہ علیہم) ان محبوبوں پر افسوس ہو جو اپنی محبوب ہونیکو نہیں چاہتے
 تجھے افسوس تبدیل کیا چیز ہے۔ تو کیا سمجھتا ہے۔ کس کے پاس شکایت لیجاتا ہے۔ کس کے آگے
 فریاد کرتا ہے۔ کس کے ساتھ سوتا ہے۔ جب سختی میں پڑتا ہے تو کس پر بہرہ ور کیا ہے۔ پیر کو بیان کی
 میں تیرے جو بڑھ اور نفاق کو پہچانتا ہوں۔ میرے نزدیک تو اور خلقت مجھ کی مانند ہے۔ غم میں گھماؤ
 کو جانتا ہوں اور اسکا خادم ہوں۔ اگر وہ چاہے کہ مجھے بازار میں لیجائے اور بچلے یا شکایت
 کرو تو میں تیار ہوں۔ اگر وہ چاہے کہ میرے کپڑے اور میری ملکیت کو لے لے یا مجھ کو حکم کرے کہ میں گدا
 کروں تو میں حاضر ہوں۔ تجھے میں تو نہ صدق ہو نہ توحید نہ ایمان۔ مجھ کو کیا کروں (کیا)
 تجھے شگاف بند کروں۔ تو بوسیدہ چوب ہو جلائیے سوا کسی کام نہیں۔

اس قوم دنیا چلی جاتی ہے اور عین فنا ہوتی ہیں۔ اور آخرت تم سے قریب ہے اور تمہیں اسکا
 کوئی غم نہیں۔ بلکہ دنیا اور اسکے جمع کرنے کا غم ہے۔ سو تم خدائے عزوجل کی نعمتوں کو دشمن
 ہو۔ اگر اسکی طرف سے تم کو تکلیف ہو تو ظاہر کرتے ہو اور اگر اسکی طرف سے آرام ملے تو چھپاتے
 ہو اگر تم اللہ عزوجل کے انعاموں کو چھپاؤ گے اور اپنے اسکا شکر نہ ادا کرو گے تو وہ انکو
 تم سے چین لے گا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے اپنے فرمایا اِذَا نَعِمَ اللّٰهُ
 عَزَّوَجَلَّ عَلَى عَبْدٍ فَاِذَا نَعِمَ اَحَبَّ اَنْ لِّرَمٰی عَلَیْهِ (جب خدا عزوجل اپنے
 بندے پر انعام کرتا ہے تو محبت کرتا ہے۔ اس سے کہ اسپر نعمت کو دیکھا جائے) قوم
 (اولیاء اللہ) نے اپنے لئے صرف ایک غم رکھا۔ انہوں نے سب چیزوں کو اپنی دلوں کا نال ڈالا
 اور اس ایک چیز کو بچھ دی۔ نہ اوپر فرمائی طرح اپنی عبادتوں کو ریا اور نفاق اور شہوت
 خالص کیا۔ اپنی خدا عزوجل کے آگے عبودیت کو ثابت کیا۔ اور تم خلقت کو غلام۔ ریا اور
 نفاق کے غلام خلق اور جہاؤں اور (نفسانی) حظوظ اور رشا کے غلام ہو تم میں کوئی
 ایسا نہیں جو اسکے لئے عبودیت ثابت کرے۔ مگر وہ جسکو خدا عزوجل چاہے ایسے بہت
 مادی ہیں۔ کوئی تو دنیا کو پوچھا ہے۔ اسکے ہمیشہ رہنے سے محبت رکھا اور نہ اسکو دال اور

اور کوئی خلقت کی پوجا کرتا ہی نہ دُرتا۔ اور انہی امید رکھتا ہے۔ کوئی جنت کی عبادت کرتا
 اسکی نعمتوں کا امیدوار اور انکے خالق کی امید نہیں رکھتا اور کوئی دوزخ کی پرستش کرتا ہی
 سے دُرتا اور اسکے خالق سے نہیں دُرتا ہے خلق کیا ہے جنت کیا۔ ناریکا۔ اور اسکا
 غیر کیا۔ اشد غرور نے فرمایا۔ **وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ**
حُنَفَاءَ اور نہیں امر کئے گئے مگر یہ کہ عبادت کریں۔ اللہ کی خالص کرتی ہو و وسطاً
 عبادت کو پاک ہو کہ ان عارفوں نے جو اسکو جانتے ہیں اسکی عبادت ایک لڑکی کی نہ اسکو غیر کے لڑکے
 رب رب کے اکلوتے اور بیوقوف اور بھلا چھوڑا اسکی امر کی تابعداری اور اسکی محبت کے لئے نہ
 کسی اور مطلب کے لئے اور اسکا ارادہ کیا نہ اسکے غیر کا۔ اور اسکے غیر کو چھوڑ دیا۔ تم
 صورتیں ہو بلا روح تم ظاہر میں ہو اور رقوم باطن میں۔ تم الفاظ ہو اور رقوم معنی تم جہو
 اور رقوم بیرو۔ قوم (اویا اللہ) انبیاء کا شکر ہے۔ انکے دایک اور بائیں اور لگے اور بچے
 انکے طعام اور شراب کا پس ماندہ انکے لئے ہے۔ وہ اپنے علموں پر عمل کرتے ہیں۔ میں انکی دُرتا
 انکے لئے سورت ہوئی۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ **اَلْعِلْمُ كَوْرُكَةِ الْبَنِيَانِ**
 (عالم بنیوں کے وارث ہیں) جب انہوں نے اپنے علموں پر عمل کیا تو وہ بنیوں کے
 خلیفہ اور وارث اور زایہ ہوئے۔ تجھ پر افسوس۔ یہ صرف علم سے حاصل نہیں ہوتا جسطرح
 دعویٰ بلا شہادت فائدہ مند نہیں۔ اسی طرح علم عمل کے بغیر مفید نہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا **يَهْتَفُ الْعِلْمُ بِالْعَمَلِ خَانَ اَحَابَهُ وَالْاَمْرُ بِالْعَمَلِ**
 علم عمل کو آواز دیتا ہے۔ پس اگر وہ جواب دی تو پیشتر ہی نہیں تو کوچ کرتا ہی اسکی برکت
 کوچ کر جاتی ہے اور تدریس باقی رہتی ہے۔ اسکا چلکا باقی رہتا ہے۔ اور مغرر چلا جاتا ہے۔
 علم پر عمل کرنے کو ترک کرنے والو تم میں سے ہر ایک شعر کو پوری فصاحت اور بلاغت سے
 ادا کرنے پر تیار ہے۔ اور اسکا عمل اور اخلاص کچھ نہیں۔ اگر تو اپنے دل کو مہذب بنائے تو
 البتہ تیرے ہاتھ پاؤں وغیرہ مہذب بن جائیں۔ کیونکہ وہ اعضاء کا بادشاہ ہیں جس جہاں بادشاہ

مہذب ہو۔ تو رعیت بھی مہذب ہو جاتی ہے۔ علم چلا کر اور عمل مغز چلا کر سفر کی حفاظت تک حفاظت میں رہتا ہے اور مغز اس سے روغن نکالتے تک نگہ رکھا جاتا ہے۔ پس جب حکم میں مغز نہ ہو۔ تو کس کام کا ہے اور جب مغز میں روغن نہ ہو۔ تو ناکارہ ہے۔ علم چلا گیا۔ اس کو کس عمل نرا تو وہ بھی نہ آئے۔ اسکو بلا عمل زبانی یاد کرنا اور پڑھنا کا فائدہ دینا ہو ایسا عالم اگر تو دنیا و آخرت کی بہتری چاہتا ہے۔ تو اپنے علم پر عمل کر اور لوگوں کو سکھا۔ اور ایسا دولتمند اگر تجھ دنیا و آخرت کی بہتری درکار ہے۔ تو اپنے مال سے فقیروں کی مدد کر۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ فرمایا۔ **الناس مَعْیَالٌ لِلَّهِ وَاحِبٌ لِلنَّاسِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ** انسان خدا کے لیے عیال اور خدا کے عیال کے لیے انسان ہے۔ اس کے عیال کو زیادہ فائدہ دینے والا ہے۔ پاک ہو وہ جس کی بعض کو بعض کا محتاج بنایا۔ اس میں اسکی مرضی ہو ایسا دولتمند۔ تو مجھ سے پہلے ہے۔ میں تجھ سے تیرے ہی کو لیتا ہوں۔ عنقریب خدا کی طرف سے مجھے مال ملے گا۔ اور مجھ کو تم سے زیادہ کرے گا۔ اور میرا محتاج بنائے گا۔ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ جب فقیروں کی بے مبری کو دیکھتے تو فرماتے ای خدا ہمدردی میں وسعت کر۔ اور میں اس سے پرہیز کر۔ اور اسکو ہم سب سے سمیٹا دینا میں پسند نہیں کرتا۔ پس ہم اسکی طلب میں ہلاک ہو جائیں گے۔ اگر خدا اپنی قضاؤں اور قدرت میں ہم کو جبرانی فرما۔

(وہ مجلس چوتیس مجلسوں کو پورا کرتی ہے)

تیسویں مجلس۔ آپ (خدا آپ سے راضی ہو) سو اہلین جمادی الآخرہ ۳۵ھ کو رباط میں صبح کے وقت فرمایا۔ آئے بشارت اسکے لئے جس نے اللہ عزوجل کا اور اسکی نعمتوں پر اقرار کیا اور سب کچھ ایک سپر کیا۔ اور اپنے فضل اور اسباب و رطقت اور قوت کو چھوڑ دیا۔ عقلمند وہ آدمی ہے جو تمام حالات میں اللہ عزوجل پر کوئی عمل نہیں جاتا۔ اور نہ اس سے جزا طلب کرتا ہے۔ (تجربہ منوس) تو اللہ عزوجل کی بے علم عبادت کرتا ہو اور بے علم زہد کرتا اور دنیا کو بے علم لیتا ہے۔ یہ حجاب و در حجاب ہے۔ اور کذاب و در کذاب۔ تو نیکی کو بد سمجھتا ہے۔

اولس میں جو تیرے لئے ہوا اور جو تجھ پر ہے فرق نہیں کرتا۔ اپنی دوست کو اپنی دشمنی نہیں سمجھتا یہ سب مشغول کے حکم سے عدم واقفیت۔ اور شیخوں کی خدمت کو ترک کر نیکی باعث ہر عمل کے شیخ اور علم کے شیخ تجھے اندر غور مل کو بتائیں گے۔ اول قول سے ہر عمل سے اور اس کے ذریعہ سے تو خدای غور مل سے لمباے گا۔ کیونکہ نہیں ملاگر علم کے ساتھ اور دل اور جسم سے دنیا زد کر کے اور اس سے اعراض کرنے کے ساتھ۔ متنبہ (وہ ناہد جو زہد کو تکلف سے ظاہر کرتا ہے) دنیا کو اپنے ہاتھ سے نکالتا ہے اور حقیقی ناہد اسکو دل سے خارج کرتا ہے (اولیا رنے) دنیا میں دونوں سے زہد کیا۔ پس زہد انکی طبیعت بن گیا۔ انکے ظاہر و باطن سے مل گیا۔ انکی طبیعتوں کی ناریت بچہ گئی۔ انکی خواہشیں ٹوٹ گئیں۔ انکے نفس مطمئن ہوئے اور انکا شر زائل ہو گیا۔ اسے غلام یہ زہد وہ صنعت نہیں جسکو تو کر رہا ہے۔ یہ وہ شیخ نہیں جسکو وہ ہاتھ میں لیتا ہے اور چھنک دیتا ہے۔ بلکہ وہ خطرات (اقدام) ہیں انہیں کا پہلا دنیا کے صبر پر نظر ڈالتا ہے۔ تو اسکو اس صورت میں دیکھے جو گدشتہ بنیوں اور رسولوں کے پاس اور ان اولیا اور ابدال کے پاس تہی جسے کوئی زمانہ خالی نہیں رہا اور یہ رویت (دیکھنا) جسکو گدشتہ بزرگوں کی انکی اقوال اور افعال میں تابعداری کی شکل باعث صحیح طور سے حاصل ہوگی۔ جب تو انکی تابعداری کرے گا تو دیکھے گا جو انہوں نے دیکھا اور جب تو قول اور فعل اور خلوت اور جلوت اور علم اور عمل ظاہر اور باطن میں اس قوم کا تابع ہوگا۔ ان جیسے روزے رکھے گا۔ انکی طرح نماز پڑھے گا۔ انکے لینے کی طرح لےگا۔ انکے چھوڑنے کی طرح چھوڑےگا۔ اور ان سے محبت رکھے گا تو اسوقت خدا سے غور مل تجھے ایسا نور عطا کرے گا کہ تو اس سے اپنے نفس اور اپنے غیر کو دیکھ لےگا۔ اور تجھکو تیرے اپنے اور خلقت کے عیب معلوم ہو جائیں گے پس تو اپنے نفس اور تمام خلقت میں زہد بن جائیگا جب یہ تیرے حق میں درست ہو جائیگا تو تیرے دل کی طرف قریب کے نورائیں گے۔ اور تو مومن مومن (یقین والا) خدا شکس

عالم ہو جائیگا اور چیز ذنکو انکی (اصلی) صورت اور معنی پر دیکھنا تو دنیا اسطرح دیکھنے کا جلع
 کہ نسبتہ زہدوں نے جو اس سے اعراض کر نیوالے ہو دیکھا۔ تو اسکو بڑھا بد حال۔ شوم۔
 بد شکل کی صورت میں دیکھنے گا۔ یہ اس قوم (اولیاء اللہ) کے نزدیک اسی صفت پر ہے
 اور بادشاہوں کے نزدیک خوبصورت آراستہ دلہن کی۔ یہ قوم (اولیاء اللہ) کے
 نزدیک حقیقہ اور ذلیل ہے۔ وہ اسکے بال جلاتے ہیں اسکے کپڑے پہاڑتے ہیں۔ اسکے چہرے کو چیلے
 ہیں۔ وہ اس کی نسبت قہر اور جبر اسکو ذلیل کر کے لیتے ہیں۔ اور خود آخرت کے مصائب
 ہوتے ہیں (اسے غلام) جب دنیا میں تیرا زہد درست ہو جائے تو اپنے اختیار اور خلقت
 میں زہد کر۔ اسنے نہ خوف کرنے امید رکھے۔ اور ان سب چیزوں کو جسے تیرا نفس امر کرتا ہے
 قبول نہ کر۔ مگر اللہ عزوجل کا حکم آئیے بعد اور اکثر تیرے دل پر بطریق الہام یا رویا جبکہ
 وہ خلقت سے نفرت کر نیوالا۔ اغراض کرنے والا ہو۔ یہ حکم نازل ہوگا۔ اور اگر تیرے
 (خوف) ہاتھ پاؤں سکون پذیر ہوں تو اسکا اعتبار نہیں۔ تجھے یہ سب نہیں۔ اعتبار دل کے
 سکون کا ہے۔ وہ بڑی بھاری مصیبت ہے تجھے سکون نہیں۔ مادہ فیکہ تیری طبیعت اور ہوا
 اور غیر مولیٰ امر نہ جائے۔ پس اسوقت تو اسکے قریب زندہ ہوگا۔ مرناسی۔ پیراٹنا۔ پیر جب
 چاہیگا تجھے اپنی خاطر اٹھائیگا۔ خلقت کی طرف واپس کر یگا تاکہ تو انکی مصلحتوں میں غور
 کرے اور نہ اسکو دروازے پر لائے تجھے دنیا اور آخرت کی طرف رغبت ہوگی تاکہ تو
 اپنا مقصود ان سے لےوے۔ تجھکو خلقت کا رنج برداشت کرنے پر قوت ملے گی۔ پس تو انکو
 گمراہی سے روکیگا اور انہیں اسکے حکم کی اطاعت کریگا۔ اور اگر تو یہ نہ چاہیگا تو تیرے لئے
 اسکے غیر سے اسکے قرب میں کفایت اور فراخی ہوگی۔ تو اس خالق کو حاصل ہوئیگی بعد چیز و نگو
 انکو وجود سے پہلے بنا نیوالا ہے۔ خلقت پر قانع نہ ہو سکیگا۔ وہ سب سے پہلے تھا۔ اور سب کو پیدا کرنا
 ہے اور سب کے بعد باقی رہیگا۔ تمہارے گناہ بارش کی طرح (کثر) ہیں تو چاہیے کہ تمہاری
 توبہ ہی ہر ایک لمحہ میں انکے مقابلہ پر ہو (تجھ پر افسوس) تو بڑا متکبر بننا۔ مغرور۔ اور بڑا

حریص ہو تو غم ہو۔ تجارت ہے۔ مٹی ہوئی قبروں کی طرف دیکھا ورنہ میں رہنمائی و انوکھی
 ساتھ ایمان کے زبان سے مخاطب ہو۔ وہ تجھ اپنی حالات سے خبر دین گے۔ اسے علم تو حق غرض
 کی ارادت اور اس کے اولیاء کی ارادت کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور میں تجھ جوڑتا ہوں تیری حالت
 نہیں کرتا اور تجھ پر طعنہ کرتا ہوں۔ میں خدا کو بل کے حکم سے تیرے محتسب ہوں ان منافقوں
 کی جو اپنے اقوال اور افعال میں جھوٹ بھرتے ہیں۔ اگر ان میں کاٹتا ہوں۔ میں بہت دفعہ شلخ
 پر محتسب رہا ہوں۔ حتیٰ کہ میرے لئے محتسب درست ہو گئی۔ اوائل زمین اپنی اعمال کو تک کے
 بغیر نہ گوند ہو۔ اس کے لئے تک لو۔ اس تک کے کہیں نہ لے آگے۔ ای منافقین تمہارا
 گوند ماہوا آنا تک کے بغیر نا خواستہ (پتھر) ہے۔ وہ علم کے حمیرا اور خلاص کے کنگا محتاج
 ہے۔ اسے منافق تو نفاق سے گوندنا ہوا ہے قریب ہو کر تجھ پر تیرا نفاق آگ بن جائیگا۔ اپنے
 دل کو نفاق سے خالص کر تحقیق وہ خلاصی پا گیا۔ جب دل خالص ہو جائے تو ماتہ پاؤں
 خالص ہو جاتے ہیں۔ اور خلاصی پاتے ہیں۔ دل ماتہ پاؤں کا چروانا ہے جب وہ درست
 ہو جائے تو ماتہ پاؤں درست ہو گئے۔ جب دل اور ماتہ پاؤں ستیم ہوئے تو مومن کا ہر
 پورا ہو گیا۔ اور اپنے اہل اور مہیا یوں اور اہل شہر رنگہبان ہوا۔ اسکا حال بقدر قوت ایمان
 اور قریب مولیٰ ترقی پاتا ہو۔ اسے قوم (صوفیاء) خدا کے غرض کے ساتھ معاشرت میں
 عمدہ بنو۔ اور اس سے ڈرو۔ اس کے حکم کے بموجب عمل کرو۔ کیونکہ اس نے تم کو اپنی حکم پر عمل
 کرنے کی تکلیف دی ہے (وہ عمل کیا ہے) اس علم میں مشغول ہو تا جو تمہاری حق میں ہر قدر
 ہو چکا ہے۔ اس حکم پر عمل کرو۔ اور اسکا حق ادا کر۔ تحقیق تو جب پس عمل کرے گا تو عمل
 تیرا ماتہ نہ پکڑے گا۔ اور جگہ لے تو نے عمل کیا اس پر داخل کریگا۔ پس تو اس سے وہ علم حاصل
 کریگا جسکو تو جانتا نہ تھا۔ اور تو اس کے علم کے بموجب عمل کرے گا۔ اور اس کے حکم کے بموجب
 اس کی خلقت کے ساتھ۔ تو نے اول پر عمل نہیں کیا دوسرے کو طلب کرتا ہو جب تیرے قدم
 اول میں ثابت ہو جائیں۔ اس وقت دوسرے کو طلب کر۔ تو ظالم سے نہیں ملتا اسادے

کس طرح ملے گا۔ اپنے پیچھے کی طرف لوٹ۔ اور عقلمند بن۔ علم حاصل کر۔ بہر عمل اور اخلاص کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تفقہ رحمہ اللہ (فقہ کو پہنچنا)۔ فقیہ کو پہنچنا وہ ہر جو سیکھتا ہے اس علم کو جو اس پر واجب ہے۔ بہر خلقت سے کنہا رہ کرنا ہے اور انہی خدا غرض کی عبادت میں لگا رہنا ہے۔ اسنے خلقت کو پہچانا پس انکو برا جانا اور حق غرض کو پہچانا پس اس سے محبت کی اور اسکو طلب کیا۔ اور اسکی خدمت کی۔ خلقت اس کے پیچھے ہوئی۔ پس وہ بہاگا۔ اور ان کے غیر کو طلب کیا۔ انکو چھوڑا اور ان کے غیر میں رغبت کی۔ اس نے جان لیا کہ ان کے اتوں میں نہ ضرر ہے نہ نفع۔ نہ خیر نہ شر۔ اور اگر ان کے اتہوں پر امنیں ہو گئی شے جاری ہوئی تو وہ اللہ غرض کی طرف سے ہے نہ لے۔ پس اس نے سوج لیا کہ ان کو دور رہنا ان کے قرب سے اچھا ہو۔ اصل کی طرف آیا اور رفع (شاخ) کو چھوڑ دیا۔ اسنے جانا کہ رفع (شاخیں) بہت ہیں اور اصل ایک۔ پس اسی سے تمک کیا۔ اسنے فکر کے آئینہ میں خود کی پس دیکھا کہ ایک دروازے پر کھڑا ہونا بہت دروازوں پر کھڑا ہونے سے اچھا ہے پس اسی پر کھڑا ہوا۔ اور اسی سے تمک کی۔ مومن۔ مومن مخلص۔ عقلمند ہے۔ اسکو عقلوں کی عقل دی گئی اسلئے وہ لوگوں سے بہاگا اور ان سے کنہا رہ گیا۔

اکتیسویں مجلس۔ اپنے (خدا آپ سے راضی ہو) اٹھارہویں جہاد الی لاھر شمشیر مدرسہ میں کچھ کلام کے بعد عشا کے وقت فرمایا۔ جب غضب خدا کے لئے ہو تو نیاب جو اور جب اس کے غیر کے لئے ہو تو برا ہے۔ مومن خدا غرض کی لئے غضب میں آتا ہو نہ اپنے نفس کے لئے۔ اس کے دین کی مدد کے لئے۔ خشکین ہو تا ہے نہ اپنے نفس کی مدد کیلئے۔ جب مدد شرع سے کسی حد کی مخالفت کی جائے تو اس چیتے کی طرح غضب میں آتا ہے جکا شکر لے لین پس یقیناً خدا غرض کی اس کے غضب کے باعث غضب میں آتا ہو اور اسکی رضا پر راضی ہو تا ہے۔ وہ غضب جو تو اپنے نفس کے لئے کرتا ہے خدا غرض کے لئے ظاہرست کہ نہیں تو تو منافق ہوگا۔ اور ایسا ہی اور اعمال اسلئے کہ جو خدا غرض کی لئے ہو وہ کامل

اور باقی رہتا اور بڑھتا ہے۔ اور جو اسکی غیر کے لئے ہودہ تغیر پانا اور زائل ہو جائے تو کوئی کام کرے تو نفس و رہوا اور شیطان کو اس سے دور رکھنا درست کر مگر اللہ عزوجل کے لئے۔ اور اسکے امر کی متابعت کے لئے کوئی فعل نہ کر مگر اللہ عزوجل کے یقینی امر سے شیع کی وساطت سے ہو۔ یا دل پر خدای عزوجل کی طرف سے الہام ہونے سے ہو اور ساتھ ہی شیع کی موافقت کا خیال رکھنا اپنے نفس اور خلقت اور دنیا میں زندہ کر۔ وہ تجھے خلقت سے آرام دے گا۔ اور اللہ عزوجل کے ساتھ انس بکڑنے اور اسکے قرب کی راحت میں رغبت کرے نفس اور رہوا اور وجود کی کد و رات سے صفائی حاصل کرنے بعد اسکے انس کے سوا اور کوئی نہیں اور اسکے قرب کے سوا کوئی راحت نہیں۔ قوم (صوفیاء) کے ساتھ اوکلی تائید سے مدد لے۔ اور انکی انگلی سے دیکھ۔ وہ تجھ سے اسطرح فخر کرے گا جیسا کہ کرتا ہے بادشاہ باقی غلاموں کے درمیان تجھ سے فخر کرے گا۔ اسکے غیر سیرانی و لکویاں کرے تو اس سے اس کے غیر کو دیکھے گا۔ خلاصہ یہ کہ تو اسکو مشاہدہ کرے گا۔ ہر اسکی مدد و خلقت میں اسکے افعال کو جسطرح کہ تو ظاہری نجاست کے ساتھ بادشاہوں پر داخل نہیں ہو سکتا۔ اسطرح تو بادشاہوں کے بادشاہ۔ یعنی اللہ عزوجل پر باطنی نجاست کے ساتھ داخل ہو سکتا۔ تو تلخیص کا یہ ہوا کیا ہے وہ تجھے کیا کرے جو تجھ میں ہے اسکو اندھا۔ اور صاف ہو۔ اسکے بعد تجھ کو بادشاہوں تک رسائی ہوگی تیرے دل میں گناہ اور خلقت کا خوف اور رجاء اور دنیا و صافینہا (موجود) ہو۔ اور یہ کل دونوں نجاست سے ہر خاموش رہے حتیٰ کہ تیرا نفس مر جائے تو صدق کی بخش پڑا تھا جائے۔ اسوقت خلقت پر متوجہ ہونے میں کوئی ڈر نہیں۔ خاموش رہے حتیٰ کہ تجھ کے قرب کی دہشت (طاری) ہو پس تجھ ان سے اور انکے ماتھے چومنے اور انکی عطا اور منع اور انکے خدا اور رزم سے روگردانی ہوگی جب توبہ درست ہو جائے تو ایمان درست ہو جائے بڑھتا ہے۔ اہل سنت کا مذہب ہے کہ ایمان کم و زیادہ ہوتا ہے۔ طاقت سے بڑھتا ہے اور معصیت کم ہوتا ہے۔ یہ عوام الناس کے حق میں ہے۔ مگر خواص ایمان خلقت کو انکو دیکھنے

نکلنے کے باعث پڑتا۔ اور اسکے انہیں داخل نہیں کیے گئے خدا کی طرف سے سکون کرنے سے پہلے۔ اور اسکے فیصلے کی طرف سے سکون کرنے سے کم ہوتا ہے۔ اسی پر عمل کرتے ہیں اور اسی پر ہر دوسرے کہتے ہیں اسی کو سہارا کہتے ہیں۔ اسی کو ڈرتے ہیں۔ اسی کی طرف لوٹتے ہیں اسکو درجہ جاتے اور اس پر خدا کرتے ہیں۔ شک نہیں کرتے اور اس پر آزمائے جاتے ہیں۔ انکی توجہ دونوں میں اور خلقت سے مدارات ظاہر میں۔ جب انہیں جہالت کی جائے وہ جہالت نہیں کرتے اور خود جلنے انکے حق میں فرما۔ **وَإِذَا أَخَا طَهْرًا نَحْنُ أَجْمَعُونَ قَالُوا سَكَرَ لَكُمْ وَجِبَاطُكُمْ** انہیں خطا کرتے ہیں تو وہ سلام کہتے ہیں (تجسیر خاموشی اور جاہل کی جہالت اور ابھی دینی لوگوں کی طبیعت اور نفس دہوا کے جوشین آتش کے وقت علم کرنا ضروری ہے مگر جب حق عزوجل کی نافرمانی اختیار کریں۔ تو خاموشی نہیں چاہئے کیونکہ وہ حرام ہے اسوقت کلام عبادت اور اسکا ترک کرنا گناہ ہے جب تو نیکی پر اصرار کرنے اور رائی سے باز رکھنے پر قادر ہو تو اس میں کوتاہی نہ کر وہ بھی کا دروازہ ہے۔ یہ آگے کہہ لا گیا اس میں جلدی و حمل ہو۔ حضرت علی علیہ السلام جنگل کی گھاس کہا یا کرتے اور تنالابون کا پانی پیا کرتے۔ اور رقارون اور یارون میں نیاہ لیا کرتے تھے۔ جب خواب فرماتے تو پتھر یا اپنی کلائی کا سر ٹاٹا کرتے۔ مومن اس طریقے کو بھی اور اس قدم پر خدا کی عزوجل سے ملنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور اگر دنیا سے کچھ نیکی قسمت میں ہوتا ہے تو اسکے پاس آتا ہے۔ پس وہ اس میں ظاہر کے ساتھ ملتا ہے ہوتا ہے اور نفس کے ساتھ اسکو حال کرتا ہے اور اسکا دل خدا کی عزوجل کے ساتھ پہلے قدم ہوتا ہے بدلتا نہیں۔ اسلئے کہ جب زہد دل میں جگہ پالتا ہے تو اسکو دنیا کا آنا اور قسمت کا نادل کرنا بدلتا نہیں۔ اگر مومن پہلے دنیا اور اسکے اہل اور اسکے شہوات اور لذات سمجھ کر رہتا تھا۔ اس سے ایک لحظہ بھی صبر نہ کر سکتا تھا۔ رات اور دن اسی میں مشغول رہتا تھا اور عبادت اور اطاعت کرتا تھا اور خدا کی عزوجل کو یاد نہ کرتا تھا اور رزاسکی اطاعت کرتا تھا۔ تو خدا اسکو اسکے نفس کے عیوب بتا دیتا ہے۔ پس وہ اس سے توبہ کرتا اور رجو

گدہ شہتہ ایام میں اس سے سرزد ہوا۔ پس مذمت طائر کرتا ہے۔ اور وہ یعنی خدا اسکو دنیا کے عیب قرآن اور حدیث اور شیخوں کے طریقہ پر دکھا دیتا ہے۔ پس وہ اس میں زیادہ بچتا ہے۔ اور جب ایک عیب کو دیکھتا ہے دوسرے عیبوں پر واقفیت پالیتا ہے اور جان لیتا ہے کہ اسکی (یعنی دنیا کی) مدت تھوڑی ہے۔ اسکی نعمتیں نائل ہونے والی۔ اور اس کا حق بدل جانے والا ہے۔ اسکے اطلاق بد اور اسکا ناہتہ فرج کرنے والا ہے۔ اور اسکا کلام زہر ہے۔ وہ مٹا لینے والی پیر چوڑ دینے والی ہے۔ اسکا کوئی صبر اور مل اور عہد نہیں۔ اس میں رہنا ایسا ہے جیسا کہ بانی بر عارت۔ پس وہ اسکو اپنے دل کا مقر اور گھر نہیں بناتا۔ بہر وجہ میں ترقی پاتا۔ اور اسکی طاقت زبردست ہوتی ہے۔ اور خدا غور و حل کی سوغت حاصل کرتا ہے اور آخرت کو یہی اپنی دل کا مقدر نہیں بناتا۔ بلکہ وہ دنیا اور آخرت میں اپنے مولیٰ کے قرب کو اسکی قرار گاہ بناتا ہے۔ اپنے باطن اور دل کے لئے وہان عمارت بناتا ہے۔ پس اسوقت اسکو دنیا کی عمارت نقصان نہیں دیتی اگرچہ ہزار گاہرنا اسلئے کہ وہ (اسکے) یعنی دل کے) خیر کے لئے بناتا ہے نہ اسکے لئے اس میں خدا غور و حل کے امر کی تعمیل کرتا ہے۔ اسکی فساد و قدر کا موافق ہوتا ہے۔ اسکو خلقت کی خدمت اور انکوارت پیونچانے میں قانع کرتا ہے۔ وہ طعام اور روٹیاں پکانے میں دن کو رات سے ملتا ہے اور اس سے ایک ذرہ پی نہیں کھاتا۔ کیونکہ اسکا طعام ہے جو اسی سے خاص ہے اسکا غیر اس میں شریک نہیں پس وہ اپنے طعام کے وقت افطار کرنے والا اور غیر کے طعام کی وقت کو روزہ اور بیہو کار رہتا ہے۔ زیادہ کھانے اور پینے سے روزہ دار ہے اور عارف فیہ معروف سے وہ بیہو کار رہتا ہے۔ نہیں کھاتا۔ مگر اپنے طیب کے ماتھے سے اسکی بیماری صبر اور دو اقرب ہے۔ زیادہ کار روزہ دن کو ہوتا ہے۔ اور عارف کار روزہ رات کو بھی اور کو ہی۔ اسکے روزے کو افطار نہیں تا وقتیکہ اپنے رب غور و حل سے ملے۔ عارف تمام زمانہ روزہ دار۔ اور تمام زمانہ بیار ہے۔ دل سے تمام زمانہ روزہ دار اور باطن سے بیار

اس نے تحقیق جان لیا کہ میری سفار خدا کا دیدار اور اس کا قرب ہے۔

اے غلام! اگر تو نجات چاہتا ہے تو خلقت کو دل سے نکال دے۔ ان سے مت ڈر۔ ان سے امید نہ کر۔ اسکے ساتھ مانوس اور انہی طرف مائل نہ ہو۔ ان سب سے بہاگ اور نفرت کر۔ (ایسا جان) کہ گویا وہ ہوا مردے ہیں۔ جب تیرے لیے درست ہو جائے تو اللہ عزوجل کے ذکر کے وقت تجھ کو طمانیت حاصل ہوگی اور اسکے غیر کے ذکر کے وقت بے قراری۔

بتیسویں مجلس اپنے (خدا آپ سے راضی ہو) گیارہویں مجاہد الاخر شمسہ جبری مدرسہ میں جمعہ کے روز صبح کے وقت کلام کے بعد فرمایا۔ امر کو کالا۔ اور نئی سے باز رہ۔ اور ان آفات پر صبر کر۔ اور غفلتوں کے ساتھ قرب حاصل کر۔ اپنی اجتہاد اور عمل کے دروازہ پر تکلف سے حاضر ہو نیکو چھوڑ دینے کے ساتھ اپنے رب عزوجل سے توفیق طلب کرنے پر تیرا نام بیدار اور عالم رکھا گیا۔ وہ تجھے استعمال میں لانے والا ہے۔ اسی سے انگل در اسکے سامنے ذلت ظاہر کرتا کہ وہ تیرے لئے سعادت کے اسباب مہیا کرے۔ وہ جب تجھ کو کسی امر کے لئے چاہے گا تو اس کے لئے تیار بنا دے گا۔ اسے تجھے جیسا کہ تو ہے جلدی آنے کا حکم دیا اور وہ تیری طرف اپنے پاس سے توفیق ارسال کرے گا۔ امر ظاہر ہے اور توفیق باطن گناہوں سے نہیں ملتا ظاہر ہے۔ اور اس نے پرہیز کرنا باطن اسنی کی توفیق کے ساتھ تو (اس سے) تنگ کرتا ہو اور اس کی محبت اور رحمت کے ساتھ تو (اس کے غیر کو) چھوڑتا ہے۔ اور اس کی قوت کے ساتھ تو (آفات پر) صبر کرتا ہے۔ میرے پاس عقل اور ثبات اور نیت اور کھتہ ارادہ اور مجاہدیت لگانے سے دور رہنے اور مجاہدین نیک گمان رہنے کے ساتھ حاضر ہو پس متہین جو میں کہتا ہوں مفید ہوگا اور تم اسکے معنی سمجھو گے اور مجھ کو تمہیں لگانا (کل وہ سب کچھ ظاہر ہو جائیگا جس میں کہ میں ہوں۔ میری اخراجت نہ کر۔ اس حال میں کہ میں ہوں تیرا دل (اس سے) مغلوب ہو جائے گا۔ اور وہ غالب۔ دنیا کے بوجھ میرے سر پر اور آخرت کے بوجھ میرے دل پر۔ اور حق عزوجل کے بوجھ میری باطن پر ہیں پس کیا کرے گا

(تم میں سے) میرا سامان ہو۔ کون ہی جو میری طرف بڑھے اور اپنے سکو خلوے میں ڈالے
خدا ہی غزوہ جل کا شکوہ کجالاتے۔ میں سوائے حق غزوہ جل کے کسی کی مدد کا محتاج نہیں ہوں۔ عقلمند
بنو۔ اور قوم اولیاء اللہ کا اچھا ادب کرو۔ تحقیق وہ فشار (یعنی جھل کی گہاسس)
کو نکالنے والے۔ بلکون۔ اور بندوں پر محبت میں انہیں کے ساتھ زمین نگاہ رکھی جاتی
ہی۔ نہیں تو تمہاری ریا اور نفاق اور شرک کے ساتھ کس چیز کی حفاظت کی جاتی ہو۔ آتے
شافقو۔ اے اللہ غزوہ جل اور اسکے رسول کے دشمنوں اور دوزخ کے اندھنوں اے اللہ بھروسہ
اور اپنے رجوع لا۔ اے اللہ مجھے بیدار کر۔ اور انکو بھی سمجھے بخش۔ اور انکو بھی ہمارا دین
اور ماتہ پاؤں کو اپنے لئے خارج کر۔ اور اگر ضروری ہو تو ماتہ پاؤں دنیا کے کاموں میں
عیال کے لئے اور نفس آخرت کے لئے۔ اور دل اور باطن اپنے لئے بنا۔ آمین۔

آئے غلام تجھ سے کچھ نہیں ہوتا۔ حالانکہ تیرا کیا ہونا ضروری ہے۔ بچہ سے بن نہیں آتا۔ حالانکہ
تیرا حاضر ہونا لازمی ہے۔ عمل کے دروازے پر قائم ہو۔ تاکہ وہ جے بنارین لگا دی۔ تو اور
توفیق اسطرح ہے۔ تو ضرور اور توفیق مستعمل اور عمل کا مالک اور غزوہ جل اسنے تجھ کو اپنی
عبادت کی طرف بلدی کرنے کا حکم دیا اور توفیق اسکی طرف سے ہے۔ تجھ پر امنوس تو
اپنے نفس کو طغیت سے خوف کرنے اور اسنے امید رکھنے میں قید کر ڈالا۔ اسکی پاؤں سے
یہ قید اتار دی۔ پہرہ خداے غزوہ جل کی حدت میں قائم ہوا۔ اور اسکے ساتھ مطمئن
اسکو دنیا اور اسکی شہوتوں اور تمام ان چیزوں میں جو اس میں ہیں۔ زاہد بنا۔ اور
اگر مقدر میں تیرے لئے کچھ ہوگا تو وہ تیری طرف ہے۔ اور بے طلب آجائے گا۔ اور تو
حق غزوہ جل کے نزدیک زاہد نام پائے گا۔ وہ تیری طرف کراست (بزرگی) کی انکسیر سے
دیکھے گا۔ اور مقصود کہو نہ جائیگا جب تک تو اپنی طاقت اور قوت اور مال پر توکل کر نہ لا
تو تجھ غیب سے کچھ نہیں دیکھا کسی بزرگ نے کہا۔ جبک جیب میں کچھ ہو غیب سے کچھ نہیں آتا
اے اللہ ہم تیرے ساتھ اسباب پر بہرہ ور کرنے اور بہوں اور بہوا اور عادتوں کے ساتھ

کھڑا رہو سے بپاہ مانگتے ہیں۔ ہم تمام حالات میں شر سے تیرے ساتھ بپاہ یعنی ہم بد بپاہا
 فی الذی بنا حسنۃ و فی الاخری حسنۃ و قنا عذاب النار (اور خدا کو
 دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر۔ اور ہر جگہ روز کے عذاب سے بچا)۔

تفتیشیوں میں مجلس۔ (آپ نے خدا آپ سے راضی ہو) انوار کے روز صبح کو وقت بیچ
 ماہ جمادی الاخرہ شدہ پوری کو رباط میں فرمایا۔ جس نے اللہ عزوجل سے محبت کی اسکو دیکھ لیا۔
 جس نے انجور مل کے ساتھ خدای عزوجل کو دیکھا۔ وہ ایسے باطن میں داخل ہوا۔ ہمدار بغیر جل
 شے موجود مرئی (دیکھی گئی) ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ستر و ن ربکم
 لکما ترون الشمس و القمر لا تضامون فی رؤیتہ (غفیر تم اپنے خدا کو
 دیکھو گے جیسا کہ سورج اور چاند کو دیکھتے ہو۔ اس کے دیکھنے میں شک نہ کرو گے) آج وہ وہی آنکھوں
 سے دیکھا جاتا ہے اور کل قیامت کو سر کی آنکھوں سے دیکھا جائیگا۔ لکن کمینہ
 و هو السمیع البصیر (اس کے مانند کوئی غیر نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے) اس
 محبت رکھنے والے اس سے راضی ہوئے۔ نہ اس کے غیر سے ہانوں کی اسی سے طلب کی
 اور اس کے غیر کو چھوڑا۔ فقر کی فحی ان کے نزدیک شیوخی ہو گئی۔ دنیا کا فقر ان کے پاس نہ
 وہ اسپر راضی ہیں۔ اور اسکو نعمت سمجھتے ہیں۔ انکی دولت مندی فقر میں ہی غنیمت
 بیماریوں میں۔ انس وقت میں قرب (خیر خداسے) دوری میں۔ راحت تکلیف میں
 اسے صابر۔ اسے رضا اختیار کرنے والو۔ اسے لغتوں اور ہواؤں سے قائل ہونے والو
 تمہارے لئے بشارت ہے۔ اسے قوم (صوفیا) اس کے موافق بنو۔ اور اسے کاموں پر
 میں ہوں یا تمہارے غم میں) رضا ظاہر کرو۔ اسے جو تم سے زیادہ عقل مند ہے اسے علم
 عقل کو ظاہر نہ کرو۔ اللہ عزوجل نے فرمایا واللہ یعلم و انکم لا تعلمون
 حاتم ہے اور تم نہیں جانتے) اپنی قلوب اور علموں سے مغفل ہو چکے تندر
 اس کے سامنے کھڑے ہو۔ تاکہ اس کے علم کو حاصل کرو۔ حیران بنو۔ مختار نہ ہو

حیران ہو۔ تاکہ تمہیں اس کا علم حاصل ہو۔ پہلے حیرت ہے پہرہ و سرے درجہ علم پر مشتمل
درجہ معلومات کو پانا۔ اول قصہ ہے۔ پہرہ مفقود کو پانا۔ اول ارادہ ہے پہرہ واد کو حاصل کرنا۔ سنو اور علی
کروین تمہاری رشتہاں مٹتا ہوں۔ تمہاری سست رسیدوں کو مٹتا اور ٹوٹی ہوئی کو پیوند لگا
ہوں۔ مجھے کوئی رنج نہیں مگر تمہارا مجھے کوئی غم نہیں مگر غم تمہارا میں پرندہ ہوں جہاں اقم
ہوتا ہوں چلتا ہوں۔ اسے پسینے ہوئے پتھر و اسے ابا ہوا۔ کابلو لغسون میں مقید و ملو
میں جکڑے ہوئے۔ تمہارا ہی قصہ ہے۔ اسے اللہ مجھ پر رحم کر۔ اور اپنر بھی۔

جو متیسویں مجلس۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) کلام کے بعد فرمایا۔ قوم (اولیاء)
کا شغل عطا اور خلقت کو راحت پہنچانا ہے۔ بڑے لوٹنے والے اور بڑی بخشنے والے ہیں۔
اللہ غر و جل کے فضل اور رحمت سے لوٹتے ہیں اور رنگ فقیرون اور سکینوں کو بخشتے ہیں
ان قسنداروں کا قرض ادا کرتے ہیں جو اسکے ادا کرنے سے عاجز ہیں۔ وہ بادشاہ ہیں۔
نہ دنیا کے بادشاہ کیونکہ وہ لوٹتے ہیں۔ اور دیتے نہیں۔ قوم (اولیاء) موجودہ کو بخشتے
اور مفقود (گم شدہ) کی انتظار کرتے ہیں۔ حق غر و جل کے ہاتھ سے لیتے ہیں نہ خلقت کے
ہاتھ سے۔ انکے ہاتھ پاؤں کی کمائی خلقت کے لئے ہے اور دلوں کی کمائی انکے اپنی کو۔ وہ
اللہ غر و جل کے لئے خرچ کرتے ہیں نہ ہوا۔ اور نفسانی غرضوں اور تعریف و حمد کو کبھی حق
غر و جل اور اسکی مخلوق پر تکبر کرنا چھوڑ دے۔ وہ ان جباروں کی صفحتوں میں سے جو جگہ
اللہ غر و جل دوزخ کی آگ میں موندہ کے بل اور ندا گرائے گا جب تو نے غر و جل کو غضب
میں ڈالا تو اسے تکبر کیا۔ جب موزن نے اذان دی۔ اور تو نے نماز کی طرف کھڑا ہونے
ادسکی اجابت نہ کی تو اسے تکبر کیا۔ جب اسکی مخلوق میں سے کسی پر تو نے ظلم کیا تو اسے تکبر
کیا۔ خالص توبہ کر۔ پیشتر اسکے کہ وہ تجھے نہایت کمزور مخلوق کے ذریعہ ہلاک کر دے۔ جیسا کہ
غزوہ وغیرہ بادشاہوں کو جب انہوں نے اسے تکبر کیا ہلاک کر دیا۔ غرت کے بعد انہیں فیصل
نمایا۔ دو لمٹندی کے بعد فقیر کیا۔ نعمتوں کے عذاب دیا۔ حیات کے بعد مار ڈالا

متعلق بنو شرک ظہر اور باطن دونوں میں ہے۔ ظاہر میں بتونکی پوجا۔ باطن میں خلقت پر چڑھ کرنا اور ضرر و نفع میں اذکو دیکھنا۔ لوگوں میں بعض ایسے بھی ہیں کہ دنیا انکے ہاتھ میں ہوتی ہے اور وہ اس سے محبت نہیں کرتے۔ وہ دنیا کے مالک ہوتے ہیں دنیا انکی مالک نہیں دینا انکی محبت رکھتی ہے اور اس سے وہ نہیں۔ دنیا انکے پیچھے دوڑتی ہر جہہ اسکے پیچھے نہیں دوڑتے۔ وہ دنیا سے غارت لیتے ہیں اور دنیا اسے نہیں۔ وہ دنیا کو حفظ کرتے ہیں دنیا انکو متفق نہیں کرتی انکے دل اشد غرور و جل کے لائق بن گئے۔ دنیا انکو بگاڑ نہیں سکتی۔ وہ دنیا میں تصرف کرتے ہیں۔ دنیا انہیں کچھ تصرف نہیں پاتی۔ اس واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نِعْمَ الْمَالُ الْقَاتِلُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ (نیک مال نیک آدمی کے لئے کیا خوب ہے) اور فرمایا لَا خَيْرَ فِي الدُّنْيَا إِلَّا طَمَنٌ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا (نہیں ہے بہتری دنیا میں مگر اسکے لئے جس نے اسطرح اور اسطرح کیا) اس بات کی طرف اشارہ کر کے کہ اسکو نیکی اور پہلائی کے راستوں میں صرف کرے۔ دنیا کو ہاتھوں میں رکھو۔ حق عزوجل کے عیال کی کھلیٹ کیلئے اور دل سے اسکو نکال ڈالو۔ پس وہ یقیناً تم کو غریب نہ دیگی۔ اور اسکی نعمتیں اور زینت تمکو دہو کہ میں نہ ڈالیں گی۔ ترسب ہو کہ تم چلے جاؤ گے اور وہ بھی تمہارے بعد ویران ہوگی۔ اسے غلام مجید سے اپنی رائے کے ساتھ لا ابالی نہ رہے تو گمراہ ہو جائے گا۔ جس نے اپنی رائے پر قناعت کی۔ گمراہ ہوا۔ اور ذلیل ہوا۔ اور پہلا۔ جب تو اپنی رائے پر قانع ہوا تو ہدایت اور ضمانت سے محروم چھوڑا جائے گا۔ اس لئے کہ تو نے ان کو نہ طلب کیا۔ اور نہ انکی راہ میں داخل ہوا۔ تو کہتا ہو کہ میں علماء کے علم سے بے پرواہ ہوں۔ اور علم کا دھوٹا کرتا ہے۔ پس عمل کہاں ہے۔ اس دعویٰ کی تاثیر کیا ہے۔ اور اس کا مصداق (جسیر صادق آئے) کیا ہے اس علم کے دھوے کی صحت عمل اور اخلاص اور مصیبت کو وقت صبر کرنے۔ غصے میں نہ آئے۔ بے قیاری نہ کرنے۔ اور خلقت کے پاس شکایت نہ لیجانے سے ظہر ہوگی۔ تو اندھا ہے۔ بصیرت کا دعویٰ کس طرح کرتا ہے۔ تو فہم کا بیار ہو۔ فہم کا

دعویٰ کس طرح کرتا ہے۔ اپنے جھوٹے دعوے سے اللہ عزوجل کے لئے توبہ کر ایسی لازم پکڑنا کہ
غیر کو ترک کر کل سے پہر۔ اور کل کے خالق کو طلب کر۔ تجھ پر ان (لوگوں) سے کچھ نہیں جو کلمہ
اور پیوند لگائے گئے۔ اور ہلاک ہوئے یا مالک پر حاصل پر نفس کو لازم پکڑ رہی تھی کہ وہ نہیں
راہ پر رب عزوجل کو پہچان لے اس وقت غیر کی طرف توجہ کر۔ اسکی (خدا کی) مراد کا راستہ
پکڑ دینا آخرت میں اسکی صحبت طلب کر تقویٰ اور تجرید اور اس کے غیر سے تنہائی لازم پکڑ
ہمیشہ کے لئے محو ہو جا۔ اپنے نفس کو سوا سے اور مراد اور لواہی کے اور کسی شے میں ثابت
نہ کہ وہ یہی ہے جس نے تجھے امنین ثابت رکھا۔ اسے مردود اسے عورت تو۔ تم میں عورت جس پاک
اخلاص کا ذرہ تقویٰ کا ذرہ۔ بسیار و شکر کا ذرہ ہو گا میاب ہوا۔ میں تمکو مفلس دیکھتا ہوں
میتھوین مجاہدیں۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) فرمایا۔ اسے منکر و۔ تیرا افسوس
ی بنیادین۔ زمین میں داخل نہیں ہوتیں بلکہ آسمان پر چڑھتی ہیں۔ اللہ عزوجل نے
فرمایا: اَلَيْسَ لَاصْحٰبِ الْكَلْبِ الطَّيِّبِ وَالْفَعْلِ الصَّالِحِ بَرَكَةٌ (پاک کلمے اسکی
طرف معبود کرتے ہیں اور اعمال صالح کو وہ بلند کرتا ہے) ہمارا رب عزوجل عرش پر
غائب اور ملک پر مادی ہے۔ اسکا علم سب چیزوں کو گہیر نے والا ہے۔ وہی منبع حیات
و زوال (الہ) ہے۔ قرآن میں سات امنین اسی مضمون کی ہیں۔ تیری جہالت اور غور کے
باعث۔ نہ محو نہیں کر سکتا۔ توجہ اپنی تلوار سے ڈراتا ہے۔ مگر میں نہیں ڈرتا۔ توجہ زور
مال میں رغبت دلاتا ہے۔ مگر میں راغب نہیں ہوتا۔ میں اللہ عزوجل ہی سے ڈرتا ہوں۔ اگر
غیر کا خوف نہیں رکھتا۔ اسی سے امید رکھتا ہوں۔ اس کے خیر سے نہیں۔ اسی کی عبادت کرتا
ہوں نہ اس کے غیر کی اس کے لئے عمل کرتا ہوں نہ اس کے غیر کے لئے۔ بسیار رزق اسکو پاس اور
اس کے ماتھے میں ہے۔ سب کچھ ایک ہے۔ غلام اور اسکی جائداد کا آقا مالک ہوا ہے بیان
کیا کہ میرے ماتھے پر بقدر یا نحوہ۔ آمینوں کے اسلام لائے اور میں ہزار ہا زیادہ توبہ
کی اور کہا کہ یہ ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہے۔ عَالِمٌ حَقِيقٌ غَالِبٌ

عَلَى غَيْبٍ مِمَّا أَحَلَّ الْأَمِيرُ أَنْ تَعْنَى مِنْ رَسُولٍ (وہ عالم الغیب ہی غیبی
 لیکہ اطلاع نہیں دیتا مگر اپنے پسندیدہ رسول کو) غیب اسکے پاس ہی اسکے قریب ہوتا کہ تو
 اسے اور جو اسکے پاس ہی دیکھو یا پھر الہاد مال اور شہر اور بیوی اور اولاد کو چھوڑ۔ اور
 اسنے اپنا دل نکال لے سب کو چھوڑ دے اور اسکے دروازے کی طرف بل جب تو اسکو دروازہ
 پر پہنچے تو اسکے غلاموں اور سلطنت اور ملک میں مشغول نہ ہو۔ اگر وہ تیری آگے طبع پیش
 کریں تو نہ کہا۔ اگر تجھے کسی کمرے میں ٹھہرائیں تو نہ ٹھہرا۔ اگر وہ تجھ کو بیوی کرالیں تو نکرو۔ ان میں
 کوئی چیز نہ کر حتیٰ کہ توجھیا ہی اپنے لباس اور زندگی اور سفر کے غبار اور کپڑے ہوئے بالوں
 میں اسے ملے۔ پس وہ تیرا لباس بدلایگا۔ کھلائیگا۔ پلائیگا۔ تیری وقت کو اسنیں تبدیل کر دیگا
 تجھے کٹائیں گھٹیاگا۔ تجھے زندگی سے آرام دیگا۔ تیرے خوف کو امن بنا دیگا۔ اسکا قرب
 تیری غنا۔ اسکا دیدار تیرا کیا ناپیا اور لباس ہوگا۔ تُو لَی الْخَلْقِ (خلقت کو دالی بنانا)
 ایسا معنی ہیں۔ اسنے ڈرنا۔ اسنے امید رکھنی۔ اسنے امید رکھنی اسی طرف مال ہونا۔ اپنے
 اعتماد کرنا۔ تُو لَی الْخَلْقِ کے یہ معنی ہیں۔

چھتیسویں مجلس اور آپ نے (خدا آپ سے ماضی ہو) دوسری ماہ رجب شمسہ ہجری
 منگل کے روز غنا کے وقت کچھ کلام کے بعد فرمایا۔ یہ دنیا بانا رہے۔ ایک ساعت کے بعد
 اس میں کوئی نہ رہے گا۔ رات آئیکے وقت اسکے باشندے اس سے چلے جاتے ہیں۔ کوشش
 کرو کہ اس بازار میں کوئی خرید و فروخت نہ کرو۔ مگر وہی جو کل آخرت کے بازار میں نہ کوفت و
 کیونکہ پر کہنے والا۔ بعیر ہے۔ حق خود جل کی توجہ اور اسکے عمل میں مخلص و مان براہ ہے
 اور یہ تمہاری پاس کم ہے۔ اے غلام عقل کر عجلت نہ کرو۔ عجلت کے ساتھ تیری باتہ میں کچھ
 نہیں آئے گا۔ تیری عجلت کے ساتھ وقت غروب اور وقت صبح نہیں آئیگا پس تو نے
 کیون صبر کیا اور نہ کراہی میں مشغول نہ رہا حتیٰ کہ وقت صبح آئے اور تجھے حاصل ہو جو چاہتا
 ہے عقل مند ہو۔ اور حق خود جل اور مادہ کی مخلوق کے ساتھ ادب برت۔ خلقت پر ظلم نہ کر

اور ان سے نہ مانگ جو تیرے لئے انکے پاس نہیں۔ کوئی کلام نہیں۔ حتیٰ کہ کیل کو پاس فرمانا
پس اس وقت تو عطار کو دیکھے گا۔ فرمان سے پہلے تجھے ایک ذرہ نہ ملے گا۔ وہ تجھ پر ایک ذرہ نہ بدلا
نہ دربار اور نہ قطرہ مینگے مگر خدائی غرورِ جل کے اذن اور فرمان اور انکے دلوں پر الہام ہونے سے
عقل کر عقل یہ ہے۔ خدائی غرورِ جل کی سامنے اپنے مکان پر ثابت رہ۔ رزق اس کے پاس تقسیم
کیا جاتا ہے اور مانگے ہاتھ میں ہے۔ تجھ پر نفوس۔ توکل کس موہنہ کے ساتھ اس کے لگے گا۔ دنیا میں
اُس سے روتا ہوا اس سے پہلے رہا۔ اور اس کی مخلوق پر متوجہ ہے۔ اس کا شریک بنانا ہی اپنی جاہلین
اپنے عرض کرنا اور حاجات میں اپنے توکل کرنا ہے۔ خلقت کی طرف محتاج ہونا اکثر سوا یوں کے
لئے عذاب ہے کہ وہ سوال کو نہیں کھلے۔ مگر اپنے گناہوں کی شامت سے اور امن میں جو ایسے
بہت کم ہیں جتنے حقوق میں یہ (یعنی سوال) کردہ نہیں جب تو سوال کرے اس حال میں کہ تو خدا
دیا گیا ہے تو عودم ہوگا۔ وہ تجھ سے عطا کر دے لگے گا۔ اسے غلام۔ میری نزدیک ہے
کہ تو اپنے ضعف کی حالت میں کسی سے کچھ نہ مانگے۔ اور یہ کہ تیرے پاس کچھ نہ ہو۔ نہ تو کسی کو
پہچانے اور نہ تجھے کوئی پہچانے۔ نہ تو کسی کو دیکھے۔ اور نہ تجھے کوئی دیکھے۔ اور اگر تجھ میں
طاقت ہے کہ تجھ کو دیا جائے اور تو نہ لیوے تو کر۔ اور تیری خدمت کی بجائے اور تو غیر سے خدمت
طلب نہ کرے تو کر۔ تو (اولیاء اللہ) نے اس کے لئے اور اس کے ساتھ عمل کیا۔ پس اس نے دنیا و آخرت
میں ان کو اپنے حجابات دکھلائے۔ ان کو دکھا دیا کہ وہ اپنے مہربان اور اپنے محبت رکھتا ہے۔
اور غلام۔ جب تیرا اسلام نہ ہو۔ تو ایمان نہ ہوگا۔ اور جب ایمان نہ ہو۔ تو ایقان نہ ہوگا
اور جب ایقان نہ ہو۔ تو جہنم کو اس کی معرفت اور علم نہ ہوگا۔ یہ درجے اور مرتبے ہیں جب تیرا
اسلام درست ہو۔ تو اسلام (یعنی تابعدار ہونا) درست ہوگا۔ اپنی تمام حالات میں عود
شیخ کی حفاظت اور اس کو لازم پکڑنے کے ساتھ خدا غرورِ جل کی طرف توجہ کر۔ اپنی نفس اور غیر
کے حق میں اس کا حکم مان۔ اس کے اور اس کی خلقت کے ساتھ اچھا ادب کر۔ اپنی نفس اور
غیر ظلم نہ کر۔ ظلم دنیا و آخرت میں اندمیر ہے۔ ظلم دل کو تار پک بنانا اور موہنہ اور

اور صحیفہ کو سیاہ کرنا ہی۔ نہ خود ظلم کر۔ اور نہ ظالم کا مددگار ہو۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **يُنَادِي مُنَادٍ الْقِيَامَةَ ابْنَ الظُّلْمَةِ وَابْنَ اَعْوَانِ الظَّالِمَةِ ابْنُ مَنْ لَعَنَهُ فَلَا ابْنَ مِنْ لَعَنَ ذَاكَ اجْتَمَعُوا هُمْ وَاجْعَلُوا هُمْ فِي تَارِيخٍ مِنْ نَارٍ** (قیامت کے روز پکارنے والا۔ پکارے گا۔ کہان میں ظالم۔ کہان میں ظالموں کے مددگار۔ کہان ہی وہ جس نے تم کو ظلم تراشی۔ کہان ہی وہ جس نے تم کو لحد و دوات میں صرف ڈالا۔ انکو اکٹھا کرو۔ اور راگ کے تابوت میں ڈال دو) خلقت سی بہاگ اور کوشش کر کہ تو نہ مظلوم ہو و اور نہ ظالم اور اگر تجھ سے ہو سکے۔ تو مظلوم بن نہ ظالم۔ مقہور بن نہ قابض مظلوم کے لئے حق غرض دل کی مدد ہی۔ خاص کر اس وقت کہ وہ خلقت میں سے کسی کو مدد نہ ملے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا۔ **اِذَا ظَلَمَ مِنْ كُمْ يَجِدُ نَاصِرًا** (جب کسی کو ظلم کیا جائے جو حق غرض دل کے سوا کسی کو مددگار نہیں پاتا۔ تو وہ (اللہ) فرمایا ہی میں ضرور تیری مدد کروں گا۔ اگرچہ کچھ عرصہ کے بعد ہو) صبر۔ مدد اور رہنمائی اور غرت کا باعث ہے۔ واللہ ہم تیرے ساتھ رہیں گے سوال کرتے ہیں۔ اور باقی سب سے تقویٰ اور کفایت اور فراغت اور تجھ میں مشغول رہنے اور اپنے اور تیرے درمیان ہی پردہ کرنا اہم جانے کا سوال کرتے ہیں۔ اپنے اور اسکے درمیان ہی واسطے دور کرو۔ تمہارا لکے (واسطوں کے ساتھ رہنا ہوس ہے ملک اور بادشاہی اور دولت مندی اور غرت نہیں ہے مگر اللہ عزوجل کے لئے۔ اے منافق تو کب ریا اور رفاق کرے گا تجھ ان لوگوں سے کچھ لے کر تو نفی کرتا ہی کیا ماتمہ اتا ہی تجھ پر فوس کیا تو اس غرض دل سے شرم نہیں کرتا اور اسکی نفرت و دبدار) پر جو قریب ہی۔ ایمان نہیں لانا۔ اسکے لئے عمل کرتا ہے۔ اور باطن میں کچھ کے لئے۔ تو اسکو قریب دیتا اور اس سے احسان مانگتا ہی۔ باوجودیکہ وہ سچے جانتا ہی بازا۔ اور اپنے حال کی تمنائی کر۔ اور اسکے لئے نیت درست کر۔ پس کہ کہ تو کوئی نعمت دے گا

اور کوئی قدم نہ چلے۔ غلامہ یہ کہ کوئی چیز نہ کرے مگر ایسی ترک نہت سے جو حق غرض عمل کو پہنچائے۔
جب تیرے لیے یہ درست ہو جائے تو جو عمل کہ تو کرے گا ایک لے ہو گا نہ اس کے غیر کے لیے۔
تجربہ سے تکلیف دور ہو جائے گی۔ اور یہ نیت انسان کی طبیعت بن جاتی ہے۔ جب اپنی رب غرض عمل
کا سچا بندہ ہو جائے۔ اسے کسی چیز میں تکلف کی ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ وہ اسکا والی ہوتا
ہے اسکو غنی کرتا۔ اور خلقت سے محبوب کر دیتا ہے۔ اسکو انکی حاجت نہیں رہتی۔ جب تک تو
مرید۔ قاصد۔ اور سائر (چلنے والا) ہے تو مشقت ہے جب پہنچ جائے اور سفر کی مشقت
ختم کر لے۔ تو اپنے رب غرض عمل کے قرب کے گہر میں ہو جائے گا۔ تکلف دور ہو گا۔ اور
اسکا افس تیرے دلمین ممکن ہو گا۔ اور بڑھے گا۔ حتیٰ کہ اپنے کناروں کو گھیر لے گا۔ پہلو تو چھوٹا
ہوتا ہی ہر بڑھتا ہے۔ جب بڑھتا ہے تو دل اللہ غرض عمل کے ساتھ رہتا ہے اور اسکی
غیر کی راہ اور گوشہ میں نہیں رہتا۔ اگر تو یہاں تک پہنچا جاتا ہے تو دنیا اور آخرت کے
کاموں میں غرضوں کو پانے اور انکی تہیات کے وقت اس کے امر کی اطاعت اور نہی سے
باز رہنے اور نیکی و بدی اور دولت مند و فقیری اور غرت و دولت میں تسلیم کرنا
ساتھ رہنا۔ اس کے لئے عمل کر۔ اور اجر کا ایک ذرہ نہ مانگ۔ عمل کر اس حال میں کہ تیرے غرض
مستقل (عمل میں لگانے والے) کی رضا اور قرب ہو۔ پس اجرت اسکی تجربہ سے راضی
ہونا۔ اور دنیا و آخرت میں اسکا قرب ہوگی۔ دنیا میں دل کے ساتھ اور آخرت میں
قالب کے ساتھ عمل کر۔ اور رغبت نہ کرنے ذرہ پر اور نہ بدرہ پر اپنے عمل کو نہ کہہ بلکہ ایسا ہو
کہ تیرے ساتھ پاؤں عمل سے حرکت کریں اور دل مستقل (اللہ) کے پاس ہو۔ جب یہ مرتبہ
تیری لئے کامل ہو جائے۔ تو تیرا دل انکھین بن جائے گا جسے تو نہ کہے گا۔ معنی صورت۔ غالب
خاطر۔ خبر مشاہدہ ہو جائے گی۔ بندہ جب خدای غرض عمل کے لائق بن جائے تو وہ تمام حالات
میں اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ اسکو تغیر دیتا۔ اور بدلاتا اور ایک حال سے دوسرے حال کی طرف
نقل کرنا ہی وہ عمل معنی بن جاتا ہے۔ کلمہ ایمان اور ایتقان اور معرفت اور قرب و مشاہدہ

ہو جاتا ہے۔ دن بیزرات۔ روشنی بے ظلمت۔ صفا بے کدورت۔ قلب بلا نفس۔ ستر بے قلب۔
 فنا بلا وجود۔ غیب بلا حضور۔ ہوتا ہے۔ اپنے نفس اور مخلوق سے غایب ہو جاتا ہے۔ مگر ان
 سبکی اساس اللہ عزوجل کا ائس ہے۔ کوئی کلام نہیں۔ تا وقتیکہ تیرے اور اسکے درمیان یہ
 ائس کامل نہ ہو خلقت سے کنارہ کر۔ تو نے آزمایا۔ کہ انکار اور نفع کچھ نہیں۔ نفس سے
 علیحدہ ہو۔ تو نے اسکو آزمایا ہے۔ اسکی موافقت نہ کر۔ اور اپنی رب عزوجل کی رضائیں اس
 دشمنی کر خلقت اور نفس دو مہلک دریا اور آگین اور داریان ہیں پختہ ارادہ کر اور اس
 ہلاکت سے عبور کر۔ تو بادشاہ ہو جائیگا۔ اول بیماری ہے۔ پھر دوا۔ اللہ عزوجل سی ڈر جلدی
 اور دوا کو چھوڑ۔ تمام مریض اسکے نزدیک دوائیں ہیں۔ اور اسکے ماتہ میں ہیں۔ اسکے سوا
 انکا کوئی مالک نہیں۔ جب تو نے وحدت پر صبر کیا تو بچنے واحد کے ساتھ ائس حامل ہوگا
 جب تو نے فقر پر صبر کیا۔ تو غنا حامل ہوگی۔ دنیا کو چھوڑ۔ پھر آخرت کو۔ پھر مولیٰ کے قرب
 کو طلب کر خلق کو ترک کر۔ پھر خالق کی طرف رجوع لا۔ چھپر افسوس۔ خلق اور خالق
 اکٹھے نہیں ہوتے۔ دلین دنیا و آخرت جمع نہیں ہوتی۔ وہ جو تصور نہیں کرتا۔ صحیح نہیں
 رہتا۔ اس سے کچھ نہیں بن آتا۔ یا خلق ہے یا خالق یا دنیا ہے یا آخرت یہ ہو سکتا ہے
 کہ خلقت تیرے ظاہر میں ہو اور خالق باطن میں۔ اور دنیا ماتہ میں اور آخرت دل میں
 لیکن دلین و دونوں جمع نہیں ہو تین نفس میں غور کر۔ اور اسکے لیے اختیار کریں اگر تو دنیا
 کو چاہے تو آخرت کو دل سے نکال اور اگر آخرت کو چاہے۔ تو دنیا کو دل سے خارج کر اور اگر
 سوائی کو چاہے تو دنیا و آخرت اور اسکے غیر کو دل سے نکال۔ اسلئے کہ جب تک تیری دل میں
 حق عزوجل کو سوائی ایک ذرہ ہوگا۔ تو اسکے قرب کو اپنی پاس نہ دیکھی گا۔ اور اس کا ائس اور
 سکون تیری دل میں نہ ہوگا جب تک کہ تیری دلین دنیا و آخرت کو اپنے دل سے خارج نہ کر دے
 نہ دیکھی گا۔ اور جب تک تیری دلین کو تو کا کوئی ذرہ ہو حق عزوجل کے قرب کو نہ دیکھے گا۔ عطلت دین
 اسکے دروازے کی طرف نہ آ۔ مگر صدق کے قدموں سے۔ ناقد پر کچھ دلائل بھیجے۔

تجھ پر انوس۔ تو نے خلقت سے پردہ کیا۔ نہ خالق سو کس طرح پردہ کرنا ہو قریب ہو کہ وہ تجھ
 رہو اگر یگا۔ اور تیری حبیب اور گہر سے تیرے عمل نکالے گا اور شیشے کو ٹوٹنے کو کسی چوڑی میں
 قینہ (وہ برتن جس میں شراب ڈالتے ہیں۔ مزاجی وغیرہ) میں تیرا کھانا کل تجھ تیرا حال بنا
 اور ہر کھانا والے قریب ہو کہ اسکی تاثیر تیرے بدن میں محسوس ہوگی۔ حرام کھانا تیرے
 دین کے جسم کے لئے زہر ہے نعمتون پر شکر کرنا۔ تیرے دین کے لئے زہر ہے جلدی ہی
 حق خود جل تقدیر خلقت سے بیک مانگنے اور انکے دلوں سے تجھ پر رحم اٹھانے سے تجھ غدا
 دیکھا اور تو اپنے عمل پر عمل نہ کرنے والے قریب ہو کہ علم تجھے بھول جائیگا۔ اور اسکی برکت
 دل سے کوج کر جائے گی۔ اسی جاہلوں اگر تم اسے پہچانو تو تمہیں اسکی غدا معلوم ہو جائیں
 اسکے اور اسکی مخلوق کے ساتھ اچھا ادب برتو بے فائدہ کلام کو چھوڑ دو کسی صالح آدمی
 سے روایت ہو کہ اسنے کہا میں نے ایک جوان کو گدا کرتے ہوئے دیکھا اور اسے کہا
 اگر تو عمل کرتا تو تیرے لئے اچھا ہوتا۔ (اپنے مجھے سزا دی گئی کہ چھ ماہ تک رات کو کھڑا
 ہونے (یعنی تہجد) سے محروم کیا گیا۔ اسے غلام بے فائدہ چیزوں سے فائدہ مند چیزوں
 میں شغل ہو۔ اپنا نفس اپنے دل سے نکال۔ پھر نوٹیک ہو گیا۔ وہ بڑی سخت کدورت
 ہے۔ اسکی نکلنے کے بعد صفائی حاصل ہوگی۔ بدل تو بدلا جائے گا۔ اللہ خود جل و فرمایا
 اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ مَا يُفْعَلُ مِنْ حَتّٰی يَخْلُقَ مَا يَشَاءُ وَفَاِمَا يَكْفِيهِمْ سَعْدُ (خدا کسی قوم کی حالت
 کو بہنیں بدلاتا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلائیں) اسے انسان بن۔ اور لوگو سُنو
 اسے۔ اسے مسکھو ۱۔ اسے عاقلو۔ خدائی خود جل کی کلام اور اسکے احبار کو سُنو
 وہ سچا کہنے والا ہے۔ تمہارے نفسوں سے جسکو وہ بُرا جانتا ہے اسے بدلاؤ۔ تاکہ تمہیں
 ملے جس سے محبت رکھتے ہو۔ راستہ فراخ ہو۔ اسی اپاہو۔ تمہیں کیا ہوا۔ اُٹھو اور پنجہ
 مارو۔ جب تک کہ رسی کے دونوں کنارے تمہاری ہاتھوں میں ہیں مل کر دو۔ غافل نہ بنو کہ
 سے اس چیز میں مدد لو جو تمہاری اصلاح کو ہے تم اپنے نفسوں پر سوار ہو جاؤ نہیں تو

وہ تہ پہ سوار ہوں گے۔ وہ دنیا میں بدی کا سر کرنے والا اور آخرت میں نواہد (ملائک) کر نواہد (ملائک) اس سے جو تم کو خدائی غرور سے روکے اس طرح بہاگو۔ جیسے درندے سے اس سے معاملہ ڈالو کیونکہ جس نے اس سے معاملہ کیا فائدہ اٹھایا۔ جو اس سے محبت کرے وہ اس سے محبت کرتا ہے۔ جو اس کو چاہے وہ اس کو چاہتا ہے۔ جو اس کا قرب چاہے وہ اس سے قریب ہے۔ جو اس کی معرفت کا ارادہ کرے وہ اس کو اپنی معرفت بخشتا ہے۔ مجھ سے سزا اور میری مانو۔ روئے زمین پر کوئی ایسا نہیں ہے جو میری حالت پر کلام کرے مگر میں ہوں۔ میں خلقت کو انکے لئے چاہتا ہوں۔ نہ اپنے لئے اور اگر آخرت کو طلب کرتا ہوں تو انکے لئے نہ اپنے لئے جو کلمہ کہ میں بولتا ہوں اس سے حق غرور کے سوا کسی کو نہیں چاہتا۔ دنیا اور آخرت اور انکے درمیان کی چیزوں سے مجھ پر کچھ سرور کار نہیں۔ وہ میرے صدق کو جانتا ہے۔ کیونکہ غلام اللہ (دوستیدہ) باتوں کو جاننے والا ہے۔ میری طرف آؤ۔ میں کہوٹی ہوں۔ میں بھی اور نکال کا مالک ہوں۔ اسے منافق تو کیا جانتا ہے۔ تیرا کیا۔ تیرا بول ہے۔ تو کب تک آنا (میں) کہیگا۔ تو کون ہے۔ تجھ پر امنوس۔ تو اس کے غیر کو دیکھتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ انا۔ اس کے غیر پر افسوس کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں اس سے انس پکڑتا ہوں۔ تو اپنے نفس کا راضی نام رکھتا ہے۔ اور یہ مقابلہ ہے۔ اس کو صابر کہتا ہے۔ حالانکہ ایک معصیت چھوڑا تائی اور کافر بناتی ہے۔ کوئی کلام نہیں تاوقتیکہ تیرا گوشت بہت سے ریحون اور آفتون باعث میت ہوگا۔ اور اس کو آفات کی کیچڑیے ریح نہ دیں۔ پس تو بالکل اس کے ساتھ نہیں ہوگا۔ تیرا دل دنیا اور آخرت سے فارغ ہوگا تو انکی نسبت اور ان چیزوں کی نسبت جو ان میں معدوم ہوگا۔ اور امر کی اطاعت اور نہی سے باز رہنے کے ساتھ موجود۔ وہ تجھ کو دین لائے گا۔ اس کا فعل تجھے متحرک اور ساکن کرے گا۔ اور تو اس سے غایب ہوگا۔ تیرا کوئی مقام نہیں تاوقتیکہ یہ مقام حاصل ہو۔ حق غرور بندہ سے صورت نہیں طلب کرتا بلکہ معنی طلب کرتا ہے۔ یعنی توحید اور اخلاص۔ اور دنیا اور آخرت کی محبت کو دل سے

خلع کرنا۔ اور تمام خیر و نیکو اس ایک طرف کرنا۔ جب اسکے لیے یہ کامل ہو جائے تو وہ اس سے
 جنت کرنا اور اسکو مغرب بنانا۔ اور دوسروں پر طبعی کھٹا ہوا واحد ہے۔ ہر شخص سے ہر شخص
 جانا خلعت کو چھوڑا اور تیرے لیے خلوص کیا۔ ہماری دعویٰ اپنی فضل اور رحمت کر گواہوں
 سے بچے کر۔ ہماری دلوں کو پاکیزہ بنا۔ اور ہماری کاموں کو۔ آسان کر۔ اپنی ساتھ انس بخشش
 اور اپنے خیر سے وحشت۔ ہماری غمون کو ایک غم بنا۔ یعنی تیرا غم اور دنیا و آخرت میں
 سے قرب حاصل کر لیا۔ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَ
 قِنَا عَذَابَ النَّارِ (اے ہمارے خدا دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی بخش اور دیکھو دوزخ کو ظاہر ہو گیا۔
 سنیتوں میں جلس۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہوا) پانچویں رجب ۱۲۵۰ ہجری
 جمعہ کی صبح کو مدینہ میں فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا۔
 غُودُوْا الْمَرْضَىٰ وَشَبِّعُوا الْجَنَائِزَ وَتَمِيذُ كِرْكُمُ الْآخِرَةِ (مریضوں کی عیادت کرو۔
 اور جنازوں کے ساتھ جاؤ۔ وہ تمہیں نجات دلاؤں گے) اس سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 کا یہ مقصد ہے کہ تم آخرت کو یاد کرو۔ اور تم اسکے ذکر سے ہمارے نبی اور دنیا سے محبت رکھو
 ہو۔ قریب ہی ہمارے اور اسکے درمیان بغیر تھارے اختیار کے پردہ ہو جائے گا۔ جس سے
 تم اترا رہے ہو تمہارے مائتوں سے بچائے گی۔ خلیفے عرض حم کو بعض اور بیخ آن لیا۔
 اسے غافل۔ اسے کینہ ہوش کر۔ تو دنیا کے لئے پیدا نہیں ہوا بلکہ آخرت کے لئے۔ اے
 اپنی ضروریات غافل تو نے اپنا مقصد شہوتیں اور لذتیں اور دنیا پر دنیا جمع کرنا بنایا ہے
 اور اپنے ہاتھ پاؤں کو کھیل میں مشغول کیا ہے۔ اگر آخرت اور موت کا داعیہ تجھ کو نصبت
 کرے تو کہتا ہے۔ تو نے میرے پیش کو ترش کر دیا۔ اور اپنے سر کو اسطرح اور اسطرح
 پیرنا ہے۔ تیرے پاس موت کا ڈرائیو والا۔ یعنی بڑھا ہوا گیا۔ اور تو اسکو گتہ یا سیاہی سے
 بدل دیتا ہے جب تیری موت آئے گی تو کیا کرے گا۔ جب ملک الموت اور اس کا
 لشکر تیری پاس آئے گا۔ تو کس طرح سے انکو روکے گا۔ جب تیرا رزق ختم ہو جائیگا اور تیری

پوری ہو جائے گی۔ نو کو لٹا جلد کر لگا۔ اس ہوس کو چھوڑ۔ دنیا کی بنا عمل پر ہی جب اس میں
 عمل کرے گا۔ تو اجرت پائیگا اور اگر تو نے عمل نہ کیا تو کچھ ہی نہ ملے گا۔ یہہ علون اور انسون پر
 صبر کرنے کا گہر ہے۔ یہ تکلیف کا گہر ہے اور آخرت آرام کا۔ سو من اس میں بڑی نفس کو
 تکلیف دیتا ہے پس یقیناً آرام پاتا ہے۔ لیکن تو نے راحت میں جلدی کی تو یہ میں دیر لگائی اور
 روز بعد روز ماہ بعد ماہ سال بعد سال۔ تاخیر کری۔ حتیٰ کہ تیری عمر ختم ہو گئی۔ تو نادام ہوگا
 کہ میں ذلیف کو کیوں نہ مانا کیوں ہوش نہ کی۔ مجھ سچ بتایا گیا۔ مگر اسکی تصدیق نہ کی
 تجھ پر انسون۔ تیری جات کی چپ کا شہتہ ٹوٹ گیا۔ اے سفور تیری زندگی کی دیوار میں
 گرتی ہیں۔ یہ گہر جس میں تو ہو ویران ہو جائیگا تو اس سے اور مکان کی طرف نقل کر لگا۔ آخرت کا
 گہر طلب کر۔ اور اپنی اسباب کو اوسکی طرف نقل کر۔ اسباب کیا ہے نیک عمل۔ اپنا مال آخرت کی طرف
 ارسال کرتا کہ تو اپنے پہنچنے کے وقت اسے پائے۔ اے دینار سفور۔ اے فنا میں مشغول
 اے کہ تو نے سیدہ کو چھوڑا اور خامہ میں مشغول ہوا ہے (تجھ پر انسون) آخرت اوسکے
 ساتھ جمع نہیں ہوتی۔ اسلئے کہ وہ اسکو اپنی خادمہ ہونا پسند نہیں کرتی۔ اسکو اپنی دل سے
 نکال پھینکے گا کہ آخرت کس طرح آتی اور تیرے دل پر غالب ہوتی ہے۔ جب یہ تیرے لئے
 پورا ہو جائیگا۔ تو اللہ عزوجل کا قرب تجھے پکارے گا۔ پہلے آخرت کو چھوڑا اور اسکو طلب کر
 اسوقت دل کی محبت اور باطن کی صفائی کامل ہوگی۔ اے غلام۔ جب تیرا دل صحیح
 ہو۔ تو اللہ عزوجل اور فرشتے اور عالم شہادت دینگے۔ تیرے لئے کوہ ابلہ یا مدعی جو
 دعویٰ کرے قائم کر لگا۔ اور خود شہادت دیگا۔ تجھے خود اسکی محبت کی شہادت دینو کی
 حاجت نہوگی۔ جب یہ تجھ میں کامل ہو جائے۔ تو ایسا پابڑ بن جائیگا جسے ہر مومن جگہ سے نہیں
 ہٹا تین۔ اور نہ نیزے توڑتے ہیں۔ تجھ میں خلقت کو دیکھنا اور اسے منسل جمل رکھنا اثر
 نہیں کر لگا اور تیرے دل میں کوئی خدشہ نہ آئے گا۔ اور تیری باطن کی صفائی مکمل نہوگی۔
 آخر قوم (اولیاء اللہ) اسکو چھوڑو جو عمل سے خلقت کی رضا مندی اور مائلی قبولیت

چاہتا ہے وہ پہا کا ہوا غلام اللہ غرض دل کا دشمن ہے۔ اسکا اور اسکی نعمتون کا ناشکر گذار ہے۔
 عجب کیا گیا۔ دشمن جانا گیا۔ یعنی ہر مخلوق دل اور خیر اور دین کو سلب کر لیتی ہے جو اپنے ساتھ
 مشرک اور خدا فراموش بنا دیتی ہے۔ وہ جو اپنے لہو کا پستی ہے نہ تیرے لہو اور حق غرض دل بھی تیرے لہو
 چاہتا ہے نہ اپنے لہو میں اسکو طلب کر جو تجھے تیرے لہو چاہتا ہے اور اس میں مشغول ہو کیونکہ اس میں
 مشغول ہونا۔ اس میں مشغول ہونے سے جو تجھ اپنے لہو کا ہوتے ہیں بتسویٰ۔ اور اگر تجھ مانگنے کی
 ضرورت ہے تو اس سے مانگ نہ اسکی مخلوق سے۔ اسلئے کہ اللہ غرض دل کے نزدیک خلقت
 میں سے بہت بڑا وہ آدمی ہے جو دنیا کو خلقت سے مانگتا ہے۔ اسکی ادیکہ پاس زیادہ لہو
 وہ حتیٰ ہے اور تمام خلقت فقیر۔ تو اپنے لئے اور اپنے خیر کے لہو خیر اور نفع پر قادر ہیں جو
 اسکی دوستی طلب کر جو تجھ چاہتا ہے۔ ابتدا میں تو مرید ہو گا۔ اور وہ مراد انتہا میں تو مراد ہو گا
 اور وہ مرید۔ بچہ بچپن کی حالت میں اپنی ما کو طلب کر تا ہے۔ جب بڑا ہو جاتا ہے تو اسکی ما اسکو
 طلب کرتی ہے۔ جب وہ جانیگا کہ تو اسکا چاہید ہے تو تجھ چاہیگا۔ جب جانیگا کہ تو اسکی محبت میں
 سچا ہے تو تجھ سے محبت رکھیگا۔ اور تیرے دل کو راہ بتائے گا۔ اور تجھ اپنا مقرب بنا لیگا
 تو کس طرح نجات پائیگا۔ حالانکہ تو نے نفس اور ہوا اور طبیعت اور شیطان کے ہاتھ کو دل کی انچھوڑ
 رکھا ہوا ہے۔ ان ہاتھوں کو اٹھا۔ تو چیر و نحو انکی اصلی حقیقت پر دیکھے گا۔ اپنے نفس کو مجاہدہ
 اور مخالفت سے دور کر۔ ہوا اور طبیعت اور شیطان کے ہاتھ کو طعہ کر۔ ان ہاتھوں کو
 دور کر۔ تیرے اور تیرے رب غرض دل کے درمیان سے عجب اٹھ جائیگا۔ پس تو اس سے اپنے
 خیر کو دیکھ لیگا۔ اپنے نفس اور اپنے خیر کو دیکھ لیگا۔ اپنے عیبوں کو دیکھے گا۔ اسنے کنا رہ کر لگا۔
 اور خیر کے عیبوں کو دیکھ لیگا۔ اسنے ہاگے گا۔ جت تیرے لئے کامل ہو گا۔ وہ تجھ اپنا مقرب
 بنا لیگا۔ اور تجھے وہ عطا کرے گا۔ جو نہ انکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا نہ کسی نشان کے
 دل پر گذرا۔ دل اور باطن کے قانون کو تیرے۔ اور انکو بعینہ بنا اور صحیح۔ انکو لباس پہنا اور
 اپنے اسکی عزت کی خلعتیں ڈال۔ وہ تجھے اپنی ولایت سے والی بنا لیگا۔ تیری مدد کرے گا۔

تھے بادشاہ بنایا اور مالک گردانیا۔ اور تمام خلقت پر سچے چوڑیگا۔ نچر دل کا بیڑا
 بنایا۔ اسکے فرشتے تیری خدمت کریں گے۔ اور سچے اپنا دنیا اور رسل کو اور وادہ کیا۔
 پس خلقت میں سے تجھ کو ہی بات پوشیدہ نہ رہے گی۔ اے غلام۔ اس مقام کی طلب
 اور تمنا کرو اور اسکو اپنا مقصود بٹرا۔ دنیا میں مشغول رہنے کو چھوڑ دو۔ وہ تجھ کو گناہ کی
 حق عزوجل کا غیر تجھے فائدہ نہ پہنچائے گا۔ اور اس (خدا) سے مشغول ہو۔ وہ تیرے لیے کافی ہوگا۔
 جب وہ تجھ کو حاصل ہو جائے تو دنیا و آخرت کی فضا حاصل ہوئی۔ اور غافل۔ اسکو جاہ جو تجھے
 چاہتا ہے۔ اسکو طلب کر جو تجھے طلب کرتا ہے۔ اس سے محبت کر۔ جو تجھ سے محبت کرتا ہے اسکا
 شغل رکھہ جو تیرا مشتاق ہے۔ کیا تو نے خدای عزوجل کا کلام نہیں سنا۔ **يٰۤاَيُّهَا مُحَمَّدٌ وَ اَيُّهَا
 (وہ ان سے محبت کرتا ہے) اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں** نیز اسکا کلام حدیث قدسی
وَ اَتَىٰ اِلٰى الْعَالَمِیْنَ کَلَامُکُمْ لَا سُوْقُ (میں تمہاری ملاقات کا بہت مشتاق ہوں) اس نے تجھے
 اپنی جادوت کے لئے پیدا کیا کہیل نہیں۔ اس نے تجھے اپنی محبت کے لیے چاہا۔ اسکو غیر میں
 نہ ہو۔ اسکی محبت میں کیسکو شریک نہ بنا۔ اگر تو نے از روی شائفت اور رحمت اور لطف دوسرے
 سے نفی محبت رکھے تو جائز ہے۔ مگر دلی اور باطنی مطلق جائز نہیں جب حضرت آدم علیہ السلام
 جنت کی محبت میں مشغول ہوئے۔ اور اس میں رہنا پسند کیا تو خدا نے انکے اور جنت کے
 درمیان پہل کہا نے کے ذریعے جدائی کی اور اس سے نکال دیا۔ حضرت حوا علیہ السلام
 کی طرف بھی انکے دل کا میلان پایا۔ دونوں کے درمیان تین سو سال کی مسافت کا میل
 ڈال دیا حضرت آدم کو سلوپیپ میں اور حضرت حوا کو جدہ میں اُنارا حضرت یعقوب علیہ السلام
 جیلانی بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف چکے اور انکو لگے لگایا۔ تو دونوں کے درمیان
 مسافت کر دی۔ پھر بنی صلا اشد علیہ وسلم نے جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
 کی طرف قدری میلان کیا۔ تو حضرت عائشہ رضہ کو چوٹی بہت اور بیتان میں مبتلا کیا۔
 جبکہ باعث اپنے چند روز انکو نہ دیکھا۔ پس اشد عزوجل کا شغل رکھہ نہ اسکے غیر کا۔

اسکے غیر سے اُنھن نے خلقت کو اپنی دل سے باہر نکال اور کہیں کو اور اس کو خدا کو لئے فارغ کر
 اور یہودہ گو۔ اے سست او نامقبول۔ اگر تو میری بات کو مانے اور میری کہی پر چلے تو
 اپنے لمی عمل کر۔ اگر تو نے نہ کیا تو تجھے عذاب اور محرومی ہو۔ اے غروریل (فرمایا) اے صاحب
 وَعَلَيْهَا مَا الْكَسْبُ (اوسکے لمی کہی جو اسنے کیا۔ اور اس پر جو اسنے کیا) اور فرمایا
 اِنْ تَحْسَبْتُمْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُونَ فَاعْلَمُوا اَنْ اَسْأَلْتُمْ فَلَهَا (اگر تم نے یہی کی تو تم
 نفون کر لئے نیکی کی۔ اور اگر بدی کی تو انکے لئے) کل تو عدون کا ثواب بہت میں اور عدون
 کا عذاب دو رخ میں پالیکا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَطْعِمُوا طَعَامَكُمْ اَلَا اَتِيَاكُمْ
 وَاَعْطُوْا خَيْرَ كَلِمَةٍ الْمُؤْمِنِيْنَ (اپنا طعام پر بھیگا رو کھلاؤ۔ اور اپنا لباس ہو سونگو دو)
 جب تو نے اپنا طعام پر بھیگا رو کھلایا اور اسکے کام میں اسکی مدد کی۔ تو اسکے ثواب میں تو شریک
 ہو۔ کیونکہ تو نے اسکے فقیہ میں اسکی مدد کی اور اسکا بوجھ اٹھایا۔ اور اسکے قدموں کو اٹھ
 خرویل کی طرف جلدی چلایا۔ اسکے ثواب میں کچھ کمی نہوگی۔ اور جب تو نے اپنا طعام شوق
 ریاکارنا فرمان کو کھلایا۔ اور دنیا کے کام میں اسکی مدد کی تو عذاب میں اسکا شریک بنا اور اسکو
 عذاب سے کچھ کم نہوگا۔ کیونکہ تو نے حق خرویل کی نافرمانی میں اسکی مدد کی۔ یہاں کا شریک
 طرف حامد ہوگا۔ اے جاہل علم پڑھ۔ علم کے بغیر حادث اچھی نہیں اور علم کو بغیر ایمان (یعنی)
 یقین کرنا) نیک نہیں علم پڑھ۔ اور عمل کر۔ تو دنیا و آخرت میں حلاصی پائیکا جب تو علم کو
 حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے میں منکر ہے تو کس طرح حلاصی پائیکا جب تو اپنا کل علم کے
 حوالہ کرے تو وہ بچے اپنا بعض عطا کرے گا۔ کسی عالم سے پوچھا گیا (اسے خدا کی رحمت ہو
 یہ علم جو تیری پاس ہے تو نے کس طرح حاصل کیا۔) اسنے جواب دیا۔ گو تھے کے مسیح
 سویر کے اٹھنے اور اونٹ کے مہر اور خنزیر کی حرص اور بکے کی چالو سی ساتھ۔ میں علما
 کے دروازہ پر صبح سویری جانا جیسا کہ کتا اٹھنے کی طرف سویر کرتا ہے۔ میں انکے بوجھوں پر طرح
 مہر کرتا۔ جیسے اونٹ بوجھوں پر مہر کرتا ہے۔ اور علم کی طلب میں ایسی حرص کرتا جیسے کہ

خزیرہ ہر ایک چیز کی طرف کہاں کیے لئے کرتا ہے۔ اور اس نے چاہلو سی ایسی کرتا جیسے کہ کتا اپنے مالک کے دروازہ پر کرتا ہے تاکہ وہ اسے کچھ کہلائے۔ اے علم کے طالب اس علم کی کلام سن اور پھر عمل کر اگر تجھ کو علم اور نجات درکار ہے علم حیات ہے۔ اور جہالت موت۔ وہ عالم جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے وہ علم بنیں خلاص رہتا ہے اور اس کے سیکھنے پر ان پر رب غور و جل کے حق کو لکھ کر کرتا ہے اسکو موت نہیں کہو کہ جب وہ مرتا ہے تو خدای غور و جل سے مجا ہے۔ پس وہ ہمیشہ کی حیات پاتا ہے۔ اے اللہ ہمیں علم اور اخلاص نصیب کر۔

اٹھتیسویں مجلس۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) ساتویں ماہ رجب ۵۴۵ ہجری انوار کی صبح کو باطن میں فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا۔ اَصْنُوا سَبَاطِنَكُمْ بِقَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللَّهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَفْضِي بِهَا لَمَّا يَفْضِي أَحْكَمَ لَمْ يَغْزِرْهُ يَكْتَرِ رَجُوبُهُ وَشَيْئِلِ أَحْكَمَ لَوْ عَلَيْهِ (انجو شیطانوں کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے سے لاغر کرو۔ پس تحقیق شیطان اس سے اس طرح لاغر ہوتا ہے جیسا کہ تم میں سے ہر ایک انجو کو اپنی زیادہ سواری کرنے اور رجوعیاد سے لاغر کرتا ہے) اسے قوم۔ اپنے شیطانوں کو کلمہ لا الہ الا اللہ احلاص کے ساتھ کہتے۔ نہ صرف زبانی کہتے سے لاغر کرو۔ توحید انساں درجن کے شیطانوں کو جلادتی ہے کیونکہ یہ شیطانوں کی آگ ہے۔ اور موجدوں کے لئے نور۔ تو لا الہ الا اللہ کلمہ کہتا ہے۔ حالانکہ تیسے دین بہت سے خدا ہیں۔ جو چیز کہ تو اس پر اعتقاد کرتا۔ اور اللہ کے سوا ہر دوسرے کرتا ہے وہ تیرا بت ہے۔ دلی شرک کے ساتھ زبانی توحید کہتے مفید نہیں ہوگی۔ بدنی طہارت دلی نجات کے ساتھ جو نفع بخش نہیں۔ موجد اپنے شیطان کو لاغر کرتا ہے۔ اور مشرک کو اسکا شیطان لاغر نہ پاتا ہے۔ اخلاص تمام قولوں اور فعلوں کا مستقر ہے اور جب وہ اس سے خالی ہوں تو بے مغز جھکا۔ جھکا آگ کے سوا کسی کام کا نہیں۔ میری کلام سن اور اپہ عمل کر۔ وہ میری طمع کی آگ کو بجھا دیگی اور تیرے نفس کی شوکت توڑ دیگی ایسی کہ نہیں

حاضر ہو۔ جس میں تیری طبیعت کی آتش جوش میں آوی۔ پس تیری دین اور ایمان گہر ہوگا۔
 ہو جائیگا۔ طبیعت۔ ہوس۔ شیطان جوش میں اگر تیرے دین اور ایمان اور یقین
 کو لچکا لینگے۔ ان منافقوں اور فریبیوں کی کلام نہ سُنو۔ پس تحقیق طبیعت طبع بناوٹی۔
 طالع کی کلام کی طرف ایسی مائل ہوتی ہے جیسے کہ ناخواستہ بے شک آئے کی طرف جو کہا نیوگا
 کے پیٹ کو ایذا پہنچائی اور اسکے گہر کو گرائے۔ اور علم مردوں کے مرنہوں سے لیا جاتا ہے
 یہ صحیفوں سے وہ مرد کون ہیں۔؟ حق غرورِ جل کے مرقعِ شقی۔ مارک الدنیا۔ وارث الدنیا
 خدا شناس عمل کر نیوالے اخلاص لایں والے تقویٰ کے علاوہ سب کچھ ہوں اور ہال ہی دنیا اور آخر
 میں ولایت یقین کو لکھی دنیا اور آخرت میں بنیاد اور بناہین کو لکھی ہے۔ اللہ غرورِ جل ہی بندہ نہیں مقرر
 ہوگا۔ کاروانِ صبر کر نیوالوں کو دوست رکھتا ہے اگر تیرا دل صبح ہو تو اکلچا پچا اور شجاعت کرے اور رات کو
 صحبت میں ہو دل تو ہی صبح ہو یا شب اللہ غرورِ جل کی معرفت سے منور ہو دل پر اعتماد نہ کرے کہ معرفت
 صبح ہو اور بچھڑا جس سے خیر و محبت معلوم نہ ہو اپنی نگاہ کو محارم سے بند کر اور اپنے نفس کو شہوتوں سے رکھ اور اس کو حلال
 کہانی کی عادت ڈال دے اپنی باطن کو اللہ غرورِ جل کو ملے اور ظاہر کو سنت کی تابعداری میں نگہ نہ کرے نہ
 ندرست اور صعب ہو جائیگا اور بچھڑا اللہ غرورِ جل کی معرفت حاصل ہو جائیگی۔ عظیمین اور صل ہی مفید نہیں
 طبیعتیں اور عادتیں نہیں اور نہ انہیں کوئی کرامت ہے۔ ای غلام! علم پڑھ اور اخلاص لائے تاکہ تو نفاق کو ہٹا
 در قید سے خلاصی پائی۔ علم اللہ غرورِ جل کو طلب کر۔ نہ مخلوق اور دنیا کے لئے۔ علم الہی طلب کر نیکی
 علامت۔ اس دنیا کے وقت خوف کرنا اور ڈرنا ہے۔ ولین اسکا طریقہ کر۔ اور عاجزین خلقت
 کی تواضع کر۔ نہ اسلئے کہ ان سے حاجت رکھی اور ان کے مال میں طمع کرے۔ اور اللہ غرورِ جل کو لئے
 دوستی اور دشمنی رکھے کیونکہ اللہ غرورِ جل کے غیر میں دوستی۔ دشمنی ہے۔ اسکے غیر میں ثبات
 نہ ہاں ہے۔ اسکے غیر میں عطا و مہربانی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَللّٰہُ اَمَّا اَنْفَعُ
 نَصَفُ صَبْرٌ وَ نَصَفُ شُکْرِ (ایمان دو نصف ہیں۔ نصف (اکوٹا) صبر اور نصف (اکوٹا)
 شکر ہے تو نے صحبت پر صبر اور محبت پر شکر نہ کیا۔ پس تو مومن نہیں۔ اسلام کی حقیقت اسکا

(ناتا) ہے۔ اے اللہ ہمارے دلوں کو اپنے توکل اور اپنی جادوئی درپہنہ ذکر اور اپنی نعمت
 اور توحید سے زندہ کر۔ اگر ایسے لوگ ہوتے چکے دل اس حیات سے زندہ اور وہ زمین پر پہنچے ہوں
 ہیں تو البتہ تم ہلاک ہو جائے کیونکہ حق غرور دل کی دعا کی برکت سے اہل زمین پر سے عذاب
 دور کرتا ہے۔ نبوت کی صورت اٹھائی گئی اور اسکے معنی قیامت تک باقی ہیں۔ نہیں تو زمین پر
 ایسے چالیس کس طرح رہتے جن میں سے بعض کے معنی نبوت کے معنی ہیں۔ انکو دل ہمنہ و غمی طرح
 ایک ہیں۔ انہیں سے بعض زمین پر اٹھاد اور اسکے رسول کے نائب ہیں استاد و تلمیذ کا خلا
 نیابت میں قائم ہیں۔ اسیدو اسلم بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ** (علما
 انبیاء کے وارث ہیں) وہ صاف اور عقل و فضل و قول میں ارث ہیں کیونکہ فعل و فعل کو
 کے کام کا نہیں اور دعویٰ بے دلیل ہیچ ہے۔ اسے مومن تیسری گواہ کتابت رشت کی طاعت
 اور اپنے عمل کرنا ہیں اور عقل میں اخلاص لانا ہیں۔ میں تمہاری علماء کو حباہل۔ تمہارے
 زاہدوں کو دنیا کے طالب اور اس میں راعب خلقت پر توکل کر نیوالے حق غرور دل کو
 فراموش کے پہونے پاتا ہوں۔ حق غرور دل کے غیر اقامہ کرنا لعنت کا باعث ہے۔ پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ** (جس نے مخلوق سے عزت پائی دلیل ہوا)
 (مومن سے ملعون ہے وہ جسکا اقامہ مانی جیسی مخلوق پر ہو) اپنے (علیہ الصلوٰۃ والسلام
 فرمایا۔ **مَنْ تَعَزَّزَ بِمَخْلُوقٍ فَقَدْ ذَلَّ** (جس نے مخلوق سے عزت پائی دلیل ہوا)
 تجھ پر افسوس۔ جب تو خلقت سے تمکین تو خالق کے ساتھ ہو جائے گا۔ وہ تجھے تیرا نفع و ضرر
 بتلائے گا جو تیرے لئے ہے اور جو تیرے غیر کے لئے دونوں کے درمیان تمیز کر حق غرور
 کے دروازے پر ثابت رہنا اور تمکین لازم پکڑ۔ اور اپنے دل سے اسباب کو قطع کر۔ دنیا
 اور آخرت میں نیکی و کچھ لگا۔ یہ کامل نہیں ہوگا۔ جب تک کہ تیرے دل میں مخلوق اور ریا
 اور آخرت اور غیر خدا کا ایک دروازہ ہی ہو۔ جب تو صبر مجھے تو تیرا دین نہیں تیرا
 ایمان کا ستون۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **اَلْاِيْمَانُ كَالْاِيْمَانِ**

مہر الجبہ (صبر ایمان آیا ہے جیسا سر جسم سے) صبر کے معنی یہ ہیں۔ کہ تو کسی کے پاس
 شکایت نہ کرے۔ اباب سے تعلق نہ پکڑے۔ بلا کے وجود کو برا نہ مانے۔ ایکے دور سے
 محبت نہ کرے۔ بندہ جب فقر و رفاقت کی حالت میں اللہ عزوجل کے لئے فروتنی کرے اور اسکی
 مشیت پر صبر کرے۔ اور اس حالت سے غار نکوے۔ اور عبادت اور کسب میں نکلے
 ملائے۔ وہ اسکی طرف رغبت کی آنکھ سے دیکھتا ہے۔ اسکو اور اسکی عیال کو ایسی جیت سے
 غنی کرتا ہے۔ جو انکے خیال میں نہ تھی۔ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ
 مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (اور جو اللہ سے ڈرنا ہی خدا اسکی ہر خلاصی کی
 وجہ نکال دیتا ہے اور اسکو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جو اسکے خیال میں نہ تھی) تو حجام
 کی طرح ہے۔ دوسروں کا علاج کرتا ہے۔ اور اپنی خالص بیماری کا علاج نہیں کرتا۔ میں
 تجھے دیکھتا ہوں کہ از روئے ظاہر علم میں ترقی کرتا ہے اور از روئے باطن جہالت میں۔ نوریت
 میں لکھا ہوا ہے۔ مَنْ آذَاكَ عِلْمًا فَلْيُنْزِدْهُ وَجْهًا (جس نے علم میں ترقی کی چاہیے کہ
 در دین بڑھے) یہ درد کیا ہے۔ اللہ عزوجل سے ڈرنا۔ اور اسکے اور اسکے بندوں
 کے لئے فروتنی کرنا۔ جب تجھ میں علم ہو۔ تو سیکھے۔ جب تجھ میں علم اور عمل اور اخلاص اور اہد
 اور بڑوں پر اچھا گلن نہ ہو تو تجھ سے کیا ہو سکتا ہے۔ تو نے اپنا مقصد دنیا اور اس
 مال ٹھہرایا ہے۔ قریب ہی تیرے اور اسکے درمیان پردہ ہو جائے گا۔ تو اس قوم سے
 کہان ہے جسکا مقصد ایک ہی ہے۔ وہ اپنی باطنوں میں اللہ عزوجل کا ایسا ہی مراقبہ کرتے
 ہیں جیسا کہ ظاہر میں دل کو ایسا ہی جذب بناتے ہیں جیسا کہ ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضا کو
 جتنے کہ جب یہ انکے لئے کامل ہو جاتا ہے۔ تو وہ تمام خواہشوں کے غم سے کفایت کرتا ہے
 انکے دل میں ایک ہی خواہش رہ جاتی ہے۔ یعنی فقط اللہ عزوجل کی طلب و اسکا قرب
 اسکی محبت۔ روایت ہے کہ بنی اسرائیل قحط میں مبتلا ہوئے پھر نبیوں میں سے ایک کے
 پاس جمع ہوئے اور عرض کی۔ ہمیں وہ عمل بتلائے جس سے خدای عزوجل راضی ہوتا کہ

تاکہ ہم اسکی تابعداری کریں اور وہ ہم اس قحط کے دور پہنچنے کے باعث ہو ہیں اور جس حق غرض کے لئے
 اس امر کی بابت سوال کیا پس خداوند اسکی طرف دہی کی کہ انکو کبہ و اگر تم میری رضا چاہتے ہو تو مسکینوں
 کو راضی کرو اگر تم انکو راضی کیا تو میں راضی ہوں گا: اگر تم نے انکو غصہ کیا تو میں غصہ ہو گا اور غلطی
 ہمیشہ مسکینوں کو مارا کر تو ہوا و غرض قحط کی رضا طلب کرتے ہو تمہیں اسکی رضائیں ملتی بلکہ تم انکو غصہ
 پڑھو ہو یہ کلام کی سختی پر ثابت ہو تم نجات پاؤ گے ثبات نبات (مصری) ہر- میں شیخی کلام اور اسکی
 تندی اور سختی سے نہ بہا گئے تہا بلکہ گونا گونا ہوا جاتا تھا: اسے مجھ پر آفتیں پڑی تھیں اور میں غلوش رہتا
 اور تو انکو کلام پر مصیبتیں کرتا: اور چاہتا ہر کہ نجات حاصل کرے نہین کوئی عزت نہین-
 تو خلاصی نہ پائیگا جنگ کہ تقدیر کی موافقت نہ کرے- تیرے فائدے میں ہو یا ضرر میں اور
 شیخی کی معاجرت نہ کرے اور اپنے بہترے اور نصیبے میں بہت نہ لگاؤ: اور تمام حال
 میں انکی موافقت اور متابعت نہ کرے- پہر تجھے دنیا و آخرت کی صلاح حاصل ہو- جو میں
 کہتا ہوں اسکو سمجھو- اور اس پر عمل کرو- فہم بے عمل کیسی کام کا نہین- عمل بے اخلاص صرف
 طمع ہے- طمع کے تمام حروف خالی ہیں- کہو کہلے ہیں- انہیں کچھ نہین عام لوگ تیری
 طمع کو نہین جانتے صرف تیری طمع کو پہچانتا ہے- بہر حال الناس کو بتلانا ہر ناکوہ تجھ سے
 پر سیر کریں- اگر تو اشد غرض مل کا ہو رہے تو اس کے عجایب لطف دیکھے گا- حضرت یوسف
 علیہ السلام نے جب تکلیف اور غلامی اور قید خانہ اور ذلت پر مصیبت کیا اور اپنی رب غرض
 کے فضل میں موافقت کی- تو انکی بزرگی ظاہر ہوئی- اور بادشاہ بن گئے- ذلت سے عزت کیلئے
 موت سے حیات کی طرف نقل کئے گئے- پس اسیلحہ تو بھی اگر شرع کی متابعت کرو اور
 اشد غرض مل کا ہو رہے- اور اس سے ڈرے اور اسی سے امید رکھے یا اور غرض نفس اور دنیا
 اور شیطان کی مخالفت کرے تو اس حالت سے جس میں کہ تو ہو اور اسکی طرف نقل کیا
 جائیگا مکروہ سے محبوب کو پہنچایا سی کرے- اور تکلیف اُٹھا اور اپنے آپ کو فنا کرے یہ غرض مل
 ہر مشقت اُٹھا تجھے مال ملیگا- جس نے تلاش کی اور کوشش کی پالیا حلال کہا نہ میں

کوشش کر۔ وہ تیرے دل کو نورانی بنائے گا۔ اور اس سواند صبر و ن کو نکالے گا
 زیادہ نفع مند عقل وہ ہے جس نے تجھے اللہ عزوجل کی نعمتیں شناخت کرائیں۔ اور
 اور انکے شکر پر قائم کیا۔ اور انکا اقرار کرنے اور قدر کرنے پر مدد کی۔
 اسے غلام! جس نے یقین کی آنکھ سے پہچان لیا کہ اللہ عزوجل نے تمام چیزوں کو نسبت
 کر دیا اور اس سے فایز ہوا ہے۔ تو وہ حیا کے مارے اس کو فی خیر نہیں مانگتا۔ وہ
 مانگنے کے بجائے اسکے ذکر میں مشغول رہتا ہے۔ نہ تو اپنے معصوم کو جلدی حاصل کرنے
 کا سوال کرتا ہے اور نہ دوسرے کا معصوم طلب کرتا ہے۔ اسکا طریقہ گناہی اور خاموشی
 اور نیک ادب اور اعتراض بھرتا ہے۔ کم و زیادہ میں مخلوق کے پاس شکایت نہیں لگتا
 میری نزدیک حقیقتا خلقت سے دل کو ساتھ مانگتا دیا ہی ہر جیسا زبان کے ساتھ
 دونوں میں کوئی فرق نہیں (تجھ پر افسوس) تجھ میں جہاں نہیں اللہ عزوجل کو غیر سے مانگتا ہے
 حالانکہ وہ غیر سے تیرے زیادہ قریب ہے۔ خلقت سے وہ چیز مانگتا ہے جسکی تجھ کو حاجت
 نہیں تیرے پاس بہر اضرانہ ہے۔ اور جبہ اور ذرہ پر نفار سے مزاحمت کرتا ہے۔ جب تو
 میرا خوار ہوگا۔ تیرے خزانے اور دینے ظاہر ہوں گے۔ اور ہر ایک طرف سے تجھ کو لعنت میری
 اگر تو عقلمند ہو تا تو قدرِ ایمان حاصل کرتا۔ جسکے ساتھ اللہ عزوجل سے ملتا۔ اور صالحین
 کی صحبت میں بیٹھتا۔ اور انکے اقوال و افعال سے ادب حاصل کرتا۔ حتیٰ کہ جب تیرا ہوا
 کامل اور یقین پورا ہوتا تو اللہ عزوجل اپنے لئے تجھے خالص بناتا۔ اور تیرے دلی ادب
 اور امر و نہی کا دلی مبتدا سے زیادہ کے بت کو بوجہ والے تو اللہ عزوجل کو قرب کو نزدیک
 میں اور نہ آخرت میں سونگے گا۔ اسے مخلوق کو شریک بنایا والے۔ دل سے اپنے سرور
 ہونیوالے۔ اسے اعراض کر۔ کیونکہ انکے ہاتھ میں فراور نفع اور دینے نہ دینے سے
 کچھ نہیں اس شرک کے ساتھ جو تیرے دل ملازم ہے اللہ عزوجل کی توحید کا دعویٰ
 نہ کر۔ اس سے تجھ کو کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

اتالیسویں مجلس۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) بارہویں ماہ رجب ۵۴۵ھ کی جمعہ کی روز صبح کی وقت رباط میں فرمایا۔ اگر تو دنیا و آخرت کے ملک کو چاہتا ہو تو بدل و جان اشد غرض مل کا ہو جا۔ پس تو اپنی نفل و ریغیر امیر اور زمین بنجائے گا۔ بیٹے تجھ نصیحت کی ہو۔ مینو نصیحت مان میں نے سچ کہہ دیا ہے۔ میری تصدیق کر۔ جب تو جو ہٹھ بولے۔ اور جھٹکائے تو جھٹکایا جائیگا۔ اور کاذب ٹھہرے گا۔ اور جب سچ بولے۔ اور تصدیق کرے تو سچا مانا جائیگا۔ اور تجھ سے سچ کہا جائیگا جیسا کہ گائیسا جائیگا۔ اپنے دین کی مرض کے لئے تجھ سے دعا اور اسکو استعمال کر۔ وہ تندرست ہو جائیگا۔ گذشتہ بزرگ اُن اوبار اور صالحین کی تلاش میں جو دلوں اور دین کے طبیب ہیں مشرق و مغرب میں پہرے تھے جہاں میں کوئی انکو لمبا تا تو اس سے اپنی زمینوں کی دوالتے۔ اور آج تم فقیہوں اور عالموں۔ اور دیون کو جو مودب اور معلم ہیں بجا چاہتے ہو۔ پس یقیناً تمہیں دو اہنیں ملتی۔ مبرا علم اور مبرا طب تجھ کو کیا نفع دیگی۔ میں تیرے لئے ہر روز عمارت بناتا ہوں۔ اور تو اسے گرا دیتا ہو۔ میں تیری لکھ دو ایمان کرتا ہوں اور تو اسے استعمال نہیں کرتا۔ میں تجھ کو کہتا ہوں کہ تو اس فقہ کو نہ کہا۔ اس میں زہر ہے اور اسکو کہا اس میں دوا ہے۔ مگر تو مخالفت کرتا ہو اور ایک کہنا ہا جس میں زہر ہے۔ جلدی ہی یہ تیرے دین و ایمان کے وجود میں اثر کر جائیگا میں تجھ نصیحت کرتا ہوں۔ اور تیری تلو اس سے بہنیں ڈرتا۔ اور نہ تیرے مال کا طالب ہوں جو اشد غرض کے ساتھ ہو لیا۔ وہ بالکل کسی سے بہنیں ڈرتا۔ نہ جن سے نہ انسان نہ حشر الارض۔ اور اس کے دیندوں اور کیڑوں کو ٹروں سے اور نہ باقی مخلوقات ان بزرگوں کو جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں حیرتہ جانو۔ تم اشد غرض مل اور اسکو (رسول) رسولوں اور ان نیک بندوں سے جو اس کے ساتھ ہیں اور اس کے افعال میں راضی رہتے ہیں ناواقف ہو تمام سلامتی قصا پر رضا طابہ کرنے اور دنیا میں امید کو کوتاہ کرنے اور زہد اختیار کرنے میں ہی۔ جب بہنیں اپنی نفوس میں ضعف معلوم ہو۔ تو موت کو ڈر

امید کی کوتاہی کو لازم پکڑو۔ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حدیث قدسی: مَا قَرَّبَ الْمُتَّقُونَ
إِلَى بَاقِلٍ مِنْ آدَامَ مَا قَرَّبَتْ عَلَيْهِمْ وَلَا كُنْزَ آلِ عِبْدِي بِتَقَرُّبٍ إِلَيَّ بِالْتَوَقُّلِ
حَتَّى أُحِبَّهُ وَإِذَا حَبَبْتُهُ كُنْتُ لَهُ سَمْعًا وَبَصَرًا وَكَلِّدًا أَوْ مَوَدًّا أَوْ بَنِي سَيْعَمٍ وَبَنِي
بَصَصٍ وَبَنِي بَطِيشٍ (سیر اقرب) حال کر نیوالوں نے ان احکام کے ادا کرنے سے جو نیوالوں میں
کے زیادہ کسی اور سے قرب حاصل نہیں کیا اور میرا بندہ نکلنے کے ذریعہ میرا قرب حاصل
کر رہا تھا۔ جس کی بن اس سے محبت کر رہا ہوں۔ پس جب محبت کر رہا ہوں میں ہی اس کو کان اور نگین
اور ماتہ اور مددگار ہو رہا ہوں۔ مجھی سے سنتا ہے۔ مجھی سے دیکھتا ہے۔ مجھی سے پکڑتا ہے۔
اپنی تمام افعال اللہ تعالیٰ کی جانب سے دیکھتا اور ادا کے ذریعے اپنی طاقت اور قوت اور نفس
پرستی وغیرہ کو چھوڑتا ہے۔ اس کی حرکات اور قوت اور طاقت اللہ عزوجل کے ساتھ
ہے نہ اپنے وجود اور باقی مخلوق کے ساتھ۔ اپنے نفس اور دنیا و آخرت سے کنارہ کرتا ہے
اس کا تمام وجود عبادت ہی پس یقیناً اس کی عبادت اس کو مقرب بناتی ہے۔ اور اللہ عزوجل کی محبت کا
باعث ہوتی ہے۔ عبادت سے محبت اور قرب حاصل ہوتا ہے اور نافرمانی سے بغض اور
دوری عبادت سے انس حاصل ہوتا ہے اور گناہ سے وحشت۔ کیونکہ جس نے بدی کی
وحشت طلب کی۔ شرع کی متابعت سے نیکی حاصل ہوتی ہے اور اس کی مخالفت سے بدی
جس کی تمام حالات میں شرع رفیق نہ ہو۔ وہ ہلکین سے ہے عمل کر اور کوشش کر اور عمل پر
بہرہ نہ رکھے۔ عمل کو چھوڑ نیوالا طامع ہے۔ اور عمل پر بہرہ نہ کر نیوالا سیغسود
مشکبہ۔ کچھ لوگ تو دنیا و آخرت میں قانع ہیں۔ کچھ جنت اور دوزخ میں۔ کچھ خلقِ مضاف
میں۔ اگر تو ناہد ہے تو دنیا و آخرت میں قانع ہے۔ اور اگر غافل (ڈرنے والا) ہے تو
بہشت و دوزخ کے درمیان اور اگر عارف ہے تو خلق اور خالق کے درمیان۔ کبھی خالق کو
دیکھتا ہے۔ کبھی خلق کو۔ تو لوگو! آخرت کے حالات اور اس کا حساب اور تمام جو کچھ
کہ اس میں ہے۔ بتلاتا۔ اور پہنچاتا ہے۔ نہیں بلکہ وہ جو تجھے دیکھا اور مشاہدہ کیا

شنا دیکھنے کی طرح نہیں ہے۔ اولیاء اللہ غرّوجل کے دیدار کے منتظر ہیں۔ تمام وقتوں میں
ایسی آرزو کرتے ہیں۔ موت سے نہیں ڈرتے کیونکہ وہ انکے محبوب کی ناقات کا سبب
ہر مفارقت سے پہلے مفارقت کر۔ وداع ہونے سے پہلے وداع کر۔ چوڑے اس سے
پہلے کہ تیرا اہل اور باقی خلقت تجھے چوڑے۔ جب تو قبر میں داخل ہوگا تو تجھے کچھ فائدہ
نہ دین گے۔ مباح کو شہوت کے ساتھ حاصل کرنے سے توبہ کر۔

اے قوم صوفیاء۔ اپنے تمام حالات میں پرہیزگاری دین کا لباس ہے مجھ سے
اپنے دین کا لباس مانگو۔ میری تابعداری کرو۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
راستہ پر ہوں۔ میں آپکے تابع ہوں۔ کہانے پینے۔ نکاح۔ اور آپ کے حالات
میں اور ان چیزوں میں جسکی طرف آپ اشارہ فرماتے تھے۔ میں اسی طرح ہوں تاکہ
اللہ غرّوجل کے مطلب کا ہو جاؤں۔ اور اسی حال پر اللہ غرّوجل کے حمد میں توقف
نہیں کرنا۔ تیری تعریف اور مذمت کا خیال نہیں کرتا تیری عطا اور منع اور ضرر اور
اقبال وادبار کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ تو جاہل ہو اور جاہل کی کوئی پرواہ نہیں کرتا جب
تو اللہ غرّوجل کی اطاعت اور عبادت کرے تو تیری عبادت تجھے لوٹانی جاتی ہے کیونکہ وہ
عبادت جہالت سے ملی ہوئی ہے اور جہالت کا بالکل مفسد ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مَنْ عْبَدَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عَلَى جَهْلٍ كَانَ مَا يَفْسُدُ أَكْثَرُ مِمَّا يُصْلِحُ (جس نے
جہالت سے۔ اللہ غرّوجل کی عبادت کی۔ اسکا فساد اسکی اصلاح سے زیادہ ہو رہا ہے)
تو نجات نہیں پائے گا۔ جب تک کہ قرآن و حدیث کی پیروی نہ کرے کسی بزرگ نے
(امیر خدا کی رحمت ہو) فرمایا بدجسا شیخ (مرشد) نہ ہو۔ تو شیطان اسکا شیخ ہے۔ ان
بزرگوں کی جو قرآن و حدیث کی عالم اور حامل ہیں۔ تابعداری کر۔ اور انکے حق میں نیک ظن کر۔
اور ان سے علم سیکھ لے۔ اور انکے حضور اور صحبت میں اچھا ادب بجالا لے یقیناً تو نجات مانگا
جب تو نہ قرآن و حدیث کا اور نہ ان بزرگوں کا جو ان دونوں کو پہچانتے ہیں بلکہ

ہندو سے تو کبھی نجات نہ پائے گا۔ کیا تو نے نہیں سنا من السخنی برآیہ صلی (جس نے اپنی ہی را کی پیروی کی گمراہ ہوا)۔ اپنے نفس کو اپنی سر زیادہ عالم کی صحبت سے منہ بٹا بیٹے اور اسکو سنوار۔ بہر غیر کی طرف توجہ کر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِنَّكَ تَالِيفُكَ خَشَمٌ يَمْنَعُكَ (بچلے اپنی نفس سے شروع کر۔ پہر ان کے جوتے عیال ہیں) اور فرمایا کَاَصَدَقَ وَذُو دَعْمٍ مَحْتَجٌ (غیر کوئی صدقہ نہیں جب قریبی رشتہ دار محتاج ہیں) چالیسویں مجلس اپنے خدا اپنے سے راضی ہو۔ اتوار کے روز صبح کے وقت چودہویں ماہ ورج ششمہ سہمی کو رباط میں فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ رَاٰ اَنَا اِذَا اللّٰهُ بَعَثَ خَلْقًا فَعَمِلُوا فِي الدِّيْنِ وَبَصُرَ بَعِيُوْبُ نَفْسِهِ (جب خدا اپنے بندے سے بہتری چاہتا ہے تو اسکو دین میں نقیہ بناتا۔ اور اسکو نفس کے عیوب میں بصیر بناتا ہے) دین میں فقہ معرفت۔ نفس کا باطن ہے جس نے اپنے رب عزوجل کو پہچانا سب چیزوں کو پہچان لیا۔ اسی سے اسکی عبودیت اور غیر کی عبودیت سے آزادی صحیح طور سے حاصل ہوتی ہے تجھے فلاح نہیں تجھے نجات نہیں۔ جب تک تو اسکو غیر سے برگزیدہ نہ کرے۔ دین کو شہوت پر۔ آخرت کو دنیا پر خالق کو خلق پر ترجیح دے۔ شہوت کو دین پر۔ دنیا کو آخرت پر خلق کو خالق پر مقدم کرنے میں تیرا ہلاکت ہے۔ اس پر عمل تیرے لئے کافی ہے۔ توحی عزوجل سے حجاب میں ہے۔ تجھ قبولیت نہیں۔ قبولیت مان لینے کے بعد ہوتی ہے۔ جب تو نے عمل میں اس سے محبت کی تو سوا کے وقت تجھ قبولیت بخشگا۔ کہنتی بونے کے بعد ہوتی ہے۔ بونا کہ تو کاٹے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الَّذِي نَا مَرْزَعَةَ الْاَخِيْرَةِ (دنیا آخرت کی کہنتی ہے) دل اور بدن میں اس زراعت کا بیج ڈال جو ایمان ہے۔ اور اس میں بل چلانا۔ اسکی طرف پانی لانا اور اسکو پانی دینا۔ اعمال صالحہ ہیں جب اس دل میں نرمی اور شفقت اور رحمت ہو تو وہ (بیج) اُسٹین اُسٹے گا۔ اور جب یہ سخت تند درشت ہو تو یہ سرسے بنجر میں پھینکا

نہیں اگتی۔ جب تو نے پہاڑ کی چوٹی پر بویا تو اس میں کچھ نہیں اُگے گا۔ وہ ہلاکت کو زیادہ
 قریب ہے۔ معلوم کر کہ اس زراعت کا کرینو الاکون ہے۔ خود رائے نہ بن۔ نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا۔ (اَسْتَغْنِيكَ اَعْلٰی کُلِّ صَنِيعَةٍ بَصَالِحٍ اَهْلًا)۔ ہر ایک صنعت میں اسکے ماہر
 اور مشاق سے رولوں تو دنیا کی زراعت میں مشغول ہے۔ نہ آخرت کی زراعت میں۔
 کیا تو نہیں جانتا کہ دنیا کا طالب آخرت میں کامیاب نہ ہوگا۔ نہ حق غرض کو دیکھو گا اگر
 تو آخرت کو چاہتا ہے تو دنیا کو ترک کر۔ اور اگر حق غرض کو چاہتا ہے تو خطوط و خواہشات
 اور خلق کو ترک کر۔ تو اسکو بلجائیگا۔ جب تو اس میں کامل ہو جائیگا تو دنیا و آخرت اور خطوط
 اور خلقت بالنتجہ جبر و قہر تیری طرف آئے گی اسلئے کہ اصل تیری پاس ہے اور ہر ایک نفع
 اصل کی تابع ہے۔ عقلمندین۔ تجہ من ایمان نہیں۔ عقل نہیں۔ تہنہ نہیں۔ تو خلقت پر
 متوکل اور مشرک ہے۔ تو ہلاک ہے۔ اگر توبہ نہ کرے۔ قوم کے راستہ سے دور ہو۔
 انکو دروازے سے علیحدہ ہو۔ اپنی دلد کے بغیر وجود کے کندھوں سے انکی مراحت نکلے بغلق
 اور بھوٹے دعوؤں اور ہوس کے ساتھ انکا مزاج نہ ہو۔ تو دل اور باطن کو ساتھ اور توکل
 اور نافات پر مبر کرنے اور مقوم پر رضا کے گاندھوں کے ساتھ انکا مزاج ہو سکتا ہے۔
 ای غلام (تو حق غرض کو دل کے حضور میں ایسا ہو کہ آفتین تجہ نازل ہوں اور تو محبت کے
 قدموں پر کھڑا ہے بدلے نہیں۔ ہوا میں۔ اور مینہ تجہ نہ ٹہا میں اور تیری تجہ نہ چیر میں
 تو ظاہر و باطن میں ثابت رہے۔ ایسے مقام میں کھڑا ہو جس میں خلقت دنیا و آخرت حقوق
 اور خطوط۔ پنج اور کیف اور حق غرض کو دل کا غیر نہ ہو۔ تجہ خلقت کا دیکھنا۔ عیال کا پالنا
 مکہ زکری۔ اور کی و زیادتی مذمت اور حمد۔ اقبال اور ادبار۔ تجہ نہ بد کا جلا
 یہ کہ تو انس و جن۔ ملک اور خلق کے معقول سے درے اسکے ساتھ ہو کیا ہی اچھا ہے
 جو کسی بزرگ نے فرمایا۔ اگر سچ بولتا ہے۔ تو فیہا۔ در نہ ہمارے مجھے نہ آ۔ جسکی تشبیح
 سینے تیرے لئے کی۔ اسکی بنیاد صبر۔ اور اخلاص اور صدق ہے تو چاہتا ہے کہ میں بھی

تجربہ سے نفاق کروں۔ اور کلام میں نرمی کروں۔ تو اپنی نفس کو خوش کرتا ہوں اور مغرور ہوں اور خیال کرتا ہوں کہ تو کچھ ہو۔ نہیں اسکی کوئی بزرگی نہیں۔ میں آگ ہوں۔ اور آگ میں ثابت نہیں رہتا مگر سمندر جو اس میں اٹکے دیتا اور بچے لٹکتا ہے اور اسی میں کہہ رہا ہوتا ہے اور یہی کوشش کر کہ تو آفتون اور مجاہدون اور مشقتوں کی آگ میں سمندر ہو اور قضا و قدر کے ہتھوڑوں پر صابر۔ تاکہ تو میری مصاحبت اور میرے کلام کو سنے اور اسکی دشمنی ظاہر ہو باطن۔ سر و علانیت۔ خلوت میں اولاً۔ جلوت میں ثانیاً۔ جہود میں ثالثاً۔ مگر اگر یہ تیرے لائق صحیح ہو جا۔ تو اللہ عزوجل کی شیت اور تقدیر سے تجھ کو نجات ملے گی۔ خبردار میں کسی چیز میں جو اللہ عزوجل کی اور اسکا حق ہے خلقت سے نہیں ڈرتا۔ میں اسے حکم کے سوا کسی چیز میں کسی کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ بلکہ خلقت سے اسکا حق پورا لیتی ہوں طاقتور ہوتا ہوں۔ کمزور نہیں بنتا۔ اپنے نفس پر غالب ہوں۔ اور اسکو ان میں موافق بناتا ہوں کسی بزرگ سے روایت ہے (اس پر خدا کی رحمت ہو) مخلوق میں اللہ عزوجل کی نعمت کر۔ اور اللہ میں مخلوق کی موافقت نہ کر۔ جس نے (الہی دوستی کو) توڑا وہ ہلاک ہوا۔ اور جس نے ملایا۔ ملگیا۔ میں۔ (تیری) کس طرح پرواہ کروں۔ تو اللہ عزوجل کا نافرمان ہوا اسے احکام اور مہنیاں کو جو میرے ہفتے والا قضاء و قدر میں اس سے جھک کر نیا والا۔ رات اور دین میں اسکا شریک نہ کر نیا والا ہے۔ پس تو مردود اور ملعون ہے۔ اللہ عزوجل نے انہی کسی کتاب میں فرمایا۔ اِذَا مَا طَغَيْتُ رَحْمَتِيْ وَاِذَا رَحْمَتِيْ بَارَكْتُ وَلَكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ لَا يَهْتَكُوْنَ وَاِذَا غَضَبْتُ غَضَبْتُ وَاِذَا غَضَبْتُ يَبْتَخِطُّوْنَ لَعْنَتِيْ اِلٰہِ الْاَوَّلِ الْاٰخِرِ السَّابِقِ جِبْرِیْلُ اطاعت کیا جاؤں۔ راضی ہوتا ہوں۔ اور جب راضی ہوتا ہوں برکت دیتا ہوں اور میری برکت کی نہایت نہیں ہے۔ اور جب نافرمانی کیا جاؤں غضب میں آتا ہوں جب اور غضب میں آتا ہوں لعنت کرتا ہوں۔ اور میری لعنت ساتوں میں سے ایک پہنچتی ہے دین کو تنکے کے بدلے میں پیچنے کا زمانہ ہے۔ امید کی درازی اور حرص کے غلبہ کا زمانہ ہے۔

کوشش کرنا کہ تو انہیں نہ جنت میں اندھ غریبوں کے فرمایا۔ وَقَدْ هَمَّ إِلَى مَا عَلَمُوا مِنْ مَعَالِ
تَجْعَلُنَا مِنْهُمْ جُنُودًا مُقَاتِلِينَ (ہم نے اہل پرہیزگاری پر اٹھائے اور انکو جائیداد پر لگا دیا جس
علی سے اندھ غریبوں کا فائدہ مقصود ہو وہ پر لگندہ غبار ہے۔) (تجسس افسوس) اگر حوام سے تیرا حال
پوچھ لیا ہے گا۔ تو حوام سے پوشیدہ نہیں۔ تیرا طبع گنوار پر غرضی ہے صرف پر نہیں جانتا
مخفی عالم پر نہیں عمل کر۔ اور اخلاص لا۔ اندھ غریبوں میں مشغول ہو۔ غیر مفید میں مشغول
ہونے کو چھوڑ دے۔ غیر سے بچے کوئی فائدہ نہیں اس میں مشغول ہو نیکو ترک کر خاص
نفس کو لازم پکڑ تاکہ تو اسکو مغلوب و ذلیل اور قید کرے اور اپنی سواری بنائے جس سے
تو دنیا کے مخلوق کو طے کرے تاکہ آخرت کو پالے۔ اس خلقت کو قطع کرے تاکہ اندھ غریبوں
کو مل جائے۔ تاکہ جس میں تو کامل ہو جائے تو اور دیکھو اپنا رویت مائے ناسی نکالے اور
سولی کے روبرو پیش کرے۔ اور حکمت کے نقصان نہیں کہلائے۔ سچی حدیث کو لازم پکڑنا دلیل کر
کیونکہ تاویل کرنے والا دغا باز ہے۔ خلقت سے نہ ڈرا ورنہ اس کو امید رکھ کیونکہ یہاں
کی کمزوری کا باعث ہے عالی بہت بن تجھے بلند، ملیکی۔ اندھ غریب تیری بہت ادھر
اور اخلاص کے اندازے پر عطا کرے گا۔ کوشش کر۔ اور روپے ہو اور طلب کر۔ تو کسی کام کا
نہیں۔ نیک عملوں کے حامل کرنے میں اسطرح تکلیف کر مہیا کہ تو رزق حاصل کرنے میں کامیاب
شیطان حوام الناس سے اس طرح بازی کرتا ہے جیسے کہ سوار اپنے بھیرے کے
ساتھ۔ انکو جیل چاہتا ہے ایسا گمانا ہے۔ جیسا تم میں سے ہر ایک اپنے گھوڑے کو اپنے
دونوں گدیوں پر بارتا اور اسے خدمت لینا ہے۔ جیلے کہ چاہتا ہے انکو جو ن سواریاں
اور عیادوں سے نکالتا اور اپنی خدمت میں کہرا کرتا ہے اور نفس اس میں لگی مدد کرنا وہ لگے
لے اسباب تیار کرتا ہے۔ اسے غلام۔ اپنے نفس کو بہرہ اور شہوتوں اور لذتوں اور
آراموں سے روکنے کے کوڑے سے مارا اور انچول کو خوفنا درماتھے کہ کوڑے سے ہمارا ستھنا
کو اپنے نفس اور دل اور باطن کا دیرہ بنا کیونکہ انہیں سے ہر ایک کو ملے گناہ مخصوص ہیں

تمام حالات میں اسکی (یعنی خدا کی) موافقت اور متابعت اینرا لازم پکڑ۔ ایسے سبھی جہتیں جو
 قدر کار دکرنا اور بدلانا اور مٹانا اور اسکی مخالفت ممکن نہیں۔ تو اسکے ارادے کے سوا اور ارادہ
 نہ۔ جب تیسرے پاس نہیں آتا مگر وہی وہ جو چاہے تو اور کوئی ارادہ نہ کرے اس چیز کو جو پوری
 نہیں ہوتی جب وہ نہیں چاہتا تو اس میں اپنی نفس اور دلو کو بیخ نہ دے۔ سب کچھ اپنی رب غرض
 کے سپرد کر۔ تو جہاں تہ سے اسکے واسن رحمت کو پکڑ جب تو اس (حال) پر مداومت کرے گا تو
 دنیا تیسرے دل اور سر کی انگلیہ دور ہوگی۔ اور اسکی مصیبتیں اور شہوتوں اور لذتوں کا
 چھوڑنا پتھر آسان ہو گا۔ اور تو اسکے خدا بون اور ڈکون (کاٹنے) کی شکایت نہ کرے گا تیرا
 نفس اور بلا کا رنج حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا فرعون کی بیوی کی طرح ہو جائیگا۔ جب اسکو
 (فرعون کو) معلوم ہوا کہ یہ اللہ غرض کو مانتی ہے۔ تو اسکے ہاتھوں اور پاؤں میں لہر کی منہیں
 جڑ دیں۔ اور کوڑوں کا عذاب دینے لگا۔ پس اسنے (یعنی آسیہ نے) اپنا سر آسمان کی طرف
 اٹھایا۔ جنت کے دروازوں کو کھلا اور فرشتوں کو ایک گہریلے ہوئے دیکھا۔ اور اسکے
 پاس ملک الموت اسکی روح قبض کر نیکو آیا۔ اسنے کہا کہ یہ تیرا گھر ہے پس وہ ہنسی اور عذاب
 رنج اس سے دور ہوا۔ اور کہا ریت ابن لیٰ عقیل لک بیتانی الجنة (اور بے سیر
 جنت میں گہریا) پس تو یہی اسطرح ہو جائیگا۔ کیونکہ تو دل اور یقین کی انگلیہ کے ساتھ دامن
 مستحق کو دیکھے گا۔ پس یہاں کی بلا اور آفات پر صبر کرے گا۔ اور اپنی طاقت اور
 قوت سے نکلیگا۔ اور بغیر خدائی طاقت اور قوت کے نہ کچھ لے گا اور نہ دے گا اور نہ
 حرکت کرے گا۔ اور نہ سکون۔ اسکے حضور میں قیام ہو جائیگا۔ اور اپنا امر کے سپرد کرے گا پس
 اپنی جہود اور خلقت میں اسکی موافقت کرے گا اسکی تدبیر کے ساتھ تدبیر نہ کرے۔ اسکے حکم کے ساتھ
 حکم نہ کرے۔ اسکے اختیار کے ساتھ اختیار نہ کرے۔ اسنے اس حال کو چھان لیا۔ اسکا غیر نہیں طلب
 کرے گا۔ اسکے سوا اسکی کوئی آرزو نہیں ہوتی عقل نہ اس حال کو کیوں نہ چاہے حال لکھتی
 غرض دل کی محبت اسکے سوا کامل نہیں ہوتی۔

اکتالیسویں مجلس۔ اپنے (خدا آپ سے راضی ہو) کچھ کلام کے بعد فرمایا۔ تجھ معلوم ہو کہ تمام چیزیں اسکی تحریک سے متحرک اور اسکی تسکین سے ساکن ہیں جب یہ (بندے میں) اہل ثابت ہو جائے۔ تو مخلوق کے ساتھ شرک کرنیکی توجہ سے آرام پاتا ہے۔ اور مخلوق سے آرام میں رہتی ہے۔ کیونکہ وہ انہیں عیب نہیں لگاتا اور نہ اپنی طرف سے انکو مطالبہ کرتا ہے بلکہ فرشتے کے مطالبہ سے مطالبہ کرتا ہے۔ انکو از روئے شریع مطالبہ کرتا ہے اور از روئے علم معذور کرتا ہے تاکہ حکم اور علم جمع کر لے۔ مخلوق میں اند غر و جل کے فعل کو دیکھنا ایسا عقیدہ ہے جس سے حکم نہیں ٹوٹتا وہی مقدر (اندازہ کرنے والا) ہے اور وہی مطالب (مطالبہ کرنا والا) ہے۔ **يَسْتَعِیْلُ مَا یَفْعَلُ وَهُوَ مُسْتَکْوَنٌ** (جو وہ کرتا ہے اسکی بابت پوچھا نہیں جاتا اور وہ پوچھتا ہے) یہی عقیدہ ہے۔ ہر ایک مسلمان یقین کر لے کہ جو خداوند غر و جل سے راضی ہے اور قضا و قدر۔ صنع میں خواہ اسکے حق میں ہو۔ یا اسکے غیر کے حق میں اسکے موافق ہے۔ وہ تیری نفس اور صبر سے غنی ہے لیکن دیکھتا ہے کہ تو اپنے دعوے میں کیسا ہے۔ آیا سچ کہتا ہے یا جھوٹا۔ کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا۔ سبکو محبوب کے سپرد کر دیتا ہے۔ محبت اور ملکہ دونو جمع نہیں ہوتے۔ حق غر و جل کا تاج محبت اپنے نفس اور مال اور عاقبت کو اسکے سپرد کرتا ہے۔ اپنی وجود اور غیر میں بے اختیار چلتا ہے۔ اسکے تصرف میں اسے مہتمم نہیں کرتا۔ اس سے طلبی نہیں مانگتا۔ اسکو بخیل نہیں کہتا جو کچھ اسکی طرف سے آتا ہے۔ وہ اسکے نزدیک شیرین معلوم ہوتا ہے۔ اسکی تمام چیزیں بند ہو جاتی ہیں۔ سوائے ایک جہت کے اور کوئی باقی نہیں رہتی۔ اسی حق غر و جل کی محبت کے مدعی تیری محبت کامل نہوگی۔ جب تک کہ توجہات کو بند نہ کرے ایک جہت کے علاوہ اور کوئی جہت باقی نہ چھوڑے۔ تیرا محبوب تیرے دل سے عرش سے زمین تک خلقت کو نکال ڈالے پس تو نہ دنیا سے محبت رکھے اور نہ آخرت سے۔ اپنی وجود سے دشت پا اور اس سے اُس حال کری۔ تو مجنون و لیلیٰ کی طرح ہو جاوے اپنی محبت غالب ہوئے تو خلقت سے نکلا۔ اور تنہائی میں راضی ہوا۔ اور حشیوں سے احتلاط کیا آبادی نکلا اور پانی

راضی ہوا خلقت کی طرح اور زنت کا خیال نیچا لگئی کلام اور خاموشی سے نزدیک بھان گئی
 اونکی خوشنودی اور فضیلت کے نزدیک مساوی ہوا۔ کسی روز اس سے پوچھا گیا تو کون ہے
 اسنے جواب دیا کہ لیلیٰ اور نیز اس سے پوچھا گیا۔ تو کہاں سے آیا۔ اسنے جواب دیا لیلیٰ اس پوچھا
 کہ کہا جائیگا اسنے جواب دیا لیلیٰ اسنے فیر سے اندھا ہوا۔ اسکے کلام کے سوا اور کچھ سننے سے ہرا
 ہو گیا کسی ملازمت کرنے والی کی ملازمت سے اس سے باز نہ آیا۔ یہ کیا ہی اچھا ہے جو کسی
 کہا ہے۔ (ترجمہ شعر شمرین) پس دیتا ہے اہل عشق کو جو۔ پیٹکے وہ ہنڈی لوی کو (ترجمہ
 شعر شمرین) جب نفوس میں محبت ممکن ہو جائے۔ پس خلقت سر لو اکو شتی چر یعنی خلقت
 کی نصیحت اثر نہیں کرتی۔ یہ جب دل غرور میں کو پہچانے اور اس محبت رکھو اور اسے قریب پہنچا
 تو خلقت اور انکی طرف مائل ہوئیے دشت پاتا ہے۔ اپنے کہنے پنے لباس اور نکل سے
 دشت ناک ہوتا ہے آبادی سے ہاگتا۔ اور ویرانہ میں سر اسیمہ پہتا ہے۔ اسکوئی شے
 اسوا اس شمع مقید نہیں کرتی۔ یہ اسے امر و نہی اور فعل میں قدر کے اتنے تک مقید کرتی ہی
 دی خدا ہم سے رحمت کا اتہ نہ اٹھا نہیں تو ہم دنیا اور وجود کے دریا میں غرق ہو جائیں گے
 دی کوہ اور اسے اور سابق کے حکا کرنے والے ملکہ پکاے (اس غلام) تو جو میرے کہے پر
 عمل نہیں کرتا۔ میری بات کو نہیں سمجھتا۔ پس جب عمل کرتا ہی سمجھ لیتا ہے۔ جب وہ مجھ پر نیک
 ظن نہ رکھے۔ اور میرے کہے پر ایمان نہ لائے۔ اور اس پر عمل نہ کرے تو کس طرح سمجھے گا۔ تو
 ہو گا میرے سامنے کہڑا ہے اور میرے طعام کو نہیں کہا نا کس طرح سیر ہو گا حضرت ابو ہریرہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ اپنے فرمایا۔ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے
 تھے۔ مَنْ حَرَضَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَاضٍ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَصَارَ
 عَلَى مَا تَرَكُ بِهِ حَرَجٌ مِنْ دُونِهِ لِيُؤْخَذَ بِهِ أَمَّا مَنْ حَضَرَ لِكُلِّ رَاضٍ مِمَّا يَرَى
 ان غرور میں اور راضی ہو اور جنانہل ہوا اسے میرے کرتا ہی۔ وہ اپنی گناہوں اسطرح پاک ہوا کہ گویا
 اپنی نی ماکر پیٹ سے نکلا ہی تجھ سے کہہ بن نہیں آتا مالکہ ضروری ہی حضرت معاذ رضی اللہ

صحابہ رضی اللہ عنہم کو شفقت کے طور پر فرماتے تھے قُمْوَاؤْمِنْ سَاعَةِ قَوْمُوَادْ وَفَکَسَا
 اَوْمُوَادْ خَلُوَاْ الْاَلْبَابَ (اٹھو ہم ایک ساعت ایمان لائیں۔ یعنی اٹھو ایک ساعت دعا
 مثال کریں اٹھو ایک ساعت دروازے میں داخل ہوں۔ وہ پوشیدہ باتوں پر اطلاع پانے کی
 طرف اشارہ کرتے تھے یقین کی آنکھ کے ساتھ دیکھنے کی طرف اشارہ فرماتے۔ ہر ایک مسلمان
 زمین زمین۔ اور ہر ایک مومن مومن نہیں۔ اسید واسطے صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ معاذ ہیں کہتا ہے۔ اٹھو ہم ایک ساعت ایمان لائیں۔
 کیا ہم مومن نہیں آپ نے فرمایا معاذ کو اپنی حال میں رہنے دو۔ اسے اپنے نفس اور جہاد پر
 اور شیطان اور دنیا کے بندے۔ خدا اس کے نیک بندوں کے نزدیک تیری کوئی عزت
 نہیں جو شخص آخرت کو پوچھا ہے وہ اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ تو دنیا کے پوچھو والے
 طرف کس طرح متوجہ ہو گا۔ تجھ پر افسوس عمل کے بغیر زبانی ٹرانس سے کیا بنائے گا۔ جو ہٹ
 بولتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ میں سچ بولتا ہوں۔ شرک کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں مومن ہوں
 کہوٹ کے ساتھ کہراہن کا یقین رکھتا ہے اور تیرا اعتقاد ہے کہ میں جوہر ہوں یہ اکام میرے
 ساتھ یہ ہے کہ تجھے چھوٹے سے روکوں۔ اور سچ کا حکم کروں۔ میرا ہاتھ میں تین کوسٹیاں
 ہیں جسے پہچانتا ہوں۔ کتاب اور سنت اور دل۔ پہلی کوسٹی میں احکام معلوم ہوتے ہیں۔
 دل اس حد تک کو حاصل نہیں کرتا جب تک کہ کتاب اور سنت پر عمل نہ کریں۔ علم پر عمل کرنا علم کا تاج ہے
 علم پر عمل کرنا۔ علم کا نور ہے صفائی صفائی۔ جو ہر کا جوہر مغز کا مغز ہے۔ علم پر عمل کرنا۔ دل کو
 تندرست اور پاک بنانا ہے۔ جب دل تندرست ہو جائے تو اعضا درست ہو جاتی ہیں جب
 دل پاک ہو جائے تو اعضا پاک ہو جاتے ہیں۔ جب اس کو خلعت پہنائی جائے تو جسم پر خلعت
 پہنائی جاتی ہے۔ جب مصنفہ گوشت کا ٹکڑا یعنی دل اصلاح پذیر ہو جائے۔ تو جو دلی صلاح
 پاتا ہے۔ دل کی صحت اس سر کی صحت سے حاصل ہوتی ہے۔ جو آدمی اور رب غرض
 کے درمیان ہے۔ سر پرندہ ہر اور دل اس کا پتھر ہے۔ دل پرندہ ہے۔ اور اونچا کا پتھر

ڈانچہ پرندہ ہے اور قبل اسکا پنجرہ۔ اور وہ دل کا پنجرہ ہے جس میں ضرور داخل ہوتا ہے۔
 بیالیسویں مجلس۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) انیسویں ماہ ربیع الثانی ہجری ۱۲۷۳
 کے وقت مدرسہ میں فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ فرمایا مَن أَحَبَّ أَنْ
 يَكُونَ أَكْرَمَ النَّاسِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ أَقْوَى النَّاسِ فَلْيَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ
 وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ أَغْنَى النَّاسِ فَلْيَكُنْ وَائْتَابِ مَا فِي بَيْدِ اللَّهِ أَوْ تَقَى عَلَى
 مَا فِي بَيْدِهِ (جو شخص لوگوں سے زیادہ کریم ہونا پسند کرے اس سے چاہئے کہ خدا سے ڈری۔ اور
 جو لوگوں سے زیادہ قوی ہوں پسند کرے تو اسے چاہئے کہ اللہ پر توکل کرے اور جو لوگوں سے زیادہ
 ہونا پسند کرے اس سے چاہئے کہ اپنا تہہ کی ملکیت پر بھروسہ نہ کرے جو اللہ غرور کی باتہ میں ہے
 اور زیادہ بہرہ ور کرے) جو شخص دنیا و آخرت میں غرت پسند کرتا ہے چاہے کہ اللہ غرور سے
 ڈری۔ کیونکہ اللہ غرور فرمایا ہے۔ اَنْ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ اَتْقَاكُمْ (اللہ کے
 نزدیک تمہارا زیادہ بہتر نہ زیادہ متقی ہے) اس سے ڈرنے میں غرت ہے اور اسکی نافرمانی
 میں ذلت۔ جو اللہ غرور کیے دین میں قوت پسند کرے چاہئے کہ اللہ غرور پر توکل کرے کیونکہ
 توکل دلو کو صبح اور طاقتور اور بہذب اور ہدایت یافتہ بناتا ہے۔ اور اسکو عجائبات دکھاتا ہے
 اور درہم اور دینار اور اسباب پر توکل نخر۔ یہ تجھے ضعیف اور عاجز بنا دیگا۔ اور اللہ غرور پر
 توکل کر۔ وہ تجھے طاقت بخشیگا۔ اور تیری مدد کرے گا۔ اور تجھے مہربانی کریگا۔ اور تجھے کثرت
 دیگا۔ ایسے طریقے سے جو تیرے گمان میں نہیں ہیں۔ تیرے دل کو قوی بنائیگا تجھے دنیا
 کے آنے اور جانے اور خلقت کے اقبال اور دوبارہ کی کچھ پروا نہ رہے گی۔ پس اسوقت تو
 لوگوں سے زیادہ قوی ہوگا۔ اور جب تو نے اپنے مال اور مرتبے اور اہل و اسباب پر توکل کیا
 تو اللہ غرور کو غضب اور ان چیزوں کو کڑوا لے مستعفی ہوا۔ کیونکہ وہ غیور و غرور
 مال (ہر تیرے دلبین اپنی غیرت کو دکھانا پسند نہیں کرتا) اور جو شخص دنیا اور آخرت میں دوست
 کو پسند کرتا ہے۔ اسے چاہئے کہ اللہ غرور سے ڈرے نہ اسکے غیر سے۔ اور اسکے درویشوں

کہا ہوا اور اس کے غیر کے دروازے پر جانے شرم کو۔ اور اس کے غیر کی طرف دیکھنے سے اپنی آنکھوں کو بند کرے۔ یعنی دل کی آنکھوں کو نہ جسم کی اکھوں کو۔ تو اس چیز پر جو تیرے ہاتھوں میں ہے کس طرح بہرہ ور کہتا ہے۔ حالانکہ وہ زوال کا نشانہ ہے اور اللہ عزوجل پر استناد کرنا تو ترک کرنا ہی حالانکہ وہ پائندہ دائمی ہے۔ تیرا خدا سے جا مل ہونا تجھ کو غیر کا ہمارا پر رانہ کرتا ہے اس پر اعتماد کرنا غلط ہے۔ اور اس کے غیر پر اعتماد کرنا فقر اور تقویٰ کو چھوڑنے والے تو دنیا و آخرت میں غارت سے محروم ہے۔ اسے خلقت کا حساب پر توکل کرنا اور تحقیق بناو آخرت میں اللہ عزوجل کے ساتھ قوت اور عزت پانے سے محروم ہے۔ اسی اپنی لکیت پر اعتماد کرنا والے تو دنیا و آخرت میں اللہ عزوجل کے ساتھ غافل کوئی سے محروم ہے۔

اسے غلام۔ اگر تو متقی متوکل۔ دانش۔ ہونا چاہتا ہے تو صبر کو لازم مکر۔ وہ ہر ایک تنگی کی دنیا و ہر جب صبر کرنے میں تیری نیت درست ہو اور تو اللہ عزوجل کی ذات کو لے کر صبر کرے تو اسکی جزا تیرے لے کر یہ ہوگی۔ کہ وہ اپنی محبت تیری دلیل داخل کریگا۔ اور دنیا و آخرت میں تجھ کو مقرب بنائیگا صبر حق و جل کی موافقت ہو اور اسکی تقضا اور قدر میں جو اسکی علم میں ساقی ہو اور خلقت میں سے کوئی میثاق نہیں سکتا۔ یہ بات مومن یقین کرنا والے کے نزدیک ثابت ہے۔ پس وہ مقدرات پر اپنے اختیار سے صبر کرتا ہے نہ مضطر ہو کر تحقیق صبر و جل قدم میں مضطر رہے۔ اور دوسرے قدم میں اختیار۔ تو ایمان کا کس طرح دعویٰ کرتا ہے حالانکہ تجھ میں صبر نہیں تو معرفت کا کس طرح دعویٰ کرتا ہے حالانکہ تجھ میں وصف نہیں یہ ایسی شے ہے جو زے دعویٰ سے حامل نہیں ہوتی خاموش رہہ حتیٰ کہ تو درو اور دعو کو دیکھو اور دہلیز سے سہارا لیوے اور قدر کے پاؤں اور نفع و ضرر کے پاؤں میں رونما جائے جو تیرے دل کو جسم کو رو زمین نہ ٹھیکے کے جسم کو۔ اور تو اپنے مکان سے ہٹو گویا کہ تو بیگ پلا گیا ہے اور گویا کہ تو جسم بے روح ہے۔ یہ اس لیے سکون کا محتاج ہے۔ جس میں حرکت نہ ہو ایسی گناہی کا جس میں فکر نہ ہو خلقت سے غائب ہونے کا جکے ساتھ دل اور سر اور باطن اور

معنی کی جیت سے انکا حضور نہ ہو۔ میں بہت ہی بیان کرتا ہوں لیکن تم استعمال نہیں کرتو نہ
 بہت ہی لمبا اور چڑا شمع بیان کرتا ہوں لیکن تم نہیں سمجھتے۔ میں نہیں بہت ہی تیار ہوں
 لیکن تم نہیں لیتے۔ میں تم کو بہت ہی نصیحت کرتا ہوں لیکن تم نصیحت نہیں پکڑتے تمہارے بڑے
 بہت سی سخت اور رب غرور سے بالکل نادان قاف ہیں اگر تم اسکو بھیانتے اور اسکو دباؤ
 ایمان لاتے اور موت اور اس کے بعد کو حالات کو یاد کرتے تو تم ایسے ہو تو کیا تم اپنی باتوں
 اور باتوں اور بیویوں اور اولاد وغیرہ کی موت کو مشاہدہ نہیں کیا۔ کیا تم فرماؤ کہ ہمارے
 شیخ نہیں دیکھیں تم ان سے کیوں نصیحت نہیں پکڑتے۔ اور دنیا کی طلب اور اس میں
 رہنے کی محبت کرنے سے اپنی دلوں کو گھونپیں روکتے تم نے اپنی دلوں کو بغیر کیوں نہیں
 اور نہ بدلا۔ اور نہ اپنے خلقت کو نکالا۔ اللہ عزوجل فرماتا: **إِنَّ اللَّهَ لَا يُغْنِي عَنْكُمْ**
حَتَّىٰ يُغْنِيَهُ وَأَمَّا جَانِبُكُمْ (محقق خدا کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلاتا جب تک وہ خود اپنی
 حالت کو نہ بدلا میں) تم کہتے ہو اور عمل نہیں کرتے۔ اور عمل کرتے ہو لیکن اخلاص نہیں لاتے معین
 ہوا اور اللہ عزوجل کے حضور میں بے ادبی نہ کرو۔ تقویت کرو اور تحقیق کرو۔ رجوع لاؤ اور فکر
 کرو۔ یہ حالت جس میں تم ہو آخرت میں نہیں مفید نہ ہوگی۔ تم اپنی نفسوں پر عمل ہو۔ اگر اپنے
 غایت کرو۔ تو ان کے لیے وہ باتیں حال کرو جو آخرت میں انکو فائدہ دین تم اس میں مشغول
 ہوئے۔ جو زائل ہوگی۔ اور تم سے وہ جو باقی ہے زائل ہوا مال اور بیویاں اور اولاد کے
 جمع کرین مشغول نہ ہو قریب ہے کہ تمہارے اور ان کے درمیان پردہ کیا جائیگا۔ دنیا کی
 تلاش اور خلقت پر طلب حال کرنے میں مشغول نہ ہو۔ وہ تم کو خدا سے ذرا ہی دیر نہیں
 کریں گے۔ نیز اہل شرک سے پیدا اللہ عزوجل کا شاک۔ اسکو نہت لگایا لا اور تمام حالات
 میں ہر افسوس کرینو الا ہے۔ پس وہ سب سے اس بات پر واقف ہو گا تم پر جانیکا اور
 اپنی نیک بندوں کے دلوں میں تیری دشمنی ڈالے گا۔ ایک بزرگ واسطہ خدا کی رحمت ہو گا
 گہر سے نہ نکال کر انکو ہون پرانی باندھتے ہوئے اٹھایا اسکو لجا تا تھا۔ اس امر کی بابت

اس سے پوچھا گیا۔ اسنے جواب دیا تاکہ اللہ عزوجل کے منکر کو نہ دیکھوں۔ ایک روز وہ اپنی گھر کہیں
 آگئیں چوڑ کر نکلا۔ پس اسنے دیکھا اور غش کہا گر پڑا۔ اسکی اللہ عزوجل میں کسی سخت غیرت تھی
 تو کس طرح غیر کی عبادت کرتا اور اسکا شریک بنا لے۔ تو اسکی نعمتوں کو کس طرح کہانا اور اسکی
 ناشکری کرتا ہے۔ تمہیں اس امر کی کوئی خبر نہیں۔ بلکہ تم کافروں سے ملکر کہاتے ہو۔ اور انکی
 ساتھ بیٹھتے ہو۔ کیونکہ تمہارے دلوں میں نہ ایمان ہے نہ اللہ عزوجل کی غیرت۔ تو بلا در
 استغفار اور اس سے چاکرے کو لازم پکڑو۔ اس پر بے جا لڑنے اور اس کے حضور میں دلیری کرنے
 کے کڑے آثار ڈالو۔ دنیا کے حرام اور شہوتانگہ بچہ۔ پھر حرص و شہوت کے ساتھ اسکی مہلج کو
 حاصل کرنے سے کنارہ کرو۔ کیونکہ حرص اور شہوت سے انکا لینا تمہیں حق عزوجل سے پیروی کا
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلَّذِي يَأْكُلُ مِنْ اَمْوَالِ الْمُؤْمِنِ (دیناموں کا قید خانہ ہی) قیدی
 قید خانہ میں کس طرح خوش ہوتا ہے۔ وہ خوش نہیں ہوتا۔ لیکن اسکے چہرے میں بشارت
 اور اسکے دل میں بیچ ہوتا ہے اسکے ظاہر میں بشارت ہے۔ اور باطن اور خلوت اور معنی کو لحاظ کر
 آفتیں اسکو کاٹتی ہیں اسکے زخم اسکے کپڑوں کے نیچے باندھے ہوئے ہیں۔ اپنی رنجشوں کو تقسیم کرتے ہیں
 و ظالم ہیں۔ اسے اللہ عزوجل فرشتوں کے ساتھ اس سے فخر کرتا ہے۔ انہیں سے ہر ایک
 اسکی طرف انگلیوں کا اشارہ کرتا ہے۔ اللہ عزوجل کے دین اور دوسرے بنیاد پر ہی وہ ہمیشہ
 ساتھ صبر کرتا۔ اور اسکے مقدر کی کڑواہٹ کو گھونٹ گھونٹ کر کے پی لے۔ حتی کہ وہ اس سے
 محبت کرتا ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا وَ اَللّٰهُ يُحِبُّ الْمُصْتَامِينَ (اور اللہ صبر کرنے والوں کی
 محبت کرتا ہے) وہ بچے اپنی محبت میں آزماتا ہے۔ جس قدر تو اسکے امروں کی اطاعت
 کرے گا اور اسکی منہیات سے باز رہے گا۔ تیری محبت زیادہ ہوگی۔ اور جس قدر تو اسکی بلا پر
 صبر کرے گا۔ اس کے قریب میں بڑھ جائے گا۔ کسی بزرگ نے (اس پر خدا کی رحمت ہو) کہا خدا اپنے
 حبیب کو عذاب نہیں دیتا۔ لیکن مبتلا کرتا۔ اور صبر و تپا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں
 كَانَتِ الدُّنْيَا كَمَنْ مَكَانَ الْخَيْرِ لَمْ تَرَكَ (گو یا کہ دنیا نہیں ہے۔ اور گو یا کہ آخرت

ہمیشہ ہے۔ اے دنیا کے طالبو! اے دنیا کے محتو! میرے پاس آؤ تاکہ تمہیں اس کی عجیب تلافی
اور حق غرض کے طریق پر رہنمائی کروں۔ اور تمہیں ان لوگوں سے ملاؤں جو افسدہ و غفلت کی ذلت
چلتے ہیں۔ تم جو میں تم کو کہتا ہوں سنو اور اس پر عمل کرو اور عمل خالص کرو جب میرے
کہی پر عمل کرو اور عمل میں مبراؤ۔ تو اعلیٰ علیین کی طرف اٹھائے جاؤ گے۔ پس تم وہاں نظر کرو گے اور
میرے کلام کے اہل کو وہاں دیکھو گے۔ اور مجھے پکارو گے اور مجھے سلام کہو گے۔ اور جس کی طرف میں اشارہ
کرتا ہوں اس کی حقیقت کو ثابت کرو گے۔ اے قوم (درویشو) میری ہمت کو اپنی دلوں سے دور کر
میں بازی کمسنده اور دنیا کا طالب نہیں ہوں میں حق کہتا ہوں اور حق کی طرف اشارہ کرتا ہوں
میں اپنی تمام عمر صالحین میں نیک نکل کرتا اور ان کی خدمت کرتا رہا ہوں۔ یہ وہی ہے جو مجھے نفع پہنچاتا
میں تم سے اپنی نصیحت کی جو تم کو کرتا ہوں اور اپنی کلام کی اجرت نہیں چاہتا میرے کلام کی قیمت اس پر عمل
کرنا میرے لیے یہی کلام ہے جو خلوت اور اخلاص کی صلاحیت رکھتی ہے جیلوں اور باہر کے ختم ہو کر
انفاق ختم ہوتا ہے۔ ایمان اور ایقان کو دیکھتی ہے۔ نہ نفوس اور ہواؤں کو میسوں پر رول
جاتی ہے۔ نہ منافق پر۔ اے قوم (درویشو) جو میں اور باطل اور آرزو میں چھوڑ دو اور افسدہ
کو ترک کر میں غفل ہو جو تم کو مفید ہے اس کو بولو اور جو تم کو ضرر دے اس سے خاموش رہو۔ جب تو کلام کرنے کا
ارادہ کرے تو جس کو کہنا چاہتا ہے اور میں نکر کر۔ اور میں نیک نیت پیدا کر۔ میرے کلام کر۔ اس پر
کہا گیا ہے۔ جاہل کی زبان اس کی دل کی پیشوا ہے۔ اور عقلمند عالم کی زبان اس کے دل کی پس اور تو کو دیکھا
بن اگر افسدہ غرض تلخ ہے میرے کلام چاہیگا۔ تو گویا کرے گا۔ جب تجھ کسی ام کے لئے چاہے گا تو اس کے
لئے بنادے گا۔ اس کی محبت کا لگوں گا۔ پس جب گویا بن جائے تو اس کے
ارادہ سے کلام آتی ہے یا آخرت کو ملنے تک ہی حال رہتا ہے۔ یہی مطلب ہے۔ رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کے فرمودہ کا حق عرف اللہ کل لیسانہ (جس نے خدا کو پہچانا اور اس کی زبان
کند ہوئی) اس کے ظاہر و باطن کی زبان چیر و ن میں کسی چیز پر اعتراض کرنے سے کند ہو جاتی
ہی وہ موافقت یا غیر منازعت (جھگڑا) کے ہو جاتا ہے۔ اس کے دل کی آگ میں گویا کو دیکھو کہ جانی

اسکا پرہٹ جانا اسکا امر راگندہ ہوتا۔ اور اسکا مال متفرق ہوتا ہے۔ وہ اپنے وجود۔ اور دینا و آخرت سے باہر ہو جاتا ہے اسکا نام اور رسم دور ہو جاتی ہے۔ پہر جب وہ چاہتا ہے کہ اسکو تاج و تخت ملے۔ اسکو اور صورت میں واپس کرتا ہے۔ تاکہ ماتہ سے اسکو قنا کر تاجی۔ پہر قنا کے ماتہ سے اسکو لوٹا ہے تاکہ وہ دیدار کو طلب کرے پہر اسکو لوٹا ہے تاکہ خلقت کو فقر سے غنا کی طرف بلائے۔ وہ اشد غرور و دل و اس سے ملنے کے ساتھ غنی ہے۔ اشد غرور سے دوری اور اس کے غیر سے غنا طلب کرنا فقر ہے۔ غنی وہ ہے جسکا دل اشد غرور کے قرب سے فخر مند ہوا۔ اور فقیر وہ جس نے اسکو نہ پایا۔ جو غنا چاہتا ہے۔ اسی چاہے کہ دنیا اور آخرت اور ان کے درمیان کی چیزوں اور اس کے ماسوائے کو کامل طور سے چھوڑ دی کہ ہمتہ آہستہ آہستہ اسکو دس چیزوں کو نکال دالے۔ اس تہوڑے میں جو تمہارے پاس موجود ہے قیدی نہ ہو یہ تہوڑا جو تمہاری پاس ہے تمہاری لونڈا بنایا گیا ہے۔ پس اسکی طرف جینے کی راہ میں اسکو نادنا و رنگو نہیں اسکی جینے میں تاکہ اسکی طرف نسبت کرو۔ اور اسے اسپر دلیل پکڑو اور تم کو علم اس لیکو دیا گیا ہے تاکہ تم اسپر عمل کرو اور اس کے نور سے ہدایت پاؤ۔ اے اشد ہار و لونگو اپنی طرف ہدایت کر۔ وائنا فی اللہ بنا حسنۃ و فی لکھن حسنۃ و فینا کھد کاب اللہ (اور ہمیں بنا)

میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر۔ اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا)

تینتا لیسویں مجلس۔ اپنے (خدا آپ سے راضی ہو) اتوار کے روز صبح کے وقت گیارہویں ماہ رجب ۱۲۵۵ ہجری کو رباط میں فرمایا۔ اے غلام۔ اگر تو نجات چاہتا ہے تو اپنے نفس سے اشد غرور کی موافقت میں سو گندلے۔ اور عبادت میں اسکو موافق بنا اور گناہ میں مخالف۔ تیرا نفس خلق کی شناخت میں مجاب ہے اور خلق خالق غرور کی شناخت میں پردہ ہے۔ پس جب تک تو نفس کے ساتھ ہو خلق کو نہ پہچانے گا۔ اور جب تک خلق کے ساتھ ہوگا۔ حق غرور کو نہ پہچانے گا۔ جب تک تو دنیا کے ساتھ ہوگا۔ آخرت کو نہ پہچانے گا۔ اے جب تک کہ

آخرت کے ساتھ ہوگا۔ آخرت کو نہ پہچانے گا۔ اہل درملوک جمع نہیں ہوتی جیسا کہ دنیا و آخرت
 نہیں جمع ہوتی۔ اور اسطرح خالق اور مخلوق جمع نہیں ہوتے نفس بدی کا امر کرنا الہی اسکی مشیت
 ہی ایسی ہے۔ پس اسکو درجہ بدرجہ سنوارنا کہ وہ قلب کے تابع ہو جائے۔ تمام حالات میں اس سے
 جہاد کر اور اند غر و جل کے فرمودہ **فَاَلْهَمَّا لَوْحَ سُبْحَانَ تَقْوَاهَا** (پس اسکو ایسی بدیوں و پریوں
 کا الہام کیا) سے اسکی لٹی جھپٹیں نہ بنا۔ اسکو مجاہدی میں نگلا کیونکہ جب وہ پہل جائے اور فاجر ہو جائے تو پورے
 اعتماد کرتا ہے پھر دل پر اعتماد کرتا ہے۔ اور سرخ غر و جل پر معتد ہوتا ہے۔ پس یہ سب وہاں سے
 تھے ہیں جب تو اسکو کمال طور سے پگلا ڈالے تو دیکھ دیر سے پکارا جاتا ہے۔ **وَلَا تَقْتُلُوا انْفُسَكُمْ**
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا (اپنی جان تو قتل نہ کرو تحقیق خدا تم پر مہربان ہے) حق غر و جل
 کی طرف سے یہ خطاب نفس کو کہد ورتوں سے پاک کرنے اور اسکی شر کو مٹانے اور زول کو
 حق غر و جل کے ذکر اور عبادت میں ذمہ کرنے کے بعد آتا ہے جب یہ اسکی لٹی محال نہ ہو۔ تو کہد ورت
 اور شر کے ساتھ اسکی مقرب بنانے میں طمع نہ کر۔ جاستون سے پاک ہونیکر بغیر اسکو بادشاہ کا مقرب
 حاصل ہوگا۔ اسکی امید کو ناہ کر۔ پھر توجہ پھیریں چاہیگی تیری اطاعت کرگیا اسکو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے وعظ مبارک سے نصیحت کر جو یہ ہے۔ **اِذَا اَتَيْتَ فَكَلِمَتَكَ فَاتَّخِذْ نَفْسَكَ**
بِالْمَسَاءِ وَاِذَا اَتَيْتَ فَكَلِمَتَكَ فَاتَّخِذْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِي
مَا يَخُذُكَ بَعْدَ اَجَبٍ تو صبح کرے تو اپنی نفس سے شام کا ذکر نہ کر۔ اور جب تو شام کرے
 تو اپنے نفس سے صبح کا ذکر نہ کر۔ کیونکہ تو نہیں جانتا کہ کل تیرا کیا نام ہوگا) تو غیر سے اس پر
 زیادہ متیقن ہے۔ مگر تو نے اسکو صنایع کر دی ہیں تیرا غیر اسکیس طرح شفقت اور اسکی حفاظت
 کرگیا امید اور حرص کی قوت نے تم کو اسکی صنایع کرنے پر برکتیہ کیا ہے۔ امید کہ کوتاہ کرنے
 اور حرص کے کم کرنے اور موت کو یاد کرنے اور حق غر و جل میں مراقبہ کرنے اور حد یقین کو
 اوکلمات سے علاج کرنے اور رات اور دن میں بے کد ورت ذکر کرنے میں کوشش کرے اسکو
 کہہ۔ تیرے لٹی ہو جو تو کماے اور بچہ پھر ہے جو تو کماے تیرے ساتھ کوئی عمل نہیں کرے گا۔

نہ اپنے عمل سے کچھ دلیگا۔ اور عمل اور مجاہدہ ضروری ہے۔ تیرا دوست وہ ہے جو تجھ کو (بدی) روکے اور تیرا دشمن وہ ہے تجھے گمراہ کرے۔ میں تجھ کو خلقِ کامل میں دیکھتا ہوں نہ خالقِ غرورِ جل کا نفس اور خلق کے حق کو ادا کرتا ہوں اور حقِ غرورِ جل کے حق کو گمراہ ہے۔ اسکی نعمتوں پر اس کے غیر کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ یہ نعمتیں جنہیں کہ تو ہے کس نے دی ہیں۔ اس کے غیر نے ناکہ تو اس کا شکر کرے اور اسکی عبادت کرے۔ اگر تو جانتا ہے کہ جو نعمتیں تیرے پاس ہیں حقِ غرورِ جل کی طرف سے ہیں تو اس کا شکر کیا ہے۔ اگر تو جانتا ہے کہ اس نے تجھ پر کیا کیا ہے۔ تو اس کے امروں کی اطاعت کرنے اور اسکی مہنیا سے باز رہنے۔ اور اسکی بلار پر صبر کرنے سے اسکی عبادت کہاں ہے۔ اپنے نفس سے جہاد کر۔ تاکہ وہ ہدایت پائے۔ اللہ غرورِ جل نے فرمایا۔ **وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا** (سورہ بکہ ۸۱) اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری راہ میں جہاد کیا۔ البتہ ہم انکو اپنی راہ بتائیں گے اور نیز فرمایا **إِنْ تَضَرَّسُوا وَاللَّهُ يَضُرَّكُمْ وَيُكَفِّرْ أَهْلَ أَمْكَنَهُ** (اگر تم خدا کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو ثابت رکھے گا) اسکو حضرت ندوی اور اسکی اطاعت کر البتہ تو نجات پالیں گے۔ اس کے رد و بدعت مہنس۔ اور اسکی نہرا رہا تو ن کو رد کرتے تھے کہ مہذب ہو اور مطمئن ہو اور رفاقت کرے جب وہ تجھ سے شہوات اور لذات طلب کرے۔ تو اٹھ اٹھ میں گذار دے اور اسے کہہ کہ تیرا وعدہ جنت ہے۔ اسکو روکنے کی تلخی پر صابر بنا تاکہ اس پر عطا نازل ہو جب تو نے اسکو صبر میں لگایا اور اس نے صبر کیا تو اللہ غرورِ جل اس کے ساتھ ہو گا۔ کیونکہ وہ فرماتا ہے۔ **إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ** (تحقیق خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے) اسکی بات کو نہ مان۔ کیونکہ وہ شر کے سوار اور کوئی امر نہیں کرتا۔ اگر تو اس سے محبت رکھتا ہو تو اسکی عطا کر رخصافت میں اسکی بہتری ہے۔ تو اپنے نفس کا بندہ بن کر حقِ غرورِ جل کو چاہنے کا دعوے کرتا ہے۔ تو اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ نفس اور حق جمع نہیں ہوتا۔ دینا اور آخرت اور اکہٹ نہیں ہوتی جو اپنے نفس کا تابعدار ہوا۔ اس سے خدای غرورِ جل کی سہفت جاتی رہی جو دنیا کا مہم جو بننا۔ اس سے آخرت فوت ہوئی۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا **مَنْ أَحْبَبَ دُنْيَا**

اَضْرًا بِالْخَلْقِ وَمَنْ أَحَبَّ الْآخِرَةَ أَضْرِبْ يَدَيْكَ (جس نے دنیا سے محبت کی۔ آخرت کا نقصان اٹھایا اور جس نے آخرت سے محبت نہ کی اپنے دنیا کو فرو دیا) صبر کب تک رہے گا۔ کمال ہو جائے گا تو رضا ہی کمال ہو جائے گی۔ تو وفا ہو جائے گا اور صبر کچھ نیر و نزدیک پاکو ہوگا۔ تمام شکر ہو جائیگا دوری نزدیک بن جائے گی۔ شرک توحید بن جائیگا۔ پس تعلق سے فرار و نفع کو نہ دیکھے گا۔ تواضع کو نہ دیکھے گا بلکہ کل دروازے اور چیتیں ایک ہو جائیں گی ایک جہت کے سوا کچھ کچھ معلوم نہ ہوگا۔ یہ ایسی حالت ہے جس سے اکثر مخلوقات واقف نہیں۔ بلکہ وہ کروڑوں میں چند ہیں۔ اور آخر تک صرف ایک۔ اسے بندے کو شکر کر کے تو ابھی حق غرض حل حضور میں صبر کا شکر کر کے تیرا نفس بدن سے روح نکلنے کے پہلے مجھے۔ اسکو مبارک و مخالفت سواہ جلدی ہی اسکا انجام ستودہ ہوگا۔ تیرا صبر فنا ہو جائیگا۔ مگر اسکی جراثیم نہیں ہوگی۔ تین نمبر کیا اور صبر کے انجام کو نیک پایا۔ تین برابر اسنے مجھ کو زندہ کیا پہر مارا میں (اپنی نفس سے) غایب ہوا۔ پہر اسنے مجھ کو نکالا۔ اس کے ساتھ ہلاک ہوا۔ اور اس کے ساتھ مالک بنا۔ اختیار اور ارادہ کے چوڑے میں میں نے اپنی نفس سے جدا کیا۔ حتیٰ کہ یہ مجھے حاصل ہو گیا۔ پس قدر مجھ پر چلانے لگی۔ اور منت میری مدد کر لگی اور فعل حرکت دینے لگا اور غیبت مجھے بچانے لگی۔ اور ارادہ میرا مطیع بنا اور سابقہ مجھ کے کرتی ہو اور اشد غرض حل مجھ پر بلند کرتا ہے (تجملہ اسوس) مجھ سے بھاگتا ہے حالانکہ میں تیرا شہنشاہ کو تو ال (ہوں۔ میری پاس ٹھہر۔ نہیں تو ہلاک ہو جائیگا۔ اچھا بل پہلے میرا جج کر۔ پہر دوسرے درجہ کعبہ کا میں کعبہ کا دروازہ ہوں۔ آ۔ تاکہ میں تجھے بتاؤں کہ تجھ کو کس طرح کرنا چاہیے۔ میں تجھ کو وہ کلام کہتاؤں جس کے ساتھ تو کعبہ کے رب کو مخاطب کری۔ جب غبار روشن ہوگا۔ تو تم دیکھ لو گے۔ اسے عادی ہو بیٹھو مجھے لازم پکڑو۔ میں اشد غرض حل کی طرف سقوت دیا گیا ہوں۔ قوم (اولیاء) تمکو وہی امر کرنے ہیں جو میں امر کرتا ہوں۔ اور منع کرتے ہیں۔ جس سے کہ میں کرتا ہوں تمہارا وہی ہے نصیحت لکے سپرد کی گئی ہے۔ وہ اس میں امانت کو ادا کرتے ہیں حکمت کہہ میں عمل کرو تم قدرت کے گہر تک پہنچ جاؤ۔ دنیا حکمت ہے اور آخرت قدرت۔ حکمت آلات اور اور ارباب کا علم ہے

اور قدرت انکی محتاج نہیں۔ حق غور جل نے ایسا اس کو بنایا ہے تاکہ قدرت کا گہر حکمت کے گہر سے
 تمیز نہ ہو جائے۔ آخرت میں بے سبب نکمیں ہے۔ اس میں تمہاری اعضا بولیں گے اور جو تم
 حق غور جل کے گناہ کے انہیں تہ شہادت دیں گے۔ قیامت کے روز پردہ کھل جائیگا اور راز ظاہر
 ہو جائیگا تم چاہو یا نہ چاہو خلقت میں سے کوئی دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔ مگر سودل ہو کر۔ چونکہ
 اس سچ قائم ہو گئی اپنی کتاب میں اس میں سوچنے کی زبانوں سے پڑھو۔ پھر رایتوں پر توبہ کرو اور
 نیکوں پر شکوہ کلاؤ۔ گناہوں کی کتابوں کو بند اور اسکی سطروں پر توبہ کی ہر لگا دو (اعلام)
 تو نے میرے ہاتھ سے اور میری محبت پر توبہ کی جب تو میرے کہو کو نہ مانی تو پھر کیا فائدہ دیگی۔ تو نے
 صورت میں رغبت کی نہ معنی میں جو کوئی میری محبت چاہتا ہے (اسے چاہئے) کہ جو میں کہتا ہوں
 اسکو مانے اور اس پر عمل کرے۔ جیلے میں پہرون۔ اسبطرے پہر جائے۔ نہیں تو میری محبت میں
 نہ ہے اس لئے کہ فائدہ سے نقصان زیادہ اٹھائیگا۔ میں کہلاؤ تسرخوان ہوں اور مجھ سے کوئی
 کچھ نہیں کہتا۔ دروازہ کھلا ہے۔ اس میں کوئی داخل نہیں ہوتا میں تمہاری ساتھیہ (نیکی) کروں
 ۔ نہ تمکو بہت کہتا ہوں تم میری سنتے نہیں۔ میں تمکو تمہاری فائدہ کے ہی چاہتا ہوں نہ اپنے
 لئے۔ میں تم سے خوف و امید نہیں رکھتا۔ میں خراب اور آباد۔ باقی اور میت غنی اور فقیر۔ ملک
 اور مملوک کے درمیان کچھ فرق نہیں کرتا۔ امر تمہارے غیر کے ہاتھ میں ہے۔ جب میں دنیا کی
 محبت اپنے دل سے نکال دالی تو مجھ پر غرت ملی۔ تیری توجہ کس طرح مجمع ہو حالانکہ تیری دین دنیا کی
 محبت ہے۔ کیا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ نہیں سنا **حُبُّ الدُّنْيَا كَسْبُ حُلِيِّ نَارٍ**
 (دنیا کی محبت تمام گناہوں کا اصل ہے) جب تک کہ تو مبتدی۔ مستعد طالب۔ سالک۔ ہو تو دنیا کی
 محبت تیری حق میں ہر ایک گناہ کا اصل ہے۔ پس جب تیرے دل کا سرمہ تھی ہو اور حق غور جل کے
 قرب کو پائے تو دنیا سے تیرا مقوم تیرا محبوب بنایا جائیگا۔ اور تیری غیبا مقوم تیرا مغضوب
 گردانا جائیگا۔ تیرے مقوم تیرے محبوب بنائے جائیگے۔ حتیٰ کہ تو اسکے علم سابق کی تحقیق کیلئے
 انکو پورا حاصل کرے گا۔ اور اسے فائدہ اٹھائے گا۔ اور انکے غیر کے طرف متوجہ نہ ہوگا۔ اور

تیرا دل اُسکے حضور میں قائم ہوگا۔ وہ دنیا میں ایسا چین اڑا بیگا جیسے کہ جنت و جنت میں چین اڑا بیگے۔ پس جو حق غرضِ اجل کی طرف سے آئے گا وہ تیرا محبوب ہوگا۔ کیونکہ تو اس کے ارادہ سے ارادہ کریگا اور اس کے اختیار سے اختیار۔ اس کی قدر کے ساتھ گردش کریگا۔ اور پھر دل سوانِ سب کے جو ادسکے غیر میں نکال دیگا۔ تو دیکھتے کنا رہ کش ہوگا۔ اور اقسام کا حامل کرنا اور ان سے محبت کرنا اس کے لئے کرے گا نہ اپنے لئے۔ منافق ریاکار پھر عمل پر غور کرنے والا دن کو روزہ رکھتا اور رات کو کھڑا رہتا ہے۔ اپنے کہانے اور لباس کو سخت بناتا ہے۔ مگر باطن اور ظاہر کے اندر میرے میں ہے۔ اپنے دل سے اللہ غرضِ اجل کی طرف ایک قدم بھی نہیں چلتا۔ پس وہ عالمِ ناقص ہے (عمل کرنے والا۔ بیخ اڑتا نیوالا) میں سے ہے۔ اس کا باطن صدیقین اور اولیاء اور صالحین کے نزدیک جو اللہ غرضِ اجل سے ملی ہوئی ہیں ظاہر ہے۔ آج اس کو خلقت میں سے خاص لوگ پہچانتے ہیں۔ اور کل (قیامت) کو اسے عوام الناس کلہم پہچان لینگے جو حاملِ سکھ و کیتے ہیں تو دل سے برا جانتے ہیں۔ لیکن اللہ کے پر سے پردہ کرتے ہیں۔ نفاق کو ساتھ قوم کا خراہم ہو۔ نہیں تو چھوڑا نہیں جائے گا۔ کوئی اعتبار نہیں جب تک کہ تو زمانہ کو نہ توڑو اور اسلام کو نیا نہ کرے۔ اور توبہ کو دل سے ثابت نہ کرے۔ اور طبیعت اور ہوا اور وجود اور نفس کو اپنی طرف کھینچے۔ اور ہر کوئی دفع کرنے کے لئے نہ لکے۔ کوئی اعتبار نہیں۔ جب تک کہ تو نفس اور ہوا اور طبیعت کو دروازے پر چھوڑنے اور دل کو دہلیز پر رکھنے اور سر کو حجرے میں بادشاہ کے پاس چھوڑنے سے اپنے وجود کو ترک نہ کرے۔ اس (یعنی بنیاد) کی طرف جلدی کرے۔ حکم بنا لے۔ تو بنا کی طرف جلدی کر۔ اس (یعنی بنیاد) کی طرف نہ زبان کی دل کی فقہ تجھے حق غرضِ اجل کی مقرب بنائے گی اور زبان کی فقہ تعلق اور بادشاہوں کا مقرب بنائی گی۔ فقہ تجھ کو حق غرضِ اجل کے مقرب کی مجلس کے وسط میں بٹھائے گی۔ تجھے مدیرِ نشین اور عالی مرتبہ کر دیگی اور رتبہ قدم رب غرضِ اجل کی طرف چلائیگی (تجھے افسوس) اپنی مطلب علم میں ضائع کرنا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا۔ تو جہالت کے قدموں پر تھوس کے پیچھے لگا ہے۔ حق غرضِ اجل کے

دشمنوں کی خدمت کرنا اور انکو شریک گردانا ہے۔ وہ تجھ سے اور اُس نے جنگ تو نے شریک بنایا
 ہے۔ وہ تجھ سے شریک کو قبول نہیں کرے گا۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اسکا بندہ ہی جکے اہتہ میں تیری ہمارے
 اگر تو نجات چاہتا ہے تو اپنی دل کی ہمارے حق و غرض کے اہتہ میں کر۔ اور اوپر لیا تو کل کو جیسا کہ کل
 حق ہے۔ اور ظاہر و باطن سے اوسکی خدمت کر لے تہمت نہ لگا۔ وہ مہتمم نہیں۔ وہ تجھ سے زیادہ
 تیری مصلحت کی پچانتا ہے۔ وہ جانتا ہے۔ اور تو نہیں جانتا۔ اسکے حضور میں خاموشی اختیار کر۔ اور
 گمنامی۔ اور چشم پوشی۔ اور سر نیچے ڈالنا۔ اور گونگا بننا۔ یہاں تک کہ اوسکی طرف سے کچھ کلام نہ
 اذن حال ہو۔ پس تو اس سے کلام کرے گا۔ نہ اپنے سے تیرے کلام دلی مرضوں کی دوا ہوگی۔
 اور باطنوں کی شفا۔ اور عقلوں کی روشنی۔ اسے خدا ہمارے دونوں نورانی کر اور اپنی راہ کی
 اور ہمارے باطنوں کو صاف کر۔ اور اپنا مقرب و امانی اللہ ینک حسنۃ و فی کمال خیر
 حسنۃ و قیام عن اب النار (ہیں دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کرے اور
 دوزخ کے مذاب سے بچا)۔

چوالیسویں مجلس آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) نکل کے روز عشا کے وقت تیرے ہونے
 جب شمشادہ ہجری کو مدرسہ میں فرمایا مومن دنیا سے دور رہنے والا۔ اور زہد آخرت سے
 گناہ کش۔ اور عارف غیر مول سے بعید ہے۔ مومن دنیا میں قیدی ہے۔ اگر چاہے پاس بزرگ
 اور سکھان بہت ہوں۔ اسکا اہل و عیال اسکے مال اور مرتبے میں منہ اور اٹا اور اسکو گرد و غش
 اور دہشتا ہے اور وہ بالین کے قید خانے میں ہے۔ اسکے چہرے میں بشارت ہے اور دل میں رنج
 اسنے دنیا کو پھانا اور اسے دل سے چھوڑا۔ اول سے اسکو ایک طلاق دی کیونکہ وہ ایمان کے
 پھل سے ڈیر گیا پس وہ اسی حال میں تھا کہ آخرت نے اپنا دروازہ کھول دیا اور ایک نے روئے
 نمودار ہوا۔ پس اسنے اسکو ایک اور طلاق دیدی۔ پھر آخرت نے اگر سے گلے لگا لیا۔ پس اسنے
 تیسری طلاق دیدی۔ اور بالکل آخرت کا پس وہ اسکے ساتھ تھا۔ نگاہ حق عز و جل کا فیض
 چکا۔ پس اسنے آخرت کو بھی طلاق دیدی۔ دنیا نے اسے کہا تو نے مجھ کو کین طلاق دی اسکو کہا

کہ میں نے تجھ سے زیادہ حسین کو دیکھا اور آخرت کے کہا کچھ کیون طلاق دی یا سوچو ابے یا کرو
 محدث اور مصدق اولاد اسکا (یعنی خدا کا) خیر ہی پس تجھ طلاق کیوں نہ دیتا پس اس وقت اسے
 خدا عزوجل کی شناخت پورے طور سے حاصل ہو گئی اور وہ اس کے غیر سے آزاد ہوا۔ دنیا و آخرت سے
 کٹا رہ کش کل سے غایب اور کل میں محو۔ دنیا اسکی خدمت میں قائم ہوتی ہے۔ وہ اپنی کتاب کو
 اسکا خادم مخلص بناتی ہے اور اپنی اس زینت کو چھوڑ کر جسے اپنے بیٹوں پر ظاہر کرتی ہے اسکا کارن
 کے درپے ہوتی ہے اور اسکا یہ حال اسلے بنایا گیا ہے تاکہ وہ اسکی طرف توجہ نہ کرے۔ بادشاہ
 بلیم جب کسی شخص سے محبت رکھتی ہے۔ تو اسکی طرف اپنے تحفے بوڑھی عورتوں اور حبشی عورتوں
 اور حبشی لونڈیوں کے ماتھے اور اسکی حفاظت اور اسپرغیرت کہانے کے باعث پہنچتی ہے۔ بالکل خدا کا
 ہو جا۔ آئندہ کل کو گذشتہ فرض کر شاید کہ کل کو نہ پاسکے اور اسے غنی اپنی غنا پر بہرہ ور
 نہ۔ شاید کل کے لئے تک تو فقیر ہو جائے۔ کسی چیز پر دل نہ لگا۔ بلکہ اسکا کہ پیدا کنندہ کے ساتھ
 ہو جا۔ وہ ایسی شے ہے جسکے برابر اور کوئی شے نہیں اسکے غیر سے راحت طلب نہ ہو۔ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **اَحْسَنُ لِمَنْ مِّنْ دُونِ لِحَاظِ رِيَّتِهِ** (مومن کے دلی سوا
 رب کے دیدار کے اور کسی شے سے راحت نہیں) جب دو کہ تیرے اور خلق کے درمیان
 خراب ہو اور وہ جو تیرے اور خالق کے درمیان ہو آباد ہو۔ تو وہ تجھ پر گزیدہ کر لگا۔ اسکے برگزیدہ
 کوئے کو برائے نام جس نے اور عزوجل کے ساتھ صبر کیا وہ اسکا لطف کے عجائبات دیکھو گا جس نے
 فقر پر صبر کیا۔ وہ غنی ہوا۔ نبوت اکثر صبر و ایمن کو دیکھی ہے اور ولایت غلاموں اور غریبوں کو
 حقدار انسان اسکے لگے ذلیل ہوتا ہے اسکی قدر غرت پاتا ہے جو بوقت اسکے آگے تواضع کرتا ہے وہ اسے
 بلند مرتبہ بنا دیتا ہے۔ وہی غرت و بنو والا۔ وہی ذلت دینے والا۔ وہی بلند کرنے والا۔ وہی
 ہمت کرنی والا۔ وہی توفیق دینے والا۔ وہی سہل کرنی والا ہے۔ اگر اسکی توفیق نہ ہوتی تو ہم اسکو
 پہچان نہ سکتے اسے حلون پر مغرور ہونے والو۔ تم بہت جاہل ہو۔ اگر اسکی توفیق نہ ہوتی
 تم نماز پڑھ سکتے نہ روزہ رکھ سکتے نہ صبر کر سکتے تم شکر کے مقام پر نہ غرور کے مقام پر

عابدوں میں اکثر اپنی عبادتوں اور غلوں پر مغرور ہیں خلق سے حمد و ثناء کی طالب دنیا اولاد و کمال کا
 جنت کو چاہنے والے ہیں ناسکا باعث یہ ہو کہ وہ فاسقوں اور مجاہدوں میں پہنچے ہوئے ہیں۔ دنیا نفسِ
 کی محبوب ہے۔ اور آخرت و لوئی محبوب۔ اور حق غرورِ باطل و اسرار کا محبوب۔ تمہاری دلوں میں حکمِ مضبوط
 کے بعد ڈال گیا ہے کیونکہ حکم اس سے پہلے ہی میں جس نے اس میں کبھی چپکا دعویٰ کیا اور حکم کو مضبوط
 نہ کیا تو وہ کاذب (جھوٹا) ہے اسلئے کہ جس حقیقت پر شریعت شہادت نہ دے وہ زندیقین ہیں کہ
 اور سنت کے یا زنون کے ساتھ حق غرورِ باطل کی طرف اڑا۔ اس پر ڈال ہو اس حال میں کہ تیرا ماتھے
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتھے مبارک میں ہو۔ انکو اپنا مددگار اور معلم بنا۔ اپنے ماتھے کو چھوڑ کر
 تاکہ وہ تجھ کو زینت دے اور مدارِ استہ کرے اور خدا کے آگے پیش کرے۔ آپ روحان کو درمیان
 حاکم میں میری ملکِ عربی مجاہدوں کے رئیس۔ صالحین کے امیر بنے درمیان حالات اور مقامات کو
 تقسیم کرنے والے۔ کیونکہ اللہ غرورِ باطل نے آپ کو یہ سپرد کیا ہے۔ آپ کو مل کا امیر بنایا ہے۔ جب بادشاہ کی طرف
 سے لشکر کو خلعین ملتی ہیں تو ان کے امیر کے ذریعہ تقسیم ہوتی ہیں۔ توحیدِ عبادت ہے اور خلق کو شریک
 بنانا عادت۔ پس عبادت کو لازم پکڑا اور عادت کو چھوڑ جب تو عادت کو دور کرے تو عادت
 سو دور ہوگی۔ بدل تاکہ اللہ غرورِ باطل اپنے لئے تجھ بدل دے۔ اللہ غرورِ باطل فرمایا: **لَا يَغْنِبُ**
مَا يَفْعَلُ حَتَّى يَغْنِبُ وَأَمَّا أَنْفُسُهُمْ (خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی حالت
 کو خود نہ بدلیں) اپنے دل سے نفس اور خلق کو نکال دے اور ان کے گم ہونے (وجود میں لایا نہ والے)
 کے ساتھ اسکو پکڑ کر لے تاکہ تجھ کو یوں حال ہو۔ یہ ایسی شے ہے جو دن کو روزہ رکھنے اور رات کو
 قایم رہنے سے حال نہیں ہوتی۔ بلکہ دلوں کو پاک کرنے اور اسرار کو صاف کرنے کے ساتھ حاصل
 ہوتی ہے۔ کسی نہرگ سی (اچھے خدا کی رحمت ہو) روایت ہے۔ کہ اس نے فرمایا کہ روزہ اور نماز
 و سحر خوان پر سرکہ اور ساگ پات ہے اور طعام کے علاوہ۔ سچ ہے۔ یہ دونوں پہلا طعام
 ہیں پہرا تو ان و اقسام کے کھانے اتے ہیں۔ پہر نوش کرنا۔ پہرا توں کا دھونا ہے۔ پہر غرورِ باطل
 دیدار ہے بغیر خلعین اور جاگیرین اور مارت اور پناہت اور شہروں اور قلعوں کی تسلیم ہے۔

جب انسان کا دل حق غرورِ جل کے لہوِ مصلاحت بہرہ اور اس کے قریب حاصل کر لے تو زمین کی اطراف پڑوٹا اور سلطنت و پادشاہی اور اسے خلق کی دعوت اور ان کے ایذا پر صبر تسلیم ہوتا ہے۔ اسی باطل کا بدلانا اور حق کا ظاہر کرنا سپرد ہوتا ہے خدا اسکو دیتا اور غنی کرتا ہے۔ کیونکہ جب وہ دیتا ہے تو غنی بنا دیتا ہے اسکا بطن محکمون سے بہرہ دیتا ہے۔ حق غرورِ جل (اپنے نیک بندوں اپنے عارفوں کو دلونکی زمینوں میں حکمت کی بہرین جاری کی ہیں جو اسکے علم کے وادی عوشر و ولوح کے پاس پہنچتی ہیں۔ اور ان دلونکی طرف بہتی ہیں جو مردہ اس سے ناواقف اور اس سے غرض کر نیوالی ہیں۔ اے غلامِ حرام کہاں تیرے دل کو مار دیتا ہے اور حلال کہاں اسے زندہ کرتا ہے۔ ایک لقمہ تیرے دل کو منور کرتا۔ اور ایک لقمہ سیاہ کر دیتا ہے۔ ایک لقمہ تجھ و دنیا میں مشغول کر تا۔ اور ایک لقمہ آخرت میں مشغول کرتا ہے اور ایک لقمہ تجھ و دوزخ میں ناہد بناتا ہے۔ اور ایک لقمہ تجھ و انکو خالق کی طرف راجع کرتا ہے۔ حرام کہاں تجھ کو دنیا میں مشغول کرتا اور گناہوں کو تیرا محبوب بناتا ہے۔ اور مساح کہاں تجھ و آخرت میں مشغول کرتا اور عبادتوں کو تیرا محبوب گردانتا ہے۔ اور ضلال کہاں تیرے دل کو موصی کا مقرب بناتا ہے۔ یہ کہانے سو احق غرورِ جل کی معرفت کے بہنیں بچانے جاتے اور اسکی معرفت و لہسن ہونہ و فزون میں۔ ایسی (امداد سے) حاصل ہوتی ہے نہ خلق سے۔ اشد غرورِ جل کی معرفت اسکے حکم پر عمل کرنے اور تصدیق اور صدق اور اسکو واحد جاننے اور اسپر اعتماد کرنے اور خلق سے نکلنے کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ تو حق غرورِ جل کو کس طرح بچائے گا۔ حالانکہ تو سوئے کہانے اور بینے اور لباس و زینت کا کچھ نہیں جانتا اور پردا نہیں کرتا کہ یہ کس وجہ سے حاصل ہوئی۔ کیا تو زنی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ نہیں سامنے لکھا کہ **لَمْ يَبَالِ مِنْ آيِنِ مَطْعَمٍ وَمَشْرَبَةٍ لَمْ يَبَالِ اللَّهُ مِمَّنْ آمَنَ** باب **مِنْ الْاَوْبَابِ الْاَنْبَا فَحَصَلَهُ** (جسے اپنے کہانے اور بینے کی پردا نہیں ہوتی کہ کہان سے تیرا ہی خدا ہی رواہ نہیں کرتا کہ دوزخ کے کس دروازہ سے اسکو داخل کریں اور اسے خدا اپنے راضی ہو) کچھ کلام کہ بعد فرمایا پس نکل خیر و نیک کی پردا نہ کہاد و کسی شیء کا اعتبار نہ کر۔

اعتبار بخراور دیجے اس سے کوئی شے نہ روکے۔ اور تجھے خلق اس سے مفید نہ کرے۔ مگر یہ کہ تو اپنی جگہ
 موافق ان کلام کر اور مدارات کا اپنے صدقہ کرنی اگر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ پر عمل کر دے گا
 اللہ اس صدقہ کا (لوگوں سے مدارات کرنا صدقہ ہو انکو اپنی رب غرض کی عطائش اپنی کیا
 میں ہو اپنی بھی کچھ عنایت کرے نبی اور لطف کے ساتھ ان سے پیش آ۔ اور ان سے نواضع کر تیرا خلق حق
 غرض کی خالق کی مانند ہو۔ اور تیرا فضل اسکا امر شیخ و دہن۔ حکم کا شیخ اور علم کا شیخ خلق کا
 شیخ جو حق غرض کے قریب دروازے پر ولالت کر لگے اور دروازہ میں نہیں تو فوراً داخل ہونا
 ہر خلق کا دروازہ اور خالق کا دروازہ۔ دنیا کا دروازہ اور آخرت کا دروازہ۔ انہیں سے
 ایک دوسرے کا تابع ہے۔ اول کا خلق کا دروازہ ہے پہر حق غرض کا۔ جب تک پہلے دروازہ
 سے نہ گزرے دوسرے دروازے کو نہ کہیگا۔ اپنا دل دنیا سے نکال تاکہ وہ آخرت میں داخل ہو
 علم کے شیخ کی خدمت کرنا کہ وہ تجھے علم کے شیخ کے پاس لے جائے خلقت سے نکل تاکہ تو حق غرض
 کو پہچانے۔ یہ درجات ہیں۔ ایک دوسرے کے بعد اور وہ دونوں خدین ہیں جمع نہیں
 ہو مگر یہ چیزیں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ انکو اکٹھا کرنے کے درپے نہ ہو۔ یہ کہی حاصل نہ ہوگا
 اپنے دل کو حق غرض کا گہرے فانی کرنا اسکا فیلاس میں نہ چھوڑے جیکہ فرشتے (اپنے سلام ہو) اس
 کہیں کہ جس میں تصویر ہو داخل نہیں ہوتے تو حق غرض نہی دل میں چکاس میں صورتیں
 اور بت ہیں کس طرح داخل ہوگا اسکے سوا جو وہ بت ہے۔ بتوں کو توڑ اور اس گہر کر پاک کر
 اسکے مالک کا حضور میں دیکھے گا۔ وہ عجائبات دیکھے گا جو تو نے پہلے نہ دیکھے تھے۔ اور خدیم
 ان عملوں کی توفیق دے جسے تو راضی ہے۔ **وَاللّٰہُ یُکَفِّرُ سَيِّئَاتِہٖمُ وَ یُجْزِیْہُمْ مِّنْ حَسَنَتِہٖمُ**
مَّا کُفِّرُواْ وَ یُعْطِیْہُمْ مِّنْ حَسَنَتِہٖمُ اب لٹا کر لھڑا بین دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی ملے گا
 اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ **پتیا لیسویں مجلس** سائے (خدا آپ راضی ہو) صبح کو وقت سولہویں
 ماہ **رجب** گورہ میں فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے **ایزنی زلیا (ملکوں کے ملکوں میں)**
کانت فتنة بخلوا فی حشرہ (لعنتی ہے وہ شخص جسکا اعتماد اپنی عیسی مخلوق پر ہو) بہت ہیں

جس نسبت میں داخل ہیں بہت سی مخلوق میں سے ایک ہو گا جبکہ اللہ غرور پر احماد ہی جس نے
 اللہ غرور پر احماد کیا۔ فَقَدْ السَّمْسُكَ بِالْعَرَفِ الْفَتْحِ (تحقیق ایسے مضبوط رسی کو کپڑا)
 اور جس نے اپنے جیسے مخلوق پر احماد کیا وہ اس شخص کی طرح ہے جو باپ کو مٹی میں بند کرتا ہے جب تک
 ہے کہ یہ نظر نہیں آتا (تجربہ اموس) خلقت ایک دن باد و یاقین یا ایک ہینے یا ایک سال یا دو سال
 تیری حاجتیں پوری کر لی گی آخر کار تجھ سے تنگ آ جائی گی حق غرور کی صحبت لازم کپڑا واپسی حاجتیں
 اسکے آگے پیش کر۔ وہ تجھ سے تنگ نہوگا۔ اور تیری دنیوی و اخروی حاجتوں سے کہی ہوں
 یا تو یہ کی قوت کے وقت باپ آ۔ جو رو۔ دوست۔ دشمن مال جاہ۔ پر تو صبر نہیں ہو اور
 کسی چیز پر اطمینان رکھتا ہے حق غرور کے دروازے اور اسکے احسانات کے بغیر اور کسی مخلوق
 نہیں رکھتا ایسی درجہ اور دنیا پر بہرہ و سہرہ رکھنے والی جلدی تیری بات ہے تیری خدا کے باعث نکل
 جائیں گے جیسا کہ تو انکو کم کر لیا۔ ویسے ہی تیری غیر کے پاس تھی اس سے جھینے کو اور تیری حوالہ کر گئے
 تاکہ تو اسے اپنے مولیٰ غرور کی عبادت پر مدد دیوے۔ تو نے انکو اپنا بت بنا لیا ایسی حامل اللہ
 غرور کے لئے علم پڑھا اور اس پر عمل کر۔ وہ تجھ کو ادب دیگا۔ علم زندگی ہے اور جہالت موت صدق
 جب تک علم کے پڑھنے سے فارغ ہوتا ہے علم خاص میں داخل ہوتا ہے جو علم قلوب و اسرار
 جب سین دست رس پاتا ہے تو اللہ غرور کے دین کا بادشاہ بن جاتا ہے۔ اپنی حاکم کے اذن سے
 امر کرتا ہے اور نہی کرتا اور دیتا اور روکتا ہے خلقت میں بادشاہ ہوتا ہے اللہ غرور کا امر
 امر کرتا ہے اور اس کی نہی سے منع کرتا ہے اسکے حکم کے بموجب اسے لیتا ہے اور حکم کو بموجب انکو
 دیتا ہے حکم میں انکے (یعنی خلق کے) ہمراہ ہوتا ہے اور علم میں حق غرور کے ساتھ حکم و روانی پر
 دیاں ہے۔ اور علم گہر کے اندر حکم عام ہے اور علم خاص عارف حق غرور کے کردار و انور کے
 ہے اسکو معرفت کا علم اور ان امور کی واقفیت دی گئی ہے کہ اسکے غیر کو اپنے اطلاع نہیں
 عطا کر سکا حکم ہوتا ہے تو دیتا ہے اور نذر رکھنے کا حکم ہوتا ہے تو بند رکھتا ہے۔ کہا نیکیا امر کیا جاتا
 ہے تو کہا تا ہے۔ یہو کہہ کے اپری ہو کہا رہتا ہے۔ ایک پر تو مجھ ہونے اور دوسرے

روگردانی کرنے کا امر کیا جاتا ہو۔ ایک شخص سونے اور دوسرے کو دینے کا امر کیا جاتا ہے۔ مینفور
 وہ ہر جگہ وہ مدد کریں۔ اور بے مدد وہ جسکو وہ بے مدد چھوڑے۔ قوم (ادبیار تہاری بائیں آتے
 ہیں۔ تہاری فائدے کے لئے نہ اپنی حاجتوں کے لئے نہ کوئی خلقت میں کسی کی ضرورت نہیں
 خلق کی رستیوں کو بل دیتے اور انکی بنیادوں کو مضبوط کرتے اور اپنی شفقت کرتے ہیں نہ وہ
 و آخرت میں حق غرض کی طرف سے پرکھنے والے ہیں۔ جو چیز تم سے لیتے ہیں تہاری لئے نہیں
 نہ اپنے لئے۔ انکا شغل خلق کی خیر خواہی اور ادھر غلامت کرنا ہے کیونکہ جو اللہ غرض کی طرف سے
 ہو وہ دائم اور ثابت رہتا ہے اور جو اس کے غیر کے پاس ہے وہ نہیں رہتا علم اور ان علماء کی خدمت
 کو جو عمل کریں والے ہیں اور ادھر صبر کریں۔ جب تو پہلے علم کی خدمت پر صبر کریگا وہ ضروری خدمت
 کو صبر گاتیری خدمت پر صبر کرے گا جیسا کہ تو نے اسکی خدمت میں کیا۔ جب تو علم کی خدمت
 میں صبر کرے تو تجھ کو لی نقیہ اور نور باطن عطا ہوگا (اسے قوم) سب کام اللہ غرض کی طرف سے
 وہ تم سے انکو زیادہ جانتا ہے۔ اسکی کشائش کی انتظاری کرو۔ پس تحقیق ایک ساعت سو دس
 ساعت تک بہت نقصان ہیں حق غرض کی خدمت کرو۔ اور اوروں کے دروازے کو کھولو اور
 خلقت کے دروازے بند کرو۔ وہ تم کو ایسے عجائبات دکھلائیگا جو تمہاری خیال میں نہ تھی
 (تجربہ افسوس) اگر اللہ غرض کی خدمت کے ہاتھوں پر تجھے نفع دینا چاہے تو دیکھا اور اگر تجھ کو
 پہچانا جائے تو یہی ہوگا۔ وہی سکے دلون کو نیو کر نیوالا اور نرم بنائیوالا اور سخت بنائیوالا
 وہی زندہ کر نیوالا وہی مارنے والا۔ وہی مینے والا۔ وہی لینے والا۔ وہی روکنے والا۔ وہی بچانے والا
 وہی ذلت دینے والا۔ وہی مہیا کرنے والا۔ وہی تندرستی بخشنے والا۔ وہی سیر کر نیوالا۔ وہی
 بہو کھا رکھنے والا۔ وہی لباس دینے والا۔ وہی برہنہ رکھنے والا۔ وہی احسان کر نیوالا۔ وہی
 وحشت میں ڈالنے والا ہے۔ وہی اول ہے۔ وہی آخر۔ وہی ظاہر ہے وہی باطن۔ سب کچھ وہی
 ہے نہ اور اسکا انچو دلین اعتقاد رکھنا اور ظاہر کے ساتھ خلقت سے اچھی معاشرت کرنا۔ یہی
 نیوکاروں پر ہینرگاروں کا شغل ہے۔ اپنے تمام حالات میں اللہ غرض کی طرف سے ہیں اور

کرتی ہیں۔ خدا کا اذن کے ساتھ وہ اس دنیا سے آتے ہیں۔ دنیا میں صورت اور آخرت میں معنی عطا کرتے ہیں۔ اے خدا دنیا و آخرت میں ہماری اور انکی جان پہچان بنا دے۔

چھیا الیسویں مجلس۔ اپنے (خدا آپ سے راضی ہو) اتار کی صبح اٹھارہویں ماہ رجب سنہ ۱۳۵۵ھ

کو فرمایا۔ دنیا بانا رہے جلدی بند ہو جائے گا۔ خلق کی رویت (دیکھنا) کے دروازے بند کر دو اور حق غور و حل کے شاہدے کے دروازے کو کھولو۔ غماص اپنی قلوب کی صفائی اور سر کے قرب کی حالت میں کسب کرنے اور اسباب کے دروازے کو بند کر دے۔ غیر دن کے مثلاً اہل داولاد وغیرہ کو دیکھیں جس کو کسب اور نفع اور تحصیل غیبتیں ہو اور تم غماص اس کی فضل کے خیال کو طلب کرو۔ یاد اپنی نفس کو دنیا میں روکو۔ غور و حل اور اسرار کو دہلی میں لگاؤ۔ الہی تو ہماری مدد کو جانتا ہے۔ یاد اپنی خدا آپ سے راضی ہو) فرمایا۔ قوم ادا دیا ہا ملینا کے نایب ہیں جو وہ کہتے ہیں اسکو مانو کیونکہ وہ ہمیں اللہ غور و حل و اد کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم کا امرا کرتے اور

ہی سوا ذکر کہتے ہیں۔ گویا الہی کا تو ہیں۔ پس کلام کرتے ہیں اور دوزخ کا تو ہیں۔ پس لہی ہیں اپنی طبیعتوں اور نفسوں کو ساتھ کوئی حشر نہیں کرتے۔ حق غور و حل کر دین میں اپنی ہوا و دین کو شریک نہیں بناتے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال میں آپ کی سروی کرتے ہیں۔ انہوں نے اللہ غور و حل کے حکم

ہما انا کم للترسل رسول فخذ ذی کا و ما تھا کم عنہ کا خاتمو ۱ (جو رسول تمہارے پاس لائے اسکو لو۔ اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو) کو سنا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعدار بنو حتی کہ آپ نے انہیں جہل سے بچنے والے یعنی خدا ایک ہی بنا دیا۔ آپ نے مغرب سے نہیں

آپ کو حق غور و حل کا مغرب بنایا۔ انکے لئے خلق پر لقب اور خلعتیں اور لہارت بختی لے کر منافع تم نے خیال کیا کہ دین مسافر و امیر مل ہے۔ تمہاری اور تمہاری شیطانوں اور تمہاری بڑی فریبوں کی کوئی عزت نہیں۔ اسی خدا میری اور انکی توبہ قبول فرما۔ اور انکو نفاق کی ذلت اور شرکت کی قید سے نجات عطا کر۔ اللہ غور و حل کی عبادت کرو۔ اور اسکی عبادت پر حلال کیا ہی سود و دولت تحقیق اللہ غور و حل مرد مومن فرما۔ بنو دار حلال کہانے والے ہے محبت رکھنا ہی اسکو دوست رکھنا ہے۔ جو کہانا اور غور و حل کرتا ہے اور اسکو بڑا جانتا ہے جو کہانا ہی اور غور و حل نہیں کرتا ہے

محبت رکھتا ہے جو کہا کرتا ہے اور اسکو سوا جاتا ہے جو اتفاق سے کہتا ہے اور اسی خلقت کی پسند کرتا ہے۔ سو خدا کو دوست رکھتا ہے اور مرشد دشمن اسکو دوست رکھتا ہے جو اس کے پسند کردی اور اسکو دشمن جانتا ہے جو اس سے مقابلہ کرے۔ محبت کی شرط موافقت ہے۔ اور عداوت کی شرط مخالفت۔ اشد غرور جل کے حوالہ کرو۔ اور دنیا و آخرت میں اسکی تدبیر پر راضی رہو۔ میں چند روایات ایک مصیبت میں مبتلا ہوا۔ اور خدا اسکو دیر کرنے کا سوال کیا۔ اسنے مجھ اس سے زیادہ اور مصیبت بڑھادی پس میں اس میں حیران رہ گیا۔ ناگاہ ہاتف سے مجھے کہا۔ کیا تو فی ابتداء حالت میں ہم سے نہیں کہا کہ میری حالت تسلیم کی حالت ہے۔ پس میں ادب کیا اور خاموش رہا۔ پھر پھر افسوس! اشد غرور جل کی محبت کا مدعی ہے۔ اور اسکو غیر سے محبت رکھتا ہے۔ وہ صفائی اور اسکا غیر کدورت۔ پس جب تو صفائی کو اس کے غیر کی محبت سے مکدر کر دیگا۔ تو وہ تجھ کدورت میں ڈالے گا۔ تیرے ساتھ وہی کرے گا جو ابراہیم خلیل اور یعقوب (علیہما السلام) کو ساتھ کیا جب وہ ولی سوزش کو ساتھ اپنے بیٹوں پر نازل ہوئے۔ انکو امنین مبتلا کیا۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسے نبیے حضرت امام حسن و امام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی طرف چھو کر نازل ہوا۔ علیہ السلام نازل ہو کر کہا کہ کیا آپ ان دونوں سے محبت رکھتے ہیں آپ نے فرمایا۔ ہاں کہا۔ ان میں سے ایک نہ رہ لایا جائیگا۔ اور دوسرا قتل ہوگا۔ پس دونوں آپ کے دل سے نکلے اور آپ کا دل اشد غرور جل کے لئے فارغ ہو گیا۔ اور اہلکی بابت اہلکی خوشی بے بدل گئی۔ حق خود اپنے اختیار اور اولیا اور نیک بندوں کے دلوں پر غیرت کہتا ہے۔ اور دنیا کو نفاق سے طلب کرنے والے اپنے ساتھ کہیں۔ امنین کچھ نہ پائیگا۔ پھر پھر افسوس کہانی ترک کی اور دین کے ساتھ لوگوں کے مال کہاں کے لئے بیٹھ گیا۔ کب کل پیغمبروں کا پیشہ تھا۔ امنین سے کوئی ایسا نہیں جسکا کوئی پیشہ نہ تھا۔ اور آخر کار انہوں نے خلق سے حق خود جل کی اجازت کے ساتھ لیا اور دنیا اور شہوت اور ہوس کے شرب سے مست تھوڑی دیر کے بعد قبر میں تیر غار ٹوٹے گا۔ سینا لیسویں مجلس اپنے خدا آپ سے حاضی ہوئی گل کے روزاہ شبانہ شمس مجھ کی

پہلی تاریخ کو درمیان فرمایا۔ علم پڑھ کر۔ اخلاص لا۔ اپنی نفس اور خلقت سے محروم ہو کر اللہ
 کے دہرے میں رہے۔ اور وہ کہہ اندھی ہو اور انکو یہود و انکارین لگا ہوا
 دو) جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ **وَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَلِّمَهُ الْعَالَمِينَ**
 (محقق وہ ہے دشمن بن کر رہا عالمین) حال کو چھوڑ۔ اور دشمن جان۔ تو ان کے فریو ڈر رہا ہو
 توجہ کمال ہو جاؤ اور رشک کی پیدی تیرے۔ دل سے بھلائے تو انکی طرف دور۔ اور ان سے مل اور جو
 علم تیرے پاس ہو اس سے انکو نفع پہنچاؤ۔ اور انہیں۔ سب غریب کر دو۔ اور وہ پر رہنمائی کر خاص کی پرت
 خلق اور راباعہ اور اختیار سے مرعہ جانے جسکو یہ موت حاصل ہوئی اور سے اند غریب کے ساتھ
 ابدی گئی۔ اسکی بھاری موت ایک لمحہ کا سکتا۔ ایک لمحہ کی فتنی سب ایک لمحہ کی غیبت ہوتی ہو
 خواب پر بیداری۔ اگر تو یہ موت چاہتا ہو تو سو فیت اور قیوم اور حق غریب کی دلہن ہو خواہ
 کو لازم پکڑ۔ حتی کہ پتھر رحمت اور دست کا انتہ پکڑ۔ اور حیات ابدی زندہ کرے۔ نفس اور دل اور
 سر کا علیہ علیہ طعام ہو۔ سب سے نیل علیہ وسلم نے فرمایا۔ **إِنِّي أَخْلُقُ عِنْدَ رَبِّي**
فِي طَيْرٍ وَبَشَرٍ وَفِي طَيْرٍ وَبَشَرٍ وَفِي طَيْرٍ وَبَشَرٍ وَفِي طَيْرٍ وَبَشَرٍ وَفِي طَيْرٍ وَبَشَرٍ
وَعِنْدَ رَبِّي مَخْضُوعٌ۔ تحقیق میں اپنے خدا کے پاس ہوتا ہوں۔ پس وہ مجھ کو کھانا کھلاتا ہے اور پانی
 پلاتا ہے۔ یعنی میرے سر کو معنی اور روح کو مدد مالت کا طعام کھلاتا ہے۔ اور ایسی خدا کھلاتا ہو
 جو مجھ سے محض ہو۔ اول آپ کو مع جسم اور قلب مزاج ہوا۔ پس جسم لوگوں کو درمیان موجود ہوتا
 اور قالب اور سر مزاج ہوتا رہا۔ سب سے آپ کے دار ثون یعنی ان لوگوں کا جہنم نے علم
 اور عقل اور اخلاص اور تعلیم خلق کو جمع کیا۔ حال ہے (اے قوم) (درویش) قوم کا بقیہ نوش
 کرو۔ جب قدر کے برتنوں میں باقی رہا ہے۔ اے علم کے معنی۔ عمل کے بغیر تو یہ علم کی کوئی عزت
 نہیں۔ اور عقل کی اخلاص کو بغیر کیونکہ وہ بے روح جسم ہو۔ تیرے اخلاص کی علامت یہ ہے کہ تو
 خلقت کی تعریف اور نعت کی طرف توجہ نہ کرے۔ اور ان کے ہون میں طمع نہ رکھو۔ بلکہ تو یہ
 کو اس کا حق دیو۔ اور نعم کے لئے عمل کو نہ نعمت کے لئے۔ الگ کر لئے نہ ملک کو حق

نہ بل کہ لئو جو خلق کے پاس ہو وہ چلکا ہے اور جو حق کے پاس ہے وہ مغز پس جب تیرا
 اور او خلق اور مغانی حضورین ہر شے کا ہم رہا بھیج ہو۔ تو وہ بچے اس مغز کے روغن سے طعام کھا
 اور بچہ مغز کے مغز اور سوکے سر اور مغز کے سنی پر راف کر گیا۔ اس وقت تو اس کے مغز سے بالکل مغز ہو
 جائیگا وغیرہ سے ہوا ہونا۔ دل کا سب سے بہ جسم کا۔ نہ دل کا ہو نہ جسم کا۔ اعراض باطن کا سب سے
 نہ ظاہر کا۔ معانی کی طرف نظر (جائے) نہ میان اجسام کی طرف حق غرض کے لئے نہ خلق کے لئے
 شخصیت یہ ہو کہ تو اس کے ساتھ ہو نہ خلق کے ساتھ۔ دنیا آخرت سے ایسا معدوم ہو۔ گویا مآخرت
 بالکل نہیں۔ اور نہ اس کے سوا کوئی اور غیر موجود ہے۔ اشد غرض اس سے محبت کر نہ والوں اس کی
 صفت میں سے خاصوں میں ان شہیدوں نے جو کفار کی تکوا سے شہید کی گئی ان ہی میں ان کی
 کیوت ناز و نعمت کو ظاہر کیا پس وہ شہید جو محبت کی تلواریں شہید ہو گا خیال ہو گا گناہوں کے
 باعث ابدان اور اجسام پر ویرانی غالب آتی ہے۔ کیا تو ان ویران گاؤں کو نہیں دیکھا ہے
 باشندوں کے گناہوں نے ان کو ویران کر دیا۔ کیونکہ گناہ شہروں کو خراب کر دیا اور بندوں کو
 ہلاک کرتے ہیں۔ اس لیے تیرا جسم ایک شہر ہے اگر تو اس میں نافرمانی کر گیا تو وہ خراب ہو جائیگا اگر
 گناہ کر گیا تو پہلے تیرا جسم خراب ہو گا پھر تیرے دین کا جسم۔ تو اندا اور باج اور ہر ہو جائیگا
 تیری قوت جاتی ہوگی۔ اور غفلت مرض جھکو آن گیسرے گی۔ فقرا جائیگا تیری مال کر گیسو
 کر دیا۔ اور بچہ دوست و دشمن کا متعلق کر دیا۔ ایسا منافق تجھ پر غور سے حق غرض کو دیکھتا ہے
 تو عمل کرنا ہی اور ظاہر سے کہتا ہے کہ خدا کے لئو کرتا ہوں حالانکہ وہ خلق کے لئے ہوتا ہے
 تو یہ اتفاق کرتا اور ان کے آگے چاہو سی کرتا ہی اور پھر بے غرضی کو فراموش کر دیتا ہے طبعی
 ہی تو دنیا سے مغفلس ہو کر لگا لگا جائے گا۔ ایسا باطن کے بیمار۔ دوا کر۔ یہ دوا نہیں ہو گی
 غرض کہ نیک بند و کچا پاس۔ اس لئے دوا لے اور اس کو استعمال کر۔ بچہ دائمی عافیت و ابدی صحت
 حاصل ہوگی۔ تیری حقیقت اور دل اور سر اور خلوت اشد غرض کرنا ہے صحیح ہو جائیگی تیری دلگی
 انجمن کچا میں گی۔ اور ان اپنے رب غرض کو دیکھ لیا۔ تو ان میں سے ہو جائیگا۔ جو اس کے

دروازی پر کڑے ہیں۔ وہ جو اسکے فیکو نہیں دیکھتے۔ درویش حسین کہ بدعت ہے حق غرض کہ کون کون
 دیکھے گا (اے قوم) پیروی کرو۔ نئے طریقے نہ نکالو۔ موافق بنو۔ مخالفت نہ کرو۔ مطاعت کرو
 نافرمانی نہ کرو۔ غلط نہ بنو۔ مشک نہ بنو۔ حق غرض کہ کون کون اس کے دروازے سے نہ پٹو۔ اسی سے لگتا
 غیر ہے۔ اسی سے مدد مانگو۔ اس کے غیر سے۔ اسی پر ٹکال کرو۔ نہ اس کے غیر پر۔ اور اسے خواہ تم
 اپنے نفس کے سپرد کرو۔ اور اس کی تدبیر پر جو تم میں کرنا ہو راضی رہو۔ اور اسکے ذکر میں مشغول
 رہو۔ نہ سوال میں۔ کیا تم نے اللہ عزوجل کا اسکے کلام میں فرمودہ نہیں سنا۔ انا جلیس میں
 ذکر کرتی ہوں اس کا ہم مجلس ہوں جو بھی یاد کرے) اور فرمایا۔ انا جلیس میں ذکر کرتی ہوں
 اجلی (میں انکو پاس ہوں جو میرے لئے دل شکستہ ہیں)۔ اور قلام۔ تبارخدا تو یاد کرنا تیرے
 دل کو اسکے قریب اور تجھے اسکے قریب کے گہر میں داخل کر دے گا۔ اور تو اس کا مہان بیوی کا مہان
 کی عزت کی جاتی ہے اور خاص کر بادشاہوں کے مہانوں کی۔ کب تک تو اس بادشاہ سے روگردان
 ہو کر ملک و ملک میں مشغول رہے گا۔ جلدی ہی تو اپنے ملک و ملک سے مفارقت ہو کر تیرے
 ہی تو آخرت میں موجود ہو گا۔ اور دیکھے گا کہ گویا دنیا نہ تھی۔ اور آخرت ہمیشہ ہی مجھ سے میری
 فقیری کے باعث نہ بھاگو۔ میں تم سے اور مشرق و مغرب والوں سے غنی ہوں۔ میں نہیں تمہارے
 لئے چاہتا ہوں۔ تمہاری رسیوں کو بل دیتا ہوں۔ اللہ عزوجل کے دین میں جو بات نہ تھی
 اپنی طرف سے نہ بنا۔ دو عادل گواہوں قرآن و حدیث کی پیروی کرو۔ وہ تجھ کو اللہ عزوجل
 پہنچا دیں گے۔ اور اگر تو مبینہ دینی باتیں نکالنے والا ہو تو تیری شاہد تیری عقل اور ہوا
 بیشک تجھ کو دوزخ میں پہنچائیں گے۔ اور ذر خون و دمان اور لکے گردہ سے ملائیں گے۔
 تقدیر سے جتھیں نہ بنا تجھ سے مانی نہ جائیں گی۔ تجھے تعلیم و تعلم پہر مل۔ پہر اطلاع کے گہر میں نہ
 داخل ہونا چاہیے۔ تجھ سے کچھ نہیں ہوتا۔ اور یہ تو ضروری ہے۔ اپنی سنی کو علم اور عمل کی تلاش
 میں لگا۔ نہ دنیا کی تلاش میں نہ صرف ہی تیری سنی بند ہو جائے گی۔ پس تو اس کو اس میں لگا
 جو تجھے سفید ہو۔ ایک آدمی آپ کی طرف کھڑا ہوا اور وجد ظاہر کیا اور پوچھا اس فلان کا

کیا ہے تاکہ ہمارے نصیب ہو فرمایا۔ زفاف سے پہلے شاہ (اللہ عزوجل کی محبت) آی غلام اللہ عزوجل کی رضا حاصل کر چکے درپے ہو کیونکہ جب وہ تجھ سے راضی ہوگا تجھ سے محبت کرے گا۔ پھر دل سے رزق کا غم نکال دو۔ اللہ عزوجل کی طرف سے بے تکلیف اور شفقت تجھ رزق ملے گا۔ تلم غمنا کو اپنے دل سے نکال صرف ایک غم یعنی اللہ عزوجل کا رکھہ۔ پس جب توبہ کرے گا وہ تجھ تمام غمون کو کفایت کرے گا۔ تراغم وہ جو تجھ کو بچ میں ڈالے۔ اگر تراغم دنیا کے لئے ہے پس تو اسے ساتھ ہی لے۔ اگر آخرت کے لئے ہے۔ پس تو آخرت کے ساتھ ہی۔ اور اگر خلق کے لئے ہے تو اسے ساتھ ہی لے۔ اگر حق عزوجل کا غم ہے تو دنیا و آخرت میں تو اسے ساتھ ہے۔

ارٹھالیسیون مجلس۔ آپ نے خدا آپ راضی ہوینگل کے روز عشا کے وقت آہوین ہا شبان ستمہ ہجری کو در رسہ میں فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا۔
 مَن تَزِنَ لِلنَّاسِ يَكُنْ حَقًّا وَبَارَكَ اللَّهُ يَمَّا يَكُنْ لِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَزَّ وَجَلَّ
 غَضَبًا (جس نے زینت لوگوں کے لئے۔ جس سے کہ وہ محبت رکھتے ہیں اور خدا کا مقابلہ
 ان خیرون میں جنکو وہ برا جانتا ہے اللہ عزوجل سے ملے گا۔ اس حال میں کہ وہ اپنے غضبناک
 ہو گا اور منافقوں سے آخرت کو دنیا کی عوض میں بیچے والو۔ احق عزوجل کو خلق کو عوض میں
 والو۔ اور باقی کو فانی کی عوض فروخت کرنے والو۔ نبوت کے کلام کو سنو تمہاری تجارت خاتمہ
 ہے اور تمہاری اس امداد ضائع ہوئی۔ تمہارا فسوس تمام اللہ عزوجل کی دشمنی اور غضب کا نشانہ
 بنتے ہو۔ کیونکہ جو لوگوں کے لئے اس زینت سے متفرین ہوتا ہے جو اس میں باقی نہیں رہتی
 اللہ عزوجل اسکو دشمن جانتا ہے۔ اپنی ظاہر کو شرعی آداب اور باطن کو اس میں ہر خلقت کو لگا دینے
 سے متفرین کرنا انکے دروازے بند کر۔ دل سے انکو فانی خیال کر۔ گویا کہ وہ پیدا نہیں ہوئے
 خیر اور نفع کی امید نہ رکھہ۔ تو جسم کی زینت میں مشغول ہے اور نونے دل کی زینت کو ترک کر دینا
 دیکھی زینت توحید اور اخلاص اور اللہ عزوجل پر اعتماد کرنے اور اسکا ذکر کرنے اور اسے خیر کو
 فراموش کر دینے سے حاصل ہوتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا

کہ جو شخص اللہ عزوجل کی رضا حاصل کرے گا وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوگا

حل صالح وہ ہے جس پر لوگوں کی ہمتا کی امید نہ کی جاوے اور آخرت کی نسبت نادم اور کج و قوی و اعدیہ کی نسبت مقلند۔ عقل حکومۃ بخش نہیں ایمان کو محال کر نہیں کوشش کر تحقیق سچے ایمان محال ہو جائیگا۔ توبہ کر اور غفلت اور نادم ہو۔ اور خسار و ہشامیوں سے آنسو ہا۔ کیونکہ غفلت و غلطی کے خوف سے رنگا ہوں کی انگین اور اشد غریب کی غضب کی اگر کوئی بھارتی ہے۔ جب توبہ کر توبہ کرے تو سچی توبہ کا نور چہرے پر چمکیگا۔ اسے غلام اپنے سر کو نگاہ رکھنے میں جہان تک تیری طاقت ہے کوشش کر۔ اگر خدا کی طرف سے غلبہ ہو تو پھر تو معذور ہے۔ محبت پر دی اور رستہ کی دیوار حصار کی دیواروں۔ وجود کی دیواروں اور روبرویت خلق کی دیواروں کو دیوار کی دیواری پر کوا کے نکال ڈالنے کا ارہے۔ اور کلف مخلوق کے قدموں کی خاک سے سرسٹا لگا ہے کیونکہ یہ نفسی ہے بقیہ۔ یہ خلقی اور ریزہ زبانی کوشش کر تاکہ تو خدا کے بغیر کچھ نہ کہے گا۔ کوشش کر کہ توفیق فرمے کرنے اور نفع کو اپنی طرف سے کہنے میں حرکت نہ کرے۔ جب توبہ کرے گا۔ تو حق غریب ہے محافظ چوڑو گا۔ جو تیری خدمت کرے۔ اور تجھ سے ایذا کو دفع کرے۔ اسکے ساتھ ایسا ہو گیا کہ سمیت غل دینے والے کے ہاتھ میں اور جیسا کہ اصحاب کہف جبریل علیہ السلام کے ساتھ غلامیہ بلا وجہ اور اختیار اور تدبیر اسکے ساتھ ہوئے۔ قضا و قدر کے بوجہوں کو مانل ہوئے وقت اس کے حضور میں ایمان اور نفس کو قدموں پر کھڑا ہو۔ ایمان قدر کے ساتھ کھڑا اور ثابت رہتا ہے۔ اور نفاق یہاں ہے۔ منافق کا بچال ہی کہ جس قدر زمانہ گزرتا ہے۔ اس کا وجہ لاغر ہوتا ہے اور اس کا نفس اور ہول اور طبع فزہ اور اسکے سر اور قلب کی انگینان مذہبی ہوتی ہیں اسکے گہر کا اور عذہ آباد اور گہر کا اندر ویران ہے۔ اس کا حق غریب کو یاد کرنا زبانی ہے نہ دلی اس کا غضب ہے نفس کو کہ نہ اشد کو کہ اور مومن اسکے برخلاف ہے۔ اس کا اشد غریب کو یاد کرنا۔ دل اور زبان سے ہے۔ اور اگر کٹر و غوا اس کا دل ذکر کرنا اور زبان خاموش ہوتی ہے۔ وہ اشد غریب اور اس کے رسول کیلئے غضب میں آتا ہے۔ نہ اپنے نفس اور ہول اور طبیعت اور دنیا کیلئے اس کا کوئی حسد نہیں اور نہ وہ کسی کا حسد کرتا ہے اور صاحبان بخت و سبکت کی بابت نزاع نہیں کرتا۔

اسی غلام اپنے آپکو پکارا اپنے آپ کو پکار کہ تو کسی بخت مند سے جھگڑ کر رہی۔ وہ سلامت رہی گا اور ملنے ہوگا اور تو ہلاک اور پست اور ذلیل و خوار ہوگا۔ تو جھگڑے سے اسکا پہرہ کس طرح بدل سکتی ہو جائیگا۔ وہ خدائی علم کے رہ سے اسکے لئے سابق ہو۔ جب تو حق غرور جل اسکے علم سابق جین تجہ میں ہو یا اور کسی میں۔ منافع ہو تو اسکی آنکھوں میں حقیر ہوگا اور تیرا علم کچھ فائدہ نہ دینگا۔ جیسا کہ اللہ غرور جل فرمایا۔ **عَمَلِكُمْ ذَا كِبْكُمُ** (عمل کریں تو اسے ریخ اٹھائیے) اب اللہ غرور جل کے آگے تو سب کر معصوم و انا ہے۔ وہ اس بلا کے باعث جو تجہ نازل ہوئی خدا کی طرف قصد کرنے سے نہیں کرے گی۔ خدا سے اسکے دور کرنے کی انتظار کرنا اور نا امید نہ ہو۔ کیونکہ ہر ایک ساعت میں کائنات میں کل **يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ** (وہ ہر روز شان میں ہے) ایک قوم سے دوسری قوم کی طرف نقل کر رہی ہے اسکے ساتھ صبر کرنا اور اسکی تقدیر پر راضی ہو۔ کیونکہ **لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَفْئَةً** (تو نہیں جانتا شاید کہ خدا اسکے بعد اور امپیدا کرے) جب تو صبر کرے تجہ سے ملے گا خف کی جائے گی اور وہ تیرے لئے ایک ایسا امپیدا کرے گا جس سے وہ بھی محبت رکھتا ہو اور تو بھی۔ اور جب تو خج کرے اور اعراض کرے تو بلا تجہ پھیل ہوگی۔ اور تیرے اعراض کی باعث عذاب زیادہ ہوگا۔ اللہ غرور جل پر تمہاری اعراض کرنے اور اس سے کرشکا باعث تمہارا نفعوں اور سہولتوں اور اعراض کے ساتھ ہونا اور دنیا سے محبت کرنا اور اسکے جمع کرنے پر حرص کرنا ہے اسے قوم۔ اگر دنیا کی ضرورت ہے تو چاہئے کہ تمہارے نفس دنیا کے دروازے پر اور دل آخرت کے دروازہ پر اور اسرار مہولی کے دروازہ پر ہوں یہاں تک کہ نفس قلب ہو جاوے اور جو دل فانی لیا ہو وہ بھی لے اور قلب مسہر ہو جائے اور جو سنے ذالیفہ لیا ہو وہ بھی لے اور ریسمن فانی ہو جائے نہ ذالیفہ لے اور نہ ذالیفہ۔ یا جائے پھر وہ اسکو اپنے لئے زندہ کر دے فیکر کے لئے پس اسوقت وہ کیسا ہو جائیگا۔ اسکا ہر ایک درہم نہاد انتقال کے برابر ہوگا۔ اور پوچھتے سے سونا بنا یا جائیگا یہی ہو غایت کلیہا صلیبہ ہمیشہ باقی رہنے والی۔ نبارت ہو اسکے لئے جس نے میری کو کھانا دیا اس پر ایمان لایا۔ نبارت ہے۔ اسکے لئے جس نے اس پر عمل کیا اور خالص عمل کیا نبارت ہو کر

نشرت ہوا اس لئے جسے عمل کو ماتہ میں لیا اور اس کو معمول کہ جسے لکھ گیا گیا ہو یعنی اللہ عزوجل کا مقرب
 اور غلام جبے مجاہد بھی دیکھ گیا اور پہچان گیا۔ تو بھی ان دو امین اور بامین دیکھو گا کہ میں (نیل) بوجہ
 اوٹنا ہوں تجھ سے (غیر) دفع کرتا ہوں اور تیرے لئے سوال کرتا ہوں۔ تو کب تک خلق کو ساتھ
 مشرک اور اپنے توکل کرنا اور بیگا۔ تجھ جانا واجب ہو کہ اس میں سے کوئی جھگڑا اور دفع نہیں پہچان سکتا تھا
 فقیر باغنی غیر زیاذیل اللہ عزوجل کو لازم پکڑ خلق اور اپنے کسب و رانی طاقت اور قوت پر
 توکل نہ کر۔ اللہ عزوجل کے فضل پر توکل کر۔ اس (ذات) پر توکل کر جس نے تجھے کسب کے ذریعہ قیاد بنایا
 اور اس کو تیری نعمت کیا۔ جب تو بہ کر گیا تو وہ تجھ کو اپنی پاس کر لیا۔ اور تجھ کو اپنی قدرت اور سابقہ
 کے عجائبات دکھلایا۔ تیرے دل کو اپنی ساتھ ملا لیا۔ پہلے اپنے ساتھ ملائیے بعد اس کو اسکی پہلوں
 یاد دلایا۔ جیلے کہ جنت والے جنت میں دنیا کے دنوں کو یاد کریں گے۔ جبے سب کا حال پہاڑوں
 تو سب سے لمبا لیا۔ جب عادت کا خلاف کرے تو تیرے لئے عادت کا خلاف کیا جائیگا جس نے عادت
 کی محذوم بنا جس نے اطاعت کی مطاع ہوا۔ جس نے عزت کی معزز ہوا۔ جس نے قریب ہونا چاہا
 مقرب بنایا گیا۔ جس نے تواضع کی بلند کیا گیا۔ جس نے احسان کیا اس پر احسان کیا گیا۔ جس نے
 اچھا ادب کیا مقرب بنایا گیا۔ نیک ادب کچھ مقرب بناتا ہے اور بلی ادبی تجھ کو بید کرتی ہے
 نیک ادب اللہ کی عبادت ہے اور ربا ادب اس کا گناہ۔ اے قوم! اپنے نفسوں میں غور کرنے
 اور ان کا حساب لینے کو موخر نہ کرو۔ آخرت سے پہلے دنیا اپنے نفسوں کے لئے اس میں جلدی کرو
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا: **إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَسْتَعِينُ أَنْ يَخْلُقَ**
الْمَوْتِ عَيْنٌ مِنْ عِبَادِهِ فِي الدُّنْيَا۔ (حقیق اللہ عزوجل شرم کرتا ہے کہ اپنی نیک پر نگار
 بندوں کا دنیا میں حساب لیوی پر بیگاری اختیار کر نہیں تو خواری تجھے لازم ہوگی۔ دنیا
 کے تصرفات میں پرہیزگاری کر۔ نہیں تو تیری شہوتیں دنیا اور آخرت میں افسوس و افسوس
 ہو جائیں گی۔ دنیا الگ کا گھر ہے۔ اور درہم غم کا گھر۔ خصوصاً اس وقت جب تو انہیں حرام کی
 وجہ سے کمائے اور حرام کی وجہ میں انکو خرچ کرے۔ یہ جو میں کہتا ہوں کل تجھ کو معلوم ہو جائیگا۔

آج تو اندھا اور بہرہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مَنْ لَمْ يَلْبَسْ ثِيَابَ النَّبِيِّ وَكَلْبِيْمَ رَجُلٍ مَحَبَّتِ**
بِخْتِ اندھا اور بہرہ بنا دیتی ہے۔ دنیا سے اپنی دل کو برہنہ کر۔ اور سے ہو گا اور پیاسا رہے گا کہ اللہ
 عزوجل سے لباس پہنائے اور کہلائے اور پلائے۔ اپنا ظاہر و باطن اسکی سپرد کر دے کہ کوئی تیر
 نہ کر۔ بلکہ سکو دیکھے۔ اور ہمیشہ لگا رہے کیونکہ دنیا عمل کا گھر ہے اور آخرت اجوت کا گھر عطار اور
 مہو بہت کا گھر۔ یہ صالحین کے حق میں اکثر ہے۔ لیکن انہیں سب بہت کم اور نادہرین جنگجو و
 دنیا میں عمل سے معاف کرنا ہی اور اس پر احسان کرتا۔ اور رحم کرتا ہی اور آخرت کے آئنے پہلے اسکی
 راحت میں جلدی کرتا ہے۔ اس سے فقط فرائض ادا کرنا ہی سا اور نوافل (نفلہا) سے آرام
 دیتا ہے۔ کیونکہ تمام حالات اور مقامات میں فرض ساقط نہیں ہوتا۔ یہ اللہ عزوجل کے
 بندوں سے افراد اور احاد کا بہرہ ہے جو نہایت ہی نادہرین۔ (اسے غلام) زہد کر۔ اور
 (اسکے غیر سے) اعراض کر۔ پس تو جلدی آرام پائیگا۔ اور اگر تیرے لئے دنیا سے کچھ مقصود ہوگا
 وہ ضرور تجھے لمبا بیگا۔ تیرا مقصود تیرے پاس اس حال میں کہ تو مغزیا و رکر م اور سخی ہوگا۔ آجائیگا
 اپنے نفس اور ہوا میں نہ کہا کیونکہ یہ حجاب ہی جو تیرے دل کو اللہ عزوجل سے حجاب میں کر دیتا ہے۔
 مومن اپنی نفس کے لئے اور اپنی نفس کے ساتھ نہیں کہا تا۔ اور نہ اسکے لئے لباس پہنتا اور فائدہ
 اٹھاتا ہے۔ بلکہ اسلئے کہا تا ہی کہ اللہ عزوجل کی عبادت پر قادر ہو اسلئے کہا تا ہی تاکہ اسکے ظاہر
 قدم اسکے حضور میں ثابت و قائم رہیں شرع کے بموجب کہا تا ہے نہ ہوا کے۔ اور ولی اللہ عزوجل
 کے امر سے کہا تا ہی۔ اور بدل جو کہ قطب کا وزیر ہے۔ اللہ عزوجل کے فعل کے ساتھ کہا تا ہی
 اور قطب کا کہنا اور تشرفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہانے اور تصرف کی طرح میں۔ یہ کہیونکہ
 نہ ہو۔ حالانکہ وہ آپ کی امت میں انکا غلام اور نایب و خلیفہ ہی۔ وہ رسول صلی اللہ علیہ
 وسلم کا خلیفہ ہے۔ اللہ عزوجل کا خلیفہ ہے۔ یہ باطن کا خلیفہ اور مسلمانوں کا امام انکا پیشوا
 ظاہر ہے کہ کسی مسلمان کو اسکی متابعت اور اطاعت کا ترک کر دینا جائز نہیں۔ اور روایت ہے
 کہ مسلمانوں کا امام جیکہ عادل ہو۔ وہ زمانہ کا قطب ہے۔ مت خیال کر کہ یہ امر آسان ہی

حالانکہ تحقیقی تم پر مول ہیں جو تہاری افعال ظاہری و افعال باطنی کو شمار کرتے ہیں۔ تم
 میں سے کوئی نہیں مگر قیامت کے روز ان فرشتوں کے ساتھ جو دنیا میں اسپر مول اور
 اسکی نیکیوں اور بدیوں کو لکھتے تھے لایا جاوے گا۔ اور ان کے پاس ننانوین سبجل
 (صحیفے) ہوں گے جن میں سے ہر ایک کا طول نظر کی درازی تک ہوگا۔ ان میں اسکی
 نیکیاں۔ اور بدیاں اور جو کچھ اس سے صادر ہوا لکھا ہوا ہوگا۔ پس اسے ان کے
 پڑنے کی تکلیف دی جائے گی۔ انکو پڑے گا۔ اگرچہ دنیا میں وہ پڑھ نہیں سکتا
 تھا۔ کیونکہ دنیا دار حکمت ہے۔ اور آخرت دار قدرت دنیا اسباب۔ اور آلات
 کی محتاج ہے آخرت انہیں سے کسی کی محتاج نہیں۔ اگر تم میں سے کوئی جو کچھ اسکی صحیفہ
 میں لکھا ہوا ہے اکا منکر ہوگا تو اسکے اعضاء بول اٹھیں گے۔ ہر ایک عضو علیہ وعلیہ ان سب
 امور کو بیان کر دے گا جو دنیا میں اسکے ساتھ کئے گئے تحقیق تم بڑے کام کے پیکر ہو گے مگر
 متنبہ اسکی کوئی خبر نہیں۔ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ اَلْحَسْبُ بَلَدُكُمْ اِنَّمَا كَلَفْنَا كَدَّ عِبَادَاتِكُمْ
 اَلَيْسَا لَا تَرْجَعُونَ (کیا تمہارا خیال ہے کہ تم بے فائدہ پیدا کئے گئے ہو اور تم ہماری طرف سے کچھ
 انچا سوین مجلس۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) جمعہ کے روز گیارہویں ماہ شعبان ۱۳۵۷ھ
 بھری کو مد رسہ میں فرمایا حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے
 پاس کسی روز کوئی سوامی کچھ کہا نا مانگنے لئے آیا۔ آپ کے پاس او سوقت کچھ موجود نہ تھا۔
 مگر دس انڈے۔ آپ نے لونڈی کو حکم دیا کہ اس سال کو دیدے۔ اسنے نو دے اور ایک
 چھپا لیا۔ جب غروب شمس کا وقت ہوا۔ تو ایک شخص نے اگر دروازے کو دستک دی اور کہا کہ
 یہ پیارا مجھے بلو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے باہر نکل کر اس سے لیلیا۔ دیکھتے کیا ہیں کہ اس میں انڈے
 ہیں آپ نے انکو شمار کیا۔ تو نوے انڈے نکلے۔ آپ نے لونڈی سے کہا ایک انڈا کہاں ہے نو نو سائل
 کو تنہ دے ہو۔ اسنے عرض کی کہ نوادرا ایک آپکے روزہ افطار کر نیکی لئے رکھ لیا تھا۔ آپ نے
 فرمایا۔ تو نے دس کا نقصان پہنچایا۔ وہ اپنے رب عزوجل کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا کرتے ہو

وہ قرآن و حدیث میں جو فہم و مدہ ہے۔ اسکو ملنے اور اسکی تصدیق کیا کرتے تھے۔ وہ اپنی حرکتوں اور سکون اور لینے دینے میں قرآن کے مخالف نہ تھے۔ انہوں نے اپنے رب غرض حق سے معاملہ کیا۔ اس میں فائدہ اٹھایا اور اسکو لازم پکڑا۔ اسکے دروازے کو کھلا پایا۔ اس میں داخل ہو گیا۔ اسکی غیر کے دروازے کو بند پایا۔ اسے چھوڑ دیا۔ غیر میں اسکے موافق بنے۔ نہ غیر کے موافق! اس میں بعض میں جسکو وہ بغرض جانتا ہے۔ اور جب میں جسکو وہ محبوب جانتا ہے موافق ہو کر اسکی سیوا کسی بزرگ کا قول ہے خلق میں خدائی غرض حق کا موافق ہو۔ اور ائمہ غرض حق میں خلق کا موافق نہ بن جس نے اسے توڑا وہ بد حال ہوا جس نے اسے پیوند کیا۔ نیک حال ہوا۔ قوم (ادبیاء) حق غرض حق کی جانب سے لیتے ہیں اپنے نفسوں اور غیر پر اس سے مدد لیتے ہیں۔ اسکی راہ میں کسی ملامت کنندہ کی ملامت اپنا اثر نہیں کرتی۔ اسکے حدود اور شرع کو قایم رکھنے میں کسی سے نہیں ڈرتے۔

(اسے غلام) یہ حص جس میں تو ہر ادب و تقویٰ مضبوط ہے چوڑا۔ ادبیاء کے قولوں اور فعلوں میں۔ انکی اطاعت کر۔ صرف جھوٹے دعوے سے ان درجوں کو پہنچنا جن تک وہ پہنچ کر طلب نکولاب پر مہم جیسا کہ انہوں نے کیا تاکہ تو ان درجات کو حاصل کرے۔ اگر بلا نہ ہوتی تو تمام لوگ ملد و زاد پہنچاتے۔ لیکن اپنے بلا میں آتی ہیں۔ وہ اپنے صبر نہیں کر سکتے۔ پس اپنی رب غرض حق کو دروازہ سے حجاب میں رہتے ہیں۔ جس میں صبر نہیں۔ اسکو عطا نہیں۔ جب بختہ میں صبر و درمنا ہو تو یہ حق غرض حق کی عہدیت سے تیرے نکلنے کا سبب ہے۔ ائمہ تعالیٰ فرمائی کسی کتاب میں فرمایا۔ **لَنْ يَرْضَىٰ عَنْكَ بَعْضًا حَتَّىٰ وَلَهُ يَصْبِرَ عَلَىٰ هَلَاكِي فَلْيَتَخَذِ الْعَالَمُونَ كَيْفَ يَرْضَىٰ** قضا پر راضی نہوا اور اسکی میری بلا پر صبر نہ کیا تو اسے چاہئے کہ جیسے سوار اور مہم و بکا ہر اسی پر قناعت کر۔ اور یہ قدر و درجہ ہو نیوالا ہے۔ تمہاری لئے مفید ہو یا مضر اسلام کو ثابت کہ تا کہ ایمان کو پاؤ۔ پہر ایمان کو ثابت کرو تا کہ ایمان کو پاؤ۔ پس سوقت تم وہ چیز میں دیکھو جو تم نے یقین سے پہلے دیکھی نہ تھیں۔ وہ تمہیں چیزوں کو انکی اصلی صورت پر دکھائیگا (تمہارے) خبر معائنہ ہو جائے گی۔ وہ (یعنی یقین) دلو حق غرض حق پر وقف کرے گا۔ اور اسکی طرف

اسی چیزیں دکھائیگا۔ جب قلب اللہ عزوجل کے دروازے پر قایم ہو۔ تو کرامت کا ہاتھ کسی طرف نکلتا ہی اور اس پر کرم کرتا ہی پس وہ کرم موثر (یعنی ایثار کرنا والا) ہوتا ہے۔ خلق پر کرم کرتا ہی۔ اور اس نے کسی چیز میں غل نہیں کرتا۔ قلب صحیح جو اللہ عزوجل کے لئے صلاحیت رکھتا ہو۔ اور وہ سب جو کہ درون سے صاف ہو کریم ہے۔ کیونکہ (کریم) ہوں۔ حالانکہ اپنا کرم الاکر میں (یعنی کس سخی یعنی خدا) نے کرم کیا ہے۔ (اسے قوم) حق عزوجل کی اطاعت میں کرم اور سخاوت کو لازم پکڑ۔ نہ ان کے گناہ میں۔ جو نعمت معصیت میں صرف ہو وہ زوال پذیر ہے۔ کسب کرنے میں اطاعت کو لازم پکڑنے کے ساتھ مشغول رہو۔ یہاں تک کہ تم کو اس کا قرب حاصل ہو۔ پس تمہاری غم اس سے اور ترک ساتھ ہونگے۔ نہ اس کے غیر سے اور اس کے غیر کے ساتھ اس وقت تمہارا کہنا اس کے فضل اور کرم کو جتن سے ہو گا۔ اس وجہ سے جو تم تہین جانتے۔ اور نہ سمجھتے ہو فضل کا حجاب ہی۔ جب سچ میں سزا ملتا ہو تو حجاب ٹہرتا ہے۔ اس واسطے ابو زید بطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ میں نے اپنے رب کے خواب میں دیکھا۔ پس اس سے پوچھا۔ اے بار خدا یا تجھے تک پہنچنے کا راستہ کیا ہے۔ اس نے فرمایا اپنے **دَعِ نَفْسَكَ وَتَعَالَى** یعنی اپنی نفس کو چھوڑا دیا پس میں اس سے واسطے نکلا جیسے کہ سانپ اپنی جھڑ سے نکلتا ہی اللہ عزوجل نے نفس پر غصہ کیا ہی نہ اس کے غیر اور اس کے ترک کرنے کا حکم کیا ہو۔ اس لئے کہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہو اور جو کچھ حق عزوجل کے علاوہ ہو۔ نفس کا تابع ہو۔ دنیا اس کے لئے اور اس کے محبوب ہی۔ اور آخرت بھی اس کے لئے ہی۔ اللہ عزوجل نے فرمایا ہی۔ **وَفِيهَا مَرَقٌ** **سُحْرِيًّا لَا تَنْفُسُ وَتَكُنْ أَكَاكِلُنْ** (اور اس میں) (یعنی جنت میں) وہ (چیزیں) ہیں جسکی نفس خواہش کرتے ہیں۔ اور انکے نہیں لذت جانتے ہیں۔ اور اپنے (خدا آپ سحرانی ہو) کچھ کلام کے بعد فرمایا۔ وہ دن کو خلق اور عیال کی سلعہ من میں ہیں۔ اور رات کو رب عزوجل کی خدمت اور اس کے ساتھ خلوت میں ہیں۔ یہی بادشاہوں کا حال ہے کہ وہ سارا دن غلاموں اور غلاموں اور لوگوں کی حاجتیں پورا کرنے میں رہتے ہیں۔ جب رات ہوتی ہے تو اپنی ذریرہ اور خواص سے خلوت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تم کو بخشے گا جو میں کہتا ہوں۔ دل کو کانون سے ستون

اور یاد کرو اور اس پر عمل کرو۔ میں نہیں بولتا۔ مگر حق کی طرف سو میں نہیں بولتا مگر حق غرضِ دل کو ملنے کی صفت اسکو بیان کرتا ہوں تاکہ تم اس پر چلو۔ میں تم سے اسی پر قناعت نہیں کرتا کہ تم مجھ کو بخشت (تو نے اچھا بیان فرمایا) بلکہ دل کی زبانوں سے کہو۔ اَخْسَنْتَ اور جو میں نے اس پر عمل کروا دیا وہ غلِ خالص کرو تاکہ جب میں تم سے یہ دیکھوں تو تم کو کہوں اَخْسَنْتُمْ (تم نے اچھا کیا) تو کہیں اپنے نفس اور دنیا اور آخرت اور خلق اور حق غرضِ دل کو غیر پر متوجہ ہو گا خلق تیرے نفس کا حجاب ہے اور نفس تیرے دل کا حجاب و در دل سر کا حجاب۔ پس جب تک تو خلق کے ساتھ ہے اپنی نفس کو نہ دیکھو اور اگر تو نے انکو چھوڑ دیا تو اسے دیکھ لیگا۔ اسکو دیکھ لیگا کہ وہ ربِ عزت کا اور تیرا دشمن ہے اس سے بڑا وہ حتیٰ کہ وہ رب غرضِ دل کی طرف اطمینان کرے اور اس کے وعدہ دن پر مطمئن رہے اور اس کے وعید سے ڈری اس کے امر کی اطاعت کرے اور اس کی نہی سے باز رہے۔ اور قدر میں اسکی موافقت کرے۔ پس اسوقت قلب اور سر کا حجاب دور ہو جائیگا۔ اور جبکو پہلے نہیں دیکھتے تھے اسکو دیکھیں گے۔ اپنی رب غرضِ دل کو پہچانیں گے اور اس سے پناہ لیں گے۔ اور اس کے سوا کسی شے کے ساتھ نہیں رہیں گے۔ عارف کسی شے کے ساتھ نہیں ٹھہرتا بلکہ کل اشیاء کے خالق کے ساتھ رہتا ہے اپنی رب غرضِ دل کو جو اسکا محبوب ہے اسکو نیند اور غنودگی اور قید نہیں۔ اُسکا کوئی وجود نہیں۔ وہ قدر اور رب غرضِ دل کے علم کی وادی میں ہے۔ علم کے سمندر کی موجیں اور اونچا لیجا میں۔ اور نیچے گراتی ہیں جو کی طرف اسکو بلند لیجا تی ہیں۔ پھر زمینوں کی تہ میں اسکو گراتی ہیں۔ اور وہ غائب بیہوش ہے۔ اُسے شعور نہیں۔ بہرہ ہے۔ گونگ ہے۔ حق غرضِ دل کے غیر سے نہ منتاہی اور اسکو دیکھتا ہے۔ وہ اس کے حضور میں مردہ ہے۔ وہ جب چاہتا ہے اسکو اٹھاتا ہے۔ جب ارادہ کرتا ہے اسکو وجود میں لاتا ہے۔ وہ ہمیشہ قریب کے جیموں میں ہیں۔ جب حکم کی نوبت آتی ہے حکم کہ میں میں ہو جاتی ہیں۔ جب خروج کی نوبت آتی ہے دروازی پر کھڑی ہو کر خلق سے معاملات لیتو ہیں تاکہ اور حق غرضِ دل کے جہن واسطہ ہو جاتے ہیں۔ انکے حالات اسبطح کے ہیں لیکن بعض حالات پوشیدہ رکھنے کے قابل ہوتے ہیں۔ (اے قوم) یہ کیا چیز ہے۔ تم ہو س ہو۔

راہ کے کوئے فائدہ ضائع کر رہے ہو۔ اللہ غور جل کے ساتھ صبر کرو (دنیا اور آخرت میں فحاصل کرو گا اگر تو اپنا اسلام ثابت کرنا چاہتا ہے تو استسلام (تابع داری) کو لازم کرنا اور اگر اللہ غور جل کا قریب چاہتا ہے تو اسکی قدر اور قوت کے سامنے مردہ ہو کر گر جا۔ چون وہ جانے کہ پس محکومیت میں اسکی کا کسی چیز کا ارادہ نہ کر۔ وہ ٹھیک نہیں۔ اللہ غور جل نے فرمایا وَمَا تَشَاءُونَ لَا يَعْزِمُكَ اللَّهُ (اور تم نہیں چاہتے مگر جب خدا چاہے) جب تجھے اسکے ارادی پر اطلاع نہیں تو کوئی ارادہ نہ کر اسکے افعال میں مداخلت نہ کر جب وہ تیرے اسباب و وسائل و عاقبت اور اولاد کو لے لے لے تیری غت میں خلل ڈالے تو اسکی قدر اور ارادی اور تبدیل کے سامنے خدانہ رہے اگر تو اسکا قرب اور اسکے ساتھ صفائی چاہتا ہے تو یہی اختیار کر۔ اگر تو اپنے دل کو دنیا میں رکھنا و سکے باطن چاہتا ہے تو اپنے عم کو چھپا اور خوشی کو ظاہر کر۔ لوگوں کے ساتھ نیک خلقی سے پیش آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ كُنْ لِمَنْ فِي وَجْهِكَ كَحُجْرَةِ فَيْفَكَيْدٍ (جو میں کا چہ نباش رہتا ہے اور دل نگین) کسی کے پاس شکایت نہ لجا کیونکہ اگر تو نے اللہ غور جل کی شکایت کی تو اسکے نزدیک دلیل ہو گا۔ اور باوجود اسکے جس امر کی تو نے شکایت کی اس میں ہمیشہ متلازم ہو گا اور اپنی کسی عمل پر غور نہ کر۔ کیونکہ غور عمل کو فاسد کرتا۔ اور ارادہ دینا ہے۔ جس نے اللہ غور جل کی توفیق پر خیال کیا وہ اپنے کسی عمل پر غور نہیں ہوتا۔ اپنا کل ارادہ اسکی طرف لگا۔ اور آخر رحمت تیری ہی خاص کر دیا۔ اور اپنے نیک پہنچنے کے اسباب (تیرے ہی) چھپا کر دیا۔ تو اپنا قصد اسکی طرف کھینچ کر سکتا ہے حالانکہ تو اپنے اقوال و افعال میں جھوٹا خلق سے شکریہ کا مطالبہ انکی مذمت سے خائف ہے۔ حق غور جل کی راہ بالکل صدق ہے۔ اولیاء کو ہی صدق کذب نہیں صدق ہے بے طور انکے فعل تمہاری فعلوں سے زیادہ ہیں۔ وہ خلق پر اللہ غور جل کے نایب اور خلیفہ ہیں۔ اسکی زمین میں اسکے رئیس اور رحمنہ ہیں۔ وہ اسکے اور اسکے خلیفہ ہیں۔ اے منافق تجھے میں انکی کوئی وصف نہیں اپنے نفاق کے ساتھ انکا سازم نہ ہو یہ غت اور آرزو اور (بیفائدہ) قیل و قال سے حامل نہیں ہوتی۔ اے خلاصہ ہر چاہا تو میں

اور آتانی اللہ یا حسنۃ فی الآخرۃ حسبہ۔ و قناعاً اب النار طہمین
 دنیا میں بھی اور آخرت میں نیکی عطا کرے۔ اور ہم کو دوزخ کے خدا سے بچاے اور اپنے خدا آپ راضی
 فرمایا۔ انکے حالات سے صرف نام اور ان جیسا لباس پہننے۔ اور انکی گفتگو سے قناعت فرماتے
 میں انکی مخالفت کو ساتھ یہ ہمیں مفید نہیں۔ تو کدورت ہے بے صفا خلق ہے بے خالق، بے یار ہے
 آخرت۔ باطل ہے بے حقیقت۔ ظاہر ہے بے باطن۔ قتل ہے بے عمل۔ عمل ہے بے اخلاص۔ اخلاص
 ہے بے طریق سنت۔ تحقیق اللہ عزوجل ہے عمل قتل ہے اخلاص۔ عمل قبول نہیں کرتا۔
 خلاصہ یہ کہ جو (امر) قرآن اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق نہ ہو قبول نہیں فرماتا
 اور یہی وہی ہے دلیل ہے یقیناً قبول نہوگا۔ اگر جو ٹھکے کے ساتھ نہ ہو تو خلق کی قبولیت حاصل
 ہو جائے (تو کیا ہوا) حق عزوجل کی قبولیت نہ ہو تو حال نہیں وہ دونوں کو اسرار جانتا ہے۔
 طبع نہ کر۔ کیونکہ پرکھنے والا بڑا دان ہے تحقیق اللہ عزوجل تیرے دلوں کو دیکھتا ہے نہ صورت کو۔ اسکو
 دیکھتا ہے جو کپڑوں اور ہڈیوں اور چمڑے سے دوسرے۔ تیری خلوت کو دیکھتا ہے جو جلوت کو
 کیا تجھ شرم نہیں آتی۔ تو نے خلق کی منظر (دیکھنے کی جگہ) کو سنوارا ہے اور حق عزوجل کو منظر کر دیا
 بنایا ہے۔ اگر تجھ نجات درکار ہے۔ تو اپنی تمام گناہوں سے توبہ کر۔ اور توبہ بھی خالص ہو۔ خلق کو
 شریک بنائیسے توبہ کر کوئی عمل نہ کر۔ مگر اللہ عزوجل کے لئے تحقیق میں تجھ خطا کا رہا ہوں۔
 کیونکہ تو نفس اور ہوا اور دنیا اور شہوات و لذات کے ساتھ ہے۔ ایک مجھ تجھ غضب میں آتا ہے
 ایک لقمہ تجھ غضب میں آتا ہے۔ تو اپنی نفس کی رضامندی کے لئے راضی ہوتا۔ اور اس کے غضب
 کے باعث غضب میں آتا ہے۔ پس تو اسکا بندہ ہے تیری ہمارا اسکے ساتھ میں ہے سبھے اللہ
 عزوجل کے بندوں سے کیا نسبت جنہوں نے عبودیت کو اپنے لئے ثابت کیا۔ اسکی اخلاص پر
 راضی ہوئے۔ اپنے اقسام نازل ہوتی ہیں۔ اور وہ مضبوط پیاروں کی طرح قائم ہیں۔ انکی طرف
 اور اپنے نازل ہوتی ہیں۔ اور وہ مصلوب و موافقت کی انگلی سے انہیں دیکھتی ہیں۔ انہوں نے
 احمول کو بلاؤں کے لئے چھوڑا اور دونوں کے ساتھ حق عزوجل کی طرف اڑے۔ پس مجھ میں خالی

اور پھر بے ہن بے پندہ۔ انکی روحیں اسکے پاس۔ اور ہم اسکے حضور میں ہیں لے بے بے بے
 میرے ہوئے اس سے وحشت کرنا اور میری طرف آؤ تاکہ میں تمہاری اور اسکے درمیان صلح
 کروا دوں۔ تمہاری لے اس سے سوال کروں۔ تمہارے لے اس سے اس کو لے اسکے حضور میں
 کروں تاکہ وہ شکوہ حقوق جو اسکے پیسہ میں بکھڑا لے خدا ہم کو اپنی طرف لوٹا۔ اور اپنے
 دروازے پر کھڑا کر۔ ہمیں اپنے لے اور اپنے میں اور اپنے ساتھ بنا۔ ہمیں اپنی خدمت کے لے
 منظور فرما۔ ہمارا لینا۔ اور دینا اپنے لے بنا ہے غیر سے ہماری باطنوں کو پاک کر جس بات
 تو نے منع فرمایا ہے اس میں نہ پھنس جھکا تو نے امر کیا ہے اس میں گمراہ نہ ہو دین ہمارا
 ظاہر کو گناہ میں اور باطن کو شرک میں نہ ڈال۔ ہم ہمارے نفسوں سے اپنی طرف لے لے ہمیں
 بالکل اپنا بنا لے تیری ساتھ ہو کر تیری غیر سے بے نیاز ہو جائیں ہمیں بیدار کر۔ تاکہ تجھ سے غافل نہ رہیں ہمیں
 اپنی عبادت اور مناجات میں لگا۔ اپنی قرب سے ہماری دلوں اور اسرار کو لذت بخش۔ ہماری اور
 گناہوں کو درمیان اتنی دوری کر جتنی کہ تو نے آسمان اور زمین کے درمیان کی ہے۔ اور ہمارے
 اور اپنی عبادت میں اس قدر نزدیکی کر جتنا کہ تو نے آنکھ کی سیاہی اور سفیدی میں کی ہے۔ ہماری
 اور ان چیزوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر جتنا کہ تو نے یوسف اور زلیخا کے درمیان گناہ کی وقت
 کیا تھا۔ اور اپنے خدا آپ سے مرضی ہو فرمایا۔ اپنی نفسوں اور ہواؤں اور طبائع کو دائمی روزے
 اور دائمی نماز اور دائمی صبر کے ساتھ لاغر کر۔ جب انسان اپنی نفس و ہوا و طبیعت کو صیغہ کو
 لاغر کرے تو بلا روک و ہموالی سے ملا ہو ہے۔ وہ نہرا قلب اور سر اور مولیٰ ہے۔ فلاحی ہے یعنی
 کے تندرستی ہے یعنی مرض کو عقل نہ بنا اور سیکھو۔ اور عمل کو سادہ اور اخلاص لاؤ۔
 اسے غلام اول خلق سے علم پڑھ۔ پہر خالق سے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عمل کیا
 اور اللہ علم مالا کہ تعلیم۔ جس نے اپنی علم پر عمل کیا خدا اس کو اس علم کا وارث بناتا ہے جسکو وہ
 نہیں جانتا اول خلق سے پہر ہوا صوری ہے یعنی علم۔ پہر خالق سے دوسری درجہ۔ یعنی علم لدنی۔ وہ علم
 جو دلوں سے مختص ہے جس سے جو اسرار سے خاص ہے تو اسرار و حکمت میں ہے تو اسرار کیا پڑہ سکتا ہے

علم کو طلب کر۔ اوسلی طلب فرض ہے۔ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اطلبوا العلم ولو کان
یا الضمیر)۔ علم طلب کرو اگرچہ چین میں ہو (اعلام) اس سے صحبت رکھو جو تجھ سے
لڑنے پر مدد دے نہ اوسکی جو تجھ پر اوسکی مدد کرے۔ جب تو کسی شیخ جلیل منافع سے پیروی نہ کرے
معاشرت اختیار کرے تو وہ تجھ پر اسکا مددگار ہی شیخوں کی صحبت دنیا کو تو نہیں بلکہ آخرت کیلئے
اختیار کیجاتی ہے۔ جب شیخ صاحب طبع و ہوا ہو تو دنیا کا مصاحب ہے اور اگر صاحب قلب ہے تو
کا مصاحب ہے۔ اور جب صاحب سمع ہو تو مولیٰ کا مصاحب ہے۔ ایسا وہ کہ تو بناوٹی شیخ اور مدعی
اور مخلص شیخوں کا انکے حالات میں مزاحم ہے۔ جب تک کہ تو نفس اور ہوا کے ساتھ دنیا کا طالب ہے
تو رکھا ہے۔ یہ محض طبیعت ہے۔ وہ نفس نہایت ہی کیاب ہے جو اپنی اختیار سے نہ غلط
و نیل سے پہرا ہو اور اسکا تارک ہے۔ اور نفس کا مطمئن ہونا اور قلب ہو جانا مادی مادی و مادی
سے بعید ہے۔ یہ تب درست ہوتا ہے جبکہ وہ دنیا اور آخرت اور غیر مولیٰ سے اندھا ہو جائے بندہ
جس قدر اپنی رب غرض کے قریب ہوتا ہے۔ اسکو خطرے زیادہ اور خوف سخت ہوتا ہے۔ اسکو
اور لوگوں میں سے زیادہ خطرناک۔ اسکا وزیر ہے کیونکہ وہ اپنے اسکا زیادہ مقرب
ہے۔ مومن اس تک سوا اعلیٰ کے نہیں پہنچ سکتا۔ پس اسوقت وہ خطرے میں ہے
اولیاء نہایت ہی بڑے خطرے میں ہیں۔ اسکا خوف نہیں جاتا۔ تا وقتیکہ اپنی رب غرض کے
لجائیں جس نے اللہ غرض کو پہچانا۔ اسکا خوف زیادہ ہوا۔ ایسا سطرے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا انا اکرہ ذلک یا اللہ و اسئلکم لہ خوفاً میں تم سے زیادہ خدا کو
پہچانتا ہوں۔ اور تم سے زیادہ اسکا خوف رکھتا ہوں) حق غرض بل پانچو دستوں کو آنا
نالہ لگو بگڑیدہ کرے۔ پس وہ ہمیشہ تغیر و تبدل سے خائف ہیں۔ وہ اگرچہ امن میں ہوں
مڈرتے رہتے ہیں۔ اور اگرچہ سکون دیئے گئے ہوں۔ تو بھی اپنی نفسوں سے ایک نئے رہاؤں
مالی اور ایک نظر جرات اور ہوشیاری سے غفلت پر مائل کرتے ہیں۔ جس قدر انکو سکون
بغضے آرتے ہیں جس قدر انکو غمی کرے۔ بغیر ہونے ہیں جس قدر انکو امن و آسائش

جس قدر اپنے سطر کرے رکتے ہیں جس قدر انکو منہ لے روتے ہیں جس قدر انکو خوش کروں گے
 ہوتے ہیں اختیار کے بدلے اور بری عاقبت سے ڈرتے ہیں۔ انہوں نے یقیناً جان لیا کہ انکار غیروہ
 لا کیسال عتھا یفعل وھم یسئو لکون (وہ جو کرتا ہی اس ہی سوال نہیں کیا جاتا اور وہ سوال
 کئے جاتے ہیں) اور ای و فاضل تو گناہ اور مخالفت سے حق غور و جل کا مقابلہ کرتا ہی۔ پہلے اس سے
 تندرست رہتا ہے جلدی ہی تیرا امن خوف اور تیری فراخی تنگی۔ اور تیرے تندرستی بیماری سے
 بدل جاگی۔ تیری عزت ذلت اور لمبندی پسینی۔ اور غنا۔ فقر۔ ہو جائے گی۔ جان لے کہ قیامت
 کے روز اشد غور و جل کے فذاب سے جھجکنا اس قدر امن ہوگا جتنا کہ تو دنیا میں اس سے ڈرا اور
 آخرت میں تجھ کو اس قدر خوف ہوگا جتنا کہ تو دنیا میں اس سے بے خوف رہا۔ لیکن تم دنیا کو دیا
 میں غرق اور غفلت کے کنوین تہ میں ساکن ہو۔ پس یقیناً تمہاری زندگی جو پاؤں کی زندگی
 ہے۔ تم سو اسے کہاٹے پینے اور نکاح اور نمیند کے اور کچھ نہیں سمجھتے۔ تمہاری حالات عجیب
 دل کو نزدیک ظاہر ہیں۔ دنیا اور اسکے جمع کرنے کی حرص اور رزق و مال کی تلاش تو تم کو حق غور و جل
 اور اس کے دروازہ کی راہ سے روک لیا۔ اسے وہ کہ تجھ کو حرص و فضایح کیا ہی۔ اگر تو خود اور تمام
 زمین و آسمان سے غیر معصوم کو تجھ تک لانا چاہیں تو کبھی قادر نہ ہوں گے۔ پس اپنی معصوم اور غیر معصوم
 کی تلاش چھوڑ دی عقل مند کس طرح اچھا جانتا ہی کہ اپنی زمانے کو اس امر میں ضائع کرے جس سے فراغت
 ہو چکی۔ خلق کو اپنی دل سے نکال دی اور فرار اور رفع اور عطا اور منہ اور حمد و مذمت غور و جل سے
 اقبال اور اداوار۔ میں انکو نہ دیکھتا اور اعتقاد رکھتا کہ فرار اور رفع اور غور و جل سے ہے۔ اور غیر غور و
 اسکے انتہہ میں۔ انکو مخلوق کے ماتھوں پر جاری کرتا ہے۔ جب یہ تجھ میں ثابت ہو جائی تو تو غفلت
 خالق کو درمیان سیفر ہوگا۔ انکو ماتھوں سے پکڑ کر اسکے دروازے تک لیجا نیوالا۔ انکو دیکھے گا کہ وہ
 میرے نزدیک عدم محض ہیں۔ رب غور و جل کے نافرمانوں کو جنوں اور جہل کی آنکھوں سے دیکھتا
 پس انے عمارت کرے گا۔ اور انکو خوش کرے گا۔ اور انکی نایا اور جہالت پر صبر کرے گا۔ عقل مند
 عالم اپنی رب غور و جل کے مطیع ہیں۔ اور جاہل دیوانے اپنے رب غور و جل کے نافرمان ہوتے

گنہ گار نے اپنے رب غروجل کو نہیں پہچانا۔ اسی لئے اسکی نافرمانی کی۔ اور شیطان کا تابعدار اور
موافق ہوا۔ اگر وہ جاہل نہ ہوتا تو نافرمانی نہ کرتا۔ اگر وہ اپنے نفس کو پہچانتا۔ اور جانتا کہ وہ اسکو بد
امکر کرتا ہے تو اسکے موافق نہوتا۔ میں تجھ شیطان اور اسکی مددگاروں سے بہت ڈراتا ہوں اور
تو اسکے ساتھ ہو اور اسکی مانتا ہے۔ اسکی مددگار نفس اور دنیا اور ہوا اور طابع اور برے
ہمنشین ہیں۔ ان سب سے ڈر وہ سب تیرے دشمن ہیں۔ اور اشد غروجل کو سوا تیرے کوئی
دوست نہیں وہ تجھ تیری لمی چاہتا ہے۔ اور اسکا غیر تجھ اپنی لمی چاہتا ہے۔ جب غلوت کی حالت میں
اپنی نفس کو گرم پائے اور طابعین کے ساتھ اسکو طلب کرے تو اسوقت تیری غلوت حق غروجل کے ساتھ
اٹھ ہے جب تو اپنا نفس میں امن اور مدخل آخرت میں اور سرسولی میں لگاؤ اسوقت تیری غلوت اشد غروجل
ساتھ ہے اس لیے اسکی ہوتے ہوئے اور غیر کے پایا جانیکہ وقت وہ غلوت نہیں ہوتی اس کے
ساتھ غلوت اسکے غیر سے تنہا ہونے کی ہی وقت ہے۔ اسکو اسکے غیر سے بعض رکھنے کی بعد ہی بگاڑ کب
صاف ہو گا۔ تاکہ صفائی اور اسکے اہل کو دیکھ۔ تو کس صدق ہو گا تاکہ صدق اور اسکے اہل کو دیکھ۔ تو
کب خلاص کرے گا تاکہ حق غروجل کے دروازے اور اسکی اہل کو دیکھے۔ جب تو اپنے حال کو درست
کرے تو حق غروجل کو مردوں کو دیکھے گا۔ جب تو بادشاہ کو دروازے کو دیکھے تو اس کے خادموں کو
وہاں کہہ کر دیکھے گا۔ تو نے بادشاہ کے دروازے کو نہیں چھو اور نہ دیکھا۔ تو اسکے غلاموں کی
کسطح دیکھے گا۔ کوئی غلام نہیں۔ حتیٰ کہ تو دروازے کو دیکھے۔ اسوقت غلاموں کو دیکھ لے گا کوئی
غلام نہیں حتیٰ کہ تو اشد غروجل کو دیکھے۔ پس اسوقت تو صدق کو دیکھے گا۔ تحقیق تو وہاں دیکھے گا کہ
صدق تجھ اٹھاتا اور پیش کرتا اور بیدار کرتا ہے۔ اور کذب تجھ رد کرتا۔ اور سلاٹ ہے عداوتوں
کے ساتھ ہوتا کہ تو ویسا ہی معاملہ کیا جائے جیسا کہ وہ کئے گئے۔ اپنے اقوال اور افعال میں
صدق کر۔ اور تمام حالات میں صبر کر۔ صدق کیا ہے توحید اور اخلاص۔ اور اشد غروجل
پر توکل کرنا۔ توکل کی حقیقت۔ اسباب اور ارباب کا قطع کرنا اور دل اور سر سے اپنی طاقت اور
قوت سے نکلنا ہے اگر تو اس سے ملنا چاہتا ہے تو غیر کے پیوند کو توڑ۔ اور اپنی نفس اور

اغراض کر حادثہ سے اعراض کرتا کہ تو اصل پیدا کرنے والے کو بلجائے جنگ تو اپنی اورنگو
ساتھ ہر نجات نہیں پائیگا حق خود جل قرب گھاگہمی کا احتمال نہیں رکھتا۔ بڑی مشکل کی ساتھ
کوڑوں میں سے ایک ہی جو میری بات کو سمجھتا اور اس پر عمل کرتا ہے۔ اور تم میں سے باقی انکو گھبرا
اور اس کے حضور سے برکت حاصل کرنے والے ہیں۔ میں دنیا اور آخرت میں تمہاری لمحو خیر چاہتا
دنیا میں قید خانہ ہے۔ جب اپنی قید خانہ کو فراموش کر دے کٹائش ملتی ہے۔ سو میں
قید خانہ میں ہیں اور عارف شکر میں۔ پس وہ قید خانہ سے غائب ہیں۔ انکے رب انکو اپنی شوق
کی شراب پلائی ہے۔ اپنے انس کی شراب۔ اپنی طلب کی شراب خلق سے غفلت وار کو ساتھ
بیدار ہونے کی شراب۔ انکو اتنی شراب میں پلائی ہیں کہ وہ خلقت سے بیہوش اور اس کے ساتھ
بیہوش میں ہیں۔ وہ قید خانے اور قیدیوں سے غائب ہیں۔ دنیا میں انکو لمحو نکاد و فرخ
اور بہشت دیا گیا ہے۔ منازعت انکا دوزخ ہے اور قضا پر راضی ہونا انکا بہشت ہے غفلت
انکا دوزخ ہے۔ اور بیداری انکی بہشت۔ عوام کے حق میں قیامت حساب کتاب ہے اور
خواص کے حق میں معاتبہ کیوں نہ ہو۔ حالانکہ انہوں نے اپنے نفسوں پر قیامت برپا کی ہے
اور دنیا میں مارا جانے سے پہلے روئے ہیں۔ اس واسطے مار پڑنے کے وقت انکا رونا مفید ہوا
حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کو کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خدا نے آپ سے کیا معاملہ کیا۔
انہوں نے فرمایا کہ اس نے مجھ اپنے سامنے کھڑا کیا اور کہا کہ اے سفیان کیا تو نے نہ جانا کہ میں
غفور رحیم (بخشنے والا مہربان ہوں) تو میری خوف سے استدر رو یا۔ کیا تو نے مجھ سے شرم
نہ کی اپنی طبیعت اور جہاں شیطان کو چھوڑ دیا اور انکی طرف مائل نہ ہو۔ جب یہ ثابت ہو گیا
تو اپنی نفس اور بد بھنشینوں کے درمیان دشمنی برپا کر۔ اور ان سے دوستی نہ کر کہہ جنگ
کہ وہ تیرے حال میں تیرے موافق نہیں تو بہ حالت کا بدلتا ہے۔ تو بہ مکی
اور اپنے اس حال کو نہ بدلا جو تو بہ سے پہلے تھا وہ اپنے تو بہ میں جھوٹا ہے
اپنی حالت بدلیگا تو تیری حالت بدلی جائیگی۔ اللہ خود جل نے فرمایا۔ (اِنَّ اللہَ لَا یُغَیِّرُ

ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم (اے کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک اپنی حالت نہ بدلے) دنیا میں کسی پر ظلم نہ کر سنا سکے (بدلے) میں پکڑا جائے گا۔ دنیا میں بدل کر تاکہ تجھے جنت کی راہ سے نہ پھیرا جائے۔ ملائکے جب بدل کو چھوڑا تو اہل عدل کے گہر کی راہ سے پہلے گئے ہر ایک چیز کو اس کے موقع پر رکھنا کہتے تھے اللہ عزوجل کے پاس مقام ہے۔ یہ آخری زمانہ ہے۔ میں تمکو بدلے ہوئے اور تغیر پذیر پاتا ہوں۔ پس میں (غذائی) تغیر و تبدل سے تم خوف کرتا ہوں جو وہ بدلاتا اور تغیر دیتا ہے۔ وہ ضروری ہے۔ لیکن بعض باتوں کا چھپانا درست ہے۔ اے مخلوق الہی میں تمہاری شفقت اور اصلاح چاہتا ہوں۔ خلاصہ یہ کہ میں دونوں کے دروازوں کو بند کرنا اور انکو بالکل معدوم کرنا چاہتا ہوں۔ اور یہ کہ اس میں اللہ عزوجل کی مخلوق میں سے کوئی داخل نہ ہو۔ اور جنت کے دروازوں کو کھولنا چاہتا ہوں اور یہ کہ اللہ عزوجل کی مخلوق میں سے کوئی شخص اس میں داخل ہونے سے روکا نہ جائے۔ اور یہ خواہش میں نے اللہ عزوجل کی رحمت اور خلق پر اسکی شفقت معلوم کرنے کے بعد کی ہے۔ میں بیان تمہاری دلوں کو سنوارنے اور مہذب کر دینے کے لیے بیٹھا ہوں نہ کلام کو بدلانے اور مہذب کرنے کے لیے میری کلام کی حق گوئی نفرت نہ کرو کیونکہ مجھ پرورش نہیں کیا۔ مگر اللہ عزوجل کو دین میں مضبوطی نے میری کلام سخت ہے۔ اور کہاں سخت پس حق کوئی مجھ سے اور میرے جیسوں سے بھاگا۔ کہی نجات نہیں پا سکا۔ جب تو دین کے معاملہ میں بے ادبی کرے گا۔ تو میں تجھ پر نہیں کرنے دوں گا۔ اور نہ اس کے کلام کو اکروں گا۔ کچھ پرواہ نہیں۔ خواہی تو میرے پاس ہو دے یا غایب۔ میں توفیق نہیں چاہتا۔ ملائکے عزوجل کے ساتھ اور اسی سے نہ تم سے۔ میں تمہاری حدود اور حساب سے کنارہ پر ہوں جس حال میں کہ میں ہوں وہ زبان سے حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ دل سے (اس میں) ادایاں اور ایمان اور حجت نہیں۔ بلکہ صرف آگاہی ہے۔ سینہ سے بے پشت (میں) انبیاء اور صلوات سلف کا تابع ہوں حتیٰ کہ دوسرے اسکے (یعنی خدا کے) قریب گہر تک بل ڈور رہا ہوں۔ اس نے گناہوں اور بے ادبیوں سے توبہ کرو۔ یہ توبہ تمہاری دلوں کی زمین میں نہیں لگایا ہوا ہے۔

بنا ہر جگہ تمہاری پاس بناتا ہوں۔ میں شیطان کی بناء کو (توڑتا) ہوں۔ اور زمین کی بنائے بنا ہوں
 اور ملک تمہاری مولیٰ اور رب غرزل سے ملاتا ہوں۔ میں مغر کے ساہون۔ نہ چیلکے کے ساتھ
 یہ ظاہر چیلکے ہے اسکی پرورش میں تکلیف نہیں اٹھانا پڑتا۔ صرف میں تمہاری سفزون کو چاہوں
 کرتا اور چیلکوں کو علیحدہ کرتا ہوں۔ اور تمہاری تربیت کرتا ہوں۔ تاکہ تمہاری غنی کی انکھ سے
 خشک ہو۔ اسے غلام ادینا کے لئے میری ہمراہی بخرو۔ بلکہ صرف آخرت کے لئے جب
 آخرت کے لئے تمہارے ہمراہی میرے ساتھ درست ہو جا۔ تو دنیا بتعاً اور ضمناً تمہاری پاس
 آجائے گی۔ پس تم اس سے زید کے طریقہ پر اخذ کرو۔ اور میں تمہارا ضامن ہوں کہ یہ
 تمہارا حساب نہ لیا جاسیگا۔ آخرت کو دنیا پر مقدم کرو۔ باطن کو ظاہر پر حق کو باطل پر باقی کو
 فانی پر چھوڑ دو۔ طبع اور ہوا اور نفس کے ہاتھ سے لینا چھوڑ دو۔ دل اور سر ہاتھ سے کھینچو
 خلق کو ہاتھ سے لینا چھوڑ دو و خالق کے ہاتھ سے لو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو
 اور اسوہ نبی میں آپ کا کہا انو۔ اللہ غرزل فرمایا۔ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ
 وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (اور جو چیز رسول تمہارے پاس لایا ہے اسکو لو اور جس سے منع کرتا ہے
 اس سے باز رہو) اللہ غرزل اور اس کے رسول صلعم کے امر کے وقت بہادر بنو۔ اور نبی کو وقت میں غر
 قضا کن اور قدح کن انکے وقت مروے اور کیا تہہ ہی لوگوں کے ساتھ نیک خلق سے نہیں
 اللہ غرزل ہوا اس کے علم کے بغیر کچھ نہ مانگو۔ اور اس کے حکم اور قدر میں موافق بنو تم میں ہو یا
 تمہاری غیر میں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا۔ اَلَا خَلَقَ اللّٰهُ غُرْلًا
 لِّخَلْقِ قُلُوبِ الْكَتَبِ قَالُوا الَّذِي الْكَتَبُ قَالِ الْكَتَبُ حِكْمِي فَيَخْلُقُ الْإِنْسَانَ
 الْإِنْسَانُ كَيْفَ يَجِبُ اللّٰهُ غُرْلًا لِّقُلُوبِ الْكَتَبِ قَالُوا كَيْفَ يَجِبُ الْكَتَبُ قَالِ الْكَتَبُ حِكْمِي
 خَلَقَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ قِيَامَتُكَ (ای دنوں کو مرو و ادا سے نفوس کے زندہ و تحقیق تمہارے دل میں
 ہیں پس انکا حکم کرنا تمہاری غور کا حکم کرنے سے بہتر ہے۔ دنوں کی موت اللہ غرزل اور اس کے
 ذکر سے غفلت ہے جو تم میں سے اپنی دل کو زندہ کرنا چاہے۔ تو چاہئے کہ اس میں اللہ غرزل

اور اسکے ائس اور اوسکی سلطنت اور عظمت کو دیکھنے اور خلق اسکے تعارف پر نظر کرنے کو مجھ دو
 (اے غلام) حق غرور جل کو اول دل ہی یاد کر پہر غالب (جسم) سے اسکو نہر در دفعہ دل سے یاد کر۔
 اور ایک دفعہ زبان سے آفات آئیکے وقت اسکو صبر سے یاد کر۔ اور دنیا آئیکے وقت اسکے ترک سے
 اور آخرت آئیکے وقت اسکو قبول کرنے سے اور حق آئیکے وقت توحید سے یاد کر اسکا غیر آئیکے
 وقت اسے روگردانی کرنے سے جب تو اپنی نفس کی باگ ڈو پہلی چھوڑی تو وہ تجھ میں طبع کر گیا
 اور تجھ کو اوسے گا اسکو پرہیزگاری کی لگام ڈال۔ اور (بیہودہ) قیل وقال چھوڑ دو موت کو
 یاد کرنا۔ تیری دل کو صاف کرے گا۔ اور دنیا اور خلق کو تیرا مغفوض (دشمن) بنا بیگا۔ تیری دل
 سے پردہ اٹھا دیگا۔ پس تو خلق کو فانی کرے گا۔ ہلاک۔ عاجز و کمبہگیا امنین نہ ضرر ہوگا نہ نفع۔
پچاسویں مجلس۔ اپنے (خدا آپ سے راضی ہو) جمعہ کے روز صبح کے وقت اٹھارہویں ماہ
 شعبان ۱۲۸۶ ہجری کو کچھ کلام کے بعد مدرسہ میں فرمایا۔ تو اپنی سنوارنے اور بہتری میں مشغول ہو
 اور (بیہودہ) قیل وقال اور دنیا کی ہوس چھوڑ دو جہاں تک تجھ سے ہو سکے اسکے غم میں
 فارغ ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (تَعْرِضُوا مِنْ هَؤُلَاءِ مَا كَانَتْ طَعْمُهُمْ جَهَنَّمَ
 تم سے ہو سکے دنیا کے غموں سے فارغ رہو) اے دنیا سے ناواقف اگر تو اسے چھوڑ دے
 اسے طلب نہ کرنا۔ اگر وہ تیری طرف آئے تو تکلیف دیگی۔ اور اگر چلی جائے تو حسرت میں ڈالے گی
 اگر تو اللہ غرور جل کو پہچانتا تو اسکی (توفیق) سے اسکے غیر کو بھی پہچان لیتا۔ لیکن تو اس اور اسکے
 رسولوں اور انبیاء اور اولیاء سے ناواقف ہو (تجھ پر سنوس) کیا تو اسے نصیحتیں
 کرتا جو اس دنیا سے تجھ سے پہلے گذشتہ مخلوق پر گذرا اس سے غلطی طلب کر اسکو لبا
 کو انار۔ اس سے ہواگ۔ نفس کا لباس انار! وحق غرور جل کو دروازہ ترک سیر کر جبے اپنی نفس سے
 نکلا تو تحقیق اللہ غرور جل کے غیر سے نکل گیا۔ کیونکہ اسکا غیر نفس کا تابع ہے۔ پس اپنے نفس سے
 علیحدہ ہو یقیناً اپنے رب غرور جل کو پالے گا (اپنے آپ کو) اسکے سپرد تحقیق تو سلاست
 اسکی راہ میں جہاد کر تحقیق تو نے ہدایت پائی۔ اسکا شکر یہ ادا کر۔ تحقیق وہ تجھ پر زیادہ دیگا

اپنی وجود اور خلق کو اسکی سپرد کر۔ اس پر اعتراض نہ کر نہ اپنی نسبت اور نہ غی کی نسبت۔ اولیاء
 اللہ غر جمل کے ساتھ بے ارادہ اور بے اختیار ہیں اپنی مقصود کے طلب کرنے کی حرص نہیں کرتے۔
 اور دوسرے کے مقصودات کی طرف نظر نہیں کرتے۔ اگر تو دنیا و آخرت میں انکی ہر اہی طلبا ہی تو
 اقوال اور افعال اور ارادی میں خدا کا موافق بن۔ میں دیکھتا ہوں کہ تحقیق تو فیہ برعکس کیا کر
 اور رات دن میں اپنا طریعہ اس سے مخالفت اور اس کا مقابلہ ٹھہراتا ہے وہ کچھ کہتا ہے کہ اور تو
 نہیں کرتا۔ گویا کہ وہ جب ہے۔ اور تو معبود۔ جہاں اللہ وہ کیسا ہی حلیم ہے۔ اگر اس کا علم نہ تو البتہ تو
 اس حال کے برخلاف دیکھتا جس میں تو ہے۔ اگر تجھ نجات دے گا یہ تو اس کے حضور میں ظاہری و باطنی
 سکون کو لازم پکڑے۔ ادبی میرے نزدیک ہے۔ میں صرف اسکو حضرت شمار کرتا ہوں اور کوا
 کر۔ اور نبی سے باز رہ۔ اور قدر کی موافقت کر۔ اور اپنی ظاہر و باطن کو اس کے حضور میں
 ظاہر کرنے سے روک لے۔ تحقیق تو فیہ دنیا و آخرت کی خیر کو دیکھ لیا خلق کو کوئی چیز نہ مانگ تحقیق وہ عاجز
 فقیر ہے۔ اپنی نفس اور غیر کے لیے کفر و فتنے کے مالک نہیں ہیں۔ اللہ غر جمل کے ساتھ صبر کر اور
 اس سے محبت نہ طلب کر۔ اسکو بخیل نہ ٹھہرا۔ اور اسکو مجبور نہ کر۔ وہ تم سے زیادہ
 تم پر مہربان ہے۔ تجھ سے ہی جو تجھ پر ہے۔ اس واسطے کسی بزرگ نے فرمایا۔ مجھ سے مجھ پر کونسی
 چیز ہے۔ اس غر جمل کی موافقت کو لازم پکڑو۔ وہ تم سے زیادہ تمہاری حالات کو جانتا ہے
 تم کو ہر ایک شے پر جس میں تمہاری مصلحت ہو اطلاع نہیں دیتا۔ اللہ غر جمل نے فرمایا۔
 وَعَسَى أَنْ تَكُونَ مِنْ أَشْيَاءٍ وَهِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ
 وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ۔ (اور شاید کہ برا جانو تم کسی شے کو حالانکہ وہ تمہارے
 لئے اچھی ہے اور شاید کہ محبت کرو تم کسی چیز سے حالانکہ وہ تمہاری لئے بُری ہے اور اللہ
 جانتا ہے اور تم نہیں جانتے) اور فرمایا۔ تَعْلَمُونَ مَا لَا تَعْلَمُونَ (اور پسند کرتا ہے اسکو جو تم نہیں
 جانتے) اور فرمایا وَمَا أَقْبَلْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا (اور تم نہیں دیکھو علم کو مگر تھوڑا)
 جو شخص حق غر جمل کے طریق پر چلے گا ارادہ کرے۔ اسے چاہیے کہ چلنے سے پہلے اپنے نفس کو

منہب بنا۔ وہ (یعنی نفسِ ثواب) ادب ہے۔ کیونکہ نفسِ بدی کا امر کرنے والا ہے۔ وہ حق غرورِ جبل کے نزدیک کیا کرے گا۔ تیرا میرا اسکی طرف کس طرح ہے۔ اسے جہاد کرتا کہ مطمئن ہو جا۔ پس جب وہ مطمئن ہو جائے تو اسکو اپنے ساتھ اسکے دروازہ تک لیجا۔ اس سے موافقت نہ کر مگر سدھائے اور تعلیم اور نیک ادب اور اسکے اعتد غرورِ جبل کے وعدے اور وعید پر اطمینان حاصل کر نیکنے بعد وہ اندھا گو لگا۔ بہرِ مضبوط اپنے رب غرورِ جبل سے جا ملی اور اسکا دشمن ہے۔ اور ہمیشہ کرمِ جہاد سے اسکی دونوں نگہیں کھلتی ہیں۔ اور اسکی زبان گویا ہوتی ہے اور اسکے کان سنتے ہیں اور اسکا خط اور جہالت اور رب غرورِ جبل سے عداوت کرنی دور ہو جاتی ہے۔ اور یہ رسولوں اور آدمیوں اور ساعت بساعت اور روز بروز اور سال بسال کی دائمی مجاہد کا محتاج ہے صرف ایک یا ایک ماہ یا ایک دن مجاہد سے یہ حال نہیں ہوتا۔ اسکو ہر لمحے کوڑے سے مارا۔ اس سے اسکا بہرہ روک۔ اور اس سے اسکا حق پورا لے۔ اس پر حکم کر اور اسکی تلوار اور چھری سے نہ ڈر۔ اسکی تلوار ٹکڑی نہ نہ لو۔ اسکی کلام ہے بے فعل۔ دروغ ہے بے صدق۔ عہد ہے۔ ملاوفا اسکو دہشتی نہیں۔ بے بہرہ جولان کرتا ہے۔ شیطان کی جو کہ اسکا امیر ہے سچے مومنوں کو نزدیک آت اور مخالفت میں کوئی طاقت نہیں۔ تو اسکا کیا حال ہے۔ یہ نہ خیال کر کہ وہ جنت میں داخل ہوا اور حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی قوت کے ساتھ اسنے جنت سے لگا لایا نہیں بلکہ اللہ غرورِ جبل نے اسکو یہ طاقت بخشی اور اسکو سب گردانا وہ اہل نہیں لے کم عقل حق غرورِ جبل کو دروازے سے اس بلار کے باعث جس میں وہ بھی مبتلا کر نہ بہاگ۔ وہ تجہیز زیادہ تیری صلیت کو جانتا ہے۔ تجھے مبتلا نہیں کیا مگر کسی فائدے اور حکمت کے لئے جب وہ تجھے مبتلا کرے تو ثابت رہ اور اپنی گناہوں کی طرف متوجہ ہو۔ اور توبہ واستغفار زیادہ کر۔ اور اس میں اس صبر اور ثابت قدمی کا سوال کر۔ اسکے حضور میں کہہ لہو۔ اور اسکی رحمت کو دامن سے لپٹ اور اس سے اس صبر و دور کرنے اور اس میں بیہی کی وجہ کا سوال کر۔ اگر کچھ نجات در کا ہے۔ تو کسی ایسے شیخ کی مصاحبت میں رہ جو اللہ غرورِ جبل کو حکم اور علم سے واقف ہو۔ تاکہ وہ تجھے تعلیم دے اور صحت دے۔

اور اشد غریب تک پہنچنے کی راہ سے واقف کر دے مگر کسی رہبر اور رہنما کا ہونا ضروری ہے کیونکہ وہ ایسے جنگل میں ہے جس میں کچھو-سانپ-آفات اور پیاس اور بار ڈالنے والے درندے-ہیں تاکہ وہ اسے ان آفات سے بچائے اور پانی اور پھلدار درختوں کی جگہ بتلائے۔ اور اگر وہ تنہا رہے ہو تو وحشیوں کی بھری ہویں دشوار گزار زمین میں جان نطیگا جس میں درخت اور کچھو اور سانپ اور آفات بکثرت ہیں۔ اور دنیا کو راستہ پر چلنے والے قافلہ اور رہبر اور رفیقوں سے جدا ہوں۔ بہنیں تو تیرا مال اور جان تلف ہو جائیں گے۔ اور تو اسے آخرت کے راستہ پر چلنے والے۔ جس کے ساتھ رہو تاکہ وہ تجھے منزل تک پہنچائے۔ راستہ میں اس کی خدمت کر۔ اور اس کا ادب کر۔ اور اس کو کسی سوا بہنہ نکلے تاکہ وہ تجھے تعلیم دے۔ اور مغرب بنے۔ پہر تجھ پر راستہ میں تیری شرافت اور صدق اور داناںی کو دیکھنے کے لیے نمایاں بنے۔ پس وہ تجھ کو اس میں امید اور اس کے اہل پر بادشاہ بنا دے گا۔ تجھ اپنے لشکروں پر خلیفہ کریگا۔ اور تو اسی حال پر رہیگا۔ یہاں تک کہ وہ تجھ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجائے گا اور آپ کے حوالہ کریگا۔ پس تجھ سے انکی آنکھ خشک ہوگی۔ پہر تجھ کو لون و مال اور معانی پر نایاب کریگا۔ پس تو اشد غریب اور اس کی خلق کے درمیان سفیر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں خادم ہوگا۔ تو نوبت نبوت خلق اور خالق کی طرف متوجہ ہوگا یہ خیر خلوت نشینی اور آرزو سے حاصل نہیں ہوتی۔ لیکن ایسی شے کے ذریعے جو سینوں میں رکھی گئی ہو اور عمل نے اس کی تصدیق کی ہو۔ ولی تمام قبیلوں میں کڑوڑوں میں آخری دم تک ایک ہو۔ و اشد غریب کی کلام دل اور باطن سے سن کر کہتا ہوں کہ ساتھ عمل کرنے سے تصدیق کرتے ہیں۔ اسے جاہلو۔ اشد غریب کی طرف رجوع لاؤ اور صدیقین کے راستہ کی طرف چلو۔ اور انکے اقوال و افعال میں انکی تابعداری کرو۔ اور منافقوں۔ دنیا کے طالبوں۔ آخرت کے پھرے ہوں۔ حق غریب کی اس راہ کو جس پر سلف صالحین تہیہ چھوڑنے والوں کی تابعداری نہ کرو۔ انہوں نے دایمن اور بایمن اور پیچھے کو مگر اگلاہوں کا راستہ طلب کیا اور انہی میں اس راہ سے نہ ملے۔ جو حق غریب تک پہنچنے کی راہ ہے۔ (اے غلام) بہر گنجی تو دنیا میں نیا کو

معاشرت کرتا ہی کل انکو نہ دیکھے گا۔ ان سے مفارقت کر۔ تو کس طرح اپنا اور اپنی برائی ہمیشہ کے درمیان جسے توفیق غرضی کے فیوض دوستی رکھتا ہی مفارقت نہیں کرنا۔ اور اگر تجھ کو خلق کی اس غرضی جو تو پر ہنر کاروں۔ زاهدوں عارفوں۔ عالموں۔ حق غرضی کے میدان اور محبوبوں معاشرت کر۔ اس سے معاشرت کر جو تجھ سے خلق کو لیوے۔ اور حق غرضی کا قرب عطا کرے۔ تجھ سے گمراہی دور کرے اور سید ہر راستہ پر کھڑا کرے۔ تیری آنکھوں کو دنیا سے بند کرے۔ اور آخرت پر کھولے تیرے آگے سے دنیا کا طبق اٹھالے اور اسکے بدلے آخرت کا طبق رکھے تیری سودگی با لکھو کرے گا اور اسکے بدلے نفل پٹائے گا۔ تجھ سانپوں اور بچپوؤں اور درندوں کو درمیان اور ہٹا اور امن اور رحمت اور خوشی میں پٹھائے۔ جسکی یہ صفت ہو اس سے معاشرت کر۔ اور اسکی بات صبر کر۔ اور اسکی امر و نہی کو قبول کر۔ تحقیق تو نے جلدی خیر کو پالیا۔ مگر جب تقدیر میں مہلت ہو تو وہ ہو گا شجاعت ایک گھڑی صبر کرنا ہی۔ تجھ سے کچھ بہن من آتا۔ اور ہونا ضروری ہے۔ زینیل اور کچھ کول کو خرید لے اور عمل کے دروازہ پر بیٹھ جا۔ پس اگر عمل سے لے مقدر ہی تو تو عمل کرے گا سبب کا حق ادا کر۔ اور توکل کر۔ اور عمل کے دروازے پر بیٹھ۔ پس اگر وہ کچھ کول کو لے لینا تجھ کو یہ بین تو اپنی مکان علیحدہ ہو۔ یہاں تک کہ تو بالکل ناامید نہ ہو جا۔ کوئی بھی تجھ کو عمل پر نہ بلائے پس تو اپنی آپ کو توکل کے دریا میں ڈال دی۔ تو نے سبب و سبب جمع کر لیا۔ اپنی معلم کو خصوصاً مین نیک دب کر۔ اور چاہئے کہ تیری خاموشی کلام کر نیسے زیادہ ہو کیونکہ یہ تیری تعلیم حاصل کرنے اور اسکا دلی مقرب بننے کا سبب ہے۔ نیک دب کچھ مقرب بنا گا۔ اور بڑا ادب کچھ بعید کرے گا۔ تیرا ادب کچھ نیک ہو۔ تو نے اویسوں کی مصاحبت (اقتیار) نہیں کی جب تو اپنے معلم پر راضی نہیں اور اس پر نیک ظن نہیں رکھتا تو کس طرح تعلیم حاصل کرے گا۔

اکا و نوین مجلس۔ اپنے (خدا آپ سے راضی ہو) بیسویں ماہ شعبان ۱۱۸۵ ہجری کو فرمایا دنیا تمام حکمت اور عمل ہے۔ اور آخرت تمام قدرت۔ اسکی بنا حکمت پر ہی اور اسکی قدرت پر ہی اور حکمت میں عمل کو ترک نہ کر۔ دایہ قدرت میں اسکی قدرت عاجز نہیں ہے۔ اور حکمت میں اسکی

حکمت کی بموجب عمل کر (صرف) اسکی قدرت پر توکل نہ کر۔ قدر کو اپنی نفس کو لے کر غدر نہ بنا کیونکہ وہ اس سے محبت پر عمل کو ترک کر دیتا ہے۔ قدر کے ساتھ غدر کرنا سست آدمیوں کی محبت پر قدر کے ساتھ غدر کرنا۔ اور ارم اور نو اہی کے علاوہ میں ہے۔ اور آپ نے خدا آپ سے راضی ہو چکے کلام کے بعد فرمایا مومن۔ دنیا اور اسکی چیزوں پرائل بندین ہونا۔ اپنا مقصود اس سے لے لیا ہوا دل کو اللہ غور جل کی طرف کرتا ہے۔ وہ ان ٹہرتا ہے۔ حتیٰ کہ دنیا کی سوزش (یعنی عشق) اس کے کنارہ کش ہوتی ہے۔ اور اس کے دل کو اندرانے کی اجازت دی جاتی ہے۔ اسکی سر کی سفارت کو قلب کی طرف اور قلب کو نفس مطہر اور طبع اعضا کی طرف نکالتی ہے۔ وہ سعی حال میں ہوتا ہے کہ ناگاہ اسکا عیال اس سے غنی کیا جاتا ہے۔ اور اسکے اور ان کے درمیان پردہ ڈالا جاتا ہے خلق کی شریعت اسکو کفایت ہوتی ہے۔ اور وہ انکی اسکے (یعنی خدا کے) لے اطاعت کرتا ہے اور اسکے اور ان کے دلوں کے درمیان پردہ ہوتا ہے۔ وہ تنہا اپنی رب غور جل کے ساتھ رہتا ہے۔ گویا کہ اسکی نزدیک مخلوقات بالکل پیدا نہیں ہوتی۔ گویا کہ اسکے سوا رب غور جل کی کوئی پیدائش نہیں ہر کار رب غور جل موثر ہے۔ اور وہ متاثر۔ وہ اسکا مطلوب ہے۔ اور وہ طالب۔ وہ اس کا اصل ہے اور یہ فرع (شاخ) وہ اسکے غیر کو نہیں پہچانتا اور نہ اسکے غیر کو دیکھتا ہے۔ اسکو خلق ہی سمیٹ لیتا ہے۔ پہر جب چاہے اسے انکے لئے زندہ کرتا ہے۔ اسکو ان کے درمیان انکی مصلحتوں اور ہدایت کے واسطے پیدا کرتا ہے اور وہ انکے ایذا پر حق غور جل کی رضا مندی کر لے کر رہتا ہے۔ اور یار کے دل اور سر پہرہ دار ہیں۔ وہ حق غور جل کے ساتھ قائم ہیں۔ نہ اسکے غیر کے ساتھ اسکے لئے عمل کرتے ہیں۔ نہ اسکے غیر کے لئے۔ ای منافق بتھے ان لوگوں کی (لا الہ الا اللہ) کوئی خبر نہیں۔ نہ ایمان کی خبر ہے اور نہ اللہ غور جل سے انس کرنے کی خبر توڑی دیکر تو جھگڑا اور موت کے بعد شرمندہ ہوگا۔ تو نے زبان کی خوش بیانی پر دل کی جہالت کو ساتھ قناعت کی ہے اور یہ تجھ مفید نہیں۔ خوش بیانی دل کے لئے نہ زبان کے لئے۔ اسے دل کو مٹا دے اور یار سے غائب۔ اسے بخت اسے حق غور جل سے اپنی وجود اور خلق کے ساتھ پردہ کرے۔

اپنے نفس پر ہزار مرتبہ زاری کر۔ اور غیر پر ایک مرتبہ۔ اسے خدا میں گونگا تھا نہ نے مجھ کو کیا کیا پس خلق کو میرے کلام سے نفع بخش اور انکی بہتری سے بہرہ مند کر کہ میں تو پہلے مجھے گونگا بنا دے (اور قوم) میں نہیں موت احمد (سرخ موت) کی طرف بلاتا ہوں۔ وہ کیا ہے۔ نفس اور ہوا۔ اور شیطان اور دنیا اور طبیعت کی مخالفت اور خلق سے باہر آنا۔ اور حق غرور جل کے غیر کو بالکل ترک کر دینا ان حالات کے حاصل کرنے میں کوشش کرو۔ اور نامہ نہ ہو تحقیق اللہ غرور جل فرماتا ہے کُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَايٍ (وہ ہر روز اظہار حکمت میں ہی) اسکی قدر کے موافق اس سے سوال کرو۔ اسکو قدرت کی جہت سے سوال کرو۔ نہ حکمت کی جہت سے۔ اسکو علم کی جہت سے سوال کرو۔ نہ اپنی علم کی جہت سے اس سے دلون اور اسرار کے ساتھ مانگو۔ نہ زبانی قیل و قال سے اس سے اپنی علم اور قدرت سے بڑھ کر مانگو۔ تمام شیا سے مفلس ہوئی قدرت ہر اس کے حضور میں کہے ہوئے احسان نہ جلاؤ۔ اسے مجبور نہ کرو۔ اسے عاقل نہ بنو۔ اسکی تدبیر کو جاہلانہ تدبیر سے رو نہ کرو جو شخص اپنے علم پر عمل نہ کرے وہ جاہل ہے۔ اگرچہ بڑا جید عالم ہو۔ علم بے عمل جھیکو خلقت کی طرف ہوتا ہے اور عمل با علم حق غرور جل کی طرف چلاتا۔ اور دنیا میں زائد بناتا ہے۔ باطن کا بصیر کرنا ہر ظاہر کی زینت سے روکتا۔ اور باطنی زینت کا الہام کرتا ہے۔ اسوقت حق غرور جل تیرا والی ہوتا ہے کیونکہ تو اسکے لیے صالح ہو گیا۔ اللہ غرور جل نے فرمایا وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ (اور وہ نیکو کاروں کا والی ہے) انکے ظاہر و باطن کا والی ہوتا ہے۔ انکے ظاہر کو حکمت کے ماتھے سے اور باطن کو غرور علم کے ماتھے سے تربیت دیتا ہے۔ وہ اس کے سوا کسی کا خوف نہیں رکھتا۔ اور نہ امید رکھتا ہے اور نہ اس کے سوا کسی اور سے نہیں لیتا اور دیتے نہیں مگر اسی کی (راہ) میں اسکے غیر سے دشت پاؤں ہیں۔ اس سے اُنس حاصل کرتے ہیں اور اسکی طرف مائل ہوتے ہیں۔ یہ زمانہ آخری ہے۔ اس میں تیغ و بہت ہو گیا۔ قوت (اصل لغت میں وہ زمانہ جو دو پیغمبروں یا دو بادشاہوں کے درمیان میں بلکہ پہلے اور بلا بادشاہ گذری اور اسکی پیروی ہے ضعف میں) کا زمانہ ہے۔ نفاق اور منافقوں کا زمانہ آخری منافق بنو دنیا اور خلق کا بندہ ہے۔ انکو دکھاتا ہے اور انکے لئے عمل کرنا ہر اور حق غرور جل

دیکھنے کو فراموش کرنا ہی ظاہر یہ کرتا ہے کہ تو آخرت کے لیے عمل کرنا ہی حالانکہ تیرا تمام عمل اور ارادہ دنیا کے لئے ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپؐ فرمایا اِذَا اتَّيْتُمُ الْمَدِينَةَ

بَعَلُوا لَهَا فَرْدًا وَهِيَ كَالْبُرْدِ هَا وَلَا يَطْلُبُهَا الْعَيْنُ فِي السَّمَوَاتِ بِإِسْمِهِ وَفِيهَا

بندہ آخرت کا عمل ظاہر کرتا ہے حالانکہ وہ نہ اسے چاہتا اور نہ اسکو طلب کرتا ہے۔ تو اسانون پر اس نام اور نسب (پکار کر) لعنت کیا جاتا ہے) اسے منافقین میں ختم کو حکم اور علم کے طریقہ سے پہچانتا ہوں

لیکن اللہ غرور کے پرے سے چہرہ پر وہ ڈالتا ہوں (تجربہ انوس) (تجربہ شرم نہیں آتی۔ تیرے ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضا گرنا ہوں اور ظاہر ہی نجاستوں سے پاک نہیں ہوں اور باطن کی طہارت (پاک) کا دعویٰ کرتا ہے۔ دل اچھی طرح پاک نہیں ہوا۔ پس سرس طرح پاک ہوگا۔ تو نے مخلوق کو کتنا

ادب نہیں کیا اور خالق کے ساتھ ادب کا دعویٰ کرتا ہے۔ یہ سب تجھ سے راضی نہیں ہوا اور نہ تو نے اسے ادب برتا۔ اور نہ اس کے حکموں کی تعمیل کی اور مسند پر مٹیا اور صدر نشین ہوتا ہے کوئی کلمہ نہیں

جنت کے تو توحید میں کامل اور حق غرور کے حضور میں ثابت قدم نہ ہوا اور وجود کو اندر سے نہ نکالے اور

کی گود میں نہ بیٹھے۔ اور اس کے اُس کے بازو کے نیچے اخلاص کا دانہ اور شاہدہ کا پانی نہ پی لیا

حال پر رہی یہاں تک کہ تو مرغا بن جائے۔ پس اسوقت تو مرغیوں کا دار و خور اور اپنے دوانے اٹھار

کرنے والا۔ اور شب و روز میں بانگ دینے والا۔ لوگوں کو جگانے والا ہو جائیگا۔ انکو آخر

رب غرور کی عبادت کر لئے جگائے گا۔ اور جاہل پر ہاتھ سے دفتر ہینکے دے گا۔ یہ حضور میں

مردب ہو کر بیٹھ علم مردوں کی زبان سے لیا جاتا ہے نہ دفنوں سے حال لیا جاتا ہے نہ

معال سے۔ انے لیا جاتا ہے جو اپنے وجود اور غفلت سے فانی۔ اور حق غرور کے ساتھ باقی

ہیں کمال اپنے اور خلق سے فنا ہونے اور اللہ غرور کے ساتھ ہو گئے ہیں۔ اس کے غیر سے فنا ہو

پہر اس کے ساتھ اور اس کے لئے زندہ ہو حق غرور کی خادموں کی صحبت اختیار کرے جو اس کے

دروازے سے نہیں ہٹتے۔ انکا شغل اس کے امر کی اطاعت اور اس کی نہی سے باز رہنا اور اس کی

تقدیر کی موافقت کرنا ہے۔ وہ اس طرح گردش کرتے ہیں جیسا کہ ان میں اسکا ارادہ اور فضل اور گردش

کرتا ہو وہ اپنی اور اپنے غیر کی بابت اس سے جھگڑتے نہیں کم و زیادہ بلندی دہشتی میں سپر غزنا
 نہیں کرتے۔ حق و غر و جل کی خدمت سے محپر کر اپنے نفس کی خدمت اور اسکی
 غرضوں کو حاصل کرنے کی حرص میں مشغول نہ ہو۔ اللہ غر و جل کے دوست خلق سے یہ تکلف طلب کرتے
 ہیں حالانکہ انہیں کوئی ضرورت نہیں لیکن خلقت پر رحم کر کے مے انہیں اس امر کا الہام کرتے ہیں
 وہ اپنے لئے نہیں۔ انکا نفس مطمئن ہو۔ دنیا میں انکا کوئی ارادہ اور خواہش نہیں۔ تو
 گمان کرتا ہے کہ انکا نفس تیرے جاہل نفس کی طرح ہے جس نے تجو اپنی خدمت میں لگا ہوا
 اور تجھ سے اپنے ارادے اور خواہش کے بموجب کام لیتا ہے۔ اگر تجھ عقل ہوتی تو البتہ تو اسکی
 خدمت کو چھوڑ کر اسکے رب غر و جل کی خدمت میں مشغول ہوتا۔ وہ تیرا دشمن ہے۔ تیرے لئے
 بہتر یہ ہے کہ اسکے جواب میں خاموش رہنے اور اسکی کلام کو دیوار پر مارین اس سے اسطرح سن
 جیسا کہ تو دیوانے گم شدہ عقل سے سنتا ہے۔ اسکی بات اور اسکی شہوتوں اور لذتوں اور بہبود
 گوئیوں کی طرف توجہ نہ کر۔ اس سے مان لینے میں تیری اور اسکی ہلاکت ہے اور اسکی مخالفت میں تیری
 اور اسکی بہتری۔ نفس جیسا کہ غر و جل کا مطیع ہو۔ تو ہر ایک جگہ سے اسکو فراخ زرق
 ملتا ہے۔ اور جب نافذانی اور غر و کرے تو اس سے ذریعے کٹ جاتے۔ اور وہ سپر ازوتین
 مسلط ہو جاتی ہیں پس مہلاک ہوا اور دنیا و آخرت کا خارہ باب یطیع اور قانع نفس کا مالک
 جہان با محمد ہے اپنے مقصود کہد ضامندی سے حاصل کرتا ہے اس فرض کو جو امپر (واجب) ہے
 بلا تکلیف خوشدلی سے ادا کرتا ہے۔ اللہ غر و جل کے غیر سے فارغ دل ہو۔ دنیا اور اسکی زیادہ
 کے حامل کر نیکی تکلیف سے اپنے اعضا کو ٹھیراتا ہے۔ اے نعمتون کو حاصل کرنے والے نعمتون کا
 شکریہ ادا کر۔ نہیں تو تیرے ماتھے سے چھینی جائیں گی نعمتون کے بازو کو شکر سے کتر ڈال نہیں
 تیرے پاس سے اڑ جائیں گی۔ وہ جو اپنے رب غر و جل سے غافل ہے مردہ ہے اگرچہ دنیا میں زیادہ
 اسکو اسکی جاتی کیا فائدہ بخشی ہے۔ جیکہ وہ اسکو شہوتوں اور لذتوں اور فضولیات کے حامل
 کرنے میں صرف کرتا ہو۔ پس وہ باطنی مردہ ہے نہ ظاہری۔ اے خدا ہمیں اپنے ساتھ زندہ کرا

اپنی غیبت سے مرہ بنا۔ اسے عزمین لوٹ سے طبیعت میں لڑکے کب نکلتے اپنی طبیعت کے میلان کی طرف
 دوڑے گا۔ دنیا کی بدخوشی کو ترک کر۔ تو نے اسکو اپنا مقصود مقرر کیا ہے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ تیرا
 مقصود وہ ہے جو تجھے ریخ میں ڈالے اور تو اسکا بندہ ہے جبکہ ہاتھ میں تیری ہمار۔ اگر تیری ہمار دنیا
 ہاتھ میں ہے۔ پس تو اسکا بندہ ہے۔ اور آخرت کے ہاتھ میں ہے پس تو اسکا بندہ ہے اور اگر حق خود جل کے
 ہاتھ میں ہے۔ پس تو اسکا بندہ ہے۔ اور اگر تیرے نفس کے ہاتھ میں ہے۔ پس تو اپنی نفس کا بندہ اور
 اگر ہوا کے ہاتھ میں ہے۔ پس تو اپنی ہوا کا بندہ ہے۔ اور اگر خلق کے ہاتھ میں ہے۔ پس تو خلق کا بندہ
 تو دیکھ کہ لکھو اپنی ہمار سپرد کرتا ہے۔ ہم میں سے اکثر اور اغلب وہ ہیں جو دنیا کا ارادہ کرتے ہیں
 اور ہم میں جو آخرت کا ارادہ کرتے ہیں۔ اور نادور میں جو دنیا اور آخرت کا مالک کی ذات کا ارادہ
 رکھتے ہیں۔ نیک و بک ساتھ انکی جمعیت (اختیار) کر اور ان سے معارضہ و ممانعہ اور منافصہ
 نہ کر نہیں تو تو ناقص ہو جائیگا۔ انکی بے ادبی نہ کر۔ ہلاک ہو جائے گا عقل نہ ہو۔ تم اپنی اعمال سے
 حق خود جل کے ساتھ عداوت کرتے ہو (وہ اعمال) اسکے نزدیک مجھ کے پر جتنا قدر نہیں کرتے
 جبکہ تم مخلوق اور تمام حالات میں خالص نیکی کے لئے کرو۔ وہ خزانہ جسکو فنا نہیں صدق اور
 احلام اور اشد غرور سے ڈرنا اور اسی سے امید رکھنا۔ اور تمام حالات میں وسکی طافیج
 لانا ہے۔ ایمان کو لازم پکڑ۔ وہ تجھے لئے ملا دیگا۔ جب تو ان میں سے کسی ایک کو دیکھ تو اُسکی توافیج کر
 اور اپنا حال او سکی سپرد کر۔ اور اس سے جھگڑا نہ کر۔ خاموش رہ۔ اور بے ادبی سے اسکو ایذا پہنچا
 اور سپر سے جسکو تو نہیں جانتا خاموشی علم ہے۔ اور اس چیز میں جو تجھ کو معلوم نہیں تسلیم اسلام ہے
 اسے یقین کے کمزور تیرے پاس نہ دینا ہے نہ آخرت۔ اور باعثِ بھم ہے کہ تو حق خود جل کی
 بے ادبی کرتا اور اسکے دوستوں اور اسکے بیویوں کے خلیفوں کو نہت لگتا ہے جنہیں حق خود جل نے
 انکا قائم مقام بنایا ہے وہ لااد جونیوں اور صدیقوں پر لااد تھا انکو نے عمل اندعلوم سپر کے انکو نے
 نفسوں اور بنواؤں سے فنا کیا۔ اور اپنے پاس زندہ کیا۔ اور اپنی حضور میں کہا کیا ملنے دلوں
 اپنی غیبت سے پاک بنایا۔ دنیا اور آخرت اور خلق کو انکے ہاتھ میں دیا۔ انکو اپنی قدرت دکھائی اور پرا

علم اور حکمت کی تعلیم دی کلمۃ (الْحَوْلُ وَالْقُوَّةُ) اَللّٰهُ اَعْلٰی الْعِظَمِ (پہن طاقت) بدی
 اچھوڑنے کی) اور نہ قوت (نیکی کرنے کی) اگر اللہ بلند بزرگ کی (دوسے) نے ثابت کر دیا لکن قوت
 اسکے ساتھ ہے نہ نہن اس کلمہ کو صدق سے پڑا۔ اور اپنی طاقت اور قوت و خلق کی قوت کو فنا کیا اور حق
 غرور جل کی قوت سے شک کیا خوفت معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ خدا اگر نوحہ سے میرا کار
 کیے موافق (معاملہ) نہ کرے پس مجھ پر اپنے ارادہ پر صبر عطا کر آئے غلام۔ قصار پر راضی رہنا دنیا
 اقصائیکے مقابلہ کے ساتھ لینے سے اچھا ہے۔ اسکی (یعنی رضا بقضائیکے) لذت صد یقون کے دلوں میں
 شہوت اور لذات کے حامل کر نیسے شیرین تر ہو۔ یہ انکے نزدیک دنیا اور اسکے مال اسباب سے زیادہ
 شیرین ہو۔ کیونکہ وہ فی الجملہ عیش کو تمام حالات میں علی اختلاف المراتب لذیذ بناتی ہو لوگوں
 علم اور اخلاص کی زبان سے غلط کر۔ نہ علم ہے عمل کی زبان سے۔ اسلئے کہ یہ سچے بالکل مفید نہ ہوگا
 اور نہ ان لوگوں کو فائدہ بخشنے کا۔ جنکو ذرا غلط کرنا ہی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہو اپنی فرمایا
 يَخْتَفِ الْعِلْمُ بِالْعَمَلِ فَإِنْ أَحْبَبْتَهُ وَكَلِمَاتُهَا تَحْتَلُّ حَسَنَةً (علم عمل کو آواز دیتا ہو۔ اگر وہ حق
 دے (نور بہا ہو) ورنہ اس سے کون کر جاتا ہے) اسکی برکت کو پوچھا جاتی ہے اور مجھ پر اسکی محبت قائم
 رہتی ہو۔ تو عالم اپنے علم پر شیفہ بیجا جاتا ہے۔ تیرے پاس اسکا رخت رہتا ہو اور اسکا بدل چلا جاتا
 اللہ عزوجل سے سوال کر کہ وہ تجھ کو اپنے حضور میں غیث اور درجہ نصیب کرے۔ جب یہ تیرے نصیب میں
 کر دی تو اس سے اسکے پوشیدہ رکھنے کا سوال کر اور یہ کہ تو اس میں سے ایک نہ رہ ہی ظاہر نہ کرے۔ جب
 اپنے حق عزوجل کے درمیان ہمد کو ظاہر کرے تو یہ تیری ہلاکت کا باعث ہو۔ احوال اور اعمال پر غور
 کر نیسے چارہ وہ اپنے صاحب کو اللہ عزوجل کی نظر میں گراہ مغضوب بنا دیتا ہو۔ خلق کو غلط
 سنانے اور انکی قبولیت کو محبت کر نیسے چارہ۔ یہ تجھ کو مضر ہے۔ مفید نہیں۔ کوئی کلمہ نہ نکال
 تجھے اس پر برکتیخبر نہ کرے۔ اور تیرے دل پر حق عزوجل کی طرف سے یقینی امر نہ ہو لوگوں کو
 اپنی گہری طرف کس طرح بلاتا ہے حالانکہ تو نے انکے لئے کہا نا تیار نہیں کیا۔ یہ امر بنیاد کا محتاج ہو
 پہر اسکے بعد عمارت ہوتی ہو اپنے دل کی زمین کو کہو ونا کہ اس میں ستمکیت کا پانی بہت نکلتا

اخلاص اور مجاہدوں اور نیک علموں کے ساتھ عمارت شروع کرنا کہ تیرا محل اور چاہو جا
 پہلے کے بعد لوگوں کو اپنی طرف دعوت کرنا خدا ہمارے علموں کے جموں کو اخلاص کی دم
 سے زندہ کرے تجھے خلقت سے گوشہ نشینی کیا فائدہ دیکھی جب خلقت تیرے ولین کے ہونے
 تیری اور نہ تیری خلوت کی کوئی قدر ہے جب تیرے خلوت میں بیٹھے اور خلق تیری ولین ہیں تو اللہ
 فروجل کے انس کو بغیر تہا بیٹھا ہوا ہے اور ہوا اور شیطان تیرے ہم مجلس ہیں جب تیرا دل اللہ عزوجل
 کے ساتھ انس پکڑنے والا ہو تو خلقت سے خالی ہے۔ اگرچہ تو اہل آمد کنبے کے دربان کیون
 انس تیرے ولین جگہ لیلے تو تیرے وجود کی دیواریں گر جاتی اور تیری بعیت کی نگہیں نہایت
 ہیں تو ان سے اسکے فضل اور فعل کو دیکھتا ہے اور اس پر راضی رہتا ہے نہ اسکو غیر پر جو شخص شے
 طور پر کسی حالت میں ہو اور اس سے اعلیٰ اور ادنیٰ اور اس کے زوال اور بقا کی تمنا نہ کرے
 تو تحقیق اسکے لئے رضا اور موافقت اور عبودیت کی شرط حال ہے۔ تجھے اپنی منوس جو ہر نہ یک
 خدا کا دعویٰ کرتا ہے اور تجھے مکان اور ایک نعمت اور ایک کلمہ اور عزت میں فرق آتا
 غیر دیتا ہے جو ہر نہ یک۔ میں شکر جھوٹ کو نہیں سنتا اور نہ اس پر عمل کرتا اور نہ اسے تیری
 تصدیق کرتا ہوں خلقت میں ہی بعض فرد ہیں جنکے دلوں پر وحی کی جاتی ہے اور خاص کلمات
 انکے آئے جاتے ہیں۔ وہ خیر کو پہچانتے ہیں۔ اور اس پر کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ کیون نہ وہ سول
 صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کے اقوال و افعال میں تابعدار ہیں اور آنحضرت پر ظاہر و باطنی کمال
 جاتی تھی اور ان کے دلوں پر باطنی طور سے کیونکہ یہ آپ کے وارث اور تمام احکام میں
 تابعدار ہیں۔ اگر تو چاہتا ہے کہ یہ متابعت صحیح طور سے سمجھو حال ہو گا تو موت کا ذکر زیادہ کر
 تحقیق اسکا ذکر تجھے نفس اور ہوا اور شیطان اور دنیا سے کنارہ کشی پر مدد دے گا جو شخص
 موت کی نصیحت نہ پکڑے اسی وعظ سے کچھ فائدہ نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ
 بِالْمَوْتِ وَكَعِظًا (موت کافی واعظ ہے) تیرا مقصود تجھ کو لمباے گا خواہی تو اس میں رغبت
 یا نہ ہو اگر حالت ثانیہ میں لے تو مغرب ہے اور اگر حالت اولیٰ میں تو نو معشر نہ نہیں متفق

خلق کے رب و اٰلہ غر جبل سے جاکر تاہے اور خلوت کے وقت بیانی کر (تجسس فرمیں) اگر تیرا ایمان اور یقین درست ہوتا کہ وہ تجھے دیکھتا اور نیسے قریباً و بجز محافط ہے تو البتہ تو اس سے شرماتا مین چھوچ کتا ہوں نہ تم سے ڈرتا ہوں اور نہ امید رکھتا ہوں۔ تم اور تمام باشندگان زمین میرے نزدیک چھرا اور چوٹی کے برابر ہو۔ کیونکہ میں ضرور نفع اٰلہ غر جبل کی طرف سے دیکھتا ہوں نہ تم سے۔ آقا اور غلام میرے نزدیک مساوی ہیں! اپنے نفسوں اور غیر پر شرع کے بموجب انکار کرو۔ نہ ہوا اور نفس اور طبع کے بموجب جس چیز سے شرع خاموش ہے اس میں اسکی موافقت کرو۔ اور جس چیز پر ناطق ہے اس میں اسکی موافقت کرو۔ (اے غلام) غیر پر نفس اور ہوا سے انکار نہ کر بلکہ اپنے ایمان سے۔ ایمان منکر۔ (انکار کر نوالا) اور یقین منیل (زابل کرنے والا) اور رب غر جبل مددگار ہے جو تیری مدد کرتا۔ اور تجھ سے فخر کرتا اور اٰلہ غر جبل فرمایا اِنْ يَنْصُرْكُمْ اَللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ (اگر اٰلہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں ہوگا) اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهُ يَنْصُرْكُمْ وَ يَثْبِتْ اَقْدَامَكُمْ (اگر تم اٰلہ کی مدد کرو گے وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہاری قدم ثابت رکھے گا۔ اگر تو نے کسی منکر کا اٰلہ غر جبل کی غیرت کے باعث انکار کیا۔ وہ تیری اسکی دور کرنے پر مدد کرے گا اور تجھ اسکی کرنے والوں پر فتح دے گا۔ اور انکو تیرے آگے ذلیل کرے گا۔ اور جب تو نے نفس اور ہوا اور شیطان اور طبع سے انکار کیا وہ تجھے بے مدد چھوڑے گا اور اسکی کرنے والوں پر تجھے مدد نہ دے گا۔) نواسے دور کرنے پر قدرت نہ پائے گا۔ ایمان انکار کرنے والا ہے جس منکر کا انکار ایمان سے نہ ہو وہ منکر نہیں۔ اگر تو چاہتا ہے کہ لا دہن ہرے انکار کرنا اٰلہ غر جبل کو کہے ہوئے خلق کر لے۔ دین کے لئے ہوئے نفس کے لئے۔ اسکی لئے ہوئے تیرے اپنے لئے تو ہوسکتا کہ اگر اعلیٰ میں غلام کریموت تیری کہات میں ہے تجھے اسکی پل پر ضروری عبور کرنا ہو یہ حص جس نے تجھے خوار کیا ہی چھوڑ دی۔ جو تیرا مقصود ہے وہ تجھ ضرور ملے گا جو اور تجھ غیر کا ہو تجھے کہی نہیں ملے گا۔ پس اٰلہ غر جبل میں مشغول ہوا دار اپنے اور خیر کے مقصود

طلب کرنا جو طور پر اللہ عزوجل نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا۔ وَلَا
 تَمْلِكْ يَدَاكَ الْإِصْبَاحُ مَعَ الْإِصْبَاحِ وَلَا يَمْلِكُ يَدَاكَ الْإِصْبَاحُ مَعَ الْإِصْبَاحِ۔
 لَقَدْ تَمْلِكُ يَدَاكَ الْإِصْبَاحُ مَعَ الْإِصْبَاحِ (اور بت لبا کر تو اپنی انگلیوں کو ان چیزوں کی طرف جسے ہم انہیں سے کئی
 ایک نفع دیا۔ حیات دنیا کی زینت کا تو کہ ہم انکو اوسین آرائین جن لوگوں نے اللہ عزوجل کو
 پہچانا انکے لئے خلق کے ساتھ کلام کرنا اور انکے پاس بیٹھنا۔ سب چیزوں سے زیادہ سخت ہر ایسا
 ہزار عارف میں سے ایک ہوتا ہے جو ان میں کلام کرتا ہے مگر وہ انبیاء علیہم السلام کی توت
 کا محتاج ہے۔ اور کیوں محتاج نہ ہو وہ خلقت کی مختلف جنون میں بیٹھنا چاہتا ہے عقل مند
 میں بھی اور جاہلون میں بھی سنانے کے ہمراہ بھی۔ وہ بڑی سخت تکلیف میں ہے۔ مکررات پر
 صبر کرنا والا۔ اور باوصف اسکے وہ اپنے حال میں محفوظ ہے۔ سپرد ویا گیا ہے اسلئے کہ
 وہ خلقت کو وعظ کرنے میں حق عزوجل کے اسکا تابعدار ہے۔ اپنی نفس اور ہوا اور اختیار
 اور ارادے سے نہیں بولتا۔ کلام کرنے پر مجبور کیا گیا ہے۔ پس یقیناً اس میں حقا
 کیا جاتا ہے اگر تو اللہ عزوجل کی معرفت حاصل کر نیکارا وہ رکھتا ہے تو خلقت کی قدر کو ضرور
 نفع میں اپنوں سے دور کر۔ تو اسکو نہیں پہچانگا مگر اسطرح (تجربہ نویس) دنیا (دور ہم
 و دنیا) کا اہلہ میں لینا جائز ہے جب میں اللہ جائز ہے۔ نیک نیت کے ساتھ کسی ضرورت کے لئے
 اسکا جمع کرنا جائز ہے لیکن اسکا دل میں رکھنا جائز نہیں۔ اسکا دروازہ پر کھڑا رہنا جائز ہے
 لیکن دروازے کے اندر داخل ہونا جائز نہیں کیہی نہیں۔ اور نہ اسوقت تیری کوئی
 غرت ہے یہ بند جب اپنے وجود اور خلقت سے غافل ہوتا ہے۔ ایسا ہوتا ہے گویا کہ وہ
 گنہگار ناپید ہے۔ آفات کے آتے وقت اسکا باطن تغیر نہیں پاتا۔ اللہ عزوجل کا درجہ تیار
 تو تو ظاہر ہو جاتا ہے اور اسکی تعمیل کرتا ہے۔ اسطرح نہیں آنے کے وقت ظاہر ہوتا اور اس سے
 باز رہتا ہے کسی شے کی تمنا نہیں کرتا اور کسی شے پر حرص نہیں کرتا۔ مگر کو اپنی دلکی
 طرف رو کر رہا ہے۔ اعیان کا بدلانا اسکے سپرد کرتا ہے۔ تمہاری اور انکے درمیان بڑا فرق ہو

اسے علم اور عمل میں خیانت کرنے والوں نے اٹھا اور اسکے رسول کے دشمنوں اور اشد غزول کے بندوں سے (محبت کو) قطع کرنے والوں تم ظاہری علم اور ظاہری نفاق میں ہر پہ نفاق کب تک ہر اسے عالموں نے راہد و کب تک تم بادشاہوں اور سلاطین کے کو نفاق کو نہ تاکہ تم دنیا کا مال اور شہوتیں اور لذتیں اسے لو۔ تم اور اکثر بادشاہ اس راز میں ظالم ہو! اشد غزول کے بندوں کے مال میں خیانت کرتے ہوئے خدا انسانوں کے شوکت کو توڑا اور انکو خوار کر پائی طرف رجوع لا۔ اور ظالموں کی بیخ کنی کر۔ اور زمین کو اسے پاک کر یا انکی اصلاح کر آئیں قبول فرما اور اپنے (خدا آپسے راضی ہو) فرمایا۔ اے بادشاہ اور اے غلاموں۔ اے عالموں۔ اے عادلوں۔ اے منافقوں۔ اے مخلصوں۔ دنیا کی نہایت ہی اور آخرت کی کوئی نہایت نہیں حق غزول کے غیر سے اپنی مجاہد اور زہد کے ساتھ جدا ہوا۔ اپنے دل کو رب غزول کے غیر سے صاف کر۔ ڈر تارہ تاکہ کوئی خفیہ جو مولیٰ غزول سے نہ شکار کرے نہ روکے نہ ہٹائے۔ اور جب تیرا مقصود آئے اسکو امر کے ہاتھ اور موافقت کے ہاتھ سے تناول کر اس میں زہد کرینکے قدموں پر نہ اختیار کر ہاتھ اور اسکی محبت سے جب نہ ہد کو دوام ہو تو بدن میں اثر کرتا ہے۔ پہر دل میں بیخ پیدا کرنے اور بدن کو ملامت کرنے اثر کرتا ہے۔ پس جب یہ غم اور لغوی کامل ہو جائے تو حق غزول کی طرف سے اس کے ساتھ خوش ہونے اور اسکی معرفت سے کشائش آتی ہے۔ اور بیخ و غم دور ہو جاتا ہے۔ یوموں کی کیا تہ خلق اور اہل و مال اور اولاد سے جدا ہوتا ہے (ظاہر) انکیل میں مشغول رہتا ہے اور اسکا دلی بادشاہ کے قاصد کے آنے کا منتظر ہوتا ہے۔ شہر کے دروازے تک پہنچا اور اپنی اہل کو ان کے درمیان بیٹھے ہوئے وداع کر دیا۔ یوموں ہمیشہ وداع کر نیا لاسے۔ وہ خلق کو درمیان آ کر انکو وداع کر دیا۔ ایک ذرہ خلق کے ساتھ ہے اور اسکا پیوند خالق کے ساتھ جب تہ حید دل میں مستکن ہو جائے تو ظاہری اعمال درست ہو جائیں۔ اس لئے کہ اسوقت ظاہر و باطن۔ دولت مند اور فقیر خلق کا اقبال اور امداد بار انکی خدمت اور تعریف مساوی ہوتی ہیں۔ تو کس طرح ان کو نہ لکھے حالانکہ تیرا مضغ (گوشت) کا کڑا امر (دل) باوجود فراخی کے اسے تنگ اور اشد غزول

اور اسکے فکر اور شوق سوچ ہے۔ پس اسوقت ہنالك اولا لجة دلا لحي (اس حکیم
 اللہ سچے کی حکومت ہے) تو سچا محب۔ استاد عالم مضبوط حکیم مقرب قریب محبوب
 اور بی خلقت سے بے نیاز یعنی بس کرینا لاہو جاتا ہے ای جاہل تو اپنی جاہالت سے جانتا ہے کہ تو نے
 پڑھنے سے فراغت پائی اور تعلیم میں مشغول ہو۔ تکلیف نہ اٹھاتا ہے کچھ نہیں پڑھا اور تیرے ہاتھوں پر
 کوئی نجات نہ پائیگا۔ کیونکہ جو شخص اپنے نفس کا اچھی طرح معلوم نہیں ہو سکتا۔ دوسرے کا کس طرح ہوگا۔
 (اے قوم) اللہ غور و جل کو جو بڑا بزرگ ہے عاجز نہ بنا دیکھ تم کافروں کے لمباؤ گے۔ اسکے حکم کے
 بموجب عمل کرو تا کہ یہ عمل تمکو علم تک پہنچا دے۔ جب تمہارا عمل مکمل ہو جائیگا تم قدرت کے دیکھو
 گے اسوقت تک تکوین تمہارے دلوں اور اسرار کے ماتھے میں دی جائے گی جب تیرے اور اللہ
 غور و جل کے درمیان از رو گدول پر وہ سچے۔ تو وہ جو تجھ تکوین پر قادر کرے گا۔ اور اپنی سر کے خزانوں
 پر واقف بنائے گا۔ اور اپنے فضل کے طعام تجھے کھلایگا۔ اور تجھے انس کی شراب
 پلایگا اور اپنے قرب کے دسترخوان پر بیٹھلائے گا۔ اور جو سب قرآن و حدیث پڑھنے
 کا ثمرہ ہے۔ ان دونوں پر عمل کر۔ اور ان سے باہر نہ نکل جتنی کہ اس علم کا مالک یعنی اللہ
 غور و جل تیرے پاس آئے۔ اور جو تجھ اپنی ساتھ کرے جب حکم کا معلوم تیرے لیے مشہادت دے کہ تو اسکی
 کتاب میں باہر ہے تو جو تجھ علم کی کتاب کی طرف نقل کرے گا۔ اور جب اس میں ہمارے پیدا کر لی
 تیرا دل اور باطن قانع کے سامنے آئے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے پہلو ہوں گے انکا ماتھے پڑے ہوئے
 انکو بادشاہ کے پاس لے جائیں گے اور کہیں گے جہاں انماؤں میں رہا۔ (یہ تو تم ہر وہ تمہارا رب)۔
بادونین مجلس۔ آتے (غدا آپ مرامی ہو) جمعہ کے دن تیرے عیدین ۱۰ ہرمضان ۱۴۳۵ھ
 کو مدرسہ میں فرمایا۔ (اے قوم) اللہ غور و جل کی طرف بہاگو خلق اور دنیا اور فریضہ سے بالکل
 اسی طرف بہاگو۔ دلوں کے ساتھ اسکی طرف نقل کرو۔ کیا تم نے اللہ غور و جل کے کلام کو
 نہیں سنا کہ لا الہ الا اللہ ہمیں اکھوڑ (خدا را اللہ کی طرف تمام کاموں کی بازگشت ہے جس
 (اے غلام) خلق کی طرف بقا کی آنکھ سے نہ دیکھ بلکہ دنیا کی آنکھ سے۔ بالکل طرف خداوندی

انکس نہ دیکھ بلکہ عجز و زولت کی انگلی سے حق غر و جل کو دھاندل کرنا اور سپر توکل کرنا اور جس چیز سے وہ فارغ ہو چکا اس میں بیہودہ گوئی نہ کر۔ دنیا اور جو کچھ کہ اس میں ظاہر ہوا اس سے وہ غافل پاچکا اور خلق اور انکی تمام نعمتوں سے وہ فزع ہو چکا۔ مومن کا دل ان سے فارغ ہی خاص کر جبکہ اسباب سے مجرود ہو وہ اپنی حال میں زیادہ پختہ ہے۔ اور اگر اسباب و عیال سے ان گہیر میں تو وہ اپنے درد دیا جاتا اور انکار پرخ برداشت کر تکی قوت عطا کیا جاتا ہے۔ تمام حالات میں اسکا دل رب غر و جل کے غیر سے فارغ ہے۔ غیبت میں اس سے دور اور زوال پذیر نہیں ہوتا اسے تغیر اور تبدل کو نہیں چاہتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جو مقدر ہے وہ بدلتا نہیں اور مقسم سو فرقت ہو چکی اس میں زیادتی اور کمی نہیں ہو سکتی۔ پس وہ زیادتی اور کمی کو طلب نہیں کرتا۔ اور نہ مقسم میں دیر اور سرعت کا خواستگار ہوتا ہے اسلئے کہ اسکو تحقیق ہو چکا کہ اسکا وقت معین اور خاص ہے۔ پس یہ اور اس جیسے خلقت کے عقلمند ہیں اور زیادتی اور کمی اور جلدی اور دیر کو طلب کر نیوالے دیولنے ہیں۔ جو شخص اشد غر و جل سے راضی ہوا وہ اسے اس کے اور اس کے غیر کے حالات میں اپنا موافق بناتا اور اس سے محبت کرتا اور اسکو اپنی معرفت عطا کرتا ہے اور اسکی تمام عمر میں اسکی مراد کی راہ پر اس سے ہمراہی کرتا ہے۔ اسے کبڑا کرتا۔ پھر مقرب بناتا ہے اور کرامت حیرت اور تہکان کے وقت سے فرماتا ہے۔ اَنَّا رَفِکَ (میں تیرا رب ہوں) جس طرح کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا۔ اَنَّا رَفِکَ (میں تیرا رب ہوں) حضرت موسیٰ علی بنیاد علیہ الصلوٰۃ والسلام (جاری نبی اور ادب پروردگار و سلام ہو) سے ظاہر کیا۔ اور اس عارف کے دل میں باطنی طور سے کہتا ہے۔ اسکو اپنی رحمت اور عنایت اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت سے غر کر رہا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے مغربے ظاہر نہیں۔ اور اولیاء کی کرامتیں باطنی وہ ان کے وارث ہیں۔ اللہ کے دین کو قائم کرتے اور ان کے شیطان سے حفاظت میں کرتے ہیں۔ تو اشد غر و جل اور اس کے رسولوں اور اولیاء سے ناواقف ہے۔ و منافق تجھ اور کیا حالات کیا معلوم ہیں۔ تو قرآن پڑھتا ہے۔ اور نہیں جانتا کیا پڑھتا ہے عمل کرتا ہے اور نہیں

علوم کیا کرتا ہے۔ یہ دنیا ہے بے آخرت۔ پھر اسکے بعد تو اپنے پیش کیا گا۔ عظیمہ اور
ادب حاصل کر اور توبہ کر اور خاموش رہے۔ تجھے اللہ غرضل کی خبر نہیں اور نہ اسکے رسولوں
اور اولیاء کی خبر۔ اور نہ تجھ کو تجھ میں اور خلق میں اسکی علم کی کوئی خبر ہے۔ توبہ اور خاموشی کو لازم
اور موت میں فکر کر اور قہر کی طرف نفل کرے میں فکر نہ کرنا کہ تو علم پر ہے۔ اللہ غرضل کو تو خاص علم
نہ کہ وہ تجھے نور بخشے جس سے تو دنیا اور آخرت میں نوری ہو جائے جو میں کہتا ہوں اسکو انور
اس میں سہی کرو۔ اور مقدر کو حجت بنانا چھوڑ دو۔ وہ ہوس اور کینگی اور کالہوں کی حجت ہے
پر جو کچھ ہے وہ مقدر ہے۔ میں متعدد ہونا اور کوشش کرنی اور عمل کرنا چاہی۔ اور یہ کہ نہ کہیں! سنئے کہا
اور ہم نے کہا اور کیوں اور کس طرح۔ اللہ غرضل کے علم میں دخل نہ دین ہم سہی کریں اور وہ کہے
جو چاہتا ہے اللہ غرضل نے فرمایا کہ لَیْسَالْ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یَسْأَلُونَ (وہ جو کرتا ہے اسکی
بابت پوچھا نہیں جاتا اور وہ پوچھے جائیں گے) جب تیرا امر منہی ہو اور حق غرضل تیرے
اپنا مقرب بنائے۔ اور تیرے لئے یہ کمال ہو جائے۔ وہ تجھے دنیا میں ناہد بنائے گا اور آخرت
میں راعب کرے گا۔ تو اپنا نام رب غرضل کے قریب کے دروازہ پر لکھا ہوا پائیگا۔ فلا نأفلک
بیٹا۔ اللہ غرضل کا آواز کر دے۔ یہ وہ ہے جو تبدل اور تغیر نہیں پاتا اور کم اور زیادہ نہیں ہوتا۔ سو
تو اللہ غرضل کا شکر ادا کرنے اور اسکے حضور میں نیکیاں اور عبادات کرنے میں بڑھ جا کا اور ساتھ
ہی دل سے خوف کو ترک نہ کر اور اسکی قدرت کو عاجز نہ ٹھیرا اور اللہ غرضل کا قول سبحو اللہ
ہا یسئلون و یثبت و عندہ ام الکتاب (اللہ جو کرتا ہے اور جو ثابت رکھتا ہے اور اسکو پان
ام الکتاب یعنی لوح محفوظ ہے) اور اسکا قول کہ لَیْسَالْ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یَسْأَلُونَ (وہ جو
چاہتا ہے اسکی بابت پوچھا نہیں جاتا اور وہ پوچھے جائیں گے) پڑھو اور اس کو پوچھو
نہ کیونکہ وہ جسے اسکو لکھا ہے اسکے مٹا دینے پر قادر ہے جس عادت بنائی وہ اسکے گرا دینے پر قادر ہے۔
ہمیشہ طاعت اور ڈر اور خوف اور پرہیز کے قدم پر (کثرا) رہ یہاں تک کہ تجھے موت لے
اور دنیا سے آخرت کی طرف سلامتی کے قدم عبور کر جائے۔ پس سوقت تو تغیر اور تبدل نہیں

اسے وہ کہ تو اپنے چہل اور نفاق اور طلبے بنا اور اپنے خرافات کرنے سے غلامت کرتا ہو اور جو کلام
 کہانے والے لوگس طرح حکمت کے ساتھ دل کے منور اور سراور نطق کے معنی ہونیکا طبع کرنا چاہو
 کی کلام وقت ضرورت ہوتی ہو اور انکی نیند ڈوبے ہوؤں کی نیند اور انکا کہانا میرضوں کا علاج اور
 اسی حال پر رہتے ہیں بیان تک کہ کتاب اپنی اصل کو پہنچ جائے (یعنی موت آجائے) وہ ان
 کے مشابہ ہیں جیسے حق میں اللہ عزوجل نے فرمایا۔ لَا تَخْضَوْنَ اللَّهُ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا
 يُؤْمَرُونَ (اللہ کے امر کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو امر کئے جاتے ہیں وہ کرتے ہیں) انکے
 مشابہ ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر فرشتے انکے غلام ہیں دنیا اور آخرت میں انکے لگے زین پوش اہل بیت
 ہیں (اسے قوم) اگر میری کلام تمہارے حال کے بموجب نہیں تو اسکو ایمان اور تصدیق سے سنبھالو۔
 میری کلام دلون کی طرح اسکو دلون اور اسرار سے سنبھالو تمہاری ظاہر و باطن اسودہ ہو جائے
 اور تمہاری نفسون اور ہوا کی شوکت ٹوٹ جائے گی اور تمہاری شہوتون کی آگ بجھ جائیگی غم پر
 سب سے زیادہ بد شہوتین جو دنیا کو تمہارا محبوب بناتی اور فقر کو تمہارے نزدیک مکر وہ کرتی اور
 غم کو ہلاکتون میں ڈالتی ہیں کسی بزرگ سے ہے (اُمیر خدا کی رحمت ہوم) اوسے فرمایا تعویذ
 حقیقت یہ ہے کہ اگر تو اسکو جو تیرے دلیں ہی جمع کرے اور ایک برہنہ پشت میں رکھ کر بازار میں
 پہرے تو اس میں کوئی ایسی چیز نہ ہو جس سے شرم کی جائے۔ اسے جاہل کیا تجھے یہ کافی نہیں کہ تو متقی
 نہیں ہو حتیٰ کہ جب مجھ کو کہا جاتا ہے خدا سے ڈر۔ تو غصے میں آتا ہے جب مجھ کو کہا جاتا ہے کہ خدا سنتا
 ہے تو غصہ کرتا ہے پہرے کسی بڑے کام پر تیرا انکار کیا جائے تو غصے ہوتا اور بدلہ لیتا ہے
 امیر المؤمنین محمد بن علیؑ خطاب سے روایت ہے۔ (خدا اس سے راضی ہو) اپنے فرمایا مَن يَتَّقِ اللَّهَ
 لَا يَضِلُّ فِي سَبِيلِهِ (جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے بدلہ نہیں لیتا) اللہ عزوجل نے اپنی کسی کلام میں
 فرمایا كُنْتُ أَحِبُّكُمْ لَمَّا أَطَعْتُمُونِي فَلَمَّا عَصَيْتُمُونِي بَغَضْتُكُمْ (جب تم میری طاعت
 کرتے ہو میں تم سے محبت کرتا تھا پس جب تم نے میری نافرمانی کی میں تمکو دشمن جانا) حق عزوجل
 تم سے محبت کرتا ہے اس لئے کہ اسکی تمہارے پاس کوئی حاجت ہے۔ بلکہ پھر رحم کرے

وہ تجھے تیرے لئے دوست رکھتا ہے نہ اپنے لئے تیری عبادت سے محبت رکھتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ طرف عود کرنے والا ہے تجھے اسپر مشغول ہونا اور بڑھنا چاہئے۔ جو تجھے تیرے لیے تیار کرتا ہے اور اس سے پہنچا چاہئے جو تجھے اپنے لئے چاہتا ہے۔ مومن نے تمام چیزوں کو ذرا موش کا اور اسے موشی غرور جل کو یاد کیا۔ پس اس سے اسکا قرب اور اس سے اور اسکے ساتھ جات مائل ہوئی۔ اسکا توکل درست ہوا اس لئے یقیناً اسکی دنیوی اور اخروی مہات میں کفایت کی جب میں کا توکل اور توحید کامل ہو جائے تو اللہ غرور جل اس سے وہ معاملہ کرتا ہے جو ابراہیم علیہ السلام سے کیا۔ اسکو اپنی حقیقت اور حال عطا کرتا ہے۔ نہ لقب۔ اسکو اپنے طعام سے کھانا۔ اور اپنی شراب سے پلانا اور اپنے گہر کی دہلیز پر بستا ہے۔ نہ یہ کہ اسکو اپنا خاص مقام عطا کرتا ہے۔ پس اسوقت اس سے اسکی نسب بحیثیت معنی درست ہوتی ہے نہ بحیثیت صورت۔ کیا تجھو شرم نہیں آتی تحقیق تجھو وحی نے اسپر راہنہ کیا ہے کہ تو طالعوں کی خدمت کرنا۔ اور حرام کہاں ہے۔ تو کنگ کہاں گیا اور ان بادشاہوں کی خدمت کرے گا۔ جنگی کرتا ہے۔ انکا ملک جلدی زوال پذیر ہو جائے گا۔ اور توحی غرور جل کی خدمت میں مشغول ہوگا۔ جو ہمیشہ پادار ہو عقل مند بن۔ اور دنیا سے توڑی قناعت کر۔ تاکہ تجھے آخرت میں سے بہت بلجائے۔ اپنے مقصود کو زندہ کے ہاتھ سے لے۔ اور غرور جل کے دروازے پر اسکی قدرت اور فعل کے ہاتھ سے اور اسکی ساتھ لے نہ دینا کے ساتھ اور اسکے ہاتھ سے اور نہ بادشاہوں کے دروازوں پر طبع اور ہوا اور شیطان اور عوام کی محبت میں جب تو دنیا کو اس حال میں بیوی کی سدا دل اللہ غرور جل کے دروازے پر ہو۔ تو فرشتے اور انبیاء کے ارواح تیرے گردا گرد ہوں گے۔ پس قوم کے دونوں مقاموں اور دونوں جانوں میں بڑا فرق ہو یا در کہہ۔ انہوں نے کہا ہم اپنا مقصود دنیا سے راستے اور گہروں میں نہیں کہاتے مگر اسکے پاس نہ ہر جنت میں کہاتے ہیں۔ اور عارف اسکے پاس حالانکہ وہ دنیا میں ہیں۔ اور محبت دنیا میں کہاتے ہیں۔ نہ آخرت میں انکا کہنا اور شراب پنے رب غرور جل سے اٹھیں اور اسکا قرب اور اسکی طرف نظر کرتا ہے۔ انہوں نے دنیا کو آخرت کی عوض بیچ ڈالا پھر

رب غروجل کو قرب کی عوض جو دنیا اور آخرت کا مالک ہے۔ انہوں نے جو اس کی محبت میں سچی ہیں دنیا اور آخرت کے
 اس کی ذات کی عوض فردخت کر دیا۔ اسی کو چاہا نہ اس کے غیر کو۔ پس جب خرید و فروخت مکمل ہو گئی
 تو کرم جوش میں آیا اور از روئے عنایت پر دنیا اور آخرت کو واپس کیا۔ اور انکو انکی لینے کا امیر کیا
 پس انہوں نے انکو صرف اس سے سیری کے ساتھ بلکہ ان دونوں سے تخم (سورجی) اور غنی ہو لیا۔
 یہ انہوں نے قدر کی موافقت اور قدر کے ساتھ نیک دل کر نے سے کیا انہوں نے قبول کیا اور لیا
 اس حال میں کہ وہ کہتے ہیں۔ اور تحقیق تو جانتا ہے جو ہمارا ارادہ ہے۔ تجھی معلوم ہے کہ ہم تجھ پر راضی ہوئے
 نہ تیرے غیر پر اور ہم ہو کہہ لو پر پاس اور عیانی اور ذلت اور خواری پر راضی ہوئے۔ اور اس کے بعد
 درواری پر گئے ہیں۔ جب وہ اس پر راضی ہوئے اور انہوں نے اپنی دونوں میں طاعت کو ثابت
 کیا تو اس نے انکی طرف نظر رحمت سے دیکھا اور انکو ذلت کے بعد غرت فقر کے بعد غنی عطا
 کی اور دنیا اور آخرت میں اپنا قرب مرحمت کیا۔ مومن دنیا میں زاہد ہوتا ہے پس ہداؤ کے
 باطن کی سہیل اور پلیدی اور کدورت کو دور کر دیتا ہے۔ پہلے آخرت آتی ہے اور اس کے دل کو
 تسکین عطا کرتی ہے۔ یہ غیرت کا ہاتھ لگتا ہے اور اسکو اس کے دل سے علیحدہ کر دیتا ہے اور اسے معلوم
 کر ا دیتا ہے کہ یہ حق غروجل کے قرب کا حجاب ہے۔ پس اسوقت وہ دنیا میں مشغول نہ ہوا فی الجملہ
 ترک کرتا ہے اور شرعی امور کی اطاعت کرتا اور ان حدود کی محافظت کرتا ہے جو اسکو اور خدا
 کے درمیان مشترک ہیں۔ اسکی بصیرت کی دونوں آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ پس وہ اپنا اور مخلوقات
 کے عیبوں کو دیکھ لیتا ہے۔ پھر سو اگر غروجل کے کسی اور کی طرف مائل نہیں ہوتا۔ اور نہ اسے
 غیر سے سنتا ہے اور نہ غیر کو کچھ سمجھتا ہے اور اس کے وعدے کے سوا اور پر مطمئن نہیں ہوا اور
 اس کے وعید کے سوا اور سے نہیں ڈرتا۔ اس کے غم میں مشغول ہو نہ تو ترک کر دیتا ہے۔ اور اس میں
 مشغول ہوتا ہے۔ پس جب یہ کامل ہو جائے تو وہ ان چیزوں میں ہے۔ جنکو انکھوں نے دیکھا نہیں۔ انہوں
 نے سنا نہیں۔ اور نہ کسی بشر کے دل پر گذرے ہیں۔

اسے علام۔ اپنے نفس میں مشغول ہو اپنے نفس کو نفع پہنچا۔ پہلے اپنے غیر کو شمع کی طرح نریں کہ

انچو آپ کو جلاتی ہے اور اپنی غیر کوروشن کرتی ہر کسی چیز میں اپنی وجود و نفس اور ہر کسمائے ہزار
 نہ ہو۔ حق غروریل جب بھی کسی امر کے لیے جاتا ہے تو اس کے لیے مستعد کر دیتا ہے اگر تجھے خلق کے
 نفع کے لیے جاتا ہے تو انکی طرف واپس کرنا ہے۔ اور بھگوانت بتدی اور اسے مدارات عطا
 کرنا ہے اور انکی تکلیف برداشت کرنیکی قوت بخشا ہے۔ تیرے دل کو خلق کو لیے وسیع کرنا اور
 تیرے سینہ کو کھول دیتا ہے اور اس میں حکم کو ڈال دیتا ہے تیرے باطن کا ملاحظہ کرنا اور تیری سرکھ
 ہر شے نظر کرنا ہے۔ پس اسوقت وہ ہوتا ہے نہ تو۔ کیا تو نے اس اللہ غروریل کے قول کو نہیں سنا
 دَاوُدَا نَا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ (اے داؤد ہم نے بھگوان زمین پر خلیفہ بنایا)
 کے قول اِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً (ہم نے تجھے خلیفہ بنایا) کو اعتبار کر۔ یہ نہیں کہ تو اپنی آپ
 بنایا۔ پس اولیاء کا کوئی ارادہ اور اختیار نہیں بلکہ وہ صرف حق غروریل کو امر اور فعل اور تدبیر
 اور ارادہ ہے۔ تو سید ہر راستہ گنارہ کش کسی چیز سے محبت نہ بنا۔ تیرے پاس کوئی محبت
 نہیں (وسیع راستہ) (شاہراہ) تیرے سلسلے ہے حلال ظاہر ہے۔ اور حرام ظاہر بھی کہیں
 اللہ غروریل کے حضور میں بجا بنایا ہے۔ تو کس قدر نہ ڈراؤ رعدی روت کو حقیر مانا ہے۔ نبی
 علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا خُفِّ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا خُفِّتُ مِنْكَ خَائِفٌ
 تَخْشَى أَنْ يَكُونَ خَائِفٌ مِنْكَ (اللہ غروریل سے ایسا ڈر گویا کہ تو اسکو دیکھتا ہے اور اگر تو اسکو
 نہیں دیکھتا تو وہ تجھ کو دیکھتا ہے) اہل یقین (بیدار رہی) اللہ غروریل کو اپنی دلوت دیکھا پس
 انکی پراگندگی جمع ہوئی پگل کر ایک چیز بن گئی۔ اسکے اور انکے درمیان ہی پردہ اوٹھ گئی بنیاد
 مستطین اور معنی باقی رہ گئے۔ پیوند ٹوٹ گئے۔ اور بالک مغروریل ہوئے۔ اللہ غروریل کے سوا
 انکا کوئی نہیں۔ جبکہ کہ یہ انکو حاصل نہ ہو۔ وہ بیکلام اور بے حرکت اور بے سرور میں جب
 محال ہو جائے تو انکے حق میں امر کامل ہو چکا۔ پہلے وہ دنیا کی قید اور اسکی علانی ہر نکلے پر بالکل
 اللہ غروریل کے غم سے وہ اپنے کاروبار اور گہر میں مبتلا کئے جاتے ہیں تاکہ وہ دیکھ کر غم
 طبع کرتے ہو۔ پس سربادشاہ اور ول اسکا وزیر اور نفس اور زبان اور اعضا اسکے حضور میں

جب تم میں کوئی ظاہری علم پر عمل کرتے تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسکو باطنی علم سے چونکہ دیتے ہیں۔ اسکو حکم کا چونکہ دیتے ہیں جس طرح کہ پزندہ اپنی اولاد کو چونکہ دیتا ہے۔ اسکی ساتھ بیسبک اپنی تصدیق کرنے اور آپ کے قول ظاہر یعنی شریعت پر عمل کرنے کے لئے ہیں جیسے کہ کاتب صحیح تو اس جیسا کوئی صحیح نہیں جیسا کہ صاف ہو تو اس جیسا کوئی صاف نہیں۔ جب یہ ہو تو اس جیسا کوئی متعجب نہیں جابل سکی انکھیں۔ دیکھتا ہو اور عقل مند عقل کی انکھیں سے ظاہر اور اذیت سے دیکھتا ہو۔ تمام اس کا لغو اور اس میں غائب ہو جاتی ہو۔ اسکے نزدیک حق غرضی کے علاوہ کچھ نہیں رہتا بلکہ وہ کہتا ہے۔ **هُوَ الْكَوْنُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ** (وہی دل جو ہی آخر و ہی ظاہر ہے وہی باطن) اسکے ظاہر اور باطن اور اول و آخر صورت و معنی میں حق غرضی ہو کر اس کے سوا اسکے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ اسوقت اسکی محبت اسکے ساتھ دنیا و آخرت میں رہتی ہو۔ تمام احوال میں اسکے موافق ہوتا ہو۔ اسکی رضامندی اور اسکے غیر کی غضب کو پسند کرتا ہو۔ اسکی راہ میں اس میں ملامت کرنے والے کی ملامت اور نہیں کرتی جیسا کہ کسی بزرگ نے فرمایا (اس بزرگ رحمت ہو) خلق میں حق غرضی کی موافقت کرنا اور اللہ غرضی میں خلق کی موافقت نہ کرنا جس نے (خدا کی پیوند کو) توڑا وہ ٹوٹا اور جس نے درستی کی وہ درست ہوا۔ شیطان اور سوا اور شیطان مجھے دشمن تھے دشمن ہیں۔ بسبب تک کہ وہ بچے ہلاکت میں نہ ڈالیں۔ علم پر نہ تاکہ تجھ کو ہوجائے کہ ان کو کس طرح دشمنی رکھنی اور پرہیز کرنا ہے۔ یہ معلوم کر لو کہ رب غرضی کی عبادت کرنی کس طرح ہے۔ جابل کی عبادت مقبول نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا **مَنْ عْبَدَ اللَّهَ يَجْعَلْ لَكَ كَنْزًا كَثِيرًا** (جس نے عبادت اللہ غرضی کی عبادت کی اسکا فساد اصلاح سے زیادہ ہوتا ہے) جابل کی عبادت کسی چیز کی نہ ہو بلکہ وہ پور فساد اور پور اندھیرے میں ہے۔ اور علم بھی عمل کے بغیر فائدہ بخش نہیں اور عمل اخلاص کے بغیر کسی کام کا نہیں۔ جس عمل میں اخلاص نہ ہو وہ نفع نہیں دیتا۔ اور نہ کریمو کہہ سکتا کیا جاتا ہو۔ جب تو علم پڑھے اور عمل نہ کرے تو وہ علم بیکار ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے

اَسْمَاءُ الْبَاطِلِ الْجَاهِلِ يُعَذِّبُ عَذَابًا أَلِيمًا (جاہل ایک دفعہ عذاب پا جائیگا اور
 عالم سات دفعہ) جاہل اسلئے کہ اس نے علم کیون نہیں پڑا اور عالم اس لیے کہ اس نے اپنے
 علم پر عمل کیون نہیں کیا۔ علم بڑھ اور عمل کر۔ اور پڑھا اس میں سیر لے تمام نیکی ہے۔ جب تو علم
 کی ایک بات سنی اور اس پر عمل کیا اور غیر کو بتائی تو تیرے لیے دُعا و ثواب ہیں۔ جاننے کا ثواب اور
 سکھانے کا ثواب۔ دینا ماری کی ہے اور علم اس میں نور ہے۔ پس جو علم نہیں وہ اس اندھیرے میں اندھے
 کی طرح ہاتھ پاؤں مار رہا ہے اور اصلاح کے فائدہ زیادہ کرنا ہے۔ اسے علم کے مدعی اسکو نفس اور طبع
 اور شیطان کے ہاتھ سے نہ لے۔ وجود کے ہاتھ سے نہ لے۔ ریا اور تقاوت کے ہاتھ سے نہ لے۔ ظاہر
 میں ناہد اور باطن میں ہوس چڑیہ زہد باطل ہے۔ تجھ کو اس پر عذاب کیا جائیگا۔ حق غور دل سے فریبے ہو
 حالانکہ اس کو جو تو خلوت میں کرنا ہے اور اسکو جو تو جلوت (مجلس) میں کرنا ہے اور اسکو جو تیرے دل
 میں ہے جانتا ہے اس کے نزدیک خلوت اور جلوت اور پردہ نہیں۔ کہو۔ اے افسوس ای دلی اور فصاحت
 یہ کہ کس طرح ہے اللہ غور دل رات اور دن میں میری تمام کاموں پر واقف اور دیکھتا ہے۔ اور میں
 اس کے دیکھنے سے شرم نہیں کرتا۔ اس پر عیاشی کی نیسے توبہ کر۔ اور فراموشی کے ادا کرنے
 اور مہیات سے باز رہنے کے ساتھ اس کا قرب حاصل کر۔ ظاہری اور باطنی گناہوں کو چھوڑ
 اور ظاہری نیکیاں بجالا۔ اسکے سبب تو اسکے دروازے تک پہنچ جائیگا۔ اور اس کا مقرب بن جائیگا۔
 تجھ سے محبت کرے گا۔ اور تجھ خلقت کا محبوب بنائیگا اور خلق کو سوا تجھ سے محبت کرے گا۔ پھر اس کی مخلوقات کی
 طرف نقل کرے گا جیسا اللہ غور دل اور اسکے فرشتے تجھ سے محبت کریں تو تمام خلقت اس کا نور
 اور منافقوں کے تجھ سے محبت کریں گی وہ (یعنی) منافق اور کافر تیری محبت میں اللہ غور دل کو
 نہیں پہنچے۔ جس شخص کے دل میں ایمان ہو وہ مومن سے محبت کرنا ہے۔ اور جس کے دل میں نفاق ہو وہ
 سے دشمنی کرے گا۔ پس کافروں اور منافقوں اور شیطانوں اور باغیوں اور منافقوں اور کافروں
 کی دشمنی کا جو شیطان لائے (انہی کے شیطان) ہیں کچھ ڈر نہیں۔ مومن یقین والا۔ عارف اپنی دل
 سے اور باطن کے ساتھ خلق کو نہ رہ کش ہے۔ وہ ایسی حالت تک پہنچ جائیگا کہ اس میں اپنے

نفس سے ضرر کو دفع کرنے اور نفع کی پہنچ پر قادر بنیں رہتا اشد غرور جل کے حضور میں (بے حس و حرکت) پڑا رہتا ہے جس کے لئے طاقات اور قوت نہیں رہتی جب اسکے لئے یہ درست ہو جاتا ہے تو ہر ایک طرف اسکے نیکی آتی ہے۔ صرف دعویٰ اور غلوت نشینی اور تمنا کرنے کے ساتھ قوم (یعنی اولیاءِ خدا) کا نام نہیں اس سے کچھ حاصل نہیں ہوتا کوئی اعتبار نہیں جب تک کہ تو اسبابِ اندام نہ ہو و کوئی اعتبار نہیں جب تک کہ تو لوگوں کے دروازوں کی طرف دوڑنے سے اپاہج نہ ہو یا وسیع پاؤں رکھ نہ جائیں کوئی اعتبار نہیں جب تک کہ تیرا دل اور تیری عقل و تیرا منہ خلقِ حق خالق کی طرف نہ پھریں اور تیری پیٹھ خلق کی طرف اور منہ حق و جل کی طرف نہ ہو۔ تیرا ظاہر اور تیری صورت خلق کی طرف اور باطن اور عقل اور معنی خالق کی طرف نہ ہو پس اس وقت تیرا دل فرشتوں اور نبیوں کے دل کی طرح ہو جائیگا۔ تیرے دل کو انکا طعام اور شرب پہلایا اور پلایا جائیگا۔ یہ مردوں اور اسرار اور معانی کو ساتھ خلق رکھتا ہے نہ صورتوں کے ساتھ۔ اے خدا ہمارے دلوں کو پاک کر اور ہمارا سر رکھ خلعت پہنا اور ہماری عقلوں کو ان (حالات) میں جو ہمارے اور تیرے درمیان ہیں خلق کی عقلوں اور حقائق ان عقلوں صاف کر۔ اے حاضر و غائب۔ قیامت کے روز تم مجھ سے عجب (حال) مشاہدہ کرو میں منافقین کے حق میں بحث کروں گا۔ پس مومنوں کے حق میں کس طرح ہے۔ اے خدا بس مجھ کو مجھ اپنے ساتھ اپنے خیر سے بے نیاز بنا۔ معلم کو کون اور ان چیزوں سے جو ان کے گہروں میں ہیں نیاز کر اور اسکے گہر کو تعلیم کے ساتھ صیاف کا گہر بنا۔ اے خدا تو جانتا ہے کہ تحقیق یہ کلام مجھ سے بے بس نکل گئی ہے مجھ اس میں معذور رہ رہا۔ میرا پیالہ پر ہو گیا۔ حالانکہ مجھ کو تجربہ ہے بچوں اور کدوؤں اور مسافروں کے پیالہ کا بقیہ ملا امدین تجربہ سے خوش دلی اور سر کی صفائی کے ساتھ اچھا سہل کر نیک سوال کرتا ہوں۔ اے قوم تمہارا خیال ہے کہ میں تم سے لیتا اور تم کو دیتا ہوں نہیں اس میں کوئی بزرگی نہیں۔ میں صرف اشد غرور جل سے لیتا ہوں نہ تم سے بلکہ وہ کھارے یا ہوں پر جاری کرتا ہے جب تک میں تمہاری ساتھ تھا تم کو نہ پہچانا اور جب تم سے نکلا تم کو پہچان لیا۔ میں منافقوں کا کہو جی اور عارفوں کا واقف ہوں۔ منافقوں کو رانا نہیں مگر گلا گھونٹنے سے نہ چھڑیوں کچھ ساتھ میل

دستِ خزانِ تہارے لڑی ہو اور میں تہارے فراغت کر بعد کہا دنگا۔ میرے لئے تہارے غیر سے نوالہ ہے
تہارے چلا جانیکے بعد میرے لئے میرے اس دوست کی طرف سے جکے آگے میں خدمتگار ہوں ملن ہو۔
اہلِ بعیت کیا تم مجھے مستعد اور کبر ماند ہے ہوئے نہیں دیکھتے کسی سائل نے سوال کیا! انہی کی طرف
حق غرور جل کا رسول جبریل ہو اولیا کی طرف اسکا رسول کون ہے پس (جو بچہ) فرمایا۔ انہی ہی بلا واسطہ
وہی رسول ہے۔ اسکی رحمت اور عنایت اور اسکے احسان اور الہام سے۔ اور اسکے انکے دونوں دوسروں
کی طرف توجہ کرنے اور اپنے شفقت کرنے سے اسکو بیداری اور خواب میں انجور دونوں کی انگلیوں اور
اسرار کی صفائی اور دوائی بیدار کی ساتھ دیکھتے ہیں (اسے قوم) تمکو حق غرور جل کی معرفت سے
اور اس کے اولیاء کی معرفت سے دنیا کی محبت اور اپنے حرص کوئی اور اس میں اور اس
زیادتی چاہنا روکتا ہو اخراجت کو یاد کرو۔ اور دنیا کو عمدہ طور سے چھوڑو (ای خدا) نیکی اور سخاوت
تیری مفتون ہو اور ہم تیرے غلام ہیں۔ پس ہم کو یہی امنے ایک ذرہ عطا فرما۔ آمین قبول فرما۔
چونین مجلس۔ آپ نے (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) جمعہ کی صبح کو دسویں ماہ رمضان
۱۰۰۰ھ کو کچھ کلام کے بعد درسیہ میں فرمایا۔ اے غلام۔ دو قدم ہیں اور تو پہنچ گیا۔ ایک قدم
دنیا سے اور ایک قدم آخرت سے۔ ایک قدم تیرے نفس سے ایک قدم خلق سے۔ اس کا ہرگز
کراؤ تحقیق تو باطن کی ابتدا پر انتہا پر پہنچ گیا۔ تو مستقل ہو اور تمام کرنا اللہ غرور جل پر ہے۔
تیری طرف سے شروع اور اللہ غرور جل کی طرف سے نہایت کو پہنچانا ہو۔ رسی اور زینل کو لا اور
عمل کر۔ زور اور پریشانی کہ جب تجھ بلا لیا جا تو تو مستقل (عمل میں لا ڈالے یعنی خدا) قریب ہووے
اور اپنے فرش پر اور لحاف کے نیچے اور تالو کے اندر نہ بیٹھ۔ ہر عمل اور استعمال کی درخواست کر۔ اپنے
دل کو دکر کر کے قریب کر۔ اور اسے قیامت کا دن یاد دلا۔ مٹی بہری قبروں میں فکر کر غور کر اللہ
غرور جل کا طبع تمام خلقت کو اٹھایا اور اپنے حضور میں کھڑا کر لگا جب تو اس فکر میں پیشگی کر تو تیرے
دل کی تاریکی (سختی) دور ہو جائیگی۔ اور وہ کدورت سے صاف ہو جائیگا جب بنا درجارت ہے
نور و ثابت اور قایم رہتی ہو اور اگر بنا و نہ ہو تو جلدی گر جاتی ہے۔ جب اپنے حال کی بنیاد ظاہری

حکم کے احکام پر ڈالے تو خلق میں سے کوئی اسکے ٹوڑنے کی طاقت نہیں کہتا۔ اور اگر اسے خبر نہ ہو کہ
 نے کوئی حال ثابت نہیں رہتا اور نہ تو کسی مقام تک پہنچتا ہے اور صدیقوں کو دل ہیشہ تجھ سے دشمنی
 رکھتے۔ اور تجھے نہ دیکھنے کی تمنا کرتے رہتے ہیں۔ اسے جاہل تجرید فوس کیا دین بازی جو یاد ہو کہ
 بازی جو نہیں۔ اور اسے فریبی تیر و سر کی کوئی غوث نہیں تحقیق تو فریبے آپ کو لوگوں سے غلط
 کر کے لائق بنایا ہو حالانکہ تجھ میں قابلیت نہیں۔ صرف لوگوں میں سے۔ یگانہ نون کامل صالحین کا
 حق جو اور نہیں تو ان کا طریقہ گو نگاہن اور اشارہ جو نہ کلام انہیں سنا دے کہ کوئی غلطی کا امر کیا جاتا
 ہے پس خلق کو مجبوراً غلط کرتا ہے۔ کلام کے بعد خبر معائنہ ہو جاتی جو سیر دل کی صفائی کی
 نسبت سے امر بدلتا ہے ایسا واسطے حضرت علی ابن ابی طالب (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ رضی عنہ) نے
 فرمایا: لَوْ كَسَفَ الْعَطَاءُ مَا ارْتَدَوْتُ يَفْتِنَا (اگر پردہ اٹھایا جائے تو میں یقین میں نہ ہوں گا)
 اور فرمایا: كَلَّا اَتَقْبَلُ رَبًّا لَمْ اَزْكُ (میں اس رب کی عبادت نہیں کرتا۔ جسکو دیکھا نہیں) اور
 فرمایا: اَرَأَيْتَ قَلْبِي رَبِّي (میرے دل نے مجھ پر بارب دیکھا یا ہے) اے جاہلو۔ عالموں کھلو اور
 انکی خدمت کرو۔ اور ان سے علم ٹھہرو۔ علم مژدوں کے موبہوں سے لیا جاتا ہے۔ علماء کے ساتھ
 نیک دبا و راہنہ اعتراض کو ترک کرنے اور اسے فائدہ حاصل کرنے کی غرض سے مجلس کہو تاکہ تم کو
 انکے علوم سے (فائدہ) ملے اور پھر انکی برکتیں خود کریں اور پھر انکے فائدہ کو شامل ہوں اور علموں
 کی خاموشی کے ساتھ مجلس کہو و اور زرا بدوں کی امنیں سخت کرنے سے۔ عارف ہر ایک ساعت میں
 گذشتہ ساعت سے اللہ عزوجل کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ ہر ایک ساعت میں رب عزوجل کے لگے
 اسکا خضوع اور زلت نئی ہوتی ہے۔ وہ حاضر سے ڈرتا ہے نہ غائب سے خوف کی زیادتی رب عزوجل
 کے قرب کی زیادتی کے اندازے پر ہی اسکے گو نگاہن کی زیادتی۔ اسکے مشاہدہ کے زیادتی کو جو
 ہے جس فراموشی کو پہچانا اسکے نفس اور طبع اور ہوا اور عادت اور وجود کی زبان کو گنگی ہو
 لیکن اسکے دل اور سرا و حال اور مقام اور عطار کی زبان ان نعمتوں کو ظاہر کر نیسے جو اس پر ہیں
 ناظر ہوتی جو ایسا واسطے خاموشی کے ساتھ مجلس کئے جاتے ہیں تاکہ اسے نفع حاصل ہو اور اس

شراب پیاجا جو انکے دلوں سے جاری ہوئی ہے۔ جس اشد غرورِ جل کے عارفوں کے ساتھ زیادہ ملاپ کیا
 اس نے اپنے نفس کو پہچانا اور اپنے رب غرورِ جل کو لگے دلیل ہوا۔ ایسا کہا گیا ہے کہ عین حرکت نفس
 عرف رجبہ (جس نے اپنے نفس کو پہچانا اور اپنے رب کو پہچانا لیا) بندے اور اود کے رب کے
 حج میں ہی حجاب ہے جس نے اپنے نفس کو پہچانا۔ اشد غرورِ جل اور اسکی خلق کی تواضع کرنا ہی جب
 اسکو پہچان لیتا ہے اس سے پرہیز کرتا اور اسکے پہچاننے پر اشد غرورِ جل کے شکر میں مشغول ہوتا ہے اور
 جان لیتا ہے کہ خدا نے اسکا نفس پہنچایا نہیں مگر کہ وہ اسکے لئے دینا اور اخراج کی بہتری چاہتا ہے
 پس اسکا ظاہر کے شکر میں اور اسکا باطن اسکے حمد میں مشغول ہو۔ اسکا ظاہر متفرق ہو اور باطن
 جمع اسکی خوشی باطن میں ہے۔ اور برج ظاہر میں حال کو چیلنے کے لئے ہے اور عارف مومن ہی جس
 سے کیونکہ اسکا غم دل میں اور بشارت چہرہ پر ہے۔ وہ ناچنے غلام درواز پر کھڑا ہے نہیں جانتا کہ
 اسکو کس چیز میں لکھا یا جاویگا۔ آیا مقبول ہوگا یا مردود کیا اسکے ارد گرد دروازہ کہو لا جاویگا
 یا وہ ہمیشہ بند رہیگا۔ پس فی انہو نفس کو پہچانا وہ اپنی تمام حالات میں مومن کو برخلاف ہے مین
 صاحب حال ہے اور حال تغیر پاتا ہے۔ عارف صاحب مقام ہے اور مقام ثابت رہتا ہے مومن کے
 حال کو انتقال کونے اور ایمان کے دور ہونے سے ڈرتا ہے۔ پس ہمیشہ اسکا رخ اسکے دین اور
 بشارت اسکے چہرہ پر ہے۔ اپنی غم سے چاہتا ہے اگر تو اس کلام کرے تو تیرے در و درہنسا ہے اور اسکا
 دل غم کے باعث کٹا جاتا ہے اور عارف کا غم چہرہ پر مین ہے۔ کیونکہ وہ خلقت سے خوفناک چہرہ کھینچتا
 ملتا ہے اٹھو ڈھٹا اور اٹھو کرنا اور منع کرنا ہے۔ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نیابت کے طور پر اس
 قوم نے خرسا سپر عمل کیا۔ پس عمل نے انکو حق غرورِ جل کو قریب کیا جسکے آئے انہوں نے عمل کیا اور
 انہوں نے دلوں کے قانون سے اسکے وعظون کو بلا واسطہ سنا۔ یہ سوقت جبہ خلق عذاب و عذاب
 میں ہوا اور خالق کے آگے حاضر اور بیدار ہو گئے۔ جب تیرا دل درست ہو تو وہ ہمیشہ خلق سے غائب
 اور خواب میں ہوتا ہے اور خالق کے نزدیک بیدار۔ وہ جلوت میں ہی خلوت میں ہوتا ہے اور نور
 جلوت میں اخص غرورِ جل کو اسرار و حکم سپر وار دہوتے ہیں اور سرِ طلب پر اٹھا کر ہلو و طلب نفس پر

اور نفس زبان پر اور زبان خلق پر الما کرتی ہے۔ جو غلط سنا تو چاہئے کہ اس صفت کو ساتھ نہ لیں تو
خاموش رہیں اس قوم کا خون طبعی عادتوں اور نفسانی ہوائی فعلوں کا ترک کرنا اور شہوانی اور
لذتوں سے اندام ہونا ہے نہ یہ کہ وہ ان دیوانوں کی طرح خون میں جنکی عقلیں جاتی رہیں ایمان
بصری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اگر تم انکو دیکھو تو کہو کہ وہ ایسا نہیں اور اگر وہ شکوہ دیکھیں تو کہیں کہ
لوگ اللہ عزوجل پاک چمکارہ انکھہ بیری ایمان نہیں لائے۔ تیری خلوت درست نہیں اس لئے کہ غلط
سے مراد دل کا تمام چیزوں پر نہ ہونا ہے۔ تیرا باطن معری ہوگا۔ اور تو مجبور ہوئے دنیا اور
اور بے اخت۔ خلاصہ یہ کہ اللہ عزوجل کے غیر سے برہنہ ہو۔ یہی راستہ ہے انکا جوئی اور رو
اور ولی اور صالح گذر چکے ہیں۔ امیر المعروف اور نبی عن المنکر (نیکی کا امر کرنا اور بدی باز رکھنا)
یسے نزدیک نہار عابد کی عبادت خاتین عبادت کر شینے زیادہ پیارا ہے۔ نفس کی نظر بند اور کوتاہ
اور رو کر کے تاکہ اس کی نظر اسکے پلاک ہو نیک باعث نہ بنے۔ مگر جبکہ نفس اور سر کے تابع اور اس کے
خاموش سے ہوا نکلے کہے سے باہر نہ جا۔ اور انکے ساتھ متفق ہو۔ پہلے انکے اور اسکے درمیان
کچھ فرق نہیں رہتا ایسا کرنا ہی جس کے لئے وہ دونوں امر کر رہیں۔ اور اسی منع کرنا ہی جس
وہ دونوں منع کرتے ہیں۔ اور وہی اختیار کرنا ہی جسکو وہ۔ دونوں اختیار کر رہیں اسوقت وہ
نفس مطمئن ہو جاتا ہے اور وہی ایک ہی مطلوب اور ایک ہی مقصود میں موافق ہو رہے ہیں جس
احمال پر پہنچ جاتا تو وہ اپنی مجاہدوں میں تخفیف کا مستحق ہوتا ہے جس عزوجل سے ان (امور میں)
جو تیرے اور خلق کو درمیان کرتا ہے بحث نہ کر۔ کیا تو نے اللہ عزوجل کو قول لا یشاء عما یفعل
وہم یشاءون (جو وہ کرتا ہے اس سے سوال نہیں کیا جاتا۔ اور وہ سوال کو جاتی ہیں) کو نہیں
سنا تجھ میں جس عزوجل کی تابعداری کہاں ہے۔ اگر اچھا ادب نہیں کریگا تو گھر سے ذیل کر کے
نکا لاجا دیگا اور اگر اچھا ادب کریگا اور موافق ہوگا تو تجھے بٹھلایا جائیگا اور تیری عزت کی بجائی
اللہ عزوجل سے محبت رکھنے والا اسکے پاس مہمان ہے اور مہمان کو ہوالوں پر کہانے اور پیو اور لینے
وغیرہ حالات میں خود مختار نہیں ہوتا بلکہ انکے موافق ممبر کرنا اور راضی رہنا ہی پس یقیناً

اسکو کہا جاتا ہے اس میں خوش رہو جو نو دیکھتا اور پاتا ہے جسے اللہ غر و جل کو پہچانا ہیلاہ آخرت اور حق
 غر و جل کا غیر کے دل سے غائب ہوا۔ تجھ پر واجب ہے کہ تیرے کلام اور غر و جل کو کہی ہو نہیں تو غر و جل
 بہت اچھی ہے چاہئے کہ تیری زندگی اللہ غر و جل کی عبادت میں ہو نہیں تو تیرے دل کی موت اچھی ہے
 خدا ہم کو اپنی عبادت میں زندہ کرے اور عبادت کر نیوالوں میں ہمارا حشر کرے آمین۔ اور آپسے خدا
 آپسے راضی ہوئے نہ من اپنی نفس کا تارک ہو۔ سر شد کے ساتھ رہتا ہے کہ وہ ماسی ادب بکھلاؤ۔ اور تعلیم پر
 شروع حال میں بچپن سے فضا ہونے تک تعلیم میں رہتا ہے۔ فارسی اللہ غر و جل کی کتاب حفظ کرتا ہے
 اور اسکے دوسرے حال میں عالم سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پڑھتا ہے اور ساتھ ہی توفیق
 اسکی ملازم ہے۔ اپنی علم پر عمل کرتا ہے اور عمل اسکو حق غر و جل کا مقرب بنا دیتا ہے۔ جب وہ اپنی علم پر
 عمل کرتا ہے اللہ غر و جل اسکو اس علم کا وارث بناتا ہے جو اس نے پڑھا نہیں۔ دل اپنی قدموں پر
 کھڑا ہوتا ہے اور اخلاص اسکے قدموں کو حق غر و جل کی طرف قریب کرتا ہے جبے عمل کری اور بچے
 کہ تیرا دل حق غر و جل کے قریب نہیں ہوتا۔ اور نہ عبادت اور ان کی لذت پاتا ہے تو جان کہ تو
 عامل نہیں اور تو اس خلل کو باعث جو تیرے عمل میں ہے محو ہو کر غل کیا ہے۔ ریاد اور رفاق اور غر و جل
 عمل کر نیوا اخلاص کو لازم پکڑ نہیں تو بے خبر نہ اوٹھا۔ خلوت اور خلوت میں حق غر و جل کو کہی مراقبہ کر۔
 خلوت میں مراقبہ کرنا منافقین کا کام ہے اور خلوت میں مخلصین کا (تجھ پر امنوس) جبے کسی خوبصورت
 مرد یا عورت کو دیکھے تو اپنی دونوں آنکھیں بند کر نفس اور ہوا اور طبیعت کی آنکھیں اور یاد کر کہ خدا
 غر و جل تجھ پر کہہ رہا ہے۔ اور بڑھو و ماں کو گونجی شان (اور نہیں ہوتا تو کسی حال میں) (تو جس
 حق غر و جل سے ڈر اپنی آنکھوں کو محرم کی طرف دیکھنے سے بند کر۔ اور اسکو دیکھ کر یاد کر کہ صلی نظر اور
 علم سے تو خارج نہیں ہو سکتا۔ جب تو حق غر و جل سے بچت اور جھگڑا کرے تو تیرے وجود پر کال
 ہوگی۔ اور تو بے جانہ بن گیا۔ اور تو اس گروہ میں داخل ہوا جسکے حق میں اس نے فرمایا ہے۔ اے عباد
 لیس لک علیکم سلطان (میرے بندوں پر تجھ غلبہ نہیں ہے) جب تیرا شکل اللہ غر و جل کیلئے
 منتحق ہو جائے تو خلقت کے دل اور زبانیں تیرا شکر یہ ادا کرنے اور تجھ سے محبت کروں گا اے

لیجائیگی اسوقت شیطان ادا کے لشکر کی تحریک کوئی راہ نہیں۔ ذعار کا ترک کرنا فریضہ ہے اور اس میں
 شذیل ہونا رخصت ہے۔ دوا ڈوبے ہوئے کے لئے سانس ہو اور محسوس (قیدی) کو کوئی بچہ یا بنگلہ
 نید سے کشائش اور بادشاہ پر داخل ہونا غضب ہو۔ عقل مند بنو۔ تم اچھا نہیں کرتے۔ دوا کو ترک کر دیتے
 ہو۔ اور اچھی دوا کے کو نہیں جانتے۔ کوئی چیز نہیں مگر وہ کہ نیت اور عقل اور علم اور حکو پچا تلبہ ہے
 اور سکی تابعداری کرنے کی محتاج ہو۔ تم نہیں سمجھتے کہ افسر و جل کے پاس کیا ہے اور اس کے نیک بندوں
 کے پاس کیا۔ اس کو انہیں تم بدظن ہو۔ اپنے دینوں اور حالات کے ساتھ انکی برابری کرو انکے تمام تعارف
 میں انہیں اعتراض نہ کرو جب شرع انہیں اعتراض کرتی تم بھی اعتراض نہ کرو۔ وہ ظاہر اور باطن سے
 حق غور و جل کے حضور میں ہیں۔ اس کا دل خوف سے تسلی نہیں پاتا جب تک کہ وہ تسلی نہ دیا جائے اور
 اسکے لئے سلامتی کی ضمانت نہ ہو جائے۔ اے افسر و جل کے بندو جو زمین میں ہلو و راخ راہ و داؤ
 خبردار اس خیر کو سیکو جو حکم تمہارے پاس کوئی خبر نہیں۔ میری کتاب میں داخل ہونا کہ میں تمہیں
 وہ علم پڑاؤں جسے تم اپنے پاس نہیں پاتے۔ دونوں کے لیے ایک کتاب ہو اور اس طرح کوئی کتاب اور
 نفوس کے لئے کتاب۔ اور اعضا کے لئے کتاب۔ وہ درجے اور مقام اور شمار کردہ قدم ہیں پڑاؤ
 قدم تیرے کو میسر نہیں۔ دو کے کو کسطح پہونچکا۔ تیرا اسلام میسر نہیں ایمان کو کسطح پہونچے گا
 تیرا ایمان میسر نہیں ایمان کو کسطح پہونچکا۔ تیرا ایمان میسر نہیں معرفت اور ولایت
 کو کسطح پہونچکا۔ عقل کو تجھ میں کچھ نہیں۔ تم میں سے ہر ایک خلق پر ریاست کو برستعلو
 چاہتا ہو۔ خلق پر ریاست تب درست ہوتی ہے جب ان میں اور دنیا میں اور نفع اور رجا اور طبع اور
 ارادہ میں زہد ہو۔ ریاست آسمان سے نازل ہوتی ہے نہ زمین سے۔ ولایت حق غور و جل کی طرف سے
 ہے نہ خلق سے۔ ہمیشہ تابع نہ نہ متبع۔ صاحب ہو نہ معبود۔ ذلت اور گناہی پر راضی ہو۔
 اگر تیرے لئے حق غور و جل کے نزدیک اس کا خلاف ہوگا تو اپنی موت پر سچے بھائی لے۔ تسلیم اور تضرع
 (پسو کرنا) کو لازم پڑاؤ اپنی طاقت اور قوت اور اعزاز میں اور خلق اور اپنی نفس کو شریک بنانا
 جیسوئے جبروت کے ساتھ رہنا لازم پڑاؤ۔ وہ کیا ہے اس کی اطاعت اور نہی سے باز رہنا اور

اور آفات پر صبر کرنا اس امر کی بنیاد تو حید ہے اور اس پر ثابت رہنا نیک عمل میں توجہ بنیاد کو مضبوط بنیاد
 عمارت کس چیز پر بنائیگا۔ تیری نیت درست نہیں کسلے کلام کرنا ہی۔ تیری خاموشی کامل نہیں ہوئی
 کسلے بولتا ہے۔ بہ عجز رسولوں کے نایب ہونے سے اس لئے کہ وہ خلق پر خطیب اور اعلیٰ تہ
 جب چلے گئے تو اللہ غرور جل نے ان عالموں کو جو اپنی علم پر عمل کرتے ہیں۔ ان کا قائم مقام اور وارث بنایا
 جو رسولوں کے مقام پر ہونا چاہتا ہے کہ اپنے زمانہ میں خلقت پاک تر اور اللہ غرور جل کے حکم سے
 زیادہ واقف اور عامل ہو۔ لے اللہ غرور جل اور اس کے رسولوں اور اس کے اولیاء سے جا بلو۔
 اے اپنے نفسوں اور طبیعتوں اور دنیا اور آخرت سے ناواقف تو تم خیال کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ
 ہی تجھے نفوس کو نگے بنو۔ اور خاموش رہو۔ حتیٰ کہ تم گویا کئے جاؤ اور اٹھا کر جاؤ اور کھڑے ہو جاؤ
 اور لے جاؤ جس کا علم اس کی حرص پر غالب آیا۔ پس وہ علم نفع بخش ہے۔ کیونکہ نفع بخش نہ ہو۔ اس سے
 خلقت کے دروازوں کو بند کیا۔ اور حق غرور جل کے دروازے کو جو بڑا دروازہ ہو کہولا۔ جب یہ
 بند کرنا۔ اور کہوں کسی بندے کے لئے میح ہو جائے تو اس سے رحمت چلی جاتی ہے۔ اور غلط
 آتی ہے۔ اس کی دلکی طرف خلعتیں اور نشان آتے ہیں۔ چاہیں آتی ہیں۔ اس سے چلے علوہ کئے
 جاتے ہیں اور مغرور کہا جاتا ہے۔ ہوا کی راہ ہیں۔ اور مغلوب و مقہور ہوئی اور حق غرور جل کی
 طرف راہ کہلی یا سپر راستہ ظاہر ہوا۔ اسکے راہ کا راستہ وہ جو پہلے بنیوں اور رسولوں اور اولیاء کا
 راستہ ہے۔ وہ راستہ کیا ہے۔ صفاربے کدورت کا راستہ۔ توحید بے شرک کا راستہ۔ ستم
 مان لینا ہے نزاع کا راستہ۔ صدق بے کذب کا راستہ۔ خلق کے بغیر حق غرور جل کا راستہ۔ بسبب
 سبب کا راستہ۔ یہ وہ راستہ ہے جس میں کے امیر اور معرفت کے بادشاہ اور ملک جو حق
 غرور جل کے مرد اور تخت اور برگزیدہ اسکے دین کی مدد کرنے والے اس میں دشمنی اور محبت
 رکھنے والے گذر چکے ہیں۔ تجھے نفوس۔ تو ان لوگوں کے طریق کا کس طرح دعویٰ کرنا ہی
 حالانکہ تو اپنے وجود اور خلق کے ساتھ شرک کر رہا ہے۔ جب وہ زمین پر خدا کا ملاک
 کوئی ایسا ہو جس سے تو ڈرنا اور امید رکھتا ہے تو تیرا ایمان نہیں جبے یا میں (خدا کا ملاک)

ایسی شے ہو جس کا توارا وہ کرتا ہے تو تیرا زہد نہیں۔ جیسا سکی راہ میں قدم اور کو دیکھتا ہو تو تو میری نہیں
 عارف دنیا اور آخرت میں غریب اور ان دنوں اور حق غرض کے غیہ میں زائد ہے۔ اسکے غیہ میں اس غیبت
 نہیں۔ اے قوم مجھ سے سنو۔ اور اپنے دلوں کی میری تہمت کو دور کر دو تم مجھ کی سطح تہمت دہتے
 ہو اور میری غیبت کرتے ہو۔ حالانکہ میں تمہیں مریدان ہوں۔ تمہاری بیچوں کو اٹھانا اور تمہارے
 اعمال کے شکاف سدنا ہوں۔ اور حق غرض کے پاس تمہاری نیکیوں کو قبول کرنے اور تمہاری بدیوں
 کو معاف کر نیکی سفارش کرنا ہوں جس کے مجھے پہچان لیا۔ موت تک یہ پہچان نہیں چھوڑتا۔
 مجھے اپنی خواہش اور لذت اور طعام اور شراب اور لباس بنا لے۔ میرے ساتھ میری غیبت
 ہوتا ہے۔ (اے غلام) تو مجھ سے کیوں محبت نہیں رکھتا حالانکہ میں تجھ کیسے لکھ چاہتا ہوں
 نہ اپنے لئے۔ تیرے فائدے اور سچے دنیا مار ڈالنے والی۔ وغیرہ کے ساتھ سے چھوڑا نکالا راہ
 رکھتا ہوں۔ تم کب تک اسکے سچے دوڑو گے جلدی وہ تمہاری طرف پہنچے گی۔ اور تم کو قتل
 کر ڈالے گی۔ حق غرض مل نکلا (دیکھا کرو) دنیا کے ساتھ ایک لفظ ہی نہیں چھوڑنا۔ اسکو انکی راکم گاہ نہیں
 بنانا۔ اور نہ انکو اسکے اور فی الجملہ اپنے غیر کے ساتھ چھوڑ لے۔ بلکہ وہ انکے ساتھ ہے اور وہ
 اسکے ساتھ۔ انکا نگہبان اور غمخوار ہے۔ اے خدا میں ہی انہیں سے بنا اور ہم کو بھی اس سطح
 نگہ رکھے۔ جیسے کہ تو نے انکو نگاہ رکھا **وَأَنَا فِي الَّذِي كَسَنَتْهُ وَفِي الْكَافِرِ حَسَنَةً**
وَقَدْ عَذَّبَ النَّارَ (اور ہمیں دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عذاب اور روزخ کے عذاب
 سے بچا) اور آپ نے خدا آپ سے راضی ہو) کہا۔ اے منافق۔ اے غرض دل ہی اپنی بندوں
 میں سے جسے چاہتا ہے ظہر کرتا ہے۔ وہی انہیں مشہور کرتا ہے۔ وہی خلقت کے دلوں کو
 اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے جمع کر دیتا ہو وہی متحرک کرنے والا ہے تو اپنی نفاق سے
 چاہتا ہے کہ خلقت کے دل تجھ پر جمع ہو جائیں۔ اس سے کچھ حاصل نہوگا۔ اے غلام
 اپنے شہوتوں کو اپنے قدموں کو نیچے گر۔ اور بالکل دیکھ کے ساتھ انے اعراض کر اگر اٹھ
 غرض دل کے علم سابق میں تیرے لئے اٹنے کوئی چیز ہوگی تو وہ اپنے وقت پر تیری بات چلی

کیونکہ سابقہ مقدر میں نہ صبح نہین ہے۔ اور اٹھ غوجل کا علم تغیر اور تبدل کو قبول نہین کرنا
تیس پاس مقسم اپنے وقت پر آجائے گا۔ دراخلے کہ خوشگوار۔ کافی پاکیزہ ہے۔ پس تو
اسے غوت کے ہاتھ سے لے نہ ذلت کے ہاتھ سے۔ اور باوجود اسکے اس میں زہد کر کے بدل
اٹھ غوجل کے نزدیک تیری غوت ہوگی۔ اور وہ تیری طرف کرامت کی نظر سے دیکھے گا کیونکہ
تو نے اسکی طلب میں اسکی طرف اشارہ نہین کیا ساور نہ اہل ریا ہے۔ جس قدر تو مقسوم سے
بیانے گا۔ اسبقدر وہ تجھے مخلق ہوگا۔ اور تیرے پیچہ دوڑیگا۔ پہر اس میں زہد کرنا صحیح
نہین لیکن اسکے آنے سے پہلے اس سے اعراض (روگردانی) فروری ہے۔ مجھ سے زہد اور
تناول کرنا سیکھ۔ اپنی حالت کے ساتھ زاویہ میں نہ بیٹھ۔ فقیہ ہو۔ پہر گوشہ اختیار کر۔
اٹھ غوجل کے حکم میں فقیہ بن۔ اور اس پر عمل کر۔ پہر سب کنارہ اختیار کر۔ مگر علماء ربا کی۔
کیونکہ انے تیرا اٹھ اور انکی کلام کو سننا گوشہ نشینی سے اچھا ہے جب تو ان میں سے ایک کو دیکھو
تو اسکے ساتھ ہو۔ اور اس سے اٹھ غوجل کے علم میں فقہ اور اسکی معرفت کی حاصل
کر۔ انکے کلمات کو سننے کے ساتھ اس میں فقیہ بن۔ علم مردوں کو نہ ہونا لیا جاتا ہے۔ وہ
مرد کون ہیں۔ اٹھ غوجل کے حکم اور اسکے علم کے عالم۔ جب یہ تیرے واسطے صحیح ہو جائے۔
تو تنہا نفس اور شیطان اور سہوا اور طبع اور عادت اور خلق کو دیکھنے کے بغیر گوشہ نشینی کر۔
جب یہ گوشہ نشینی صحیح ہو جائے تو فرشتے اور نیک لوگوں کی رو صیباور انکی ہمتیں
تیری وارد گردیں ہونگی۔ اگر تو خلقت سے اس طریقہ کے ساتھ کنارہ کشی کرے (تو تنہا) ورنہ
تیری گوشہ نشینی نفاق۔ اور وقت کو بے فائدہ ضائع کرتا ہے۔ اور تو دنیا و آخرت میں آگ میں
رہے گا۔ دنیا کے درمیان آفات کی آگ میں اور آخرت کے درمیان اس آگ میں جو
منافقوں اور کافروں کو لے تیار کی گئی ہے اسے خدا صاف کرے اور بخش اور پردہ ڈالے۔ اور گرد
کر۔ اور توبہ قبول فرما۔ ہمارے راز دن کو فاش نہ کر۔ بہن گناہوں کے بدلے گرفت نہ کر۔
اور اٹھ او کریم۔ تو نے فرمایا ہوا اللہ یصل النبی عن عباده و یصلوا

لَعْنُ السَّيَافِ (اور اللہ وہ ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے اور بدیوں کو مستکرتا ہے) جاہلوں
توبہ قبول کر اور ہم سے معاف کر یا میں قبول فرما۔ تجھ پر افسوس۔ علم کا دعویٰ کرتا ہے اور
جاہلوں کی سی خوشی کرتا ہے۔ اور انکی طرح غضب میں آتا ہے۔ دنیا اور خلق کا اس پر طرف متوجہ
پر خوش ہوتا۔ تجھ سے حکمت کو فراموش کر دیتا ہے۔ اور تیرے دل کو سخت کرتا ہے۔ سو غم و غم
ہوتا۔ مگر اللہ غرور کے ساتھ نہ اس کے غیر کے ساتھ۔ اگر خوشی کرنا لابدی ہے۔ تو اس وقت خوش رہو
جبکہ دنیا ہوا اور تو اسے اللہ غرور کی عبادت میں صرف کرے اور اس سے حق غرور کی عبادت نہ
نفع دیوے اور عبادات پر انکی مدد کرے۔ رات اور دن میں ڈرتا رہنا کہ تیرے دل اور
سکو کہا جائے۔ لَا تَخَافُ الْآثَانَ مَعَكُمْ اسْتَمِعْ وَارْحَمِ (مست ڈرو۔ میں تمہارے ساتھ
سنا ہوں اور دیکھتا ہوں) جلع کہ حضرت موسیٰ اور ہارون کو کہا (ان دونوں پر سلام
ہو) تو ان میں سے نہیں۔ کیونکہ تو علم کو بے عمل حفظ کرتا ہے۔ پس توبہ بالکل وارث نہیں
بن سکتا وارث علم اور عمل اور اخلاص کے ساتھ درست ہوتی ہے۔ اپنی قدر کو پہچان اور جو چیز
تیرے مقسم میں نہیں اسکی طرف نہ بڑھ حق غرور کو مندوبین موافقت کر پس یقیناً وہ تجھ تو فتنہ دینگا۔
اور تجھ پر میرانی فتنے گا۔ اور تجھ سے بوجہوں کو اڈھا لینگا اور دنیا و آخرت میں تجھ سے نرمی کرے گا۔
جب مومن کا ایمان قوی ہو تو اسکا نام مومن (یقین والا) رکھا جاتا ہے۔ پہر جب اسکا یقین کامل
ہو تو۔ عارف (خدا شناس) نام رکھا جاتا ہے۔ پہر جب اسکی معرفت ہو تو عالم نام رکھا جاتا ہے۔
اور جب اسکا علم قوی ہو تو محب نام رکھا جاتا ہے۔ اور جب اسکی محبت قوی ہو تو محبوب نام رکھا جاتا
ہے۔ اور جب یہ اسکے لئے صحیح ہو جائے تو غنی۔ مغرب۔ مستانس (انس پانیوالا) نام رکھا جاتا ہے
جو اللہ غرور کے قرب سے اٹس پکرتا ہے۔ وہ اسے اپنے حکم اور علم اور سابقہ اور لاحقہ پہنچے
ہونے والی (اور امر اور قدر کے اسرار پر واقف بناتا ہے۔ اور یہ اسکے حوصلے اور اسکی ملی قوت
اور فراخی کے انداز پر ہوتا ہے جبکہ وہ عطا کیا جاتا ہے۔ وہ اپنے رب غرور کے ساتھ کہتا ہے
اور دل کے ساتھ خلق سے علحدہ۔ جب اسکے رب غرور کا علم سابق آتا ہے اور اسکے ہمراہ کہانی

اور پینے اور لباس اور نکاح کا حصہ ہوتا ہے تو مرسل ایسے کے مرسل سے غائب ہونیکے باعث وہ اسکو نہیں پاتا جو انکو اس سے لیسے۔ پس حق غرض دل کر نیکے لہو پیدا کرتا ہے کہ اسکا علم باطل اور ناپدید نہ ہو جائے اور اسکو دوسری دفعہ پیدا کرتا اور اٹھاتا ہے تاکہ وہ جو اسنے اپنی سابق علم میں بنایا ہے۔ گرنہ جائے۔ پس مقوم کا اسطرح لقمہ دیا جاتا ہے جیسے کہ چوٹے بچہ کو لقمہ دیا جاتا ہے اور جسطرح کہ ما شیرے کو اپنے شیر خوار بچے کے مونہ میں رکھتی ہے مقوم اس کے مونہ میں نازل ہوتے ہیں۔ اور وہ انکو اسطرح کہا نا شروع کرتا ہے جسطرح کہ مریض شربتوں کا پینا لازم پکڑتا ہے اور اس سے اپنی قوت کو حفاظت میں رکھتا ہے۔ اس من اسکا کوئی اختیار نہیں ہوتا بلکہ سابقہ (مقدر) ایسے مومن مومن۔ عارف کی جہاں طرف نفع کو کہیں چاہے اور ضرر و نفع کو نہیں خافی ہے تربیت کرتی ہے رحمت کا ماتہ اسکو دامن اور بایں پٹا تا ہی بلکہ لطف سے اسکو اوٹھاتا اور اُتارتا ہے وہ بڑا بے نصیب ہے جس نے اللہ عزوجل کو نہ پہچانا اور اسکی رحمت کے دامن سے تنگ نہ کیا وہ بڑا بے نصیب ہے جس نے اس کے ساتھ معاملہ نہ کیا اور دل سے اسکا نہ بنا اور سب کے ساتھ اس سے تنگ نہ کیا اور اس کے لطف اور احسانات کو نہ نہ مارا۔ آسے قوم۔ حق عزوجل مدیقون کے دلون کی پرورش کرتا ہے۔ بچپن سے لیکر تنگ بڑا ہونے تک جسقدر انکو بلیات سے آزارنا اور ان کے صبر کو دیکھتا ہے ان کے قرب کو بڑاتا ہے۔ مصائب انکو مغلوب نہیں کرتے۔ اور نہ ان تک پہنچ سکتے ہیں۔ کسطرح پہنچیں۔ وہ پایادہ ہیں۔ اور ان کے دل اڑنے والے پرندوں کے بازوؤں پر ہیں۔ وہ بڑا بے نصیب ہے جس نے ان کے دلون کو انداوی۔ اللہ عزوجل کا اس پر بڑا عذاب ہے وہ اللہ عزوجل سے نہایت درجہ کا محروم ہے۔ اللہ عزوجل اس پر سخت غضب کرتا ہے۔ (اسے غلام) قوم (اولیا) کا غلام بن۔ اور انکی خاک ہو جا اور ان کے حضور میں خادم رہے جب تو اس حال پر ہمیشہ رہے گا۔ سردار بن جائے گا جس نے اللہ عزوجل اور اس کے نیک بندوں کے لگے محو کیا اللہ اسکو دنیا اور آخرت میں بلند کرتا ہے۔ جب تو نے قوم کی تعلیفین شدت کیں اور انکی خدمت کی۔ اللہ تجھ کو ان تک بلند کرتا اور انکا گریس بناتا ہے۔ پس جب اسکی

مخلوق میں سخی خاموشی کی خدمت کر لیا تو کیا ل ہوگا! اے خدا خیرات کو ہاری مانتوں اور زبان پر جاری کر۔ اور ہم کو اپنے اہل لطف اور رغبت سے بنا۔

پچھنیوں مجلس۔ آپ نے خدا آپ سے راضی ہو (جموعہ کے صبح کو تسبیح پڑھنا) ماہ رمضان ۱۲۸۵ھ کو کچھ کلام کے بعد مدرسہ میں فرمایا جو شخص چاہتا ہو کہ اسکو اللہ غرور کی قضا پر رضا حاصل ہو تو چاہئے کہ ہمیشہ موت کو یاد رکھے کیونکہ اسکا ذکر مصیبتوں اور آفتوں کو آسان کر دیتا ہے اور سکون بخشنے والا (خدا کو) اپنے نفس اور مال اور اولاد پر تہمت نہ لگا بلکہ کہو کہ میرا خدا مجھ سے زیادہ جانتا ہے جتنے اس پر شک کی کرے تو تجھے رضا اور موافقت کی لذت آئیگی۔ اور آفات کی بچ کنی ہو جائیگی اور انکے بدلے تجھے نعمتیں اور خوشیاں عطا ہونگی جتنے نے بلائے کیوقت موافقت کی اور رضا سے لذت پائی۔ تو ہر طرف اور ہر مکان سے تیرے پاس نعمتیں آئیگی! اے اس سے غافل تجھ پر افسوس اس سے اسکے غیر کی تلاش میں مشغول نہ ہو۔ تو اس سے زرق کی فراخی کت تک طلب نہ کرے گا شاید کہ وہ تیرے لئے آزمائش ہو تو اسکو نہ جانتا ہو۔ تجھ کو معلوم نہیں کہ بہتری کس چیز میں ہے پس خاموش رہو اور موافقت کرو اور اس سے اسکے کاموں پر رضا مندی اور تمام حالات میں شکر کا سوال کرو وہ تیری نعمتیں زیادہ کر لگا۔ اور تجھ پر غرور کا مقرب بنائیگا۔ اور صبر تیرے دل کے قدموں کو ثابت رکھوگا۔ اور اسکی نفرت اور مدد کر لگا۔ اور کامیاب بنائیگا۔ اور دنیا و آخرت میں اسکا انجام اچھا ہے حق غرور پر اعتراض کرنا حرام ہے۔ اس سے دل اور چہرہ سیاہ ہو جائے ہیں۔ اسے جاہل تجھ پر افسوس۔ اپنے نفس کو اعتراض میں مشغول رکھنے کے عوض اللہ غرور سے سوال کوئے میں مشغول کر۔ اسے اس میں مشغول رکھو تاکہ مصائب کیوقت تلج میں اور آفات کی آگین بجھ جائیں۔ اور تو اسے حق غرور کی ارادت کے مدعی (اپنی زعم میں) اسکی رحمت اور محبت کو خزانوں پر واقف جب تو رستے میں پہنچنے کے اول اس سے سوال کر جیتا حیران ہو جائے تو کہہ۔ اے حیرانوں کر رہا میری رہنمائی کر۔ جب تو بتلا ہو کہ اور جسے عاجز رہو جائے تو کہہ۔ اے خدامیری مدد کر۔ اور مجھے صبر عطا کر اور مجھ سے (مصیبت) کو دفع کر

۱۔ بلکہ جب تو پہنچ جائے اور تیرا دل داخل ہو جائے اور اس سے قریب ہو جائے تو نہ سوال ہے نہ زبان۔ بلکہ خاموشی اور مشاہدہ ہے۔ تو مہمان ہوگا۔ اور مہمان کچھ خواہش نہیں کرنا بلکہ مودت کے رجحان سے رو بردار ہو کر رہنا ہے اور جو دیا جائے وہ لینا ہی کر جیسا کہ اسکو کہا جائے کہ خواہش کر پس وہ بے اختیار امر کی تابعداری کی خواہش کرتا ہے۔ سوال دوری کو دقت ہے اور قریب کے وقت خاموشی۔ قوم۔ (اولیاء) حق غرض دل کے بغیر کسی کو نہیں پہنچتے ایسا باب اسنے جدا ہوئے۔ اور ارباب کچھ دلوں کو خارج ہوئے۔ اگر چند روز یا چند ماہ انکو کہانا اور پانی نہ ملے تو وہ کچھ بدادہ نہیں کرتے اور نہ بدلتے ہیں۔ کیونکہ حق غرض دل انکو غذا کہلاتا ہے جو چاہتا ہے انکو کہلاتا ہے۔ جس نے اللہ غرض دل کی محبت کا دعویٰ کیا۔ اور اس اسکے غیر کو طلب کیا تو وہ محبت میں جھوٹا ہے۔ اور اگر محبوب اصل مہمان مقرب ہو جائے تو اسکو کہا جاتا ہے۔ کہ طلب کر اور خواہش کر۔ اور کہو جو تو چاہتا ہے۔ تجھے توفیق دی گئی ہے محبت مقبوض (تنگ ل) اور محبوب مہبوط (فراخ دل) ہے۔ محبت کیلئے سحران پر اور محبوب کے لئے عطا۔ بندہ جب تک محبت ہو وہ قوت حاصل کر سکتا ہے۔ سوسائلی اور کٹھنے اور پٹھنے اور کسب میں ہے۔ جب یہ حالت بدل جاتی ہے۔ وہ محبوب بن جاتا ہے اس کے حق میں امر بدل جاتا ہے۔ پس رہنمائی اور آرام اور سکون اور رزق کی فراخی اور خلق کی تسخیر حاصل ہوتی ہے۔ یہ سب کچھ اسکے صبر کی برکت اور محبت کی قوت ثابت قدمی سے ہوتا ہے۔ کی۔ اللہ غرض دل سے محبت اور اللہ غرض دل کو بندہ سے محبت مخلوق کی باہمی محبت کی طرح نہیں ہے ہمارا رب غرض دل نہیں کہتلا شئی و هو السمیع العلیم اسکی مانند کوئی چیز نہیں۔ اور وہ سننے والا۔ جاننے والا ہے) اس نے لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرمائی ہیں۔ اسی سے انکے سمجھنے کا سوال کرو اس سے ہو سکے ساتھ دلوں کا خوش ہونا طلب کرو کیونکہ وہ جبر چاہتا ہے اسکے دل کی خوشی کو فراخ کر دیتا ہے جسکے لئے چاہتا ہے۔ دلوں کے رزق کو زیادہ کر دیتا ہے۔ اس قوم میں سے ہر ایک کا دل ساکنان زمین اور آسمان کا رزق رکھتا ہے۔ اسکا دل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کی طرح ہوتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

عصا ابتداء حال میں حکمت تھا پہ قدرت بنگیا۔ جب آپ اپنے زاد کو نہ اُدھا سکتے تو وہ اُٹھالیا اور
چلنے سے عاجز رہ جاتے تو اُس پر سوار ہو جلتے اور جب بیٹھے ہوئے یا سوئے ہوئے تو آپ سے اُٹھ
کو دفع کرتا اور آپ کے لئے ہر ایک کا پہل دیتا۔ اور جب بیٹھے تو آپ پر سایہ کرتا۔ اللہ عزوجل نے اپنی قدرت
اس میں دکھلا دی۔ پس وہ عصا کے ذریعے قدرت سے مانوس ہوا۔ اور جب سکون بی اور مقرب
بنایا اور اس سے کلام کی اور اس کو مکلف کیا تو اس سے فرمایا اِنَّكَ يٰمُوسٰى
مُوْسٰى سے نبیے داین ہنہ بن کی ہر قالی حی عَصَا یَا اَتُوکَا عَلَیْکَا وَ اَهْتِ بِمَا عَلٰی اَعْنٰی
وَلٰی فِیْمَا مَادِبِ اٰخِرٰی (کہا یہ میرا عصا ہے اس پر سہارا لیتا ہوں اور اس اپنی بربادی پر
پتے چھا رہا ہوں اور اس میں میرا اور میرے مقصد میں) فَقَالَ لَهُ اَلْهٰی یَا مُوْسٰى
(پس اسے فرمایا یہ موسیٰ اس کو ڈال دے پس اپنے اس کو ڈال دیا۔ اور وہ بڑا اڑا بنگیا اور جو
علیہ السلام اس سے پہلے گئے۔ اللہ عزوجل نے اس کو حکم دیا خُذْ هٰذَا وَ لَا تَخَفْ
سَتُعِیْدُ هٰذَا (اس کو پکڑے اور نہ ڈر۔ ہم اس کو پھیریں گے) اس سے مقصود یہ تھا کہ آپ کو
قدرت پر واقف کرے۔ تاکہ آپ کی آنکھوں میں فرعون کی سلطنت حقیر معلوم ہو۔ اور آپ کو
فرعون اور اس کی قوم سے لڑنے کی تعلیم دے۔ آپ کو ان کی لڑائی کے لئے تیار کرے۔ اور آپ
خرق عادات پر اطلاع دے۔ آپ ابتداء حال میں تنگ دل و رنگ سینہ تھے پہلے کے دل کو وسیع
کیا اور حکم اور نبوت اور علم عطا کیا۔ اسے جاہل کیا جسکی یہ قدرت ہو فراموش اور نافرمانی کیا جاتا
جو بچے فراموش نہیں کرتا۔ اُسے نہ پہلا جو تجھ سے غافل نہیں ہوتا۔ اس سے غفلت نہ کر موت
کا ذکر کر۔ ملک الموت روح پر مومل ہے۔ تیری جوانی اور مال و اسباب بچے مغرور نہ کریں۔
جلدی ہی یہ سب چیزیں تجھ سے بے امنگی اور تو اپنا حد سے بڑھنا اور عمر کو بے فائدہ ضایع کرنا یاد
کرے گا۔ اور شرمندہ ہوگا جبکہ شرمندگی تجھ کو مفید نہ ہوگی قریب ہے کہ تو مرجاے گا اور میری کلام
اور نصیحت کو یاد کرے گا۔ اور قبر میں تمنا کرے گا کہ تو میرے پاس ہو کہ اور میری کلام سے
کوشش کر کہ تو میری بات کو تسلیم کرے اور اس پر عمل کرے تاکہ تو دنیا و آخرت میں سیکھتا رہے

پچھرنیک ظن رکھہ تاکہ تجھے میری کلام سے فائدہ ہو۔ اپنی غیر نیک ظن رکھہ۔ اور پھر دل سو بدن ہو
اگر توبہ کر لیا تو فائدہ اٹھائیگا اور دوسروں کو بھی تجھ سے فائدہ ہوگا۔ جب تک تے اشد غرور و غلبہ کے ساتھ
ہے تو رنج اور غم اور شکر اور گرانی میں ہر اپنے دل کے ساتھ خلق سے نکل اور حق غرور و غلبہ کے ساتھ
تحقیق تو دیکھ لیا جو انکھوں نے نہیں دیکھا۔ اور کانوں نے نہیں سنا۔ اور کسی بشر کے دل پر نہیں
یہ حال جس میں تو ہر صبح اور کمال نہیں! سنا کہ اسکی بنیاد کمزور ہی مضبوط نہیں۔ وہ گڑا ہے
اور تونے (اپنے زعم میں بلند زعم میں) بلند مکان پر بنیاد ڈالی ہے۔ حق غرور و غلبہ کی طرف رجوع کر اور
اس سے سوال کر کہ تجھے اس حال سے جس میں کہ تو ہر بغیر دنیا کی طلب اور آخرت کی روگردانی سے
تجھے بدلائے (تجھ پر نفوس) اشد غرور نے تیری لئے فقر کو اختیار کیا اور تو دولت مند بن گیا
ہے۔ کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ وہ تیرے لئے اختیار کرتا ہے اور توبہ بڑا جانتا ہے! اشد غرور و غلبہ کو اختیار کر
تیرا نفس در ہوا اور طبع اور شیطان اور برہم نشین کمزورہ جانتے ہیں۔ یہ سب اشد غرور و غلبہ کے
اختیار کرنے کو بڑا جانتے ہیں نے موافقت نہ کر۔ اور انکے اور انکے اعتراض اور رعبے جل رکنے
غضب کرنے کی طرف متوجہ نہ ہو۔ قلب در سحر بات کا حکم کرتے ہیں اسے سن کیونکہ وہ نیکی کا
امر کرتے اور بدی سے منع کرتے ہیں اپنی فقر و راضی رہ اپسرا راضی ہونا بعینہ دولت مندی ہی طاقت
نہ ہونا عصمت (پاکدامنی) کیونکہ جب وہ تجھ طاقت دے تو اغلب و اکثر یہ ہے کہ تو اسکی نافرمانی
میں ہلاک ہو جائیگا۔ اور جب تجھ فقیر اور عاجز رکھنے تو اغلب و اکثر یہ ہے کہ وہ تجھ کو گناہوں کا بچا
جب تو اسکے اختیار و صبر کرے تو تجھ اسکے پاس سے اتنا ثواب ملے گا جسے تو اور تمام زمین پر رہنے
و اے شمار نہ کر سکیں گے۔ تو جلدی کرتا ہے اور جلدی کر نیوالے کو جو وہ چاہتا ہے اس کو کچھ ہاتھ
نہیں آتا۔ جلدی شیطان کا کام ہے۔ اور آدمی خدا کی طرف سے جب تو جلدی کرے تو شیطان
کے لشکر میں سے اور اسکے ساتھ ہوگا۔ اور جب تو توقف کرے اور ثابت رہے اور آدمی خدا کی طرف سے
اور صبر کرے تو خدا کے لشکر سے اور اسکے ساتھ ہوگا۔ و حقیقت تقویٰ یہ ہے کہ تو کدو و دھبے
کر لیا تجھ اشد غرور و غلبہ نے امر کیا۔ اور باز رہے اس سے جس کے ترک کرنے کا اشد غرور و غلبہ

اور اسکے افعال اور مقدمات اور اسکی تمام ملیات اور آفات پر صبر کرے۔ تم تمام خلق۔ تمام نفس۔ تمام غیبت۔ تمام طبع ہو یہ تہین اندر غور و الہ اور اسکے عارفوں کی کوئی خبر نہیں۔ تم انکی نسبت دلو انے ہو۔ اور وہ عقل مند۔ جب حق غور و الہ کے مجنون کا جنون کامل ہو جاتا ہے۔ تو وہ جنون باہر سے قریب ہوتا ہے۔ ابتداء میں حرکت ہو اور انتہا میں سکون مضی دور ہو جاتی ہے اور حکمت سکون تابع ہر (ای قلام) تو آخرت سے طبع اور دنیا سے پڑے۔ تیرا حال مجھ غم میں ڈالتا ہے۔ نیکو کار دن اور دنیا سے تیرا جدا رہنا اور انکی مجلس کو ترک کرنا۔ اور اپنی راے پر بے نیاز ہونا مجھ رنج میں ڈالتا ہے۔ کیا بچے معلوم نہیں کہ جو اپنی راہ کا تابع ہوا گمراہ ہے۔ کوئی عالم نہیں مگر وہ زیادہ علم کا محتاج ہے۔ کوئی عالم نہیں مگر اس سے بڑھ کر دوسرا علم رکھتا ہے۔ اندر غور و الہ فرمایا۔ وَهَذَا أَوْ قَدْ كُنْتُمْ مِنَ الْعَالَمِ الْكَافِلِ لَدَاہ اور تمہیں علم نہیں دیا گیا مگر تھوڑا جمہور کو لازم پکڑے۔ بڑے گروہ کے ساتھ رہو۔ بڑے گروہ کے ساتھ رہنے کے لئے متابعت کو لازم پکڑے۔ اور مخالفت چھوڑ دے۔ ابعداری کرو۔ تم کفایت کے جاؤ گے۔ اور نیا طریقہ نہ نکالو۔ اس راہ پر نفس اور ہوا کے ساتھ یہ چلے۔ بلکہ حکم اور عمل کے ساتھ اور طاقت و رقت اور تیری کو ترک کرنے اور تابعداری کرنے اور عاجز بننے اور جلدی کی چھوڑ دینے اور ہنگامی کرنے کے ساتھ۔ یہ چیز جلدی کرنے سے حامل نہیں ہوتی۔ ذریعہ ہوتا۔ مرد و زن و بشر و شیطان ہٹاؤ اور تکلیف برداشت کرنے کی محتاج ہے اور یہ کہ تو معرفت کو کسی بادشاہ کی صحبت میں ہو تاکہ وہ تجھ رہنمائی کرے اور معرفت سکھلاؤ اور تجھ سے تیری بوجہ کو ادھار لے۔ تو اسکی رکاب میں چلے پس جب تک جلتے تو وہ تجھ سوار ہونے کا حکم دے یا اپنی جھج سوار کر لے۔ اگر تو محب ہو گا وہ تجھ اپنی جھجے ٹھیلے گا۔ اور اگر محبوب ہو گا وہ تجھ زین پر ٹھیلے گا۔ اور خود میرے پیچھے سوار ہو گا۔ جس نے اسکو چکھا۔ تحقیق اسنے اسے پہچان لیا۔ انہوں کے ساتھ ٹھیلنا نعمت اور اختیار چھوٹے منافقوں کے ساتھ نفعت (رنج) ہے تجھے اندر غور و الہ کے لئے مراقبہ کرنا اور اپنی نفس سے ان حقوق کا جو اندر غور و الہ و خلق کی اس پر واجب ہیں۔ مطالبہ کرنا ضروری ہے اگر تو دنیا اور آخرت کی بہری چاہتا ہے تو اندر غور و الہ کے علم میں جو تجھ سے متعلق برحقہ کر لیا

دنیا اور آخرت کی سلامتی دیا جائیگا اگر تو موت کو یاد رکھے تو دنیا میں تیری شرم اور ہڈ زیادہ ہو گا جتنا
 انجام موت ہو۔ وہ کس طرح کسی چیز سے خوش ہوتا ہو۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لکل
 سماع علیہ و غایۃ کل حجت الموت (ہر ایک سہی کرنے والے کی غایت ہو اور ہر ایک مذہب
 کی غایت موت ہے) غمور اور خوشیوں اور دولت مند و فقیری اور مستحق اور غری اور مریضوں
 اور دروہوں کا انجام موت ہی جو گیگا اسکی قیامت قایم ہو گئی اور اسکی بنیت بعید قریب ہو گیا یہ
 سب چیزیں جن میں تو ہوس میں جس حال میں تو ہو اس سے اپنی دل در تہ اور باطن سے جدا ہو
 دنیا مقررہ مدت تک ہے۔ اور آخرت غیر معین ابد تک۔ دنیا میں تیری زندگی مقررہ مدت تک
 ہے۔ اور آخرت میں تیری زندگی غیر معین ابد تک۔ سہی کر کہ تو ساری کا سارا عبادت ہو جائے
 جب تو یہ کرے گا بالکل رب غرور کے لئے ہو جائے گا گناہ نفس کا وجود ہے اور عبادت اسکا
 نہ تو شہوتوں کا حاصل کرنا نفس کی ہستی ہی اور ان سے باز رہنا اسکی ہستی شہوتوں سے باز رہنا اور
 انھوں نے گمراہی غرور کی قدر کے ساتھ موافقت کرنے نہ اپنی اختیار اور خواہشوں سے شہوتوں کو
 امنین زندہ کرنے کے اہم سے تہا اور جبرائے زندہ کا اہم ہے کہینے۔ پس تو شہوت کو لیکر نفس کا
 پہونچائے زندہ کی نہایت ضرورت ہے۔ اپنی حالت کو جاننے سے پہلے تو اسکا محتاج ہے اگر
 زندہ اندھیرے میں ہو اور دنیا اور رغبت اور روشنی میں نوبہ تاریکی ہے جب یہ تہہ
 دور ہو جائے تو روشنی کو دیکھے گا۔ قدرت اندھیرا ہے۔ اور مقدر کی پابندی روشنی۔ یہ
 حال کا اول تاریکی ہے۔ پس جب شد غرور اسکو دور کرے اور تو اسکی حضور میں ثابت رہی۔ تو بطل
 امر روشن ہو جائیگا جب معرفت کے چاند کا نور آتا ہے بلکہ القدر کی تاریکی کو اجالا کرتا ہے
 جب شد غرور کے علم کا سورج چڑھتا ہے بالکل تمام کدورتیں اور اندھیرے دور ہو جاتے ہیں
 تیرے لئے ظاہر ہو جاتا ہے جو تیرے ارد گرد میں ہے اور جو تہہ سے دور ہے۔ یہ لفظ ظاہر و باطن
 ہو جاتا ہے۔ جو اس سے پہلے تجھ شہوت تھا تیرے لپٹید اور پاک اور تیرے غیر اور تیرے اپنے کے
 درمیان تمیز ہو جاتی ہے تو خلق کی مراد اور حق غرور کی مراد میں فرق جانتا ہے تو خلق کے

دروازہ اور حق غرض حاصل کر دروازہ کو دیکھ لیتا ہے۔ پس وہاں وہ چیریں دیکھتا ہے جو آنکھوں نے نہیں دیکھیں اور کانوں نے نہیں سنیں اور کسی بشر کے دل پر نہیں گذرین اور یہ اول مشاہدہ کے طعام سے کہتا اور اس کی شرب پیتا ہے۔ اور اسے قبولیت کی خلعت پہنائی جاتی ہے۔ پھر خلق کی طرف اپنی مصلحتوں اور انکو گمراہی اور رب غرض حاصل سے دوری اور اسکی نافروانی سے باز کر کے لئے واپس کیا جاتا ہے۔ وہ بڑی مضبوطی اور دائمی حفاظت اور دائمی سلامت کے ساتھ واپس ہوتا ہے۔ اے کہ او سکھ نہیں سمجھتا کیا اسپر ایمان نہیں لاتا تو بے منور چمکا اور خواب بوسیدہ لکڑی ہو آگ کے کام کی جگہ کر لیا۔ تو توبہ کرے اور یقین کرے (جہیز افسوس) اگر تو توبہ اور یقین اور تصدیق کر لیا۔ تو اپنے کاسہ میں شرب پائیکا اور سلامتی اور شیرینی۔ اور اگر گڑے گا تو اس میں کچ پائیکا جو تیری زبان اور باجھون اور جگر کو کاٹ ڈالے گی۔ میری بات کو مان۔ میں تیرے ہی فائدے کیلئے کہہ رہا ہوں۔ مان۔ مجھ سے عداوت نہ کہہ۔ میرے اور تیرے درمیان کیا عداوت ہے۔ میں تیرے نماز کے لیے اور تیری نجاست اور میل کو دور کر کے لیے مسجد ہوں۔ تیرے لئے راستہ کو صاف کرنا ہوں اور اس میں تیرے کہانا اور پینا کرنا ہوں۔ میں تیرے۔ انتہ کرنا ہوں اور اس پر تجھ سے بدلہ نہیں مانگتا۔ میرا وظیفہ اور پر ہے۔ میرا کام حق غرض حاصل کے طالبوں کی خدمت کرنا ہے۔ جب تو حق غرض حاصل کا مجمع طالب ہو۔ تو میں تیرے لئے خدمت میں لگا یا جاؤں گا۔ جب بندے کی نیت اور حق غرض حاصل کا ہونا کامل ہو جائے تو تمام چیزیں اسکی سمجھ (تا بہت) ہو جاتی ہیں۔ اے غلام۔ خود اپنے نفس کا دماغ بن اور میرے غیر کی طرف محبت نہ لا۔ میری نصیحت تیرے ظاہر پر ہے اور تیرا دماغ باطن پر۔ اپنے نفس کو ہمیشہ موت کو یاد رکھنے اور علاقے اور اسباب کو قطع کر لیا و غلط کرنا لکھن کے مالک پیدا کر نیوالے بڑے بزرگ۔ بڑے علم والے کا ہو جا۔ اسکی رحمت کے دامن اور اسکی عنایت سے جھمک کر۔ اس سے اسکے غیر میں مشغول نہ ہو۔ وہ میرا اس صاحب (روکنے والا) ہے جب تم میں سے کوئی ایک میرے ہاتھ پر فلاح (مخلصی) پائیں پس خوش رہنا ہوں۔ اور جب میں نصیحت کروں۔ اور وہ نہ لے تو میں اسے ٹھکین ہوتا ہوں۔ میں تیرے قریب

ہوتا ہے اور منافق مجھ سے بہاگتا ہے اسے منافق میں تم پر غصہ ہونے میں حق غرض کے مطابق ہونے
 اس نے مجھ پر تہمت مٹاتی ہوئی ہوئی آگ بنایا ہے پس اگر تم توبہ کرو اور میری نصیحت کو مانو اور میرا کلام کی
 سختی پر صبر کرو تو میں تم پر سلامتی اور خلی ہو گا۔ تم پر افسوس تم جیسا نہیں کرتے ظاہر میں تم جائز
 اور باطن میں گنہگار۔ تم جلدی موت اور بیماری کے ماتھے میں پکڑے جاؤ گے۔ پہلے غرض کے
 آگ کے قید خانہ میں کچھ جاؤ گے۔ اور تم ہو علموں میں سستی کر نیوالو۔ شرم نہیں کرتے تم اپنے
 اور راتوں میں سیکائی پر راضی ہو تم آئندہ غرض کے انعامات کو سستی کے ساتھ لینا چاہتے ہو
 علموں میں مصروف رہو۔ بیشک تمہارے نفس انکے عادی ہو جائینگے۔ یہ ایک آئینہ والے
 کے لئے دہشت (حیرانی) ہے اور آخر کا صاف ہو جاؤ گے اور کدورتیں جاتی رہیں گی جب
 تم توبہ کر دے تو ابتدا اور انتہا دوری ہے۔ اے اپنے آقا کی خدمت سے بہاگنے والو۔
 اپنی راہوں پر برگزیدہ نبیوں اور رسولوں اور نیکو کاروں کی راہ کو ترک کر کے منحرف
 ہونے والو۔ حق غرض کے سوا خلق پر بہرہ دہ نہ رہنے والو۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ نبی صلی
 علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مَا مَعَكُمْ مَلْعُونٌ هُنَّ كَانَتْ فَقَاتٍ مَخْلُوقٍ هِثْلِهِ (نستی
 ہی لعنتی ہو وہ جکا اعدا اپنی جیسی مخلوق پر ہو) دنیا کو طلب نہ کرو۔ اور اس سے کسی چیز پر غصہ
 نہ کرو۔ کیونکہ یہ تیرے دل کو اسطرح بگاڑ دیکھا جیسے کہ سرکہ شہد کو بگاڑ دیتا ہے۔
 (تجربہ افسوس) تو نے دنیا کی محبت اور تجھ کو جمع کیا ہے۔ اور یہ دونوں جھلیکتی ایسی ہیں۔
 صاحب نجات نہیں پاتا جب تک کہ دونوں سے توبہ نہ کرے۔ عقلمند ہو۔ تو کون ہے اور کیا چیز
 اور کس چیز سے بنایا گیا ہے۔ اور کس چیز کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ غور نہ کرو۔ غور نہیں کرتا اگر
 وہ شخص جو آئندہ غرض اور اس کے رسول اور اس کی نیک بندوں سے ناواقف ہو یا وہ کم عقل
 تو بلندی (دعوت) تکبر کے ساتھ طلب کرتا ہے۔ اسکا الٹ کر پائے گا۔ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا ہُنَّ تَوَاضَعُ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ عَنِ الْجَلِّ وَمَنْ يَكْبُرْ وَضَعَهُ اللَّهُ
 مَنْ تَرْضَى بِالْآخِرَةِ صَارَ نِيًّا لَهَا وَلِيَّ مَنْ تَرْضَى بِالْأَوَّلِ جَاءَ الْكُثْرُ

هَنْ رَضَى بِالذَّلِّ بَعَاءُ الْعِزِّ (جس نے اللہ کے لیے تو اضع کی اسکو اللہ غرور بل بند کرتا ہے اور جس نے ناکر کیا اللہ اسکو پست کرتا ہے۔ جو شخص آخرت پر راضی ہوا وہ پہلو (صف) میں پہلا جو ہو تو یہ راضی ہوا اسکو بہتا ملتا ہے جو ذلت پر راضی ہوا اسکو عزت ملتی ہے) ذلت پر راضی ہونا کہ تیری حق میں امید مل جائے۔ جو قدر کے لیے کو ذلیل ہوا اور سپر راضی ہوا اللہ غرور بل جو ہم چیزوں پر قادر ہے اسکو بلند کرتا ہے۔ تواضع اور نیکی ادب بجز مغرب بنانا ہے اور تکبر اور بے ادبی بجز بعید کرتی ہے۔ عبادت تیری اصلاح کرتی اور مقرب بناتی ہے اور گناہ بچنے خراب کرتا اور بعید کرتا ہے (اسے غلام) دین کو انجیر کے بدلے بیج اپنے دین کو سلاطین اور بادشاہوں اور دولت مندوں کی انجیر اور حرام کہا نیکی بدلے مت فروخت کر جب تیوں کی عوض کہائے گا تو اول سیاہ ہو جائیگا۔ اور سیاہ کسلج نہ ہو حالانکہ تو مخلوق کی عبادت کرتا ہے۔ اسے بے نصیب اگر تیرے دلمین نور ہوتا تو ابستہ تو حرام اور شہبہ اور صباح کے درمیان اور اوپنجر کے درمیان جو تیرے دلو سیاہ کرتی ہے اور اسکو جو اسکو سنور کرتی ہے اور اوپر درمیان جو تیرے دلو مغرب بناتی اور اسکے جوئے بعید کرتی ہے فرق کرنا ایسے وقوف میں نہیں پہچاننا کہ کب کو یا حق غرور بل پر توکل کرے کو۔ ایمان کے شروع میں کب سے حاصل کرتا ہے پہر قوت ایمان کے وقت اللہ غرور بل سے دو میانی ذریعوں کو دور کر نیکی بعد لینا۔ جبے ل قوی ہوتا ہے تو وہ حق غرور بل سے خلقت کے اہتوں پر اسکے حکم سے لیتا ہے اور میری کلام ارتفاع الو سائنط (ذریعوں کے دور کرنا) کے معنی یہ ہیں۔ کہ دل کو ذریعوں پر بہرہ رسہ کرنے اور اپنی جلیے تابع امر الہی کے ساتھ شرک کرنے سے دور رکھنا۔ پس وہ لسنے یو اور الکی تو ریف اور مذمت اور قبولیت اور رسہ بہرہ رسہ اگر وہ دین تو انہیں اللہ غرور بل کو فعل کو دیکھ اور اگر نہ دین تو یہی اسطرح۔ قوم (اولیاء) اللہ غرور بل کے خیر سے بہرہ گوئے اندھے ہیں لسنے پاس کوئی نہیں مگر وہی۔ وہی۔ انکا مدگار اور انہیں بے مدد چھوڑنے والا اور دینی والا اور روکنے والا۔ اور انکو ضرر اور نفع پہنچانے والا ہے۔ انکے پاس مغرب چل کر کوئی نہ تھا۔

باکیزہ برائے فرو ہے۔ پس یہ وہ جن کہ تمام خلقت انکے دلوں سے نکلتی ہے۔ انہیں سوار غرض و دل کے کچھ نہیں رہتا۔ انہیں اسکا ذکر محض ہوتا ہے نہ اسکے خیال۔ ای خدا ہم کو انہی معرفت عطا کر۔ (تجربہ افسوس) تو گمان کرتا ہے کہ تجربہ قدرت ہی کہ اپنے نفس کو آراستہ کرے۔ اگر حکم نہ ہوتا تو اسے منافق تجربہ بتاتا۔ اور سوار کرتا مگر پاس فخر نگہ کیونکہ میں شرم نہیں کرنا۔ مگر افسوس غرض و دل اور اسکے نیک بندوں سے۔ بندہ جب افسوس غرض و دل کو پہچان لیتا ہے اسکے دل سے غلوئی جاتی ہے اور ایسی برائے گندہ ہوتی ہے حلقے کہ درخت سے خشک پتے۔ پس وہ بغلی رتہ جاتا ہے حاصل یہ کہ انکے دیکھنے سے اور انکے کلام کو سننے سے دل اور سر کے ساتھ لڑتا اور بہرہ تو ہے جب دل مطمئن ہو جاتا ہے تو اسے ہاتھ پاؤں کی حفاظت پسو کی جاتی ہے۔ پہرہ دل حق غرض و دل کی طرف اور پسینہ کو طلب کرنے کے لئے جو اسکے پاس ہے سفر کرتا ہے۔ پہرہ دنیا میں آتا ہے۔ پس نفس کو درست کرنے اور اسکی مصلحتوں میں قائم ہو جاتا ہے۔ حق غرض و دل کے طالبوں کے حق میں اسکا اظہار اور ہمیشہ ہی ہے۔ مقصودات کو پورا حاصل کرینکے وقت دنیا انکے پاس بڑھیا سوس بد شکل کی حد رت میں آتی ہے۔ اور انکو انکے مقصودات پورے طور سے دیتی ہے۔ انکی لونڈی ہوتی ہے نہ کینرک فرشی۔ وے اس سے لیتے ہیں جو کچھ انکا اسکے پاس ہے اور اسکی طرف توجہ نہیں کرتے اسے غلام۔ اپنی دل کو رب غرض و دل کے لئے فارغ کر۔ اور اپنی ہاتھ پاؤں اور نفس کو خیال کیلئے مشقت کرنے میں مشغول رکھے۔ پس یہ اسکے اس پر عمل کرنا اور اسکے حکم کے بموجب انکی لئے کسب کرتا ہے۔ حق غرض و دل کے حضور میں خاموشی اور سوال کو صبر اور رضا کے ساتھ ترک کرنا اور سوال اور سوال اور سوال سے اچھا ہے۔ اسکے علم سے اپنے علم کو محو کر۔ اور اسکی تدبیر سے اپنی تدبیر کو دور کر۔ اور اسکے ارادے سے اپنے ارادہ کو قطع کر۔ اور اسکی تضاؤں اور قدروں کو قطع کے وقت اپنی عقل کو ترک کر۔ اسکے ساتھ بھی (معاذہ کرم) اگر تو اسے اپنا مالک اور مددگار اور سلامت رکھنے والا جانتا ہے۔ اگر اس تک پہنچنا چاہتا ہے تو اسکے حضور میں ہر گونہ لازم پکڑ۔ مومن کے خواطر اور بہتین متحد ہیں۔ سوائے ایک خیال کے جو اسکے دل کی طرف

حق غرض جل کا گذرنا ہی اور کوئی باقی نہیں۔ اور وہ اپنے رب غرض جل کے قرب کے دروازہ پر کھڑا ہو
جیادہ کی معرفت کامل ہو جاتی ہے تو اس کے سامنے دروازہ کھولا جاتا ہے۔ پس وہ اس کے اندر داخل ہوتا ہے
اور وہ چیزیں لکھتا ہے جکی تعریف بیان نہیں کر سکتا عاقل دل کو لئے ہی اور اشارہ پوشیدہ کلام سر
کے لہجہ۔ وہ شخص جو اپنے نفس اور ہوا اور برے اخلاق اور تمام مخلوق سے فانی ہے ارام اور خوشی
اور نعمت میں ہے۔ وہ اس میں خبر داری اور حفاظت کیا گیا ہے۔ اور غرض جل نے انکے حق میں فرمایا
وَقَضَّيْهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ (ہم انکو دائیں اور بائیں ملیں گے ہیں)
(اے ظالم) اسکو سن اور اس پر ایمان لا اور اسکی تکذیب نہ کر۔ اپنے نفس کو کسی وجہ کے
ساتھ نیکی سے محروم نہ رکھ۔

ستاد نوین مجلس۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) جمعہ کی مسجد کو جو دہوینہ رضا
۵۳۵ھ ہجری کو مد رسہ میں فرمایا۔ اے غلامو۔ مجھ پر ایک ذرہ صدق کا ظاہر کرو۔ یہ تمہارا
مال اور گہر متبرہ حلال ہیں۔ میں تم سے سوائے صدق اور اخلاص کو کچھ نہیں چاہتا اور اسکا
نفع تمہارے لئے ہے۔ تمہیں تمہاری لئے چاہتا ہوں نہ اپنے لئے۔ اپنی ظاہری اور باطنی زبانوں
کے لفظوں کو مفید کرو۔ تحقیق متبرہ فرشتے نگہبان ہیں۔ جو تمہاری ظاہری نگہبانی کرتے
ہیں اور حق غرض جل تمہاری باطن کی نگہبانی کرتا ہے۔ اور وہ کہ تو محلوں اور گہروں کو بناتا ہے اور دیر
ساری عمر دنیا کی عمارت میں باطل ہو جاتی ہے۔ کوئی شے نیک نیت کے بغیر نہ بنا۔ کیونکہ عمارت
دنیا کی بنیاد نیک نیتی ہے۔ نفس اور ہوا کے ساتھ عمارت نہ بنا۔ جاہل دنیا میں اپنی نفس اور ہوا اور
طبع اور عادت کے ساتھ عمارت بناتا ہے۔ بغیر حکم کے اور اور احد غرض جل کی قضاء اور فعل سے نفرت
کر گئے۔ پر لاچار اسکا قیہ نہ نیک نہیں ہوتا۔ اور عمارت اسکو مبارک نہیں ہوتی اور اس میں سکونت
کرتا ہے اور اسے قیامت کے دن کہا جائیگا۔ تو نے کیوں بنائی اور کہاں سے نچھو کیا اور کیوں خرچ کیا
ان سب پر حساب کیا جائیگا۔ رضا اور موافقت کو طلب کر۔ اور اپنے مقدم پر قیامت کر۔
اور جو تیرے مقدم میں نہیں ہے۔ اسکو طلب نہ کر۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے

آپ نے فرمایا شد عقوبات اللہ عزوجل لعبد کافی الدینا طلبہ محاکمہ
 یستقیم کہ (بندے کے دنیا میں اللہ عزوجل کے عذابوں میں سے زیادہ سخت اپنی غیر معقول کام
 طلب کرنا ہے) اور آپ (خدا آپ سے راضی ہو) فرمایا۔ اگر تو میرے پاس آئے اور مجھ میں نیکی
 نہ کہتا ہو تو میری کلام سے فلاح نہ پائے گا (بجہل فیسوں) مسلمان ہو نیکاد دعویٰ کرتا ہو اور اللہ
 عزوجل اور اس کے نیک بندوں پر اعتراض کرتا ہے۔ لہذا پھر دعویٰ میں چھوٹا ہو۔ اسلام استسلام
 یعنی اللہ عزوجل کی قضا اور قدر کو تسلیم کرنے اور اس کے افعال پر قرآن اور حدیث کے حدود کی
 پابندی کے ساتھ راضی رہنے سے مشتق ہے۔ اس وقت تیرا اسلام درست ہوگا۔ درازی امید
 کی شامت ہے جو تجھ کو اللہ عزوجل کی نافرمانیوں اور مخالفت میں ڈالتی ہے جب تیرا اپنی امید کو کوتاہ
 کر لیا غیر تیرے پاس آئے گی۔ پس اگر تو نجات چاہتا ہے۔ تو اسے چھوڑ جس قدر کہ تیرے ساتھ ہے
 اور پیچھے کو لے لیا جسے وہ لائے اور شرع کے بموجب پیر راضی ہو اور اس کو اپنے پر راضی کیا۔
 اس کا نفس در ہوا اور طبع اور شیطان نہیں ہے یعنی وہ اپنی مدد دے گئے ہیں۔ یہ نہیں کہ وہ
 بالکل نیست ہو گئے ہیں۔ انبیاء کے چلا جانے کے بعد (اپنی سلام ہو) ہم میں سے کوئی بے گناہ
 نہیں ہے۔ اس کا نفس مطمئن اور حوص مغلوب و طبع کا شعلہ بجھا ہوا اور شیطان مقید ہے۔ اس
 اسکے (یعنی شیطان) کے کچھ نہیں آتا۔ اسکے گرد پہرہ ہے مگر اسے نہیں پاتا۔ توکل میں سبب
 کا مقید بننا نہیں ہے اور توحید میں کسی سے ضرر اور نفع کو دیکھنا نہیں ہے۔ تو تمام نفس
 تمام حوص بالکل عادت ہے۔ توکل اور توحید کی کچھ کوئی خبر نہیں۔ تلخی ہے ہر شیرینی۔ پہر
 ٹوٹا۔ پہر سوئد پانا۔ پہر موت پہر ایسی جاتی۔ ذلت ہے پہر عزت۔ فقیہی ہے پہر دولتمندی
 نیست ہونا۔ پہر اسکے ساتھ بہت ہونا نہ اپنے ساتھ۔ اگر تو اس پر صبر کر و توبہ کے لئے صحیح
 ہو جائیگا جو تو حق عزوجل سے چاہتا ہے۔ نہیں توبہ کے لئے کوئی غیر صحیح نہ ہوگی۔ جو غیر
 تجھے اللہ عزوجل سے پہرے وہ تجھے نامبارک ہے۔ خواہی فراموش اور سنت کو ادا کر کے بعد
 روزہ اور نماز (نفل) کیوں نہ ہو۔ جب فرضی روزے ادا کر کے بعد تجھے ہو کہہ اور پیاس

حق غرورِ دل کے حضور میں دل حضوری اور ادا کے لئے مراقبہ کرنے اور ادا کے ساتھ اچھی زندگی بسر کرنے اور ادا کی محبت اور ادا کے قرب نفسی روزوں میں مشغول کرے تو توجہ اور خلق اور نفس و ہوا کا بندہ ہو۔ عارف اللہ غرورِ دل کے ساتھ کے قرب مجتہد کے بچہ مع اپنے علم اور سر کے کپڑا ہے اسکی قضا اور قدر کے ساتھ گردش کرتا ہے۔ اور جب عاجز رہ جاتا ہے تو بے گردش اسکی طرف سے گردش دیا جاتا ہے اور بے تحریک حرکت اور بے شکن سکون دیا جاتا ہے۔ وہ ان میں سے ہوا جاتا ہے جسکے حق میں اللہ غرورِ دل نے فرمایا۔ **وَقَلْبُهُمْ دَاثِ الْيَمِينِ وَذَاتِ الشَّامِلِ** (ہم انکو دائیں طرف اور بائیں طرف پٹاتے ہیں) جب انہوں نے عاجزی کی حرکت دے گئے حرکت قدر کر ساتھ ہو اور سکون اور تسلیم عجز کے وقت۔ ہستی کے وقت حرکت ہو اور ہستی کے وقت سکون حرکت حکم میں ہو اور سکون حکم میں۔ تو صحیح بت ہو گا جب نفس اور ہوا اور طبع اور خلق کو ترک کر دی۔ علامہ یہ کہ خلق کا مقید نہ ہو۔ تیسے ضرر اور نفع اور رزق کا سوا رب غرورِ دل کو کوئی مالک نہیں ہمیشہ اسکی عبادت اور معنوی میں لگا رہے۔ اللہ غرورِ دل کو سوا تیری باتہ میں کوئی چیز نہیں پس تو خلقت میں سے زیادہ دو لہند اور زیادہ مغز ہو جائیگا۔ آدم علیہ السلام کی طرح ہو جائیگا کہ تمام چیزوں کو انکے لئے سجدہ کر نیک حکم ہوا۔ پہ عوام الناس اور بہت خاصوں کی عقل سے باہر ہے۔ یہ آدم کا ذرہ اور اسکی عقل سی ہے۔ سب بے علم فقیہ بن رہ کر گوشہ پکڑ قوم (اولیاء) فقیہ بنے پہ خلق سے اپنے دلوں کے ساتھ گوشہ گیر ہوئی انکی ظاہر مخلوق کے ساتھ میں انکی اصلاح کیلئے اور انکے باطن حق غرورِ دل کے ساتھ خدمت اور محبت میں۔ پس وہ قریب ہو نیوالے اور بعید ہونے والے ہیں۔ حکم میں خلق کے ساتھ ہیں اور دلوں کے ساتھ الٹے بعید انکے دل تمام چیزوں سے علیحدہ اور دور ہیں۔ ظاہر میں انکا کام حکم کو مضبوط کرنا ہے جو وقت انکا کپڑا میلہ ہوتا ہے اسکو دھوئے اور پاک کرتے اور خوشبو لگاتے ہیں جب کبھی اس سے کچھ ہٹ جاتا ہے اسکو دھست کرتے اور جیسے ہیں سوہ خلق کو سوار ہیں انہیں کا ایک ذرہ مضبوط پہاڑوں کی طرح ہے۔ انکے دل رب غرورِ دل کے ساتھ ہیں۔ انکے حضور میں گم ہو جاتے

اسکے مرتبے میں اسکے علم میں غوطہ زن ہیں۔ اے خدا ہماری غذا اٹھادو کر اور ہماری دلتندی اپنا قیوم بنا۔ آمین۔ تو مردہ دل ہے اور تیری مجلس بھی مردہ دلوں کے ساتھ ہے۔ زندون برگریدوں بدلتا کہ لازم پکڑ تو قبر ہے اپنے جیسے قبر کے پاس جاتا ہے۔ مردہ ہے۔ اپنے جیسے مردہ کے پاس لٹا ہوتا اپنا ہے کیا تیرے جیسا اپنا ہی جتنے رہنا کی کوئے گا۔ اندا ہے کیا تیرے جیسا اندھا تیرا میر ہو سکے گا۔ ایمان والوں ایقان والوں نیکو کاروں نئی مجلس کر۔ اور انکی بات پر صبر کر۔ اور تسلیم کر۔ اور ادھر عمل کر۔ تحقیق تو نجات پائیگا۔ مشائخ کے قول کو سن اور اس پر عمل کر۔ اور انکی عزت کر۔ اگر تجھے نجات درکار ہے۔ میرا ایک شیخ تھا۔ جب کبھی مجھ پر مشکل واقع ہوتا۔ اور میرے دل میں کوئی خطو گذرتا تو وہ بیان کر دیتا اور مجھے کہنے کا محتاج نہ چھوڑتا یہ میرے نیک دل و رغبت کے باعث تھا جس میں اسکے ساتھ پیش آتا۔ میں نے کسی شیخ کی صحبت نہیں مگر رغبت کرنے اور نیک دل کے ساتھ۔ صوفی بخیل نہیں ہوتا۔ کیونکہ اسکے پاس کوئی چیز نہیں ہی جسے وہ بخل کرے اسنے سب چیزوں کو چھوڑ دینے کا دعویٰ کیا ہے اگر وہ کچھ دیا جائے تو اور دل کو لیتا ہے نہ اپنی لہو۔ اسکا دل موجودات اور مصورات صاف ہے بخل وہی کرتا ہے جس کے پاس مال ہو اور صوفی کے نزدیک سب چیزیں اور دینی ہیں۔ پس وہ دوسرے کا مال پر کھل بخل کرے اسکا کوئی دشمن نہیں۔ اور نہ کوئی دوست اور نہ اسکی توجہ تعریف اور مذمت کرنے کی طاقت وہ عطا اور منع اور فرار اور نفع اللہ غرض کے غیر سے نہیں دیکھتا۔ وہ حیات پر خوش نہیں ہوتا اور موت پر غمگین نہیں ہوتا۔ اسکی موت اللہ غرض کا غضب ہے اور حیات اسکی رضامندی مجلس میں اسکی دشت ہے اور خلوت میں انس۔ اسکا کہنا اللہ غرض کا ذکر ہے اور مینا اسکے انس کی شراب وہ یقیناً دنیا کے مال و اسباب پر بخیل نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ سب بے نیاز ہے۔

وَبِنَا اَتِيَا فِي الدِّينِ اِحْسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا هَذَا الْمَلَاو
 (اے ہمارا خدا ہمیں دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا)
 اٹھادونویں مجلس۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہے) جمعہ کے روز صبح کے وقت ہا سوال

۳۳۰ ہجری کی پہلی تاریخ کو کچھ کلام کی بعد در رسہ میں فرمایا۔ تو کس قدر پڑھے گا۔ اور عمل نہیں کرے گا۔ علم کے دفتر کو مندر۔ پہر عمل کے دفتر کو اخلاص کے ساتھ کہوں۔ نہیں تو بیخبر نجات نہیں۔ تو وصف علم پڑھتا ہے۔ اپنی افعال سے حق غرض مل پر جرات کرتا ہے۔ تو نے جاکا پر وہ اپنی نگہوں سے اٹا دیا۔ اور تو نے اسکو یعنی خدا کو تمام دیکھنے والوں سے عاجز تر بنایا ہے۔ اپنی حرص کے بموجب بنایا ہے اور حرص کے بموجب منع کرتا۔ اور حرص کے ساتھ حرکت کرتا ہے۔ پس یقیناً تیری حرص تجھ پر ڈالیگی۔ اللہ غرض مل سے اپنی تمام حالات میں جا کر اور اسکے حکم کے بموجب عمل کر جب تو ظاہری حکم پر عمل کرے گا تو عمل تجھ پر اللہ غرض مل کے علم کا مقب بنائیگا۔ اے خدا ہکو فافلون کی منید سے بیدار کر آئیں قبول فطر۔ جب تو گناہوں کا مرتکب ہوگا تو آفتیں آئیں گی۔ اور تجھ پر واقع ہونگی۔ پس اگر تو نے توبہ کی اور اپنی رب غرض مل سے معافی مانگی اور اس سے مدد چاہے تو وہ تیرے ارد گرد پڑیں گی۔ تیرے لہر کسی بلا کا ہونا ضروری ہے۔ پس اللہ غرض مل سے سوال کر کہ وہ تجھے اسکے ساتھ صبر و صرافت عطا کرے تاکہ تو اس میں جوتیرے اور اسکے درمیان ہے سلامت رہے اور خدشہ غالب (مراجم) کو جو عدول کو ظاہر میں ہونے باطن میں سال ہونے دین میں۔ پس سوقت بلا نعت ہوگی۔

بے منافق تو نے اللہ غرض مل اور اسکے رسول کی تابعداری نام پر قناعت کی چونکہ معنی پر یہ تیرے ظاہر اور باطن کا جو ٹھہر ہے۔ پس یقیناً تو دنیا اور آخرت میں ذلیل ہوگا۔ گنہگار اپنے نفس میں ذلیل ہے اور جھوٹا پس ذلیل۔ اے عالم اپنے علم کو دنیا داروں کی نزویک گد لان کر۔ عزت دلے کو ذلیل کے عوض فروخت کر غرور والا علم ہے۔ اور ذلیل وہ لکے ماتہوں میں دنیا کا مال ہے جو کچھ تیرے مقوم میں نہیں مخلوقات تجھ دی نہیں سکتی۔ صرف تیرا مقوم انکے ماتہوں پر جاری ہوتا ہے۔ پس اگر صبر کرے گا تو تیرا مقوم انکے ذریعے تجھ غرور کے ساتھ بجا آئے گا (تجھ پر نفوس) ہا زق وہ ہے جو دوسرے رزق نہیں کہتا۔ سخی وہ ہے جو دوسرے سے عطا نہیں لیتا۔ اللہ غرض مل کی عبادت میں مشغول ہو۔ اور اس سے طلب کرنا چھوڑ دی۔ حق تعالیٰ مصلحت کو جاننے اور پہچاننے کا محتاج نہیں۔ اللہ غرض مل نے اپنے کسی کلام میں فرمایا ہے۔

مِنْ شَعْلِهِ ذِكْرِي عَنْ مَسْئَلَتِي اَعْطِيَهُ اَفْضَلَ مَا اَعْطَى السَّائِلِينَ۔
 (جس شخص کو میرا ذکر سوال کرنے سے روک لیوے۔ میں اس سوال کرنے والوں بہت زیادہ دینا ہوں)
 زبانی ذکر میں بغیر دل کے کوئی عزت نہیں اور نہ اس سے تیری کوئی محبت ہو نہ دل و سر کا ذکر ہو نہ
 زبان کا۔ جب حق غرور مل کا ذکر میچ ہو تو۔ اَذْكُرُ نِي اَذْكُرُ وَاشْكُرُ نِي وَكَانَ كَفَرًا
 (مجھ یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ اور میرا شکر کرو اور زنا شکر ی نہ کرو) ہر اس کا ذکر کرنا کہ وہ یہی تیرا
 ذکر کرے۔ اس کا ذکر کرنا کہ ذکر تجھ سے تیرے بوجہ اُنا ڈالے۔ تو گناہ سے صاف ہو جا۔ عبادت
 بلا مصیبت ہو جائے پہل سوخت تجھ پر امنین یاد کر لگا۔ چہنیں وہ یاد کرتا ہی۔ اور تو اسکی مخلوق سے
 اس میں مشغول ہو گا۔ اور اس کا ذکر تجھ کو سوال کر رہے روک لیگا تیرا تمام مقصود وہی ہو گا اور
 تو اپنی تمام مقصودوں سے روکا جائیگا۔ جب وہ تیرا تمام مقصود ہو جائیگا۔ تو ملک کے خزانوں کی
 پنجیاں تیرے دل کو ماتہ میں رکھ دیگا۔ جو شخص مل سے محبت رکھتا ہے اس کے غیر کو نہیں
 چاہتا۔ اس کے غیر کی محبت اس کے دل سے دور ہو جاتی ہے۔ جب حق غرور مل کی محبت بند کر دین
 جگہ لیتی ہے۔ تو اس کے دل سے اس کے غیر کی محبت نکلتی ہے۔ اس کے اعضا میں لمباتی ہے
 اور اس کا ظہر اور باطن صورت اور معنی اس میں مشغول ہو جاتا ہے۔ پس وہ اس پر تیار بناتا اور
 عادت اور آباوی سے نکلتا ہے۔ جب یہ اس کے لئے کامل ہو جائے تو اشد غرور مل اس سے
 محبت رکھتا ہے۔ کیا تجھے عقل نہیں جس سے تو غور کرے اور سمجھے۔ کیا تو نے کبھی کسی
 مردے کو نہیں دیکھا غریب تیری نوبت آجائیگی۔ اور ملک الموت تجھے سزا دے گا۔ وہ آئیگا اور
 تیری زندگی کو جگہ سے اکھیر دیگا۔ اور تیرے اور تیرے بال بچہ اور بیوی اور دوستوں کے درمیان
 جدائی ڈالیگا۔ سہی کر کہ تیری جان ایسی حال میں قبض نہ کی جائے۔ جبکہ تو اشد غرور مل کے
 دیدار کو کردہ جانے۔ اپنے مال کو آخرت کی طرف آگے پیچ اور موت کا منتظر رہے۔ پس تحقیق تو
 اشد غرور مل کے پاس اس سے اچھا دیکھے گا۔ جو تو دنیا میں دیکھتا ہے۔ رہنا اتنا فی اللہ نیل
 حَسَنَةٌ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ اَلْجَبَ النَّارَ (ایسا کرنا دین میں نیکی اور آخرت میں)

عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

انستھوین مجلس۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) جمعہ کے روز نوین ماہ رجب ۱۲۸۵ ہجری کو کچھ کلام کے بعد فرمایا۔ طبع کرنے والی کلام خود غرضی اور چالو سی خالی نہیں ہوتی۔ وہ حق نہیں بیان کر سکتا۔ اسکی کلام خالی چمکے بے مغز ہوتی ہے۔ ظاہر ہوتی ہے بے معنی۔ طبع کر نیوالا عالی ہر جیسے کہ طبع اسلئے کہ طبع کے حرف سب خالی ہیں۔ مآ۔ میم۔ عین۔ اس اشد غرض کے بندہ صدق حاصل کرو۔ تم خلاصی پاؤ گے۔ سچے کی بہت آسان تک بلند ہو۔ کی کہنہ اول کی کلام اگر ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ تحقیق اشد غرضی اور غالب ہے۔ جب تجھ کسی امر کے لہر چاہے گا اس کے لئے تیار کر دینا۔ ایک بے ادب نے کچھ کلام کی۔ جکا جواب یہ ہے۔ تمہاری حالات کی سچائی بھگ کر با کرتی ہے اور تمہارا جو کچھ مجھ خاموش کرنا ہے جیسا کہ تم خریدو دیباہی فروخت کرتا ہو۔ (اے غلام) اگر تیرے پاس علم پہل اور رکت ہوتی تو بادشاہوں کے دروازوں تک نفوس کے بہرون اور شہوتوں کے لہر نہ آتا۔ عالم کے دونوں پاؤں نہیں ہیں جسے وہ خلقت کے دروازوں تک چلے اور نہاد کے دونوں ہاتھ نہیں جسے وہ لوگوں کو مال لیوے۔ اور اشد غرضی کے حب کی دونوں انگلیں نہیں۔ جسے وہ اس کے فکر کو دیکھے۔ محب اپنی محبت میں سچا ہر اگر اس کی مطلق لے تو اسکی طرف نظر نہ اٹھائے۔ وہ اپنی محبوب کو اور کوئی طرف نہیں دیکھتا۔ اسکی انگلیوں دنیا کو حقیقت نہیں رہتی اور اس کے دل کی انگلیوں میں آخرت بے قدر ہو اور اسکی انگلیوں میں غم مولیٰ ہے۔ عقل مند بنو۔ تم میں کچھ نہیں۔ تم میں سو کشر ہر ایک چلا نیوالے اور پھینکنے والے کی تابعدار ہے۔ مکملین میں سے اکثر دین کا۔ کلام زبان سے جو نہ دل سے منافق کا چلانا۔ (مراد کلام) زبان اور سر سے ہے اور صادق کا چلانا (مراد کلام) دل اور سر سے اسکا دل رب غرضی کے دروازے پر ہے۔ اور اسکا سر اندر اس کے (یعنی خدا کے) پاس وہ دروازہ پر چلانا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ گہر میں داخل ہو جاتا ہے۔ خدا کی قسم تو اپنی تمام حالات میں چلنا تو اشد غرضی کے دروازے تک کی راہ کو نہیں پہچانتا تو اس پر کھینچے رہنا ہی کرے گا جبکہ خود

انداز ہے اپنے نیک کاموں طرح رہے ہوگا۔ جبکہ حرص اور طمع اور نفس کی پیروی اور دنیا اور مردانہ اور شہرہ کی محبت نے تجھے انداز کیا ہے۔ جب تک گناہ تیرے ظاہر میں اور دل گنہ گنہ پنہ کی پیروی کرتا ہے۔ تاکہ تو مفسر (اور ابرار کے والا) نہ ہو جاؤ اور اس کے باعث کافر نہ بن جائے جو شخص اللہ عزوجل کی عبادت اور عبودیت میں تہمت ہے۔ وہ اس کے کلام کو سن سکتا ہے اور اپنے ان شرکار جو موسیٰ علیہ السلام کی قوت سے کلام الہی سننے کے لئے منتخب کئے گئے تھے ذکر کیا۔ اور فرمایا پس اللہ عزوجل نے اس خطاب کیا۔ وہ سب ہوں گے تو صرف حضرت موسیٰ اکیلے رہ گئے۔ اور جب اللہ عزوجل نے انکو زندہ کیا تو انہوں نے کہا ہم میں اللہ عزوجل کی کلام کو سننے کی طاقت نہیں تو بارہو اور اس کے درمیان ذریعہ ہیں۔ پس اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کی۔ اور آپ انکو سناتے اور آپ اس کی کلام کو دہراتے۔ اپنے اپنی ایمانی قوت اور عبادت اور عبودیت کو ثابت کر نیکی باعث اس کی کلام کو سننے کی قدرت پائی۔ اور دوسری ایمان کی کمزوری کے باعث اسکو نہ سچے ہیں اگر وہ جو کہہ کہتے تھے۔ تعذیب میں لائے تھے ان لہو اور سروں میں ان کی طاعت کرتے اور مودت اور جو کہہ انہوں نے کہا اور سرگستاخی نکوتے تو البتہ اللہ عزوجل کی کلام کو سننے کی طاقت رکھتے۔ اور آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) فرمایا۔ میں ہر ایک جو بڑے منافق و جال پر عالم کیا گیا ہوں۔ ہر ایک اللہ عزوجل کے نافرمان پر غالب کیا گیا ہوں۔ ان میں سے سب بڑا ابلیس ہے اور سب چھوٹا فاسق ہے۔ تحقیق میں ہر ایک گمراہ کر نیوالے۔ باطل کی طرف بلانے والے سے لڑائی کرنے والا ہوں اور

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ سے اس پر مدد دینے والا ہوں۔ یہ قول ہر نفاق ثابت ہے۔ سب سے اسلام اور توبہ اور ریا کو ترک کرنے کی حاجت ہے۔ اگر یہ دعویٰ جو میں کرتا ہوں۔ اللہ عزوجل کی طرف سے ہوگا۔ تو جلدی بڑھیک اور زیادہ ہوگا اور ثابت ہوگا۔ اپنے بازوؤں سے اڑ کر لوگوں کی چیتوں پر بیٹھیک اور ان کے گہروں میں داخل ہوگا۔ اور وہ سوائی آنکھوں اور دلوں سے دیکھیں گے۔ اور اگر نفس اور طبع اور شیطان کی طرف سے اور باطل ہوگا۔ تو ہلاکت اور دوری ہے اور جلدی نیت و نابو ہوگا۔ اور بدل جائے گا اور

مستغرق اور منقطع ہو گا۔ کیونکہ تحقیق حق غرضِ جہولے کی مدد نہیں کرتا۔ منافق کی نفرت نہیں کرتا۔ منکر پر عطا نہیں کرتا۔ شکر کے تارک کو زیادتی نہیں بخشتا۔ جو شخص اپنے نفس سے نفاق کے ساتھ کچھ نفاق ہے اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اسکا نفاق اس کے دین کے طے کا باعث ہو جاتا ہے۔ اسی کشتہ تحقیق محض نطقِ عطا کی گئی ہے لیکن تم بہا گتے ہو اور رہیں جانتے۔ تمام شہروں میں یہاں نام آخر میں (گوگلا) ہے۔ میں اپنے آپ کو مجنون۔ گوگلا۔ بے زبان۔ بناتا تھا۔ لیکن مجھ پر سپر نہ چڑھا گیا۔ قدر نے مجھ کو تہاری طرف نکالا۔ میں تہ خانوں میں تھا اس نے مجھے نکالا اور کرسی پر بیٹھا دیا چوڑا نہ بول۔ تیرے دل دو نہیں ہیں۔ بلکہ مرنا کیل ہو۔ وہ کس چیز سے پر ہے۔ کہ اور پھر کی کچھ نہیں رکھتا۔ اللہ غرضِ جہولے فرمایا۔ ما جعل الله لرجل من قبلين في جو خدا اللہ نے کسی شخص کے لئے اس کے درمیان دو دل نہیں پیدا کئے) وہ دل جو خالق اور خلق میں محبت رکھ کر جو نہیں۔ وہ دل جس میں دنیا اور آخرت ہو تندرست نہیں جب دل خالق کو لئے ہو اور مومنہ خلق کی طرف توجہ نہ ہے۔ خلق کی طرف انہی مصلحتوں کی خاطر اور اپنے رحم کو نیسے دیکھنا جائز ہے اللہ غرضِ جہولے سے جاہل رہا اور نفاق کرتا ہے اور اسکو جانتے والا یہ نہیں کرتا۔ احمق اللہ غرضِ جہولے کی نافرمانی کرتا ہو اور عقلمند فرمانبرداری۔ دنیا کے جمع کرنے پر حرص کر نیوالا رہا اور نفاق کرتا ہو اور مرد کو تہ امید یہ نہیں کرتا۔ مومن فرائض کے ادا کر نیسے اللہ غرضِ جہولے کے نزدیک ہوتا ہے اور نقلوں کے ادا کر نیسے اسکی محبت کو طلب کرتا ہو۔ اور اللہ کے بندے ایسے ہی ہیں کہ ان کے لئے نفل نہیں۔ بلکہ وہ فرائض کو ادا کرتے ہیں۔ پہر نفل بکالتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہم پر اس سبب کہ ہم کو اپنے قار بنایا گیا ہے فرض ہیں۔ ساری عمر عبادت میں مشغول رہنا ہم پر فرض ہے۔ خلاصہ یہ کہ وہ اپنے لئے نفل نہیں گنتے اور اللہ اللہ کو لکھو خدا کو لکھو لا ہے جو انکو خبردار کر لے اساد ہے جو انہیں تعلیم دینا ہی حق غرضِ جہولے کے لئے علمِ جہولے کر نیسے اسباب تیار کرتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لَنْ أَكُنَّ الْمَوْتِ مِنْ عَلَى أَقْلِهِ جَلْ لَقِيضُ اللَّهِ لَهُ عَالِمُ الْعِلْمِ (اگر مومن ہواں کی چوٹی پر ہو تو خدا اسکو لکھو عالم مقرر کر دیا جا

اسے تعلیم دے) صالحین کے کلمات عاریتاً لیکر اسے کلام نحر۔ اور خود انکا دعویٰ نحر۔ مانگی ہوئی چیز
 جیسی نہیں رہتی۔ اپنے مال پر نحر کرنے مانگے ہوئے پر۔ اپنا ہاتھ سے روئی کی زراعت کر اور اسے
 اپنے ہاتھ سے پانی ملا۔ اور اپنی کوشش سے اسکی تربیت کر۔ پہرا و سکون اور رہتی۔ اور پہن دوسرے
 کے مال اور دوسرے کے لباس پر خوش ہو۔ جب تو دوسرے کی کلام لیکر اسے بولے گا اور اسکا دعویٰ
 کریگا تو نیک لوگوں کے دل تجھے بُرا بنیں گے۔ جب تو گمراہ بنیں تو نہ کہہ۔ تمام مدار عمل پر ہے
 اللہ عزوجل نے فرمایا۔ اذْهَبُوا الْجَنَّةَ بِالْكِتَابِ تَعْلَمُونَ (اسکی عود جو تم عمل کرتے تھے جنت
 میں داخل ہو) اللہ عزوجل کی معرفت کو حاصل کرنے میں کوشش کرو تحقیق وہ اس کے ساتھ غائب
 ہونا اور اسکی تقدیر اور قدرت اور علم کے ساتھ قائم ہونا ہے۔ وہ اس کے فعلوں اور قضا و بین
 بالکل فنا ہو جانا ہے۔ تیری کلام تیرے دکھا حال بتاتی ہے۔ زبان دل کا ترجمان ہے۔ جب دل
 نہ ہو۔ تو کلام کبھی صحیح اور کبھی باطل ہوتی ہے۔ کبھی تو کسی شے کو اسکی حقیقت سے نہ بدلا سکے گا
 اور کبھی بدلا سکیگا اور جب صاف ہو جائے زبان صحیح ہو جاتی ہے۔ جب اس سرِ شرک و رجا
 زبان صحیح ہوتی ہے اور جب شرک کرے خلق کا پرہو جاتا ہے۔ تغیر ماتا ہے اور بدلتا ہے اور
 پہلتا ہے اور جو ہوشہ بولتا ہے بعض کلام کرنے والے ایسے ہیں جو دل سے کلام کرتے ہیں اور بعض
 ہیں جو سر سے کلام کرتے ہیں اور بعض ایسے جو اپنی نفس اور ہوا اور شیطان اور عادت سے کلام کرتے ہیں
 اسے خدا ہم کو مومن بنا۔ منافق نہ بنا جب کسی سے محبت در کسی سے دشمنی رکھے تو وہ محبت
 اور دشمنی نفس اور طبع سے نہ کہہ۔ بلکہ ان دونوں کو قرآن اور حدیث پر پیش کر۔ اگر اسکی
 محبت میں وہ تیرے موافق ہیں تو محبت میں بڑھ اور اگر مخالف ہیں تو محبت کو چھوڑ دو۔ اور اگر
 اس کے موافق ہیں جس سے تو نے دشمنی کی تو اسکی دشمنی کو چھوڑ دے اور اگر مخالف ہیں تو اسکی
 دشمنی میں مداومت کر۔ اور اگر یہ (انے) تجھے حاصل نہ ہو۔ اور معلوم نہ کر سکے تو صدیقوں کو دیکھی
 طرف رجوع لا۔ اور انکی بابت اسے سوال کر۔ انکے دلوں کی طرف رجوع کر۔ وہ صحیح ہیں۔ کیونکہ
 جب دل صحیح ہوتا ہے تو سب چیزوں سے اللہ عزوجل کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ دل جب قرآن

اور حدیث کے بموجب عمل کرتا ہے۔ اور جب قریب ہو جاتا ہے تو اپنی فائدہ اور ضرر اور اللہ عزوجل کے حق اور اس کے غیر کے حق کو اور اسکو جو حق کر لئے ہے اور اسکو جو باطل کے لئے جان لیتا ہے۔ مومن کے لئے نور ہوتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے تو صدیق اور مقرب کے لئے کس طرح ہوگا۔ مومن کے لئے نور ہوتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے ماسی واسطے سمیع خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی نظر سے ڈرا کیا اور فرمایا اَتَقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورٍ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (مومن کی نظر سے بچتے رہو۔ تحقیق وہ اللہ عزوجل کے نور سے دیکھتا ہے) اور عارف مقرب ہی نور عطا کیا جاتا ہے جس سے وہ رب عزوجل سے اپنا قرب اور رب عزوجل کا اپنے دل سے قرب دیکھ لیتا ہے۔ وہ فرشتوں اور نبیوں کی روحین اور صدیقوں کے دل اور روحین دیکھتا ہے انکو حالات اور مقامات دیکھتا ہے۔ یہ سب کچھ اپنے دل کے سیدار (سیاہ نقطہ) اور اپنے سر کے صفائین۔ وہ ہمیشہ اپنے رب عزوجل کے ساتھ خوش ہے۔ وہ واسطہ ہے اس کو تیا ہے اور خلقت پر باشتہا ہے۔ انین سے بعض ایسے ہیں جو زبان اور دل کے علیم (بڑے علم والے) ہیں اور بعض ایسے ہیں جو دل کو علیم ہیں اور زبان کے کند۔ مگر منافق زبان کا علیم اور دل کا کند ہے۔ اسکا سارا عمل زبان میں ہے اس واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَخْوَفُ مَا اخَافُ عَلَى امَّتِي مُنَافِقِي عِلْمِ اللِّسَانِ (میرے اپنے امت پر زیادہ خوف منافق زبان وراز کا ہے) کسی شے پر مغور نہ ہو کیونکہ تحقیق خدا کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ اور اس واسطے بعض نیک آدمیوں سے روایت ہے کہ اسنے اللہ عزوجل کے لئے اپنی بیائی کی زیارت کی۔ پہل سے کہا اے میری بیائی آ۔ تاکہ ہم اللہ عزوجل کے علم پر جو ہماری نسبت ہزار کی کریم۔ کیا ہی اچھا ہے جو اس نیک بخت آدمی نے کہا۔ تحقیق وہ اللہ عزوجل کو پہچانتا تھا۔ اور تحقیق اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو سنا تھا۔ لَعَلَّ اَحَدَكُمْ يَعْمَلُ اَهْلَ الْجَنَّةِ حَتَّى لَا يَمُوتَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا اَذْرَاعٌ وَبِاعٍ مَقْدَرُكَ الشَّقَاءِ فَيَصِلُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُ اَحَدًا كَمَا يَعْمَلُ اَهْلُ النَّارِ حَتَّى لَا يَمُوتَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا اَذْرَاعٌ وَبِاعٍ مَقْدَرُكَ السَّعَادَةِ فَيَصِلُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ (تم میں سے ایک جنت کے

عمل کرتا ہو حتیٰ کہ اسکے اور رخت کے درمیان ایک گریا ایک باغ کا فرق رہتا ہو پس اس سے شقاوت آتی ہے اور وہ دوزخی ہوتا ہے اور ایک دوزخ کے عمل کرتا ہے حتیٰ کہ اسکے اور دوزخ کو دریا ایک گریا ایک باغ کا فرق رہتا ہے۔ پس سعادت اسے آتی ہے۔ اور وہ جنتی ہو جاتا ہو کسی نیک نجت آدمی سے پوچھا گیا کیا تو نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ اسے جواب دیا۔ اگر نہ دیکھا ہوتا تو میں اپنے آپ کو ریزہ ریزہ کر دیتا۔ اگر کوئی کہے کہ کسطرح دیکھا تو جواب یہ ہے کہ جب بندہ کے دل سے خلقت نکلتی ہے اور اس میں سوار ب غر و حل کے اور کوئی نہیں رہتا۔ تو وہ اپنے اپنا آپ دکھاتا اور اسے جطیع چاہتا ہے مقرب بناتا ہے اسکو اپنا آپ باطنی طور سے دکھاتا ہے جیسا کہ اسکے غیر کو ظاہری طور سے دکھاتا ہے اسکو اپنا آپ سطح دکھاتا ہے جطیع کہ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معراج کی رات میں دکھلایا جیسا کہ مجھے اپنا آپ دکھاتا ہے اور مقرب بناتا۔ اور خواب میں مجھ سے باتیں کرتا ہے۔ کہی میری دل سو بیداری کی حالت میں باتیں کرتا ہے۔ میری ظاہری انگلیں بند ہو جاتی ہیں۔ پس میں اسے اپنی باطنی انگلیوں سے جیسا کہ وہ ظاہر میں دیکھتا ہوں اور مجھے ار حقیقت عطا کرتا ہو جس سے میں اسے دیکھتا ہوں اسکے قرب کو دیکھتا ہوں۔ اسکی کرامتوں کو دیکھتا ہوں اس کے فضل اور احسان اور لطف کو دیکھتا ہوں اسکے احسان اور رحمت کو دیکھتا ہوں جو شخص اسکی عبودیت اور معرفت میں کامل ہو جاتا ہے۔ وہ نہیں کہتا مجھے دیکھا۔ مجھ نہ دیکھا۔ مجھ عطا کر مجھ پر عطا کر۔ وہ فانی مستغرق ہو جاتا ہے۔ اسید واسطے ایک بزرگ جو اس مقام تک پہنچا ہوا تھا۔ فرماتا تھا۔ مجھ پر میرا کیا حق ہے کیا ہی اچھا ہے جو اسے فرمایا۔ میں اسکا بندہ (غلام) ہوں۔ اور بندے کا اپنے سردار (آقا) کے ساتھ کوئی اختیار اور ارادہ نہیں ہو ایک شخص نے ایک غلام خرید لیا۔ وہ غلام دنیدار اور نیک نجت آدمی تھا۔ اس سے پوچھا اسے غلام تو کیا کہنا چاہتا ہے۔ اسنے جواب میں کہا جو کچھ تو مجھے کہلائے گا۔ پھر اس سے پوچھا تو کیا پہننا چاہتا ہے اس نے جواب دیا جو کچھ تو مجھے پہنا دے گا۔ پھر

پہر چاہتا تو میرے گہر میں کس جگہ بیٹھتا چاہتا ہے اسنے جواب دیا جس جگہ تو مجھ پر ہٹلائیگا۔ پہر چاہتا
 کون سا کام کرنا چاہتا ہے اسنے جواب دیا جکا تو مجھے حکم کرے گا۔ وہ شخص رو پڑا اور کہا کہ اگر میں
 اپنورب غر و جل کے ساتھ لیا ہوتا جیسا کہ تو میرے ساتھ ہو تو بڑی خوش قسمتی تھی۔ پس غلام نے کہا
 اے میرے سردار کیا غلام کا اپنے سید کے ہوتے ہوئے کوئی ارادہ اور اختیار ہوتا ہو اس شخص نے
 کہا میں نے سچے لفظ کے واسطے آزاد کیا اور میں چاہتا ہوں کہ تو میرے پاس بیٹھے تاکہ میں اپنے
 نفس اور مال سے تیری خدمت کروں۔ جس نے اللہ غر و جل کو پہچان لیا اسکا ارادہ اور اختیار
 باقی نہیں رہتا۔ اور کہتا ہے مجھ پر میرا کیا حق ہے۔ اپنے اور اپنے غیر کے کاسون میں تقدیر کی
 فراحت نکر اللہ غر و جل کے بندوں میں سے وہ نہایت ہی کم ہیں جو خلق سے پرہیز کرتے اور گوشہ
 نشینی سے اُنس پکڑتے ہیں۔ قرآن اور حدیث پڑھنے سے مانوس ہیں۔ پس لاچار کے دل طہقت
 سے مانوس اور قریب ہوتے ہیں۔ جیسے وہ اپنے اور اپنی غیر کے نفس کو دیکھتے ہیں انکو دل صبح
 ہوتا نہیں اور تمہارا کوئی حال اسنے پوشیدہ نہیں رہتا۔ تمہاری دل کی باتیں بتلاتے اور تمہاری گہر و کئے
 حالات سے خبر دیتے ہیں (تجہیر انوس) عقلمند بن۔ اپنی جہات سے اس قوم (یعنی اولیاء)
 کا مزاحم بنو۔ قرآن سے باہر ہو کر تو لوگوں کو وعظ سننے کے لئے بیٹھتے۔ یہ اسرطابہ
 اور باطن کو حکم کرنے پر سب سے بے نیاز ہونے کا محتاج ہے پہر وہ ضرورتوں میں توجہ نہ دینا
 محتاج ہے۔ پہلے یہ کہ تیرے وجود میں تیرے سوا کچھ نہ ہے۔ اور تو ضرورتاً لوگوں سے بولے اور
 دوسرے یہ کہ دل کی جہت سے سچے کلام کرنے کا حکم ہو۔ اسوقت تو اس مقام سے ترقی کرتے تاکہ
 خلق کو خالق کی طرف لائے (تجہیر انوس) مگر رہو کر صوفی ہونے کا دعوے کرتا ہے۔
 صوفی وہ ہے جکا باطن اور ظاہر قرآن اور حدیث کی سپردی کرنے سے صاف ہو گیا ہو جیسا
 اسکی صفائی بڑھتی ہے وہ اپنے وجود کے دریا سے نکلتا ہے اور اپنے ارادہ اور اختیار اور
 مشیت کو دل کی صفائی کے باعث ترک کر دیتا ہے۔ بہتری کی بنیاد قول رضل میں نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم کی متابعت ہے۔ جو وقت بندے کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ خواب میں دیکھتا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اسکو امر فرماتے اور منع کرتے ہیں وہ بالکل دل ہو جاتا ہے اور اپنی نیت میں علیحدہ ہوتا ہے۔ وہ سوتا ہے بغیر چہرے کے صفا ہوتا ہے۔ بغیر کدورت کے۔ اس سے اسکا ظاہری چہلکا علیحدہ کیا جاتا ہے اور وہ چہلکے کے بغیر منفرود جاتا ہے وہ مومن حیث الباطن بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتا ہے اسکا دل آپ کے ساتھ اور آپ کے حضور میں تربیت پاتا ہے اسکا ماتہ لپکے ماتہ میں ہوتا ہے بنی صلی اللہ علیہ وسلم اسکی طرف سے مخاطب دلائل کے سامنے تمام خیرون کو دل سے نکلانے کے واسطے حاجب ہوتے ہیں مضبوط پہاڑ مجاہدون کی گدالوں اور سختیوں اور آفات کے نازل ہونیکے وقت مبرک فرمے اکہتر سکتے ہیں اسکو جو تمہارے ماتہ میں نہ لے لے طلب نحر۔ اگر تم مسلمان ہو کر اس حوالہ پر جو بیاض سفید پر عمل کرو تو تمہارے لئے بشارت ہے۔ تمہارے لئے بشارت ہو اگر تم قیامت کے روز مسلمانوں کے گروہ میں ہونے کا فردن کے گروہ میں۔ جنت کی زمین یا اسکے دروازے پر بیٹھنے کی تم کو بشارت ہو اور اصحاب و رکات سے نہ بنو۔ تواضع کرو۔ متکبر نہ بنو۔ تواضع غرت بخشی ہے۔ اور تکبریت کرتا ہے بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ (جو شخص اللہ کے لئے تواضع کرتا ہے خدا اسکو بلند کرتا ہے) جب دل حق غر و جل کے ذکر پر مداومت کرے اور مکو معرفت اور علم اور توحید اور توکل عطا ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ سب چیزیں روگردان ہو جاتا ہے ذکر کی ہمیشگی دنیا اور آخرت میں ہمیشہ کی نیکی کا باعث ہے۔ جبے ل معج ہوتا ہے تو ذکر ہمیشہ اسکے کناروں اور اسکے کل پر لکھا جاتا ہے۔ پس اسکی انگلیں سوتی ہیں اور اسکا دل اپنے رب غر و جل کو یاد کرتا ہے۔ یہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے وراثت میں ملتا ہے۔ ایک مرد صالح ایک سات تکلف سے سوراہتا اور حاجت کے بغیر اسکی تیاری میں مصروف تھا اس سے اسکا باعث پوچھا گیا اس نے جواب دیا تاکہ میرا دل رب غر و جل کو دیکھ لیوں۔ اسنے سچ کہا ہے اسلئے کہ سچی خواب اللہ غر و جل کی طرف سے وحی ہے۔ اسکی اکلمہ غنیمتین فوت پاتی تھی۔

ساتویں مجلس۔ اپنے (خدا آپ سے راضی ہو) سنگل کے روز پچھلے پہنچو میں ماہ جب ۲۷ ۲۸ ۲۹ کو در رس میں فرمایا۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ اپنے فرمایا میں حسن اسلام اللہ

المرد ترقہ کھلا یعینہ (آدمی کی اسلام کی خوبی سے ہے کہ بے فائدہ امر کو چھوڑ دے)
 شخص کا اسلام عمدہ اور تحقیق ہوتا ہو وہ مفید امور میں متوجہ ہوتا اور غیر مفید کاموں سے منہ پرہیز کرتا ہو
 مفید کام میں مشغول ہوتا محزون۔ لالچون کا شغل ہے۔ وہ شخص اول اپنے مولیٰ کی رضا سے محروم ہو کر
 امور کو بجا نہیں داتا اور سہنیا میں مشغول رہتا ہے درحقیقت یہی محرومی اور یہی موت اور یہی
 دوری جو دنیا میں نیک نامی سے مشغول ہونا چاہئے نہیں تو غضب لہی ہے۔ پہلے اپنے دل کو پاک کر۔
 یہ فرض ہے پہچاننے کے درپے ہو۔ جب اصل (حجۃ) کو ضائع کر دے تو فرع (شاخ) میں مشغول ہوتا
 مقبول نہیں۔ ولی نجاست کے ہوتے ہوئے ناہتہ پاؤں کی طہارت مفید نہیں مانے ناہتہ پاؤں کو
 سنت کی پیروی کرنے اور دل کو قرآن پر عمل کرنے سے پاک کر اپنے دل کی حفاظت کرنا کہ تیرے
 اعضاء محفوظ رہیں۔ ہر ایک برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں ہوتا ہے۔ جو خیر تیرے اولین
 ہوگی تیرے اعضاء چھپے گی۔ عقلمند بن۔ یہ اس شخص کا عمل نہیں ہے جو موت پر ایمان رکھتا
 اور اسکا یقین کرتا ہو۔ یہ اسکا کام نہیں جو امد غر و جل کے دیدار کا منتظر اور اس کے حساب اور
 سخت پریشانی سے ڈرتا ہو۔ صحیح دل توحید اور توکل اور یقین اور توفیق اور علم اور ایمان اور
 امد غر و جل کے قریب سے پر ہے۔ وہ تمام خلقت کو عاجزی اور ذلت اور فقر کی آنکھ سے دیکھتا ہے
 اور باوجود اسکے وہ انہیں کے چوٹے بچے پر ہی تکبر نہیں کرتا۔ وہ کافرون اور منافقون اور
 نافرمانوں سے ملنے کے وقت امد غر و جل کے لئے غیرت کر نیلے باعث شیر کی طرح ہوتا ہے وہ
 اسکے سامنے گوشت کا ٹکڑا پڑا ہوا ہیں۔ اور نیکو کاروں عقیقون۔ پرہیزگاروں کی تواضع
 کرتا اور ان کے آگے ذلیل ہوتا ہے۔ اور تحقیق امد غر و جل نے ان لوگوں کی تعریف کی ہے جنکی
 یہ صفتیں ہیں اور فرمایا ہے اَشِدَّ اَوْحَلٰی لِّلْكَفَّارِ وَّحَمَّاءٌ جِلْنٰہُمْ کَافِرُوْنَ پر نہایت سخت
 اور آپس میں رحم کرنے والے ہیں) اسے بدعتی تجھ پر فسوس کیا وہ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ (تحقیق
 میں خدا ہوں) نہیں کہہ سکتا۔ خبردار ہمارا رب امد غر و جل مشکلم (کلام کر نیوالا) ہے جو کلام
 نہیں۔ اس واسطے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنے وقت اسے (امد غر و جل نے) ناکیدی طور پر

طہر پر فرمایا ہے وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَخَلُّصًا (اللہ نے موسیٰ سے کلام کی کلام کرنی) کلام سنی اور سمجھی جاتی ہے حضرت موسیٰ سے فرمایا یَا مُوسٰى اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ فَخُذْ الْعِصْرَ (اے موسیٰ تحقیق میں خدا ہوں۔ عالموں کا رب) یعنی فرعون اپنی قول کو انا ربکم کہہ کر اٹھلا (میں تمہارا بڑا خدا ہوں) اور میرے سوا اپنی خدائی دعویٰ میں جوڑا ہے (اللہ میں ہوں) فرعون یا خلقت میں سے اور کوئی نہیں۔ جب حضرت موسیٰ اس سختی اور رنگی میں واقع ہوئے تو آپ ایمان اور ابرقان میں کامل ہو گئے۔ جب آپ رات کے اندھیرے اور انہی ہوی پر سبب و نکی سختی کے جو انکو لاحق ہوئی غم کے اندھیرے ٹپ گئے تو اللہ غرور میں آپ کو نور کو ظاہر فرمایا۔ پس اپنے اپنی عادت اور جیسے اور قوت اور باب کو فرمایا۔ اَمَّا کُلُّوْا لَیْ اَشْتِ خَا مَرًا (بھیہ زمین نے آگ دیکھی ہے) میں نور کو پکڑ لیا اور قلب و رباطن اور عقل نے نور کو دیکھا ہے۔ میری سابقہ (تقدیر) اور بدایت آگئی ہے۔ اور خلق سے بے نیازی آگئی ہے۔ میری خلافت اور ولایت کا وقت آگیا ہے۔ مجھ کو اصل ملگیا اور مجھے سے فرج چلی گئی۔ سلطنت ملگئی اور مجھے ملکیت زائل ہوئی۔ فرعون کا خوف مجھ سے دور ہوا۔ اور اسکا (یعنی خدا کا) خوف آگیا۔ اپنی اہل کو دواع کیا اور انہیں اللہ غرور میں کے حوالہ کر کے چل دیئے۔ پس یقیناً وہ انہیں آپ کا خلیفہ ہوا۔ یہی مومن کا حال ہے۔ جب اللہ غرور میں سے اپنا مقرب بناتا اور اپنے قرب کے دروازے تک بلا تا ہے۔ اُسکا دل دامن اور بامین اور پیچھے اور آگے دیکھتا ہے پس دیکھتا ہے کہ تمام جہتیں بند ہیں مگر حق غرور میں کی جہت پس وہ اپنے نفس اور ہوا اور اعضا اور عادت اور اہل اور ان تمام چیزوں کی طرف جن میں وہ تبا مخاطب ہو کہتا ہے مینے اپنی رب غرور میں سے قریب ہونے کی آگ دیکھی ہے۔ میں اسکی طرف چلتا ہوں۔ مگر میری سمت میں نور ہوا تو تمہاری طرف واپس آؤں گا۔ دنیا و مافیہا (جو کچھ کہ اس میں ہے) اور اسباب و شہوتوں کو دواع کرتا ہے۔ تمام خلقت کو رخصت کرتا۔ اور ہر ایک حادث اور مصنوع کو ترک کرتا ہے اور رصانع کی طرف چل دیتا ہے۔ پس یقیناً حق غرور میں اس کے اہل اور اولاد اور تمام اسباب کا

تحقیق کی پہنچا۔ تو میرے پاس آئی اور اس نے اپنے عہد کو پورا کیا۔ وہ جہان اور جہان سے خدمت
 نہیں لیجاتی۔ اور نہ تکلیف دیا جاتا ہے اسکو میرے لطف کی گود میں سلا۔ اور میرے فضل کو دسترخوان
 پر بٹھلا۔ میرے قرب سے اسے مانوس بنا اور میرے غیر سے اسکو غایب کر اسکی دوستی صحیح ہوئی
 جب محبت صحیح ہو جاتی ہے تو تکلیف دور ہو جاتی ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے۔ فلک کو سلا۔ کیونکہ میں اسکی
 آواز کو برا جانتا ہوں۔ اور فلک کو کھڑا کر۔ میں اسکی آواز سننے کا مشتاق ہوں۔ محب محبوب
 تب ہوتا ہے جب سکا دل اپنے مولیٰ غرضل کے غیر سے پاک ہو جاتا ہے۔ جب اسکی توحید و توفیق
 اور ایمان اور اقیان اور معرفت کمال ہو جاتی ہے تو وہ اسوقت محبوب بن جاتا ہے شقاوت علی
 ہے اور اسکی عوض راحت آتی ہے جو شخص بڑے دور کے فاصلہ سے کسی بادشاہ سے محبت ہو کر
 اور اسے محبت غالب جائے اور بے سرو پا اسے شہر کا ارادہ کرے۔ رات دن برابر لگاتار
 چلتا رہے۔ مشتقین اور خوف برداشت کرے اور اسکے دوازے تک پہنچے نہ ہو نہ کچھ کہے
 اور نہ پئے اور بادشاہ کو اسکی خبر ہو۔ پس اسکے غلام نکلیں اسے سب جاکہیں اور حاکم میں لچائیں
 اور اسکی سیل ددر کریں اور اسے عمدہ پوشاک پہنائیں اور خوشبو لگائیں اور بادشاہ کے پاس
 حاضر کریں۔ پس وہ اس سے محبت کرے اور باتیں کرے اور اس سے اسکا حال دریافت کرے
 اور اپنی لونڈیوں میں سے زیادہ خوبصورت کے ساتھ اسکا نکاح کر دے اور اپنے ملک
 میں سے کچھ اسکو عطا کرے اور وہ اسکا محبوب بن جائے۔ کیا اسکے بعد کوئی خوف یا تنگ
 باقی رہتا ہے۔ یادہ اپنی شہر کو لوٹنے کی تمنا کرتا ہے۔ وہ اسکے فراق کی کس طرح تمنا کرے حالانکہ
 وہ اسکے نزدیک باغ و بار تہ ہو گیا ہے۔ یہ دل جب حق غرضل تک پہنچ جاتا ہے اسکے
 قریب اور اسکی مناجات پر قافہ ہوتا ہے۔ اسکے پاس بے خوف ہو جاتا ہے۔ اسکے غیر کی طرف
 رجوع کرنے کی تمنا نہیں کرتا۔ اور دل کا اداس مقام تک پہنچا نہ ہو اس کے ادا کرنے اور
 حلیم اور شہونون سے صبر کرنے اور جہیز اور حلالی کو ترک ہوا اور شہوت اور عجز کو سب
 کہانی سے ہوتا ہے۔ اور اول درجہ کی پرہیزگاری اور کمال زہد کو کام میں لائے جو حق غرضل

ماسوا کو ترک کرنا اور نفس اور ہوا شیطان کی مخالفت کرنا اور بالکل دلوں کو خلقت سے پاک کرنا اور تعریف و تہنیت اور عطا اور سونا چاندی اور مٹی تہہ کو برابر جاسا ہے۔ اس کا ابتداء اللہ اللہ کی شہادت دینا اور انعام چاندی تہہ مٹی کو برابر جانا ہے جس کا دل صحیح اور اللہ غرض سے وصل ہوا اسکے نزدیک سونا چاندی تہہ مٹی تعریف اور مذمت بیماری و تندرستی۔ دولت مند و فقیر۔ دنیا کا بڑبڑنا اور پٹیر دینا برابر ہے جس میں یہ صحیح طور سے پایا جائے اس کا نفس اور حرص مگر اور اس کی طبع شعلہ بجھ گیا اور اس کا شیطان اس کا مطیع ہوا۔ دنیا دار اس کو مالک سکھو دل میں حقیقہ ہو جائے ہیں بدو آخرت دار اس کو مالک سکھو نزدیک با عظمت۔ پہر ان دونوں سے سو نہیہ پھر کر انہی مولا غرض کی طرف بڑبڑنا ہی خلقت کو در بیان اسکے دل کے لئے بہانہ ہوتا ہے جس میں خلقت کی طرف گزرتا ہے۔ دی اسکے دامن اور بامین ہو جاتے ہیں کنارہ کرتے اور اسکے لئے راستہ چھوڑ دیتے ہیں۔ اسکے صدق کی آگ اور اسکے منتر کی ہیبت سے بہا گتے ہیں۔ جب کا یہ حال ہوا ہے حق غرض کے دروازے سے کوئی رد کرنا والا رو نہیں کرتا۔ اور کوئی پھر نے والا پھرنا نہیں۔ اس کا جہنم اپنا نہیں جاتا۔ اسکے لشکر کو شکست نہیں ہوتی۔ اس کا پرندہ خاموش نہیں ہوتا۔ اس کی توحید کی تلوار کندہ نہیں ہوتی۔ اس کا خلاص قدم نہیں تھکتے۔ اس کا کام اپنا شکل نہیں ہوتا۔ اسکے سامنے کوئی دروازہ اور تالا نہیں ٹھہرتا۔ تمام دروازے اور نالے اڑ جاتے ہیں۔ تمام طرفین کشادہ ہو جاتی ہیں کوئی چیز اسکے سامنے نہیں ٹھہرتی۔ حتیٰ کہ وہ خدا کے حضور میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ پس وہ اے لطف کرتا۔ اسے اپنی گود میں سلاتا ہے۔ اس کو اپنی فضل کا طعام کھلاتا اور انس کی شراب پلاتا ہے۔ اس وقت وہ ان خیر و ن کو دیکھتا ہے جو انکھ نے کہیں دیکھیں گا نہ انہیں سنیں کسی بشیر کے دل پر نہیں گذرین۔ ایسے بند بکا خلقت کی طرف رجوع لانا انکی ہدایت اور غرور کا باعث ہے۔ اور جو اس تک پہنچا اور جس نے اس کو دیکھا وہ ان سب پر بادشاہ ہے۔ اور اسکے سوا دنیاوی شغل ہے۔ وہ خلقت کا مودب و انا اور سفیر اور حق غرض کے دروازے کی طرف رہبر ہوتا ہے۔ اس وقت وہ ملکوت میں بڑا کر کے لکھا جاتا ہے۔ تمام خلقت اس کو

قدموں کے نیچے اور اس کے ساتھ آرام لیتی ہے۔ یہود وہ نہ بک۔ تو اس چیز کا دعویٰ کرتا ہے جو
 لئے اور تیرے پاس نہیں ہے۔ تیرا نفس تجھے غالب ہے۔ اور خلقت اور تمام دنیا تیرے
 ہی یہ دونوں تیرے دلیقہ شد غرض سے زیادہ بڑی ہیں۔ تو اولیاء کی تعریف اور شمار سے
 باہر ہے۔ اگر تو اس تک جسکی طرف نے اشارہ کیا ہو بچا چاہتا ہے۔ تو تمام چیزوں اپنی
 پاک کرنے میں مشغول ہو سامروں کی اطاعت کر۔ اور مہنیا سے رکاوٹ۔ اور قدر پر صبر کر
 اور دنیا کو اپنی دل سے نکال دی۔ اور اس کے بعد میری طرف آ۔ تاکہ میں تجھے سو بولوں اور اس سے
 آئندہ کا حال بتاؤں۔ اگر تو نے یہ کیا تو جسکا ارادہ رکھتا ہے وہ تجھ کو حاصل ہو جائیگا۔ مگر
 اس سے پہلے کلام کرنا یہود کی ہے۔ تجھے افسوس۔ ایک قسمہ تجھ سختی میں ڈالتا ہے۔ اگر
 تیرا ایک جہ چلا جائے یا کسی وجہ سے تیری بے غنی ہو۔ تو تیری قیامت قائم ہوئی اور
 اشد غرض پر اعتراض کرتا ہے اور بیوی اور اولاد کو مارنے سے اپنا کلیجہ ٹھنڈا کر رہا اور اپنے
 دین اور بنی کو گالیاں دیتا ہے۔ اگر تو عقلمند صاحب بیداری اور مراقبہ ہو تا تو اسکی حضور
 میں بے زبان بنتا اور اس کے تمام کاموں کو اپنے حق میں نعمت اور رحمت جانتا اور اسکا
 ہو جائے اور جھگڑا نہ کرے اور شکر کرے اور فکر نہ کرے اور راضی ہو و غصہ نہ کرے
 اور خاموش رہے۔ شک نہ کرے تو کہا جائیگا۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَكَ کیا خدا اتنی
 بندے کو کافی نہیں) اے جلد باز۔ صبر کر۔ تو نے عہد اور خوشگوار کہا نا کہا یا یہ تو اشد غرض
 کو نہیں پہچانتا۔ اگر اسے پہچانتا تو اس کے غیر کے پاس اسکی شکایت نہ لیجاتا۔ اگر اسے پہچانتا
 تو اس کے حضور میں بی زبان بنتا اور اس سے سوال نہ کرتا۔ اور دعائیں اصرار نہ کرتا۔ بلکہ نعمت
 اور صبر کرتا۔ عقلمند ہو کہا تو ہر ایک کام کو پاک کرنے اور مصلحت کا محتاج نہیں وہ تجھ کو مبتلا
 کرتا ہے۔ تو کہہ دیجیے تم کس طرح عمل کرتے ہو۔ تجھے آزمایا ہے کہ آیا تجھے اس کے وعدے پر پورا
 اعتماد اور اس کے ناطہ (دیکھنے والا) اور علوم (بڑے علم والا) ہونے کا علم ہے کیا تجھ کو معلوم نہیں
 خدا متکا رجب بادشاہ کے گہر میں ہو اور انعام طلب کرے تو اسکی بیوقوفی اور لالچ ہو

اور یوق گہرے نکالا جائے گا۔ اور کہا جائے گا کہ یہ سوال کرنا ضروری تھا مومن کا ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک اسکے دل میں حرص اور لالچ اور سوال اور خلق سے امید اور خوف ہو۔ یہ دایمی فکر اور اصول و فروع میں غور کرنے اور بنیوں اور رسولوں اور نیکو کاروں کی حالات میں فکر کرنے سے صحیح ہوتا ہے کہ حق غرورل (انکو دشمنوں کا تہہ کی سطح کا بل) اور انکو اپنے فتح دیوانے کاموں میں کشائش اور کامیابی عطا کی۔ صحیح فکر کے ساتھ توکل و تہمت ہوتا ہے اور دنیا دل سے غایب ہو جاتی ہے اور جن اور انش اور فرشتے اور تمام خلقت فراموش ہو جاتے ہیں اور حق غرورل یاد آتا ہے۔ ایسے دل کا بالک ایسا ہوتا ہے کہ اس حلیا کوئی اور پیدا نہیں ہوا۔ وہ ایسا ہوتا ہے کہ گویا وہی مامور ہے نہ اور خلقت اور وہی ہے (منع کیا گیا) ہے نہ اور وہی منع علیہ (نعمت دیا گیا) ہے۔ نہ اور گویا کہ تمام تکلیفیں اسکے سر اور دل کی گردن پر ہیں۔ وہ تکلیفوں کے پہاڑوں کو مختلف جنسوں پر دیکھتا ہے کہ وہ تکلیف (تکلیف دینے والے اور فائدہ) کی طرف سے رسالت ہیں پس انہیں عبودیت اور عبادت کو تحقیق کرنے لئے ادبھاتا ہے۔ وہ خلق کا محل (اٹھائی والا) ہوتا ہے اور خالق اسکا حال سوا انکا طبیب ہوتا ہے اور رب غرورل اسکا طبیب۔ وہ حق غرورل کی طرف خلق کا دروازہ اور انکی اور خدا کے درمیان سفیر ہوتا ہے۔ وہ سوج ہوتا ہے جس سے دیوانے راستے میں دشنی حال کرتے ہیں وہ خلق کا طعام اور شراب ہوتا ہے۔ اسے غایب نہیں ہوتا۔ اسکی تمام نعمتیں انکی مصلحتیں ہوتی ہیں اور وہ اپنے نفس کو فراموش کرتا ہے۔ وہ ایسا ہو جاتا ہے گویا کہ نفس اور جہا اور طبع اس میں نہیں ہے۔ وہ اپنے طعام اور شراب اور لباس کو فراموش کرتا ہے۔ اپنی نفس کو فراموش کرتا اور مخلوق کو رب غرورل یاد دلاتا ہے۔ اپنے دل کو ساتھ نفس اور خلق سے وابستہ ہوتا ہے اور اپنی رب غرورل کو ساتھ رہتا ہے۔ اسکا تمام مقصود خلق کا نفع ہے۔ اسنے اپنی نفس رب غرورل کی قضا کے ساتھ میں سپرد کیا ہے۔ اور خود اس (یعنی نفس) سے بالکل کٹا ہوا ہے۔ وہ شخص جو خلقت کو حق غرورل کے دروازے کی طرف پہنچا چاہتا ہے۔ اسکی صفت

تصرف کرنا ہو اور دماغ کے سامنے آلہ بینائی کرنا ہو جو چاہتا ہے۔ جب حقیقت کرنیوالا وہی ہے تو تم اپنی تمام کاموں میں اسکی طرف کیوں رجوع نہیں لاتے اور اپنی حاجتیں اسکی طرف کیوں نہیں کرتے اور اپنی تمام حالات میں اسکی توجہ کو کیوں لازم نہیں کرتے اسکا حکم ظاہر ہے کہ غیظ و غضب نہ ہو (ترجمہ شعر شریعت) ہوتی ہے کہ مینوں کو ہی لاپٹی کی ضرورت ہے کافی ہے شریفوں کو فقط ایک اشارت ہے (ترجمہ شعر شریعت) غلام کو ڈسے۔ سے مارا جاتا ہے اور شریف کو شاہ کافی ہے اسکی اطاعت کرو۔ وہ اطاعت کرنیوالے کو غوث بخشا ہے۔ اسکی نافرمانی بخود۔ وہ نافرمان کو ذلیل کرتا ہے۔ مدد کرنا اور بے مدد چھوڑنا اسکے ہاتھ میں ہے۔ جسے چاہتا ہے مدد کرنے غرت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے خواری سے ذلیل کرنا ہے۔ جسکو چاہتا ہے علم کے ساتھ غرت دیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے جہالت کے ساتھ ذلیل کرنا ہے جسے چاہتا ہے قریب کے ساتھ غرت دیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے دوری کے ساتھ ذلیل کرتا ہے۔

اکسٹینس مجلس اپنے (خدا آپ سے راضی ہو) بیسویں ماہ رجب ۱۲۶۷ کو کچھ کلام کے بعد مدرسہ میں فرمایا۔ آپ سے کسی نے خواطر کی بابت سوال کیا آپ نے فرمایا۔ تجھ خواطر کس نے بتائی تیری خواطر شیطان اور طبع اور ہوا اور دنیا سے ہیں۔ تیرا ہم مقصد وہ ہے جو تجھے ریخ میں ڈالے۔ خواطر ہی اسی کی جنس سے ہیں۔ حق خود جل کی خاطر کا یہ حال ہے کہ وہ سوائے اس دل کے جو اسکے غم سے خالی ہو اور میں نہیں آتا جیسا کہ کلام الہی میں حضرت یوسف علیہ السلام کی کلام سے حکایت ہے کہ آپ نے فرمایا لا تخلصن ولا تملن وجعلنا غدا عذاباً عندکم کہ ہم نہیں بکڑینگے مگر اسکو جبکہ پاس اپنا اسباب پائیں گی جب اللہ خود جل اور اسکا ذکر تیرے پاس ہو تو یقیناً تیرا دل اسکے قریب سے رہے گا اور شیطان اور ہوا اور دنیا کی خواطر تجھ سے فراق کر جاتے ہیں۔ دنیا آخرت۔ ملک نفس۔ دل میں ہے ایک خاطر ہے اور حق خود جل کا ہی خاطر (خیال) ہے اے صادق تو تمام خواطر دھنک کرنے اور حق خود جل کی خاطر سے اطمینان پانے کا محتاج ہے۔ جب تو نفس اور ہوا

اور شیطان اور دنیا کی خواہش سے اغوا کرے آخرت کا خاطر آئیگا۔ پہر ملک پر سے حق عزوجل کا
 اور بھی حد ہی جب تیرا دل صبح ہو تو خاطر سے واقف ہو کر اس کو تباہی تو کو سنا خاطر ہو اور کتا ہی پس وہ
 اسے جواب دیتا ہے کہ میں فلاں در فلاں ہوں۔ میں خدا کی طرف سے سچا خاطر ہوں۔ میں خیر خواہ
 اور محب ہوں۔ حق عزوجل تجھ سے محبت کرتا ہے پس میں بھی تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ میں سفیر
 ہوں زمین نبوت میں سے تیرا حصہ ہوں (اے غلام) اللہ عزوجل کی شناخت کے درپے
 ہو۔ وہ ہر ایک نیکی کا اصل ہے جب تو اس کی عبادت کثرت کو ساتھ کرے گا وہ تجھے اپنی
 معرفت عطا کرے گا۔ اس واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِذَا اطَاعَ الْعَبْدُ رَجُلًا
 عَزَّ وَجَلَّ اَعْطَاهُ مَعْرِفَتَهُ (جب بندہ اپنے رب عزوجل کی اطاعت کرے وہ اس کو اپنی
 معرفت عطا کرے) اِذَا اَتَى طَاعَتَهُ لَمْ يَسْلَمْ مِمَّنْهُ بَلْ يَفْقَهُا فِي خَلْبِهِ
 لَخَرَجَ بِهَا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَهُ مَلِكٌ ذَاكَ بِمَعْرِفَتِي وَتَفَضُّلِ
 عَلَيْكَ مِمَّا لَمْ يَمَّا عَلِمْتَ (پس جیسا کہ اس کی عبادت ترک کر دے اس کو اس سے سلب نہیں
 کرنا بلکہ اس کے دل میں باقی رہنے دیتا ہے تاکہ قیامت کو روز اس سے اس پر محبت پکڑے۔ اسے
 فرمے گا میں نے تجھ کو اپنی معرفت کے ساتھ اور وہ اس سے متمیز کیا اور اس سے تجھ کو فضیلت
 بخشی۔ تو نے اپنے علم پر عمل کیوں نہ کیا۔ (اے غلام) تیرے اس نفاق اور خوش بیانی
 اور بلاغت اور چہرے کو زرد کرنے اور گودڑی کو چہڑی لگانے اور کند ہوں کو اکٹھا کرنے
 اور خاموش رہنے سے حق عزوجل سے تجھے کچھ نہیں ملے گا۔ یہ سب کچھ تیرے نفس اور شیطان
 اور خلقت کو شریک گرداننے اور ان سے دنیا طلب کرنے کے باعث ہے اور بولنے کے بعد اپنے
 نفس کو حقیق جان اور اپنے حال کو چھپا اور اسی پر رُخ کرتا ہے کہ تجھے کہا جائے۔ اپنے خدا کی نعمت
 بیان کر۔ ابن شمعون (اپنے خدا کی رحمت ہو) جب اون کے پاس کوئی گرامت آتی تو فرماتا
 ہے فریب ہے۔ اور یہ شیطان سے ہے اور ہمیشہ ان کا یہی حال رہا۔ یہ ان کے انے کہا گیا
 تو کون ہے اور تیرا پ کون۔ ہماری نعمتیں جو تجھ پر ہیں ان کو بیان کر۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام

اشعوزجل کے ساتھ مناجات میں عرض کی اے خدا مجھے وصیت کر۔ فرمایا۔ میں تجھ اپنی اور اپنی طلب کی وصیت کرتا ہوں اسکو چار دفعہ سپرد کیا۔ ہر ایک دفعہ بھی آپ کو فرامانا اور پہلے کا سا جواب دینا آپ کو یہ نہیں فرمایا کہ دنیا کو طلب کر۔ یا آخرت کو گو یا کہ آپ کو فرامانا تھا۔ میں تجھ اپنی عبادت اور گناہوں کے چوڑ نیکی وصیت کرتا ہوں اپنے قریب۔ کی طلب کی تجھ وصیت کرتا ہوں۔ اپنی توحید اور میرے لئے عمل کر نیکی وصیت کرتا ہوں۔ میری فیض سے اعراض کر نیکی وصیت کرتا ہوں جب دل میج ہو اور حق عزوجل کی معرفت حاصل کرے تو اس کے غیر کا انکار کرتا ہوں اس سے انس پاتا ہوں اور اس کے غیر سے وحشت اس کے ساتھ آرام پاتا اور اس کے غیر کے ساتھ تکلیف خدا میرا گواہ رہے کہ میں تیرے بندوں کو نصیحت کرنے اور انکی اصلاح کرنے میں بڑا سامعی اور کوشاں ہوں۔ میں ان چیزوں سے جنہیں تم ہوں کنارہ کش ہوں۔ میں ان سے اسطرح علیحدہ ہوں۔ جیسا کہ تم معنی اور سر کی جہت سے علیحدہ ہو۔ اگر میں اسکی ندبیر اور تصرفات میں اپنے آپ کو کچھ سمجھوں تو میری کوئی بزرگی نہیں۔ اے صاحبان صوفیہ۔ اور زاویہ کی میرے کلام کا خدہ چکھو۔ خواہی ایک حرف کیوں نہ ہو۔ ایک دن یا ایک ہفتہ میری محبت میں رہو تاکہ تم ایسی چیز کو سیکھو جو تہنیں فائدہ بخشے۔ تمہارا فسوس تم میں اکثر صومعہ ہیں عبادت غافلین خلق کو پوجتے ہو۔ یہ امر صرف خلوتوں میں جہالت کے ساتھ بیٹھنے سے حاصل نہیں ہوتا۔

تجھ افسوس۔ علم اور عال عالموں کی تلاش میں نکل بیاننگ کہ تجھ سفر کرنے کی حاجت نہ ہو سفر کر۔ یا خاک کہ تیرے پاؤں پر جامین۔ پس توجہ باخبر ہو جائے تو بیٹھ جا۔ اول اپنے ظاہر سے چل۔ پھر دل اور معنی سے۔ جب تو ظاہر اور باطن میں عاجز رہ جائے تو فہم دیگی تو اشعوزجل کا قرب حاصل کر لیا۔ اور اس تک پہنچ گیا جب اسکی طرف سیر کرنے میں تیرے دلکی قدم زدہ جائیں اور تیری طاقتیں جاتی رہیں تو یہ تیرے لئے اسکے قرب کی علامت ہے پہل سوقت تسلیم اختیار کر۔ اور عاجز بن جا (اسکا اختیار ہے) یا تو تیری لئے جگہ میں معذرت یا میرا نہ میں بٹھاؤں گے۔ یا آبادی کی طرف پھیرے اور دنیا و آخرت اور جن و انس اور فرشتہ

اور ارواح کو تیری خدمت میں لگائے۔ جب کوئی زندہ کامل مغرب کا مل ہو جاتا ہے اسے ولایت اور نیابت ملتی ہے۔ اور خزانوں کی تمام چیزیں اس پر پیش کی جاتی ہیں اور زمین اور آسمان اور جو زمین پر ہے اس کی دہجے اور باطن اور سر کی صفائی اور نور قلب کے باعث اس کے شفیع ہو جاتے ہیں اسلام اور ایمان کو عاریت نہ خیال کرے۔ اس کے ذریعے تیرا خوف اور روزی اور نماز اور عیادت زیادہ ہوگی۔ اسی سے اولیا سرسبز ہو کر وحشیوں سے مل گئے۔ اور جنگل کی گہا سون اور تالابوں کے پانیوں میں ان کے مزاج ہوئے۔ اور ان کا اندھیرا سورج اور چراغ چاند اور ستارے ہو گئے۔ انہوں نے یہودہ گوئی اور قتل و قاتل اور مال کا ضائع کرنا چھوڑ دیا۔ بے ضرورت ہمایوں اور دوستوں اور آشنائوں کے ساتھ زیادہ نہ بیٹھو۔ کیونکہ یہ ہوس ہے۔ جو بوٹ اور غیبت اکثر وہ کے درمیان واقع ہوتے ہیں۔ اور گناہ دوسے کامل ہوتا ہے۔ تم میں سے ایچو گہر سے نہ نکلے گرا پنہ یا اپنے اہل کی ضروری مصلحتوں کے لئے۔ اس میں سعی کر کہ تو پہلے کلام میں ابتداء نہ کری بلکہ پہلے کلام جواب ہو۔ جب کوئی پوچھنے والا کسی چیز کی بابت تجھ سے سوال کرے اگر اس کی جواب میں تیری یا اس کی مصلحت ہو (تو کلام کر) نہیں تو جواب نہ دے۔ اولیا اپنی تمام حالات میں ان پر غرور و جل سے دور رہتے ہیں مخالف دلون کے ساتھ اس کے عظمت کو لیتے ہیں غفلت میں پکڑا جائے ڈرنے میں ایمان کو عاریت سمجھنے سے خوف کرتے ہیں۔ ان میں سے ایسے نادریں جکے پاس شد و جل کی طرف سے متین اور نعمتیں آتی ہیں پس ان کے دل کے قریب کے دروازے میں داخل ہوتے ہیں۔ انہیں اندر آنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ وہی انکو والی بنانا اور انکا مالی ہونا ہے۔ انکو اپنی دوست (اولیاء) اور بیویوں اور خلق میں سے برگزیدوں کے خلیفے بنانا ہے۔ انکو اپنی بندوں میں سے مشایخ اور بادشاہ بنانا ہے۔ انکو زمین پر نایب اور خلیفہ گردانا ہے۔ انکو خاص اپنوں میں سے کوئی ہے۔ اپنے علم سے انکو تعلیم دینا اور اپنی حکم سے انکو مطلق کرنا اور اپنی کرامت سے انکو مکرم بنانا اور اپنی امداد سے انکو مدد دینا ہے۔ انکو ان کے منافع اور مصفیات بتلانا ہے۔ اپنا کھدھنے کے دلون میں مضبوط ہونے اور معرفت کا تاج ان کے ایمان کے سپر رکھا جاتا ہے۔

انکی خدمت کرتی ہے اور انسان اور جن اور فرشتے انکے حضور میں کھڑے ہیں انکے دلوں اور اسرار کی طرف فرمان آتے ہیں۔ انہیں سے ہر ایک بجائے خود بادشاہ اور اپنی سلطنت کے تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور اسکا لشکر زمین پر ابلیس کے مخالف خلق کی اصلاح کیلئے پہنچا ہے۔

اسے لوگو۔ اولیاء کے قدموں پر چلو۔ کہانے اور پینے اور بننے اور نکاح اور دنیا کو جمع کرنے میں مصروف نہ ہو۔ تمہارا کام عبادت کرنا اور عادت کا ترک کرنا ہے ایکے درواری کو طلب کرو۔ اور وہاں پر غیبی لگاؤ و آفات کے باعث حق غرور کے دروازے نہ ہاگو۔ وہ بہین بلیات اور آفات اور درویشی آگاہ کرتا ہے۔ تاکہ تم اسکو طلب کرو۔ اور اس کے دروازے سے نہ بھٹو۔ ان لوگوں میں سے نہ بنو جو خطا کرتے ہیں اور نہیں جانتے کہ حق غرور کیا کیا ارادہ ہے۔ اسکی عبادت کرو۔ پیر عبادت میں اخلاص۔ کیا تم نے سنا نہیں کہ آخر کس طرح فرمایا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ اور میں نے جن اور انس کو پیدا نہیں کیا ہے مگر تاکہ وہ میری عبادت کریں (تم) اسکو تحقیق کر لیا اور عادت میں اسکی عبادت کو کیوں ترک کرتے اور اسکی راہ میں خطا کرتے ہو جو اللہ غرور کی عبادت نہیں کرتا۔ ان لوگوں میں سے ہیں جو نہیں جانتے کہ کس کو پیدا کئے گئے ہیں۔ جو لوگ کہ تحقیق اور حقیقت کے قدم پر ہیں انہوں نے یقیناً جان لیا کہ ہم عبادت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اور ضرور جانینگے پھر زندہ کئے جائینگے۔ پس وہ عبودیت کو مستحق کرتے ہیں۔ اسے غلام بیت سے باطنی ام میں جو منکشف نہیں ہوتے مگر حق غرور تک پہنچنے اور اس کے دروازے پر کھڑا ہونے اور ان یگانوں اور بوائوں کی ملاقات کے بعد جو وہاں کھڑے ہیں۔ جتنے حق غرور کو وہ تک پہنچے اور نیک اور بد و تواضع کے ساتھ وہاں کھڑا رہے تو تیری دل کو لئے دروازہ کھلا جائیگا اور اسے کھینچا جائیگا اور مقرب بنائیگا جو مقرب بنائے اور نکلائیگا جو سلائے احد سنوار لگا جو سنواری اور سرسدا لگا جو سرسدا لے اور زیور پہنا لگا جو زیور پہنا اور خوش کریگا جو خوش کری اور امن دے لگا جو امن دے اور اسے باطن کریگا جو باطن کرے اور کلام کریگا

جو کلام کرے۔ اے نعمتون سے خافو تم کہاں ہو۔ اس سحر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے تمہارے جل
ہیت دور میں ستم گمان کرتے ہو کہ یہ سحر سہل ہے۔ تمہیں بناوٹ اور تکلف اور نفاق سے حال
ہو جائیگا۔ یا مصدق اور قدر کی خبروں پر صبر کرنا محتاج ہے۔ جبے دو متمندہ رستہ غرور کی
نافرمانی میں مشغول ہووے۔ پہر تمام طاہری اور باطنی گناہوں اور لغزشوں سے توبہ کرو اور جنگوں
اور بیابانوں میں جگہ لیوے۔ اور اندر غرور کی ذرات کو طلب کرو تو پھر آزمایا جائیگا بلیات آسمانی
اور سحر نفس کو طلب کریں گی جو اس میں نیا اور عافیت ہوگا وہ قبول نہیں بلکہ اس کے حوالہ ہوگا۔
اگر تو صبر کرے گا۔ تو پھر دنیا اور آخرت کا ملک حاصل ہوگا۔ اور اگر صبر نہ کرے گا تو یہ تجربہ ہو جائیگا
اے توبہ کرنے والے ثابت رہو۔ اور مخلص بنو۔ اور اپنی نفس کو اس کے بدلنے اور بلیات آسمانی
خبر کرو۔ اور اسے جلد سے کہ جس غرور سے رات کو بیدار اور دن کو پیادہ رکھیں اور اس کے
اور اہل اور بھائیوں اور دوستوں اور آشناؤں کے درمیان دشمنی ڈال دینا انکو دلوں
میں اسکی دشمنی ڈالیں گے۔ اور یہ کہ امنین سے کوئی اسکے قریب اور نزدیک نہ آئیگا۔ کیا تو خوش
ایوب علیہ السلام کا قصہ نہیں سنا۔ جب اللہ غرور نے اپنی محبت اور برگزینی کا اور اس کا کلام
غیر کا امنین کوئی بہرہ نہیں متحقق کرنا چاہا۔ تو آپ کو مال اور اہل اور اولاد اور نوکر و تنکے کٹے
علحدہ کیا اور کوڑے پر ایک ٹی میں آبادی سے باہر بٹھلایا اور آپ کے پاس آپ کے اہل میں سے
سوا آپ کے بیوی کے جو لوگوں کی ضروری کے آپ کو کہلاتی اور کیسکو باقی نہ رکھا۔ پہر آپ کا
گوشت اور چمڑا۔ اور دقت و دور کی اور آپ کے کان اور آنکھیں اور دل کو باقی رکھنا کہ ان
سے اسکی قدرت کے عجائبات مشاہدہ کریں۔ پس آپ زبان کے ساتھ اسکا ذکر کرتے اور دل
سناجات کہتے اور آنکھوں سے اسکی قدرت کے عجائبات مشاہدہ کرتے اور آپکی مدوح جسم میں
پہرتی۔ اور فرشتے آپکی زیارت کرتے۔ اور آپ کے لئے دعا کرتے۔ وہ انسانوں سے جدا ہو جاتا
لوگ آپکے مطیع ہوئے۔ آپ سے ابابہ مطاعت اور قوت عطا ہوئی اور آپ اسکی محبت
اور قدرت اور قدرت اور ارادے اور سابقہ مفید کے مہربان ہوئے۔ آپ کے امر کی اتباع بہر

پہر انتہا میں مشاہدہ ہوا۔ اور دل میں تلخی تھی آخر میں شیرینی حاصل ہوئی۔ بلا میں کبھی زندگی کی سی طرح خوش تھی جب طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ میں۔ اولیا بلا پر صبر کرنے کے عادی ہیں تمنا کی طرح اضطراب نہیں کرتے۔ بلا میں مختلف ہیں۔ کچھ جسم میں کچھ دل میں۔ کچھ خلقت کے ساتھ ہوئے میں کچھ خالق کو ساتھ جھکواندا نہیں ہو سکتی۔ اس میں خیر نہیں۔ بلا میں حق غرض کے ابابیل ہیں۔ عابد راہد کا مقصد دنیا میں کر امتحان اور آخرت میں جنت ہے۔ اور عارف کا مقصد دنیا میں ایمان پر ثابت رہنا اور آخرت میں اللہ غرض کی آگ سے مخلصی پانا ہی اسکا مقصد خواہش یہی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ اسکے دل کو کہا جاتا ہے۔ یہ کیا ہے۔ مطمئن اور ثابت رہو۔ تسلیم ایمان ثابت ہے۔ اور سو من تجھ سے اپنے ایمان کا نور حاصل کریں گے۔ اور توکل قیامت کے سفارشی مقبول الکلام بہت سی خلقت کو دوزخ سے خلاصی بانی کا باعث ہوگا۔ تو انبیوی کے سامنے ہوگا۔ جو شافعیین کے سردار ہیں اسکے سوا اور میں مشغول ہوں۔ یہ فرمان ہے ایمان کے باقی رہنمائی اور معرفت اور عاقبت میں سلامتی اور رنجیوں اور رسولوں اور صدیقوں کے ساتھ چلنے کا جو خلق میں صحاح ہیں۔ پس حقدرا سر امیں مکر کیا جاتا ہے وہ خوف اور جرات اور زیادتی شکر میں پڑتا ہے۔ اولیا نے خدا کے فرمان یَفْعَلْ مَا يُرِيدُ (کرنا ہی جو چاہتا ہے) اور لَا يَسْتَلِ عَمَّا لِيْفَعْلُ وَهَدَ سَبِيلُونَ (وہ کرنا ہی اسکی نسبت سؤل نہیں کیا جاتا اور سؤل کو بجائینگے) اور مَا كُنْتَ أَفْنٌ كَلَّا إِنَّ اللَّهَ رَبُّ الْعَالَمِينَ (تم نہیں گئے مگر وہ جو اللہ عالمین کا رب چاہے) کو معنی سمجھو اور یقین کیا کہ وہ فعّال یا برید (کر بنا لا کر جو ارادہ کرنا ہی) ہے نہ اسکا کر نیوالا جو خلق ارادہ کرے اور کہ وہ کل یَوْ هُوَ فَنَفْسٍ مُّسَانٍ (وہ ہر روز شان میں) ہے مقدم کرنا اور موخر کرنا اور بلند کرنا۔ اور پست کرنا اور عزت دینا اور ذلیل کرنا۔ اور مغزول کرنا۔ اور والی بنانا۔ اورارتنا اور زندہ کرنا اور غنی کرنا اور فقیر بنانا۔ اور دیتا اور روکتا ہے۔ اولیا کو دلوں کا اللہ غرض کو ساتھ رکھ کر حال نہیں۔ وہ انکو تغیر دیتا اور بدلانا ہی۔ انکو متعجب بناتا اور عبید کرنا ہی انکو کھتر کرنا اور بھلا کرنا

انکو غرت دیتا اور ذلیل کرتا ہی انکو دیتا۔ اور ان کے روکتا ہی۔ اولیاء پر حالات مختلف ہوتے ہیں اور
 وہی موجودیت اور عمدہ ادب اور سیر و خرد ان کی تحقیق کر قدموں پر قائم ہیں۔ اور خدا ہیں اپنی اولیٰ خلق
 میں سے خاصہ کے ساتھ نیک اور پس انما نصیب کر ہیں اباب کے ساتھ تعلق رکھتی اور اپنے سر پر کونین
 جتنا کہ ہم کو اپنی توحید اور توکل اور توحید ساتھ خدا اور تیری طرف حاجتوں کو رد کرنے پر ثابت کہہ
 ہم کو ہمارے قول اور عمل میں جتنا کہ کر اور ان کو مواخذہ کر۔ ہمارے ساتھ اپنی کرم اور معافی اور سخاوت
 سے معاملہ کر۔ اللہ کی راہ میں خلق نہیں ہی۔ اس میں سبب نہیں۔ اس میں معلوم نہیں۔ اس میں محبت
 اور دروازہ نہیں۔ اس میں خلق کا وجود نہیں۔ جسم دنیا کے ساتھ اور دل آخرت کے ساتھ اور
 کے ساتھ (چاہئے)۔ سر دل پر حاکم ہی اور دل نفس مطہر ہے۔ اور نفس مطہر جسم پر۔ اور اعضا خلق پر
 جب یہ کسی بندے کے لئے صحیح اور کامل ہو جائے تو جن اور انسان اور فرشتے اس کے قدموں کے نیچے
 ہوتے ہیں۔ وہ کل کہڑے اور وہ قرب مسند پر بیٹھا ہوا ہی۔ ایسا فقی یہ (رتبہ) ہے تجھے نفس
 اور ظاہری بناوٹ سے نہیں ملیگا۔ تو اپنے ناموس کی تربیت کرتا ہی خلق کو دلون میں قبولیت
 طلبگار ہی چاہتا ہی کہ لوگ تیرے ماتہ کو بوسہ دیں۔ تو دنیا اور آخرت میں اپنے نفس پر اور اپنے جتنے
 لہر سرتا رہتا اور جھکا اپنی تابعداری کا امر کرتا ہی شوم ہی۔ تو ریاکار۔ دجال۔ اور لوگوں کے
 مالون پر نظر رکھتی والا ہی یقیناً تیری دعا مقبول نہوگی۔ اور نہ صدیقوں کو دلون میں تجھ پر
 ملیگی۔ تجھ اللہ نے اپنی تقدیر کے بموجب گمراہ کیا ہی۔ جب غبار کلبی ملیگا۔ تو دیکھو گا۔ کیا تیرے
 گھوڑا ہی پاگدا۔ جب غبار کلبی کا تو حق غر و جل کے مردوں کو گھوڑوں اور سانڈنیوں پر کھینکا
 اور تو لاغر گدے پر ہو گا۔ انکے جیسے سفید شیطانوں اور املیوں کے قبضے میں لہو جان کو کوشش
 کی کہ ان کے دلون سے اس کے قرب کا دروازہ بند نہو عقل کرو۔ تم بے فائدہ ہو کئی ایسی
 کی صحبت میں رہو جو اللہ غر و جل کے حکم اور علم سے واقف ہو تاکہ ہمیں اس تک نہماں کی صحبت
 نجات یافتہ نہو نہ دیکھا وہ نجات نہیں پائیگا جس نے عامل مالون کی صحبت نہ کی یہ میت ہے
 ذلیل اور مقصد۔ اس کی صحبت میں رہو جسے حق غر و جل کے ساتھ صحبت ہے۔ تم میں سے ہر ایک جانتا ہے

اور لوگ جو جائیں اور انکی آوازیں بند ہو جائیں تو چاہئے کہ اٹھے اور وضو کرے اور وہ رکعت نماز پڑھے اور کہو! یا خدا مجھ کو اپنی نیک مقرب بندو میں سے کوئی بندہ ملا تا کہ میری رہنمائی کرے اور میری آفتاب سبیل کا ہوا غور سے پڑھا۔ اللہ غور جل کو طاقت تھی کہ پیغمبر کو کب بغیر ہدایت و تباہ عقل کر دے تم میں کچھ نہیں لینی غفلتوں سے بیدار ہو بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ مَغْفَنِي بِأَحَدِهِ صَلَّى (جو خود رکعت ہو وادہ گمراہ ہوا) ایسے کی تلاش کرو جو نبی دین کے چہرے کے نشیہ ہو جو صلح کے تو نشیہ میں دیکھ کر اپنے ظاہری چہرے اور عامے اور بالوں کو درست کرتا ہی عقل کر بیوس کسی پر تو فائل ہے کہ مجھے تعلیم دینے والے کی ضرورت نہیں حالانکہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الْمَوْنُ مِرَاخَةُ الْمَوْنِ (مومن۔ مومن کا شیشہ ہے) جب مومن کا ایمان صحیح ہو جائے تو تمام لوگوں کا شیشہ ہے اسکی زیارت اور نزدیکی کو وقت اسکو کلام کے شیشہ میں پڑ دینوں کر چہرہ دیکھو دیکھتے ہیں۔ یہ ہوس کسی ہے ستم ہر گھڑی اللہ غور جل سے سوال کرتے ہو کہ وہ تمہاری کیا نوازیں اور لباس اور نکاح اور رزق میں زیادتی بخشی۔ یہ ایسی شے ہے کہ جو کم اور زیادہ نہیں ہوتی بلکہ جو بہت سہل ساتھ ہر ایک قبول دعا والا دعا کرے ذرق میں ایک ذرہ کم اور زیادہ نہیں ہوتا۔ یہ ایسی شے ہے جس سے فراغت ہو چکی اسکے امون میں مشغول رہو۔ اور جس چیز سے منع فرمایا۔ باز ہو چکا آیا یقینی ہے اس میں مشغول نہ ہو۔ کیونکہ اسکے آئین کا وہ تمہاری لٹو خدا میں ہے۔ مقصود اپنی سفرہ و مقنن میں آئین گئے۔ شیریں ہو یا تلخ تمہاری پسندیدہ ہوں یا نا پسندیدہ۔ اولیا ایسی حالت تک پہنچتے ہیں جس میں دعا اور سوال کی ضرورت نہیں رہتی مصلحتوں کو پہنچنے اور ضرر رون کے دفع کر دینا سوال نہیں کرتے۔ وہ تب دعا کرتے ہیں جیلانکے دلون کو حکم ہوتا ہے کہ یہی خود کو کرنا اور کہی خلق کر لے۔ پس وہ دعا میں نا ملق ہوتی ہیں اور خود اس کا غائب ہیں۔ اسے خدا ہمیں تمام حالات میں اپنے ساتھ ایک نیک و ب نصیب کر۔ روزہ اور نماز اور ذکر اور تمام عبادتیں اسکی سنت میں اسکو گوشت اور خون میں مرکب ہو جائیں۔ ہر اللہ غور جل کی طرف اس کے تمام حالات میں اسکی حفاظت کی جاتی ہے۔ حکم کی قید اس سے ایک لمحہ پیڑی جدا نہیں ہوتی۔ اور وہ

اس سی ہی اعلیٰ ہوتا ہو حکم کشتی کی طرح ہوتا ہے اور وہ اس میں بیٹھا ہوا ہے اپنی رنج و مل کی قدرت کو دیر میں سیر کرتا ہو اور ہمیشہ چلتا رہتا ہو یہاں تک کہ آخرت کو گناہ تک لطف کے دریا کو گناہ و قرب کے مانتہ کے پاس پہنچ جاتا ہو۔ یہ ایک نعم خلق کو ساتھ اور کئی دفعہ خالق کو ساتھ ہر خلق کے ساتھ اس کا شغل اور بیخ ہر اور خالق کو ساتھ اس کا آرام۔ آؤ منافق تجھ پر فرسوس تجھ پر اس امر کی خبر نہیں تجھ پر اس تیر و کاموں میں اس سے کوئی خبر نہیں اسے عبادت کا نون میں بیٹھنے والو۔ تمہارے دل خلق سے پر ہیں میرے چلانے کو جو تمہارے اور تمہاری طرف ہو نہیں سکتے ہو۔ گونگو بہر واپس آؤ کچھ دیر نہیں۔ میں تمہاری بڑے ادب اور بڑے فعلوں کے بموجب تم سے معاملہ اور خطاب نہیں کروں گا بلکہ اللہ عزوجل کی علمی اور اسکے اذن سے تم سے نرمی کروں گا۔ اور میری سخت کلامی سے نہ ہاگو یہ میری طرف سے نہیں۔ میں اس سے ناطق ہوتا ہوں۔ جس میں وہ ناطق کرتا ہے۔ اسے غلام اور یا حق عزوجل کی عبادت میں رات و دن کو ملاتے ہیں اور خوف و درود کو قدم پر قائم ہیں برقی عاقبت سے ڈرتے ہیں چونکہ اللہ عزوجل کو علم ہے جو انہیں ہر اور اپنی امر کو انجام سنا دیا ہے میں اس کو کون کوراستی اور بیخ اور زاری میں ملاتے ہیں۔ مع داعی نماز اور روز و عروج اور تمام عبادتوں کی انہوں نے اپنے رب عزوجل کو دلوں اور زبانوں سے یاد کیا۔ پس جیہ آخرت تک پہنچے تو جنت میں داخل ہو گئے انہوں نے اپنی طرف حق عزوجل کی رضا اور کرامت کو دیکھا۔ اس پر اس کا شکریہ ادا کیا اور کہا۔ اوس خدا کا شکر ہے جس نے ہمارے ربخون کو دور کیا اور اللہ عزوجل کے بندے ہیں حالانکہ اسٹادین مگر یہ اور ان کے مشایخ اور رئیس اور امیر اور بادشاہ کہتے ہیں۔ اس خدا کا شکر ہے جس نے آخرت سے پہلے دنیا میں ہماری رنج کو دور کیا جب تک وہ رنج و مل کو دور واز کر کے پہنچتے ہیں۔ اسکو کہنا پاتے ہیں اور فوجوں کو جمع ان کے لیے تمام سرگزیدہ ان کے لیے منتظر پاتے ہیں۔ ان پر سلام کہتے اور ان کے سامنے سرسبز ٹالتے ہیں۔ پس یہ قرب کے گہر میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں جو ان کو ہوس دیکھا نہیں۔ کائناتوں نے سنا نہیں کسی بشر کے دل پر نہیں گذرا سکتے ہیں اوس خدا کا شکر ہے جس نے ہم سے رنج و دور کیا یعنی جانب کا رنج خدا کا شکر ہے

جس طرح اسے ہم کو دینا اور آخرت اور خلق میں مشغول رکھا۔ اس خدا کا شکر ہے جس نے ہم کو اپنی نفس کیلئے
 برگزیدہ کیا اور اپنی قرب کیلئے نجات دلا کر کیا۔ اور ہم سے اپنی جدائی کے رنج کو دور کیا۔ یعنی اس کے غم میں
 مشغول ہونے کے رنج کو اس خدا کا شکر ہے جس نے ہم کو اسی کا ہور بنا نصیب کیا۔ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ
 (تحقیق ہمارا رب بڑا بخشنے والا بڑا شکر کرنے والا ہے) اے غلام جب تو ایمان کو محکم کر لے تو معرفت کر کہ
 تم پہر علم کے وادی تک پہنچو جو خدا و خلق سے فنا ہونے کی وادی تک پہنچ جائیگا۔ پہر سکھو ساتھ ہوگا
 نہ اپنی اور خلق کے ساتھ۔ اس وقت تیرا رنج دور ہو جائیگا حفظ تیرا خادم اور محبت تجھ احاطہ کر لگی اور رنج
 تیرے ساتھ ہوگی اور فرشتے تیرے گرد اگر چلیں گے۔ اور ارواح اگر تجھ پر سلام کریں گی اور حق عزوجل تجھ
 سے خلقت پر فخر کریگا اور اسکی لطیفات تیری حفاظت کریں گی اور تجھ کو اسکے قرب کو دروازہ ملے گا اور تو
 اس اور اسکی مناجات تک کیہ چنگی۔ وہ بے نصیب ہے۔ جو مجھ سے بغیر کسی غدر کے ہٹ رہا ہے تجھ سے نہیں
 اٹکے جس میں من کہڑا ہوں اور جو تیرے مقدور میں نہیں۔ میری شراعت کرنا ہو اس فرشتے
 تیری بات کہہ نہیں سکتا۔ یہ وہ چیز ہے جو آسمان سے زمین پر نازل ہوتی ہے۔ اللہ عزوجل فرمایا۔
 وَاَنْتَ مِنْ بَشَرٍ مِّثْلِ الْاٰنْهٰدِ فَاٰخِرَ اَشْنٰہِ وَمَا تَنْزِلُہٗ اِلَّا قَلْعِدٌ بِمَعْلُوْمٍ (اور کوئی شے
 نہیں مگر اسکے خزانے ہمارے پاس ہیں۔ اور ہم اسکو نازل نہیں کرتے۔ مگر مقررہ انداز تک) بادل
 آسمان سے زمین پر نازل ہوتا ہے۔ پہر اسے نباتات پیدا ہوتے ہیں یا آسمان سے دلوں کی زمین تک نازل
 ہوتا ہے۔ پس وہ ہر ایک چیز سے سب سے ہوتا ہے اور آگنا ہے اسرا و حکم اور توحید اور توکل اور شجاعت
 اور اللہ عزوجل کا قرب لگنا ہے۔ اس میں درخت اور پہل پیدا ہوتے ہیں۔ اس میں جنگل پیدا
 اور دریا اور نہر ہیں اور پہاڑ ہیں وہ انسانوں اور جنوں اور فرشتوں اور وحول کا جمع ہے
 سب فیض علی سوا ہے۔ خالص قدرت اور ارادہ اور علم ہے جسکو اللہ عزوجل اور یہ لوگ
 اسکی مخلوقات میں سے لگانے اختیار کرتے ہیں۔ اس میں کوشش کرو کہ تم میرے کلام کے جال میں نہ جاؤ
 میری مجلس اور کلام ہند اس۔ تم میں سے کچھ شکار ہونیکا منظور ہوں اس میں حق عزوجل کا دست خوان
 ہی نہ میل۔ میری بات کو قبول کرو۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ میری تابعداری کرو تاکہ میں تم کو حق عزوجل

دروازے تک لجاؤں۔ صدق غورجل کی طرف بلاتا ہوں اور جو ہٹہ شیطان کی طرف حق اور شریعت اور باطل اور شے اور یہ دونوں اس مومن کے نزدیک جو اپنی ایمان کے نور سے دیکھتا ہے ظاہر میں اسے اہل عراق عجم تیزی جہم کا دعویٰ کرتے ہو۔ حالانکہ تم سچے اور جبروٹے اور حق اور باطل کے دوستانہ نہیں کر سکتے۔ بہت باری جو ہٹہ کا خیر تم پر عاید ہے۔ اور پھر اسکی کوئی پروا نہیں حق غورجل کا ارادہ کبھی والا۔ اسکی جنت کو نہیں چاہتا۔ اور نہ اسکے دوزخ سے ڈرتا ہے بلکہ صرف اسکی ذات کو چاہتا ہے۔ اسکے قرب کی امید رکھتا اور اسکے بعد سے ڈرتا ہے۔ تو شیطان اور جبرو اور نفس اور دنیا اور شہوتوں کا قیدی ہے۔ اور تجھے کوئی خبر نہیں۔ تیرا دل قید میں ہے اور تو نہیں جانتا۔ یہ خدا کا اور اسکو اسکے قید سے چھوڑا۔ آئین۔ غنیمت (یعنی فرائض اور سنن کو بجالانے اور رخصت۔ یعنی مستحب سے اعراض کرنے کو لازم پکڑو جس نے مستحب کو لازم پکڑا اور فرائض اور سنن کو ترک کیا اس پر اسکے دین کی ہلاک ہونے کا خوف ہے۔ غنیمت آدمیوں کو لو ہے کیونکہ وہ بزرگی اور زیادہ سختی اور اس کے سوار ہیں اور رخصت بچوں کے لئے ہے۔ کیونکہ وہ زیادہ سہل (آخر غلام) اول صف کو لازم پکڑ کیونکہ وہ بہادر آدمیوں کی صف ہے۔ اور پچھلے صف سے جدا ہو۔ وہ نامردوں کی صف ہے۔ اس نفس سے خدمت لے اور اسکو غنیمت کا عادی بنا کیونکہ جو سپر لا داجائے گا۔ اسکو اٹھا لیگا۔ اس سے عطا کو نہ اٹھا نہیں تو وہ غفلت کر لگاؤ اور جو نگوہینک لگا اسکو اپنی دانتوں اور انگوٹھی سفیدی نہ دیکھا وہ برا غلام ہے۔ سو اسے عاصی کے کام نہیں کرتا۔ اسکو سینہ کر۔ مگر جب وہ جائے کہ سیری اسے گمراہ بخیرگی اور کہ وہ سیری کے مقابلے میں اتنا ہی کام کر لگا۔ حضرت سفیان ثوری (آپ پر خدا رحمت کرے) بڑی عبادت کرتے اور بہت کہاتے تھے۔ اور جب سیر ہوتے تو متبیل مینے کہ زبخی سیر ہو گیا اور پھر ہوا (زبخی گد ہے کو کہتے ہیں) پھر عبادت کی طرف کھڑے ہوتے اور اس سے بہت بڑھ لیتے ایک بزرگ سے روایت ہے کہ کہا میں نے سفیان ثوری کو کہاتے دیکھا اور اسے بڑھایا پھر اپنے نماز پڑھی اور روئے جسے کہ میں نے آپ سے محبت کی زیادہ کہتا میں سفیان کی پیروی

نکر۔ اور کثرت عبادتیں انکی پیروی کر تو سفیان نہیں ہے۔ اپنی نفس کو اسطرح سیر کر جلیط کر دے
 سیر کیا کرتے تو اس پر مالک پیش کرے کہ وہ اپنی نفس کے مالک ہے۔ حرام کو ترک کرنے اور حلال کو کم کرینے کو
 کر اپنی ایمان اور ایمان کی قوت کے سبب پر ہیر کر۔ تو اللہ عزوجل کے بند و نہیں سی ہو جائیگا۔ جب تیرا
 زہد تحقق ہو جائیگا وہ تجھ پر عطا اور انعام کرے گا۔ کسی واسطے سے یا کمزور کو تیرے دل کے ماتھے
 میں رکھ دے گا۔ خاموش رہے کہ تو اللہ عزوجل کے بند و نہیں سی ہو جائے نہ امنیں سی جو خلق
 اور اسباب کے بندے ہیں۔ نہ اسے جو دنیا اور مخلوق اور شہوات اور شیطاں کو بندہ ہیں۔ نہ
 اسے جو خلق کے نزدیک رتبہ حاصل کرنے اور انکو اقبال اور ادا بارہ انکی تعریف و رزقت میں
 مقید ہونیکے بندہ ہیں۔ تو اس شخص کے لائق نہیں۔ تیرا دل حق عزوجل کو دروازہ کی مانند نہیں چلتا
 اور تو اپنی طبع اور ہوا کے گہر میں اپنی نفس کو ساتھ ہے۔ میں تجھ کو عنک خلق اور اسباب میں مقید
 دیکھتا ہوں۔ یہ کبتک ہے۔ انکی قید میں سے خلاصی پانا مجھ سے سیکھے۔ اسے جاہل تیرا دل حق
 عزوجل کو کس طرح دیکھے گا۔ وہ تو خلق سے بہرہ ہوا ہے۔ تو گہر میں بیٹھے ہوئے کسی جامع کو دروازہ
 کو کس طرح دیکھے گا۔ جب تو اپنے گہر اور اہل اور اولاد کو لگا تو جامع مسجد کے دروازے کو دیکھ گیا
 جب تو سب کو اپنی بیٹی کے پیچھے چوڑے گا اسطرح دیکھ گیا جب تک تو خلق کے ساتھ ہو گا خالق کو
 دیکھے گا۔ جب تک تو دنیا کے ساتھ ہے آخرت کو نہ دیکھے گا۔ جب تک تو آخرت کے ساتھ ہے دنیا
 اور آخرت کے مالک کو نہ دیکھ گیا۔ جب تو ان سب سے لگا۔ تیرا سر رب عزوجل سے ملے گا نہ صورت
 کی جیت بلکہ معنی کی جیت سے عمل دلونکے لئے ہے۔ اور معانی اسرار کے لئے۔ اولیاء نے اپنے
 اعمال سے روگردانی کی۔ اپنی تمام نیکیوں کو فراموش کیا اور اپنے عرصے کے خواستگار نہ ہوئے
 پس لاچار سننے اپنے فضل سے انکو دارا نامت میں نازل کیا لا محسوس ہم فیما مضی و لا
 بمسوس ہم فیما الغوب (اس میں انکو ریج اور اندگی محسوس نہ ہوگی۔ اور نہ رجحان اور نہ کمزوری
 اس میں کب اور محنت نہیں ہے۔ بعض مفسرین نے اللہ عزوجل کے قول لا یسئنا فیہا مضی
 (ہم کو اس میں ریج نہ چھوڑے گا) میں فرمایا۔ یعنی روئی اور اسکا حال کرنا اور عیال کی تکلیف

جنت تمام فضل ہے۔ تمام خبر۔ تمام راحت۔ بے حجاب عطا ہے۔ تمام بزرگی۔ شد غرور۔ دل کو لگے
 دل کے حاضری ہونے میں ہے۔ نہ دنیا اور آخرت میں کسی سبب کے لئے در نہ خلق کے لئے۔ اللہ غرور کے
 آگے تیسے دل کا حضور صبح نہیں ہوگا۔ مگر موت اور اسکے ذکر کو تحقیق کرنے کے بعد (اسطرح)
 کہ اگر تو دیکھے تو موت کو دیکھے اور اگر سنے تو موت کو سنے حقیقاً کامل بیداری میں کہ یاد کرنا
 تمام شہوتوں کو مغضوب بنانا۔ اور پوری خوشی کے سلسلے کہہ کر رہا ہے۔ موت کو یاد کرو۔ اس کو کہی
 نہ بچو گے۔ جب دل صبح ہو وہ حق غرور۔ قدیم ازل ابدی ہمیشہ رہنے والے کے غیر فراموش کرنا ہے۔
 اسکے سوا ہر ایک نوید ہے۔ جب دل صبح ہو جائے تو وہ کلام جو اسے نکلتی ہے صواب اور
 حق ہوتی ہے۔ اسکو کوئی رد کر نہیلا رد نہیں کرنا۔ دل کو خطاب کرتا ہے۔ سر سر کو جلوت
 جلوت کو۔ معنی معنی کو۔ میغر میغر کو۔ صواب صواب کو۔ پس اس وقت دلون میں اسکی کلام اس بیج
 کی طرح ہے جو زم پاکیزہ۔ بے شور۔ اگلنے والی۔ زمین میں بویا جائے۔ جب دل صبح ہوتا ہے وہ ساخدا
 اور پتون والے اور بھلدار درخت کی طرح ہوتا ہے۔ اس میں خلقت کے نفع ہوتے ہیں جب
 دل کے لیے صحت ہو وہ حیوانات کے دلون کی طرح بے معنی صورت ہے۔ برتن ہے جس میں اس اور
 جان و درختے نہیں بے پیل درخت ہے۔ پرندے کے بغیر پھر اسے کہہ ہے جس میں کوئی
 نہیں رہتا خزانہ ہے جس میں درہم اور دینار اور جو اس جمع ہیں۔ مگر خرچ نہیں کر جاتا جسم جو
 بغیر روح کے۔ ان جسموں کی طرح جو پتھر میں مسخ کئے گئے۔ وہ بے معنی صورت ہے۔
 دل جو اللہ غرور سے پہلا ہوا ہے وہ کافر مسخ شدہ ہے۔ اسکو اللہ غرور فرما سکے
 تیر کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور فرمایا ہے۔ حُتْمَ قَسَفَتْ قُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ ذَلِكَ
 حَتَّىٰ كَانَتْ كَأَنَّهُمْ أُفْشَتْ قُلُوبُهُمْ (پہلے کے بعد انکے دل سخت ہو گئے ہیں وہ تھرکی
 مانند ہیں یا اس سے بھی زیادہ سخت) جب بنی اسرائیل زوریت پر عمل کیا اللہ غرور نے انکے
 دلون کو تھر وکی طرف مسخ کیا اور اپنے دروازہ سے در کا دیا۔ اسطرح تم ای محمد یوحیٰ نے
 عمل کر لو گے۔ اسکے احکام کی نحو گے تمہارے دل مسخ ہو جائینگے اور وہ تمہیں اپنی دروازہ سے

اور کا دیگا۔ انہیں سے نہ بنو جبکہ اللہ عزوجل فرماؤ علم سے گمراہ کر دیا جب تو خلق کیلئے علم
 پڑا تو خلق کیلئے عمل کیا۔ اور جب اللہ عزوجل کے لئے علم پڑا تو اوسیکے لئے عمل کیا۔ اور جب تو دنیا کو
 علم پڑا تو دنیا کے لئے عمل کیا۔ اور جب نے آخرت کے لئے علم پڑا تو آخرت کے لئے کیا فرمایا۔ ہول پر
 بنا پائے ہیں۔ گناہ دین نہ اُن۔ (عبید کریم دبیابا بیگا۔ کل اذاعہ فیضہ عارفینہ) (ہر ایک
 برتن سے وہی پکلتا ہے جو اس میں ہو) اپنے برتن میں رال ڈالتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ اس
 سے گلاب بچکے۔ تیرے لئے کوئی گرامت نہیں تو دنیا میں دنیا اور دیکھو کچھ کچھ کے لئے عمل کرتا ہے اور
 چاہتا ہے کہ کل تیرے لئے آخرت ہو۔ تیری عزت نہیں خلق کیلئے عمل کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ کل
 قیامت کو خالق اور اس کا قرب و راو کی زیارت تجھ حاصل ہو جا۔ تیری کوئی زندگی نہیں اظہر اور
 اغلب یہی حال ہے اور اگر وہ تجھ عمل کے بغیر اپنے فضل سے عطا کرے تو اس کا اختیار ہے۔ فرمانبرداری
 جنت کا عمل ہے۔ اور نافرمانی و نزع کا عمل اور اس کے بعد اختیار ہے۔ خواہی ہم میں کسی کو علموں کے
 بغیر ثواب بخشے یا کسی کو ہم میں عمل کے بغیر عذاب کرے۔ یہ اوسکی مرضی ہے۔ فقال لما یذیل
 (وہ کرتا ہے جو چاہتا ہے) کلامیئال عمار فیعل وھم یسألون (وہ وہ کرتا ہے اوسکی بابت
 سوال نہیں کیا جاتا۔ اور وہ پوچھے جائینگے) اگر وہ انبیاء اور صالحین میں سے کسی کو فرغ میں
 داخل کرے تو وہ عامل ہی ہوگا۔ اور یہ کامل محبت ہوگی۔ ہم پر واجب ہے کہ ہم کہیں ایسے سے ملنا
 نہ کہیں کیون اور کس طرح یہ ہو سکتا ہے اگر ہو تو عدل اور حق ہوگا۔ لیکن ایسی شے ہے جو نہ ہوگی اور
 نہ اسکو وہ کرنا چاہیگا۔ مجھ سے سنو اور جو میں کہتا ہوں! دیکھو میں پہلوں کا غلام ہوں
 انکے سامنے کھڑا ہوتا اور انکے اسباب کو درست کرتا۔ اور اس پر بول دیتا ہوں! اور میں انکی
 خیانت نہیں کرتا۔ اور نہ اپنی ملکیت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ میں انکے کلام سے شمع کرتا ہوں
 اور انکی تعریف کرتا ہوں۔ جو انکے پاس ہیں۔ اور برکت اللہ عزوجل کی طرف سے ہے جو اللہ عزوجل
 نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت اور والدین کی اطاعت کی برکت (سوال اللہ عزوجل
 اپنے رحم کرے) لائق بنایا ہے۔ یہی والد نے باوجود دنیا پر قادر ہونیکے اس پر ہنسی کی۔ اور

میری والدہ بھی آپ کے موافق اور آپ کے اس کام پر راضی ہوئی۔ وہ دونوں منجھت۔ دیندار
لوگوں پر مہربان تھے اور مجھ پرانے دونوں اور خلقت سے کوئی کفر نہیں۔ میں رسول اور مسل
بھیجنے والے مراد خدا کی طرف متوجہ ہوں۔ انہیں سے میری حاجتیں پوری ہوتی ہیں میری
تمام خیر اور نعمت انہیں کے ساتھ اور انہیں کے پاس ہی۔ میں خلق میں سوای محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور ارباب سے سوا اپنے رب غرض کے اور کسی کو نہیں چاہتا۔ عالم تیری کلام۔
زبان سے نہ دل سے نہ صورت سے نہ معنی سے۔ صحیح دل اس کلام سے بھاگتا ہے۔ جو زبان سے نکلتی ہے
نہ دل سے اس کے سننے کے وقت پھرے میں پرندے کی طرح یا مسجد میں منافق کی طرح ہو جاتا ہے۔ جب
صدیقوں میں سے کسی ایک کو منافق عالموں میں کسی عالم کی مجلس میں بیٹھنے کا اتفاق ہو جاتا تو
وہ کسی تمام آرزو اس میں سے نکل جاتی ہے۔ اولیاء کا رونا۔ منافقوں کا لونا بدعتوں۔
اللہ غرض اور اسکے رسول کے دشمنوں کو چہرے کی علامت پہچان لیتی ہے۔ انکی علامت
انکے چہرے اور کلام میں ہے۔ وہ صدیقوں سے اس طرح بھاگتے ہیں جیسے کہ شر سے۔ وہ ڈرتے
ہیں۔ کہ انکے دلوں کی آگ سے جل جائیں گے۔ انکو فرشتے۔ صدیقوں اور صالحین سے دور کرتے ہیں۔
انہیں کا ایک عوام کے نزدیک بڑا ہے۔ اور صدیقوں کے نزدیک حقیر۔ عوام کو نزدیک آتی اور
صدیقوں کے نزدیک تلی۔ انکے پاس اسکی کوئی قدر نہیں۔ صدیق اللہ غرض کے نور سے دیکھتا ہے
نہ اپنی نگاہوں سے اور نہ سوج اور نہ چاند کے نور سے۔ یہ اللہ کا عام نور ہے۔ اور اس کے لئے خاص
نور ہے جو اللہ غرض نے حکم لینے کتاب و سنت کے حکم اور مضبوط کر کے بعد اسکو عطا کیا ہے۔ ان
دو نور پر اسے عمل کیا۔ پس عمل کا نور عطا کیا گیا۔ اور خدا اپنا عالم اور علم اور قرب ہمارے نصیب کرنا۔
اسے منافق اور اہل ایمان میں برکت و نعمت کتنے زیادہ ہو۔ ہمارا تمام شغل اسکا آباد کرنا ہے جو ہمارا
اور خلق کے درمیان ہے اور اسکو خراب کرنا جو تمہاری اور حق غرض کے درمیان ہے۔ اور خدا بھی
اپنے مسلط کرنا کہ اسے زمین کو پاک کروں اس زمانے میں منافق کے نفاق کی علامت یہ ہے
کہ نہ وہ میرے پاس آتا ہے اور نہ مجھ پر سلام کہا ہے۔ جب مجھ پر لے۔ اور اگر یہ کرے تو اسکا تکلف ہوتا ہے۔

یہ دین ہلاک ہوا اسکی دیوارین گرتی ہیں۔ آخذا اسکے بنانے پر مجھ دو عطا کر۔ تو منافق و تمسار
 ہاتھوں بنایا نہیں جائیگا تمہاری کوئی غرت نہیں تاکہ تمہاری ہاتھوں نہ بنایا جائے کھجہ جالی ہو
 تمہیں بنانا نہیں آتا اور نہ اسکے آئے تمہاری پاس میں۔ تو جاہلو۔ اپنی دین کی دیوارین بنا دو اور
 کی طرف متوجہ ہو۔ جب تم مجھ سے دشمنی رکھو گے تو میں تم کو اللہ غر و حل کی راہ میں دشمن جانوں گا
 کیونکہ میں اب و نو نکی مدد قائم ہوں۔ عبادت نکر و تحقیق اللہ غر و حل پر اس پر قائم ہو۔ مختصر یہ
 علیہ السلام کے ہائیوں آپ کے قتل کر نہیں کوشش کی پس قادر نہ ہوئی کھجہ طاقت بنانے والا کہ وہ اللہ
 غر و حل کے نزدیک بادشاہ اور اسکے نبیوں میں ایک نبی اور اسکے صدیقوں میں سے ایک صدیق
 تھا مقرر ہو چکا تھا کہ خلقت کی مصلحتیں اسکے ہاتھ سے جاری ہوں۔ اس طرح تم اسے اس نامہ کو
 منافق و مجھ ہلاک کرنا چاہتے ہو۔ تمہاری کوئی غرت نہیں تمہاری ہاتھ اس سے قاصر ہیں مگر تم ہاتھوں
 تم میں تو ایک ایک کو نہ دیتا حکم کے ساتھ قائم ہونکی حالت اور علم کے ساتھ قائم ہونکی حالت میں یہ اس
 کی بنیاد ہو اور یا خلق سے نہیں مگر کیونکہ وہ اللہ غر و حل کو اس کے پہلو اور اسکی ولایت اور حفاظت
 میں ہیں۔ وہ اپنی دشمنوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ جلدی انکو ہاتھ اور پاؤں اور زبان
 کٹی ہوئی پائیگی۔ انہوں نے جانا اور تحقیق کر لیا کہ خلق عاجز اور لاشے ہے۔ انکے اختیار میں
 ہلاکت اور ملک درد و تمندی اور فقری اور رفرا و رقع نہیں ہے۔ انکی نزدیک اللہ غر و حل کے
 سوا کوئی بادشاہ نہیں اور نہ اسکے سوا کوئی قادر اور دینی والا اور دے والا اور رفرا و رقع والا
 اور رقع پہنچا والا اور زندہ کر والا۔ اور مرنی والا ہے۔ و شرک کے بوجہ آرام میں ہیں۔ اللہ غر و حل
 کے ساتھ انکے ہاتھوں اور اسکے ہمراہ ہونے کی راحت میں برگزیدہ اور مغرزیں۔ اسکی غایت اور
 لطف و مناجات میں لذت پاتی ہیں۔ انہیں کچھ پرواہ نہیں دنیا ہیوانہ ہو آخرت ہو یا نہ ہو
 اور رش ہو یا نہ ہو۔ ابتدہ حال میں انہوں نے یہ تکلف دینا اور خلق اور شہوتوں پر رہنے کیا جب پھر عباد
 کی تو اللہ غر و حل نے انکے تکلف کو طبع اور موہبت بنا دیا۔ زہد زہد اور طبع طبع ہو گئی اللہ عباد
 کو یہ تکلف ادا کرنا سیکھا اور گناہوں اور برکاتوں کو چھوڑ دیا۔ پھر تکلف طبع ہو جائیگا۔ اپنی رب

غزوہ جل کو کلام کو سمجھو اور اسپر عمل کرو اور اپنی اعمال میں اخلاص کرو۔ اسے غلام۔ تو لغز او۔ جلاور
 طبع ہے۔ اجنبی جو رتوں اور پچوں کے ساتھ بیٹھتا ہے کہ ہر ایک پر وہ نہیں تو جہو ہے۔ شیعہ
 عقل تیسے موافق نہیں۔ آگ پر آگ اور ایندین پر ایندین جمع کرتا ہے پس لاچار سیکوین اور ایمان
 کا گھر خلع زن ہو گا۔ شرع عام طور سے اسکا انکار کرتی ہے۔ کوئی بھی اس سے مستغنی نہیں لیماں اور
 اور اللہ غزوہ جل کی معرفت اور قرب کی قوت کو حاصل کر۔ بہر حق غزوہ جل کا خلیفہ بنکر خلق کی طبعی حاجت
 (تجربہ پسوس) نو کسطع سانچوں کو چھوٹے گا اور بیٹا بیٹا کچھ انکا منتر معلوم نہیں اور نہ توئی کرنا
 ہے خود انداز ہے لوگوں کی انکھوں کا کسطع علاج کریگا۔ خود گو لگا ہے لوگوں کو کسطع تعلیم دیگا۔ خود جاہل ہے
 دین کو کسطع درست کریگا جو دربان نہیں لوگوں کو بادشاہ کے دروازے تک کسطع پہنچائیگا
 تو اللہ غزوہ جل اور ادنیٰ قدرت اور قرب اور مخلوقات پر ادنیٰ سیاست جو میری اور تمہاری عقل
 سے خارج اور میری اور تمہاری اطاعت سے باہر ہے ناواقف ہے اسکی تاویل سوا خدا و غزوہ جل کو اور
 کوئی نہیں جانتا۔ سوا قبول کرو۔ میں بادشاہ کو طرف بلائیو اللہ تم میں اسے رسول کا یا بیچون دین میں
 خلق سے جیانی گتراہوں۔ اللہ غزوہ جل کی جانب در اسکے رسول کی جانب ہیں تم سے نہیں شامین
 ان دو نو لگا خادم ہوں انکو حضورین غلام ہوں۔ انکی طرف نیست کہتا ہوں۔ یہ دنیا فانی جلی عالم
 ہے۔ یہ آفات اور بیلیات کی گہر ہے اس میں کچے لہر زندگی صفا نہیں۔ خاص کرب حکم ہو جیسا کہ
 کہتے ہیں۔ دنیا میں حکم کی آگہہ ٹھنڈی نہیں ہوتی یعنی موت کو یاد کر نبوالی کی آگہہ و شمع کہ دندہ
 اسکے مقابل موندہ کہو لے ہوئے اس نزدیک ہوئے کسطع آرام آتا۔ اور نیند آتی ہے۔ اسے غافل
 قبر انسا موندہ کہو لے ہوئی ہے۔ موت کا دندہ اور ایدہ و موندہ کہو لے ہوئے ہیں۔ قدر کو باؤٹا
 کا جلا و ماتہ میں ملو اسے ہوئے امر کا منظر ہے۔ کڑوڑوں میں ایک بار حکیم ہشیار ناک غفلت
 ہو گا۔ ابتدا رحل میں کسی صنعت کا ہونا ضروری ہے جس سے تو کمائے اور کہاں نہ تاکہ تیرا ایمان نوی ہو جائے
 پس جتنے اسپر پیشگی کرے اور ثابت رہے تو اللہ غزوہ جل تجھ کو مل کی توفیق دیگا اور سب کچھ
 اسے سبب شکر کریں گے۔ اگر تو مل کے ساتھ کھائے گا ذائقہ چکے تو البتہ شکر کرے اور اسکو

دروازے پر اسی پر توکل اور اعتماد کر کے بیٹھ رہے۔ میں کہانے اور پینے کو وہ طریقوں کے ساتھ چلتا۔
 یعنی شمع کے بوجب کب کرنا اور یا توکل بچہ پرفسوس تو امد غرضل میں نہیں شرمنا کب تک نہ کر کو توکل
 سے گدا کرتا ہے۔ ابتدا کر کے ہے اور ابتدا توکل میں قیصرے لی نہ ابتدا دیکھتا ہوں نہ انتہا میں تجھ حق
 کہتا ہوں اور شرم نہیں کرتا۔ سنا و قبول کر حق غرضل کا مقابلہ نہ کریں خلق کو تم سے اور تمہاری اولاد
 اور تمہاری تعریف اور مذمت سے پرہیز کرنا ہوں۔ اگر تم سے قیام ہوں تو غیہ و کج کے لیے نہ اینو لیو۔
 میری کلام تم پر سخت فرب ہی میں لیے طے سے اسکا کرنا ہوں جسے جانتا اور اسکی صحت کا یقین نہ ہوں
 کوئی شخص امد غرضل کے حکم کو منہ نہیں کر سکتا اور نہ روک سکتا ہے۔ تجھ پرفسوس لوگوں کی گفتگو
 تجھ مغرور نہ کرے۔ تو اس حال کو جس میں اور چہ ہے جانتا ہے۔ امد غرضل نے فرمایا۔

بَلِ الْإِنْسَانِ عَلَىٰ نَفْسِهِ أَكْفَرٌ (بلکہ انسان اپنے نفس پر بصیر ہے) عوام نزدیک تو
 کیا اچھا اور خواص کے نزدیک کیا ہی بد ہے۔ اسے دنیا میں رغبت کرنے والا اسے خوش نیک
 عقل اور حافظ کے عیو کیا تم نے اپنے رب غرضل کی کلام نہیں سنی۔ اعلیٰ انما الخلق الذی
 لَعَبٌ وَكِبْرٌ وَزِينَةٌ دُجَان کہ دنیا کی زندگی کھیل اور بازی اور زینت ہے) کھیل اور بازی
 اور زینت جاہل بچوں کے لئے ہے نہ عقلند آدمیوں کے لئے۔ اسے محکومتا دیا کہ یہ (دنیا)
 جاہلون ناقص عقل والوں کے لئے ہے۔ اسے بنے بنا دیا کہ تم کو کھیل کے لیے نہیں پیدا کیا۔ دنیا میں
 مشغول ہونے والا۔ لاعب (بازی کر نیوالا) ہے۔ آخرت کے بغیر اس پر قناعت کر نیوالا ناچیز پر قائم
 ہے۔ وہ تمام جو کچھ دنیا تمہیں دیتی ہے ساتھ دیکھو اور زہر ہے۔ جب تم اسے نفنون اور
 ہواؤں اور شہوت کے ماتھے سے لو آخرت میں مشغول ہو۔ اور اپنے دل کو رب غرضل کی طرف
 پسیرا داس میں مشغول ہو جاؤ۔ پہر جو کچھ اسکے فضل کے ماتھے سے محکمے اسے لو دینا اور آخرت
 میں فکر کرو۔ اور ان دونوں میں ترجیح دو۔ اگر تو جان لیوے کہ کیا چیز ہے تو تجھ معلوم ہو چکا
 کہ میرے پاس اس سے زیادہ ہے۔ میری زراعت پختہ اور نیک ہے اور تیری زراعت جب
 اگنی ہو چل جاتی ہے۔ عقل کر۔ اپنی سرداری کو چھوڑ۔ اور آبیان اور لوگوں کی طرح بیٹھا تاکہ

میری کلام تیرے دل کی زمین میں اگے۔ اگر تجھے عقل ہو تو البتہ میری محبت میں بیٹھے اور مجھے
ہر روز ایک لغت پر قناعت کرے اور میری کلام کی سختی پر مبرا کرے۔ جسکے لئے ایمان ہمدہ ثابت
رہتا اور اگتا ہے اور جکا ایمان نہیں وہ مجھ سے بہا گتا ہے۔

باب شوی مجلس - اپنے خدا آپ سے راضی ہو۔ جمعہ کے روز صبح کے وقت ماہِ ربیع الثانی
آخری روز در رسد میں فرمایا۔ حق غرض جل کو ایک جان یہاں تک کہ تیرے دلیں تمام خلق میں ایک ذرہ
بھی نہ رہے نہ تو گھر کو اور نہ کسی باشندے کو دیکھے۔ توحید سب کو قتل کر دیتی ہے۔ حق غرض جل کو احکام
اور دنیا کے سانپ سے اعراض کرنے میں تمام دعا رہے۔ اس سانپ سے بہاگ تا وقتیکہ تجھ منتر
آجائے جو اد کی چلیون (ڈاڑھوں) کو اکھاڑے اور اسکے زہر کو نارسے اور بچنے اسکے نزدیک کرے
اور اسکی صفت تجھ بتلائے اور اسکو تیری سپر کرے جیل اس میں کوئی اذیت باقی نہ رہے۔ پس تو اس میں
نہر کرے اور وہ تجھے ڈس نہ سکے۔ جب تو حق غرض جل سے محبت رکھے اور وہ تجھ سے محبت
کری تو دنیا اور شہوتوں اور لذتوں اور نفس اور ہوا اور شیطان کے شر سے تجھ کو کافی ہے۔ پس تو اپنے
مقدم کو بغیر فرار اور کدور سے لے۔ اے گواہوں کے بغیر دعو کر نیوالے مشرک ہو کر توحید کا دعویٰ
کبت کر لگا۔ کیا تجھے طاقت ہے کہ میرے ساتھ مات کے وقت خوفناک جگہوں میں چلے میں بیٹھا
کے بغیر اور تو ہتھیار پہنے ہوئے پہرہ دیکھے۔ کہ کون ڈرتا ہے میں یا تو دوسرے کے کپڑوں میں کون
داخل ہوتا ہے میں یا تو تو نے نفاق میں ترقیب پائی ہے اور میں نے ایمان میں۔

(اے قوم) تم دنیا کے پیچھے دوڑتے ہو تاکہ تم اسے پاؤ اور وہ اولیا اللہ کے پیچھے دوڑتی ہو تاکہ
وہ انہیں پائے۔ انکے سامنے سر پہنچائے ہوئے کھڑی ہوتی ہیں یا نفس کو توحید کی تلوار سے
قتل کر اور توفیق کی خود ہیں اور اسکے لئے مجاہدے کا نیوا اور تقویٰ کی ڈال اور یقین کی تلوار
لے۔ پس کہی نیوزنی کر اور کہی شمشیر زنی۔ ہمیشہ اسطرح رہے تاکہ وہ تیرے لئے ذلیل ہو جائے
اور تو اس پر سوار ہو جائے۔ اسکی لگام تیرے ماتھے میں ہو خشکی اور تری میں اس پر سفر کرے۔ پس
تیرا یہ غرض جل تجھ سے فخر کرے گا۔ پہراں گون کے آگے چل جو اپنے نفسوں میں پہنے ہوئے ہیں۔

اور اس سے انہوں نے خلاصی نہیں پائی جس نے اپنی نفس کو بچانا اور اُسے غالب ہوا۔ وہ اسکی سواری بگلیا۔ اس کے بوجھوں کو اٹھاتا ہے اور اس کے حکم کی مخالفت نہیں کرتا۔ تجربہ میں خیر نہیں تاں فیکہ تو اپنی نفس کو بچانے اور اس سے اس کے بہرہ کو روکے اور اسکو اسکا حق دی۔ پس اسوقت وہ دل مطمئن ہوگا اور دل سر کی طرف اور سر حق غرض کی طرف اپنی نفسوں سے مجاہدہ کا عصا نہ اٹھائے اسکے فیرومن سے وہ کہو کہ نہ کہا۔ اسکی غفلت پر مغرور نہ ہو۔ شر کی خواب سے وہ کہو کہ نہ بڑ جاؤ وہ تہر خواب کو ظاہر کرتا ہے۔ اور تمہاری بہار کہانے کا منتظر ہے۔ یہ نفس طمانیت اور وقت اور تواضع اور یگی میں موافقت کو ظاہر کرتا ہے۔ اور اسکے باطن میں اسکا خلاف ہو اسکو بعد جو کرے اسکی پتھار اور لیا خلق سے روگردان ہو۔ لیکن امر وہی کی خاطر تکلف انکو دیکھو اور انکو ہمراہ میٹھتے ہیں خلق کے ساتھ اولیاء کی مثال اس قوم کی مثال ہے جس نے نادر شاہ تک جانے کی خاطر دریا کو عبور کرنے کا ارادہ کیا۔ پس انہیں سے بعضوں کو راستہ ملیا وہ عبور کر گئے۔ جیسا کہ شاہ کے پاس حاضر ہوئے۔ اسنے باقی قوم کو حیران غرق ہونے کے قریب اور اس راہ کو بھولے ہوئے پایا جب پھیلے۔ پس انکو جو اس تک پہنچ گئے تھے حکم دیا کہ واپس جاؤ اور انکو وہ راستہ بنا دیا جس پر آئے وہ واپس ہو کر گھاٹ پر کھڑے ہو کر انکو آواز دی کہ راستہ اس طرف ہو انکو رہنمائی کرنے لگے جب وہ لگے قریب آئے تو انہوں نے انکے ہاتھ پکڑ لئے اسکا اہل اللہ غرض کا فرمودہ وقَالَ الَّذِي اٰمَنَ بِاقْوَمِ الْيَتِيمِ اَحْلِلْ كُمْ سَبِيلَ الْكَيْدِ (اور اس نے جو مومن ہوا کہہ اے قوم میری تابعداری کرو میں تم کو ہدایت کی راہ بتاتا ہوں) ہو۔ پس تم چین عقل مند دنیا اور دلا د اور اہل اور مالون اور کہا نون اور لباسون اور سوار بون اور خاھون پر خوش نہیں یہ سب کچھ ہوس ہے۔ مومن کی خوشی ایمان اور یقین کی مضبوطی اعدل کی رب غرض کی قربت پہنچنے میں ہو۔ خبر دار دنیا اور آخرت کے مالک اللہ غرض کی کو پہنچانے والے اور اسکو تو عمل کرنے والے ہیں۔ اسے ظلام تیرا دل اور سرکب صفا ہوگا۔ جبکہ تو خلق کو شہید ٹھہراؤ اور لاہور تو کھلے نہات پایگا جبکہ تو ہر ایک رات اسکو تاڑتا رہتا ہے جبکہ پاس جائے جبکہ پاس

شکایت لیجائی جس سے گدا کرے۔ تیرا دل کس طرح صفا ہوگا۔ وہ توحید سے بالکل فارغ ہے اس کا ایک ذرہ
 بجلی سین نہیں۔ تو خالق ہی خلق کے ساتھ محبوب ہے۔ اس کے ساتھ مسبب ہی محو ہے خلق پر توکل کرنے اور
 اپنے اعتماد کو خشنے محبوب ہی تو صرف دعویٰ ہے۔ سالک کے ٹھہرے دلیل دعویٰ کو ساتھ بھڑکیا لیگا۔ یہ مرد
 و جہون ہی صحیح ہوتا ہے۔ پہلے مجاہدہ اور ریخ اور پھانا۔ اور سختیوں اور تکلیفوں کا برداشت کرنا ہی اور
 ہی تلوکاروں کے درمیان موقوف ہے۔ اور دوسری تکلیف کے بغیر خدا کی غایت اور یہ اور ہی خلق میں
 اکابر کیلئے لیکو اپنی معرفت اور محبت مجتہد تباہ اسکو اہل اور صنعت سے لیتا ہے اور میں اپنی قدرت کو
 ظاہر کرتا ہے اسکو دھڑا مارنیے لیتا اور عبادت خانہ تک پہنچاتا ہے اس کے دل سے خلق کو نکال دیتا اور اسکی
 طرف اپنی قرب کا دروازہ کھول دیتا ہے اور اسے یہودہ گوئی سے لیتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کے لیے اورنی خیر کفایت کتی
 ہے اسکو فہم اور حکم اور عزت عطا کرتا ہے۔ وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ جب کو دیکھتا ہے اسے نصیحت پاتا ہے جو کچھ
 سنتا ہے اس سے نصیحت حاصل کرتا ہے اور سو امان حال کے جو اسے اسکا مقرب بنا دیں اور کچھ نہیں کرتا
 ہایت اور غایت اور کفایت کا امر کرتا ہے اس سے باز نہیں رہتا۔ ایسا ہو جاتا ہے جس طرح کہ اللہ عزوجل
 حضرت یوسف علی بنیاد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں فرمایا اِنَّكَ لَمِنْ الْمُقَرَّرِينَ عِنْدَ السُّورِ
 وَتَفْشَاؤُا اِنَّهٗ مِمَّنْ عِبَادِ خَالِصِيْنَ (اس طرح کہ ہم اسے بدی اور برائی کو پہنچیں۔
 تحقیق وہ ہم سے خالص بندہ نہیں ہے) اس بدی اور برائی کو دفع کرتا ہے اور توفیق کو اسکی خدمت میں
 لگا دیتا ہے۔ اللہ عزوجل کا محال کا عارف خلق کو ہر ایک طریقہ سے نصیحت کرتا ہے کہ پہلی ہی قول کو نصیحت کرتا ہے
 اور کہیں ہی پر فعل سے اور کہیں ہی نہی سے۔ انکو اس کے نصیحت کرتا ہے جسے وہ نہیں سمجھتا اور اس سے جسے وہ
 سمجھتا ہے۔ اسے غلام صنف ایمان کے وقت حاصل ہی نفس کو لازم کرے۔ چھپنے سے اور اہل اور ہمسائے
 اور اہل شہر اور ولایت سے کچھ نہیں۔ پس جب تبرا ایمان نوبی ہو جا۔ تو اہل اور اولاد کی طرف
 نکل یہ خلقت کی طرف انکی طرف نہ نکل اگر بعد اسکے کہ تو تقویٰ کی درجہ پہن لے۔ اور اپنی دل سے ایمان
 کی خود رکھ لے۔ اور تیرے ہاتھ میں توحید کی تلوار ہو اور تیرے زرخش میں دعا کی قبولیت کا تیرے
 اور توفیق کی گود میں رسوا ہو۔ اور کو و فرا و شمشیر زنی اور نیزہ زنی کی گود میں یہی حق و جلال

دشمنوں پر حملہ کرے۔ پس اس وقت برسے چوں طرفوں نصرت اور مدد آجائیں تو غلو کر شیطان کے ہاتھوں سے لیگا اور انکو حق غرور مل کر دروازہ کھل گیا۔ انکو جنت والوں کے عمل کا اسکر لگا۔ اور وہ خود جنت کے عمل سے بچا لیگا یہ کیونکر نہ ہو۔ نو نے جنت اور دوزخ کو پہچان لیا اور ان کے علون و نیجان لیا جو شخص اس مقام تک پہنچا اسکے دل کی آنکھوں میں روشنی ہو کر ہو گئے۔ اپنی جہودن طرفوں سے دیکھتا ہے اسکی نظر حق عادت ہو اور اس سے کوئی چیز پردے میں نہیں آ پنے دل کا سر لوٹتا ہے اور عرش اور آسمانوں کو دیکھتا ہے اور جب سب نیچے ڈالتا ہے زمین کے طبقے اور اس میں رہنے والے جنوں کو دیکھتا ہے ان سب کا بیان اور حق غرور مل کی معرفت مع حکم پر علم رکھنے کے ہے۔ جب اس مقام تک پہنچے پس خلق کی حق غرور مل کے دروازہ کی طرف بلا اور اس سے پہلے تجھے کچھ نہیں آتا جب تو خلق کو بلائے اور خود حق غرور مل کے دروازے پر نہ تو آنکھ تیرا کھانا تجھ پر بال ہے جب تو حرکت کر لگا بیٹھ جائیگا جوت تو بلندی کو طلب کر لگا پت کیا جائیگا تیرے پاس نیکی کا روغن کی کوئی خبر نہیں تو زبان سے ٹرانے والا ہے تو زبان ہے بغیر دل کے۔ تو طلب ہے بغیر باطن کے۔ جلوت ہے بغیر خلوت کے جو لان کریم والا ہے حملہ کے تیری تلوار لکڑی کی اور تیرے کندک کا ہے۔ تو نامر وہ ہے۔ تجھ میں بہادری نہیں اور تیرے تجھ کو قتل کرتا ہے ایک چھتہ تجھ پر قامت برآ کرتا ہے۔ اے خدا ہمارے دین اور ایمان اور بندوں کو اپنا قرب کے ساتھ توی بنا۔ وَأَتَاكُمُ اللَّهُ يَنْحُسْنَهُ وَنَحْنُ الْآخِرَةُ حَسَنَةً وَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ

اور ہم کو دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی بخش اور دوزخ کے عذاب سے نگہ رکھے۔

اور اپنے (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) فرمایا۔ میں سیکے ساتھ نہیں بیٹھا تھا۔ اور اگر بیٹھا تو دو باتیں کے ساتھ جو میرے موافق ہوتے قوم کی محبت میں رہا۔ انکی صفوں سے ہے کہ جیسے کسی دیکھتے ہیں اور اپنی ہمت اسکی طرف لگاتے ہیں اسے زندہ کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ جسکی طرف دیکھیں نیچے ہو یا اعلیٰ یا مجوسی۔ اور اگر مسلمان ہو تو ایمان اور یقین اور ثابت قدمی میں بڑھ جاتا ہے جب اسے صبح ہوتا ہے تو صبح ہو جاتی ہے جب اسے صبح ہوتا ہے حق غرور مل کا مقرب بن جاتا ہے۔ اور جب قرب و دوست کی آنکھ سے دیکھتا ہے تو اسکی نظر اللہ غرور مل سے ہوتی ہے اور قرب کے دین بدل اور نظر بجا اور

و غلبہ بارش ہوتی ہے۔ اسکی زبان اسکو جو اسکے دل میں پرتیسر کرتی ہے۔ اسکی زبان قلم ہوتی ہو چکی یا
 معرفت کی دوا ت اور علم کے دریا سے ہو۔ اسکی کلام اور نظر اسکے انی انیس کی روشنی ہو۔ یہ دونوں
 اصل یعنی اللہ عزوجل کی جانب سے ظاہری ہوتی ہیں۔ جو شخص امر ذکی اطاعت اور نہیوں سے باز رہے اور
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنے میں پختہ ہو گیا اسکے لئے یہ (حالت) صحیح ہوتی لگا اس میں کچھ
 نہ بچا تو وہ مسئلہ اور اس کے اسکی تلاش میں سرسیمہ ہو کر نکلتا ہے حتیٰ کہ اسکا بقیہ چلا جاتا ہو اور اسکا
 علم اور قرب زیادہ ہوتا ہے۔ حق عزوجل کی طلب میں صدق نیک عملوں کا ثمرہ ہر اعمال صالحہ وہ جن جو
 خاص اللہ عزوجل کے لئے ہوں اور ان میں کوئی شریک نہ ہو نیک عمل تجو خدا کی رضا مندی کے راستہ پر
 پہنچتے ہیں۔ پس تو اس میں سیدانہ لائین نہ بائین اپنے دل اور رسد و معنی کے قدموں سے چلتا
 ہے۔ سب مجبور ہو جاتا ہے نہ خلق کے ساتھ نہ دینکے ساتھ نہ آخرت کے ساتھ۔ تو ان میں سے
 ہو جاتا ہو جو اسکی ناست کے طلبگار ہیں۔ اور کہتا ہو جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام فرمایا: **وَعَجَلْتُ إِلَيْكَ**
الْقَضَىٰ۔ (اور اسے میرے رب میں تیری طرف جلدی کی تاکہ تو راضی ہو جاؤ) جس نے اللہ عزوجل
 کی رضا مندی اور اسکی ذات کو طلب کیا ایسا ہو جیسا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: **وَنُفِثَ سَوْسَٰنَ**
وَحَرَمْنَا عَلَيْكَ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ (اور ہم نے پہلے سے دایمان خرام کر دیں) اس سچے
 محبت کے دل پر ہر ایک امر نوید اخلوق کے جو پہلے موجود نہ تھا اپنا حرام کے جلتے ہیں۔ البتہ غیرت
 سے تمام بیانون کا وہ اسکے خلق میں ڈالا جاتا ہے۔ سب کو اسکے دل سے دور کیا گیا تاکہ وہ غیر
 محبوب کسی چیز میں متعبد نہ رہے۔ ایسا مومن عارف عمل کر نیسے رسول کو راضی کرنے میں لگا رہتا
 ہے حتیٰ کہ اسکے دل کو رب عزوجل پر داخل ہونیکے لئے اجازت دیجاتی ہو وہ اسکے حضور میں
 غلام کی طرح ہوتا ہے۔ جب دیر تک خدمت میں رہتا ہو کہتا ہے۔ اے استاد مجھے بادشاہ کا
 دروازہ دکھلا۔ اور اس میں مجھ مشغول رکھہ۔ مجھے ایسے جگہ پر رکھ کر جہاں سے اے دیکھو
 میرا تہا اسکے قرب کے دروازہ کے طبقہ میں رکھہ دے۔ پس وہ اپنے اپنے ساتھ لیتا اور وہ
 کے قریب کرتے ہیں۔ آپ کو کہا جاتا ہے۔ اے محمد (صلعم) تیرے ہمراہ کون ہو؟ اے قہر کا

ای معلوم آپ جواب میں فرما رہے ہیں تو اس چوڑے کو جانتا ہے جسے تو نے پالا اور اس مردانہ کی قدرت
کیلئے مہذب دنیا پر اس کے دل کو فرائے ہیں۔ یہ تو اور تیار رب جل جلالہ کے جبریل علیہ السلام آپ کو جہان
کی طرف لیکھا اور رب غرور جل کر نزدیک کیا کہا (یہ تو اور تیار رب) (ای غلام نیک عمل کر۔ اور
رب عالمین کا قرب حاصل کر۔) (ای غلام) امید کو کوتاہ کر۔ اور رحمت کو کم کر۔ اور دواع ہو عیو
کی طرح نماز پڑھو مومن کے لئے خواب کرنا لایق نہیں مگر اسکی وصیت اسکے لئے بھیجی ہوئی ہے
پس اگر حق غرور جل سکونہ کے ساتھ ادھار تو مبارک ہو گا۔ اور نہیں تو اسکے اہل اسکی وصیت کو حاصل
کر کے اسکی موت کے بعد اس سے نفع پائیں گے۔ اور اسکے لئے دعا رحمت کریں گے تیار کیا نادواع
ہوئی۔ اکی کہا نیکی طرح ہو۔ تیار جو دہا اہل کے درمیان دواع ہوئی۔ اکی طرح اور بہا ہوئی۔ لہذا دواع ہوئی
کی طرح ہو یہاں تک کہ تیرے دل میں دواع ہو گا خیال جم جا۔ وہ جگا امر دوسرے کے ہاتھ ہے۔
کیون ایسا نہ ہو۔ خلقت میں سے کم ایسے ہیں جو حالات آئندہ اور موت کو وقت پر مطلع ہوں
اور انچو لون میں نکلے رہتے ہیں۔ وہ اسکو مشاہدہ دیکھتے ہیں۔ جیسے تم اس سوچو دیکھتے ہو مگر
اپنی زبانوں سے بیان نہیں کرتے۔ پہلے اس پر مطلع ہوتا ہے اور وہ قلب کو مطلع کرتا ہے اور قلب نفس
مطمئنہ کو اور اسکو چاہتے ہیں وہ اس پر ادب حاصل کرنے اور دل کی خدمت کرنے اور اسکو
حکام فیہ مطلع ہوتا ہے۔ مجاہدون اور تکلیفوں کے بعد اسکا اہل بنتا ہے۔ جو شخص اس مقام تک پہنچا
وہ زمین میں حق غرور جل کا مایہ اور خلیفہ ہے۔ دعا سرکار دروازہ ہے۔ اسکے پاس لوگ کھڑے
کی جو حق غرور جل کے خزانے ہیں چاہیان ہیں۔ یہ شے خلق کی سمجھ سے باہر ہے۔ تمام جو کہ اس
میں ظاہر ہوتا ہے وہ اسکے چارٹین ہی ایک ذرہ اس کے دربار میں سے ایک قطرہ۔ اسکو سوچ میں
ایک روشنی ہے۔ ای خدا میں ان اسرار میں کلام کرنے سے تیری طرف عذر لانا ہوں اور توجہ تیار
کہ میں مغلوب ہوں۔ اور تحقیق بعضے بزرگوں نے فرمایا ہے۔ جس میں غدر کر نیکی حاجت ہوں اس کا
لیکن جب میں اس کرسی پر چڑھتا ہوں تم سے غایب ہوتا ہوں۔ اور میرے دل کو سامنے آیا
کوئی نہیں رہتا جیسے اسکے خدا کر دہ اور جسکے باعث تم پر کلام کر نیسے غیبت کر دہ تم ہی کیلئے

بھاگا۔ اور تباہی درمیان ہی دلتن ہوا۔ میں نے پختہ ارادہ کیا کہ کسی درجہ بہت گزندوں اور ایک شہر
دوسرے شہر تک اور ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک سیر کروں اور مرنے تک مسافر و پوشیدہ رہوں
یہ ہجو میں نے ارادہ کیا۔ اور اللہ عزوجل کا ارادہ اسکے خلاف تھا۔ پس میں اس میں واقع ہوا۔ جس سے
بھاگا تھا۔ یہ دل جب صحیح ہوا و حق عزوجل کے دروازہ پر ثابت قدم ہو جائے تو کمزورین کو جھل اور دگر
کناروں اور اسکے دریا میں واقع ہوتا ہی کہیں اپنے کلام اور کہی اپنی بہت اور کہی اپنی نظر سے
کمزورین میں لایا جاتا ہے۔ وہ اللہ عزوجل کا فضل ہوتا ہے۔ وہی غلٹ نشین اور وہی غانی اور وہی
باقی ہوتا ہے تم میں سے بہت کم اس پر ایمان لاتے ہیں اور تم میں سے اکثر اسکو چیللاؤ میں اس پر ایمان
لانا اور اس پر عمل کرنا نہایت (درجہ) ہے۔ نہ انہیں کے حالات کا انکار نہیں کرتا۔ مگر منافق و جال اپنی
حوص کا پیرو۔ بہ امر صحیح اعتقاد پر پہل عمل پر بنا و پاتا ہے جس نے ظاہری حکم پر عمل کیا عمل نے اسے اللہ
عزوجل کی معرفت اور اسکے لئے عمل کرنے کا وارث بنایا۔ اسکے اور خلق کے درمیان حکم ہو جاتا ہے اور
اسکے اور رب عزوجل کے درمیان علم اسکے باطنی اعمال کے نسبت ظاہری اعمال ایک ذرہ ہوتے
ہیں اسکے ماتھے پاؤں ساکن ہوتے ہیں۔ لیکن اسکا دل ساکن نہیں ہوتا۔ اس کے سر کی آنکھیں
سو جاتی ہیں۔ لیکن اسکے دل کی آنکھیں نہیں سوتی۔ اسکا دل عمل کرتا اور ذکر کرتا ہے اور وہ سوتا
ہو یا ہی امنین سے ایک کی نسبت حکایت ہے کہ اسکے ماتھے میں بیج خبی اور سو گیا بہر سیدار ہوا
و کہا کہ بیج اسکے ماتھے میں پہرتی ہو اور اسکی زبان رعب و جل کا ذکر کرتی ہو اس دل کو امر ہوتا ہی پس
وہ عمل کرتا ہو اور اس سر کو امر کیا جاتا ہی۔ پس وہ باطنی عمل کرتا ہے و لکھڑا احمال دقت
ذالک ہنہ لکھا عا ملون اور انکے لہو کے سوار اور بہت عمل ہیں جنکو وہ کہتے ہیں
پاؤں کے ساتھ ظاہری عمل عوام کے لئے ہیں۔ اور خواص کو لئے دلون اور اسطر کے عمل انکو اور خدا
کے درمیان خاص مہر ہے۔ اس کے وہ اسکے قریب میں خوف کے قدموں پر ہیں۔ وہی حالات کے بدلنے
اور مقام سے ناکل ہو جانے سے اختیار میں بدلنے سے ڈرتے ہیں۔ مگر دل کوئی نسخہ ہو یا خوف میں ہوں
و سے ڈرتے ہیں ایسا نہ ہو کہ انکے دل نسخہ ہو جائیں۔ اور انکے سر پر اور چاند منکشف ہو جائیں۔

اور انکے قدم نابل ہو جائیں۔ وہ ہیشہ کے دروازہ قریب کے حلقے سے متسلک دروازہ کی رحمت کے دامن کو پکڑو
 رہتے ہیں ایسی سے سوال کرتے ہیں کہ ہمارے خدا ہم تجھ سے دینا اور آخرت نہیں چاہتا۔ بلکہ دین میں طافی
 اور عافیت چاہتے ہیں۔ ہم ایمان کا باقی رہنا اور معرفت طلب کرتے ہیں۔ ہم پر اسکو صدقہ کر ہم فری
 رحمت کے دامن کو پکڑا ہے ہمیں بے نصیب نہ کہہ۔ ہمارے ایسا کر دے تحقیق تو جب کسی کام کا ارادہ
 کرتا ہے اسے کہتا ہے ہو پس ہو جانا ہو (اے قوم) قوم! علیا کی انکے افعال اور اقوال میں تا بعد لاری
 کرو۔ انکی خدمت کرو۔ اپنے مالوں اور جانوں سے انکا قرب حاصل کرو تمام جو کچھ تم دیتے
 ہو وہ تمہارے لیے انکے پاس محفوظ ہے کل قیامت کو وہ تمکو دیدینگے۔ تو رزق کی فراخی کی متا کرنا
 ہو حالانکہ قلم اسکے تنگ ہونے پر چل چکی۔ پس تو غضاب دیا گیا۔ دشمن جانا گیا۔ اس لیے کہ تو فخر
 مقوم کو طلب کرتا ہے۔ تو کب تک دنیا کی طلب میں سعی اور حوص کرے گا حالانکہ نیروی نہیں
 وہی جو کھا گیا۔ قوم عبادت کے قدم چہ ہے اور انکے دل ڈرتے ہیں۔ اور تم نافرمانی کو قدم اور تہد
 دل بے خوف ہیں۔ و حقیقت یہی وہو کہ بازی ہو (ڈرتے ہو غفلت میں کپڑے نہ جاؤ۔ بنی علی علیہ
 وسلم سے عبادت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ استعینوا علی اکل صنعتی بصالح اھلکما (ہر ایک
 صنعت پر اسکے ماہرون سے مدد طلب کرو) یہ عبادت ایک صفت ہو اور اسکو باہر اعلیٰ میں اخل
 کرنے والے حکم کو جاننے والے۔ اس پر عمل کر نیالے خلق کو انکی معرفت کے بعد و طام کرنے والے
 اپنے نقسوں اور مالوں اور اولاد اور تمام اون چیزوں سے جو رب غر و جل کے سوار ہیں بل پھر
 اور اسرار کے قدیموں کے ساتھ بھاگنے والے۔ انکے جسم خلقت کے درمیان آبادی میں ہوئے ہیں اور
 دل جھلون اور بیابانوں میں۔ ہمیشہ اسبطع رہتے ہیں حتیٰ کہ انکے دل تربیت پاتے اور انکی
 باز و قوی ہوتے اور آسمان کی طرف اُڑتے ہیں۔ انکی ہیں بند ہیں اور مل اور ری اور حق و
 کی نزدیک ہو گئی۔ پس وہ ان لوگوں میں سے ہو گئے جکے حق میں اشد غر و جل نے فرمایا۔ و انھم عند
 الملک الصطفین (اور تحقیق وہ ہمارے نزدیک برگزیدہ اور پسندیدہ ہیں) جب ایمان
 یقین ہو جائے کہ یقین معرفت اور معرفت علم اسوقت تو اشد غر و جل کا دانا ہو غنیوں کے اتہاسی

لیتا اور فقیروں کو دیتا ہے۔ تو صاحبِ باد چنانہ ہوتا ہے۔ رزق تیرے دل اور سر کی ماتہ پر جاری ہوتے ہیں۔ اور منافق بھی کوئی بزرگی نہیں۔ حتیٰ کہ تو ایسا ہو۔ تجھ پر فسوس۔ تو کسی شیخ پر بیگزار نہ دے غرورِ جل کے حکم کو جاننے والے کے ماتہ پر مہذب نہیں بنا۔ تجھ پر فسوس تو بے مشقت طلب کرتا ہی تیرے ماتہ پر نہ آجکاج دنیا بے مشقت حاصل نہیں ہوتی تو وہ اللہ غرورِ جل کے پاس ہر کس طرح ہو گا تھان لوگوں سے کہاں ہی چکی اللہ غرورِ جل نے اپنے حکم کتاب میں کثرتِ عبادت کے ساتھ تعریف کی ہے اور فرمایا

كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ وَبَالًا أَسْحَارَ هُمْ هُمْ فَسْتَعْفِفُونَ (دورِ اتم)

کم سوتے تھے اور صبح کو معافی مانگتے تھے جب عبادت میں انکا صدق معلوم ہوا تو انکو لو کیا (حافظ) کہڑا کر دیا جو کج گئے اور رش پر سے کہڑا کرے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ غرورِ جل فرماتا ہے یا حبیبِ علی اقم خلافاً وانفسہ خلافاً (ای جبریل فلا نے کو کہڑا کر اور فلا نے کو سلا) اسی جبریل ہیں فلا نے کو کہڑا کر وہ عبادت میں سچا گناہوں سے بھاگنے والا ہے۔ اس کے بے پروائی۔ اور نیند کو نہ کر۔ اور فلا نے کو سلا۔ جو ٹامنا منافی ہے باطل و باطل یعنی در لغت۔ اسپر نیند کو غالب کر تا کہ میں کہڑا ہونے والوں میں اسکے چہرے کو نہ دیکھوں۔ دوسری وجہ یہ ہے۔ فلا نے کو کہڑا کر تحقیق ہو اور طالب۔ اور محب کی شرط مشقت کا برداشت کرنا ہے اور فلا نے کو سلا۔ کیونکہ وہ محبوب اور محبوب کی شرط آرام کرنا ہے۔ سلا یا جائے اور آرام دیا جائے۔ کیونکہ اسنے روشنی کو اندھیروں کے ساتھ ملایا ہے۔ حتیٰ کہ عہد کو پورا کیا۔ اور محبت میں سچا نکلا۔ پس جب یہ اسکے لئے صبح ہوا تو اللہ غرورِ جل کو دنا کا وقت آیا۔ کیونکہ وہ ہر ایک کو جسے جو اس میں سچا نکلا اپنے ساتھ آرام دینا کا خیال ہے جب دلیار کے دل کو قدم رب غرورِ جل تک پہنچ جاتے ہیں وہ خواب میں وہ چیزیں دیکھتے ہیں بیداری میں نہیں دیکھا۔ انکے دل اور اسرار ان چیزوں کو دیکھتے ہیں جسکو بیداری میں نہیں دیکھتے انہو سچ نماز پڑھی اور روڑ کر ہی اور انہو نفسوں کو بہو کہہ اور عزت کو چھوڑنے میں مجاہدہ میں اللہ اور طرح طرح کی عبادتوں میں روشنی کو اندھیرے سے ملایا حتیٰ کہ انکے لئے جنت حاصل ہوئی پس جب حال ہو گئی تو انکو کہا گیا۔ راستہ کے سوا۔ یعنی حق غرورِ جل کو طلب کرنا۔ انکو عمل

عمل دلی ہوتے ہیں۔ جب اس تک پہنچتے ہیں۔ تو اس کے نزدیک ثابت و رطابہ ہو جاتا ہے جس سے اس کو
 جانا جسے طلب کرتا ہے اور پھر وہ چاہی تو تادریخت اندر غرض کی عبادت میں صرف کرتا ہے آسان ہوتی ہے۔ میں
 ہمیشہ تکلیف میں رہتا ہے حتیٰ کہ ان پر رب غرض کو ملے۔ تجھ پر فوس میری ارادت کا دعویٰ کرتا ہے اور
 مل مجھ سے چھپاتا ہے۔ تو اپنی دعویٰ میں جو ملتا ہے۔ میرے لئے کرتا اور عاملہ و رسوا اور مال شیخ کے آگے
 کچھ نہیں۔ وہ صرف اس قدر کہتا ہے کہ جس کے کہانے کا وہ اسے امر کرتا ہے۔ وہ فانی ہے اس کی اس وقت کی
 انتظار کرتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ اندر غرض کی طرف سے ہے۔ اس کی مصلحتیں اس کی شیخ کے ماتھے پر ہیں۔
 اور اس کی رسی میں اس کا بٹ ہے اگر تو اپنی شیخ کو تہمت لگائے تو اس کے ساتھ نہ رہا اس لئے کہ سچے
 اس کی صحبت اور ارادت صحیح نہیں۔ مریض جیسا کہ مہتمم کرے تو اس کے علاج سے اچانک نہیں ہوتا
 اور آپ نے خدا آپ سے راضی ہو۔ کلام کے بعد فرمایا۔ جس نے صحیح طور سے خلقت سے ہو رہی کیا
 وہ اس میں راضی ہوتے ہیں اور اس کے کلام اور اس کو دیکھنے سے نفع حاصل کرتے ہیں جب تک اس کو
 غرض ملے علم کے ساتھ جانے اور اس کی معرفت سے ان کو پہچانے تو تجھ سے ان کی مصفتیں غائب ہوتی ہیں تجھ
 سے جن اور انسان اور فرشتے نابود ہوتے ہیں۔ تیرا دل اور مصفت سے مصف کیا جاتا ہے اور اس طرح
 تیرا اس سے تیرے وجود کا چمکا الگ کیا جاتا ہے۔ یعنی نبی آدم کی عادت کا چمکا۔ حکم آتا ہے اور
 تجھ پر تمہیں ہو جاتا ہے۔ پس تو زمین پر اپنے نفس کے اور اپنی رب غرض کو خلق کو اس کے
 پہننے والا ہوتا ہے۔ اور علم خدا کے ربانی آتا ہے۔ اور تیرے دل اور سر پر تمہیں ہو جاتا ہے۔ اس کو
 لازم ہے جو رسول اللہ علیہ وسلم لائے۔ یعنی کتاب و سنت جس کو ان کو ترک کیا نہ بدیق ہوا اور
 اسلام کے دائرہ سے خارج ہوا۔ پس قیامت میں اس کے لئے آگ اور عذاب ہے اور دنیا میں غضب ظار
 کے دل کی طرح اور اندر غرض کے درمیان حکم کو مضبوط کرنے اور حق غرض کی درواری پر پھرنے کو
 تحقیق کرنے کے بعد اور شے ہوتی ہے۔ یہ وہی شے ہے جس سے وہ اس کے لائق ہوتا ہے کہ اس کی
 تابعداری کجائے اور اس کے کلام کو سنا جائے۔ اس لئے ان لوگوں کی تابعداری منع کیا گیا ہے جو حکم کو
 مضبوط نہیں کرتے تو اس کو اس کا لہذا ضروری ہے اور یہی اس اس کی بنیاد ہے۔ یعنی اس کا جس سے

اسکو عمل اور اخلاص کے ساتھ حکم کیا اور خلقت اس سے واقف ہوئی۔ پس وہ مٹد غرول کے نزدیک بڑا
 ایسا واسطے بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ تَعْلَمَ عَمَلًا وَعِلْمًا دَعَىٰ نِي الْمَلَكُوتِ
 عَظِيمًا (جس نے علم پڑا اور عمل کیا اور پڑا یا وہ ملکوت میں بڑا بلایا جاتا ہے) جہالت کے ساتھ عبادتِ خدا
 میں گوشہ نشینی نہ کرے کیونکہ خلق کے ساتھ گوشہ نشینی بڑا کامل فساد ہے۔ ایسا بنی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا: نَفَقَةٌ شَمُّ الْعَتَلِ (نقیبہ بن پہر گوشہ پکڑ) تجھ مناسب نہیں کہ عبادتِ خدا میں
 بیٹھے اور رہے زمین پر کوئی ایسا ہو جس سے تو ڈرتا اور امید رکھتا ہے۔ تیرے لئے سوا ایک
 ڈرانے والے اور ایک امید گاہ کے۔ یعنی مٹد غرول کے اور کوئی نہ ہو۔ میں نہیں پہچانتا کہ مٹد غرول
 کو اور اس کے حضور میں اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے کبھار رہنا۔ میں سکے دین کو قانع کرتا اور اس کی
 مدد کرتا ہوں۔ ایسی رضامندی کے لئے: اور کے لئے مدد دینے کی صحیح کو کسنا۔ اس نے
 اسکی دل اور سر کو پکارا۔ جب عوام الناس اسکی حدود کو توڑتے اور اسکی منہیات کو ترک
 کرتے اور اس کے امروں کو چھوڑتے اور اسکو اپنی مٹیوں کے پیچھے ڈال دیتے ہیں تو وہ
 سنا ہے کہ کسطح وہ چلاتا ہے اور مٹد غرول کو آگے فیاد کرتا ہے۔ پس مستعد ہوتا اور اسکی طرف کھڑا ہوتا
 ابراہیم المعروف اور بنی من المنکر انکی کام کرنے اور بدی سے باز رکھنے) سو اسکی مدد کرتا ہے
 اسکی خیر خواہی کرتا اور اس سے دفع کرتا ہے۔ یہاں رب غرول کی قوت سہی کرتا ہے۔ نہ اپنے
 نفس اور ہوا اور طبع اور رعوت اور جہالت اور نفاق سے۔ عبادتِ عادت کا ترک کرنا ہے
 نہ یہ کہ عادتِ عبادت کی جگہ ہو۔ دنیا اور آخرت اور خلق کے تعلق کو چھوڑ دو۔ اور حق غرول سے
 تعلق بچھو۔ مت بٹو کیونکہ پرکھنے والا بڑا داناس ہے۔ وہ تم سے نہیں لیتا مگر کوئی کے ساتھ۔ وہ
 زینت جو تمہاری بات ہے اسکو ہنک دو۔ اسکو کچھ نہ شمار کرو۔ تم سے نہیں لیا جائیگا مگر وہ
 جو بیٹھیں میں داخل ہو۔ اور کھوٹ سے صاف ہو۔ پس خیال نہ کرو کہ اس سہل ہے۔ تم میں سے اکثر اخلاص
 کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ وہ منافق ہیں۔ اگر امتحان نہ ہوتا تو دعویٰ زیادہ ہوتے۔ جس نے
 حلم کا دعویٰ کیا ہم اسکو غضب کے ساتھ امتحان کریں گے۔ اور جس نے کرم کا دعویٰ کیا۔ انکے کے ساتھ

اسکو امتحان میں لائیں گے۔ اور جو کوئی کسی چیز کا دعویٰ کرے اسکی ضد کے ساتھ ہم اسکا امتحان کریں گے۔
 ہوس کو ترک کرو۔ اور تمام حالات میں تقویٰ کو لازم پکڑو۔ خدا متقین کا ہے۔ اصل میں شک کرنے
 اور فروعات میں نافرمانی کرنے سے بچو۔ پہرہ درستوں اور حدیث سے متسلک کرو۔ اور انکی اپنی باتوں
 سے نہ چوڑو۔ حق غرضی کریم ہے کسی بندے پر وہ خوف جمع نہیں کرنا۔ اولیاء دنیا میں کہانے اور خبر
 اور پھینے اور نکاح کرنے اور اپنی تمام تصرفات میں خوف میں رہنے کے۔ انہوں نے حرام اور مشتبہ
 اور حلال میں بے زیادہ لینے کو اپنے رب غرضی کے حساب اور اسکے بڑے غلبے کے خوف سے چوڑیا۔
 اپنے کہانے اور پھینے اور تمام حالات میں پرہیزگاری کی۔ چیزوں کو ان سے پرہیز کرنے کے باعث ترک
 کیا۔ جب زہد کامل ہو گیا تو معرفت حاصل ہوئی جب معرفت کمال کو پہنچی تو اللہ غرضی کا علم آیا۔
 انکے سون پر تاج ہو گیا۔ پس لاچار حرام اور شبہ اور مباح ان سے جدا ہوا۔ اولانکی پاس حلال۔
 مطلق رہ گیا۔ جو ان صدقوں کا حلال ہے جو اس کے لیے اہتمام نہیں کرتے اور نہ انکے دلوں میں گذشتہ
 جب بندہ دنیا اور آخرت کو چوڑ دے اور حق غرضی کے غیر سے بری ہو جائے اور اسکا دل اللہ کو
 اور سنت اور لطف کے گہر میں موجود ہو جائے۔ تو وہ اسے طعام اور شراب و لباس یا باقی مصلحتوں کے حال
 کر کے تکلیف نہیں دیتا۔ اسکا دل اس میں مشغول ہونے سے پاک ہوتا ہے مقربین کے دل ہمیشہ قرب اور
 علم خاص کی کتاب میں لگے رہتے ہیں۔ انکے دلوں اور اسرار کو اس قدر فنا ہو جاتا ہے اور حق غرضی
 کے حضور میں ہر نیکی تعلیم دی جاتی ہے۔ پس وہ خود انکا فانی ہوتا ہے اور انکے اپنے غیر کے سہو میں
 کرتا۔ یہ خلقت کی سچہ ہے باہر ہے اسے ظاہر ہے پوشیدہ ہے۔ انکو فنا کرتا ہے۔ پہرہ چاہتا ہے جو
 اوٹنا اور واپس کرتا ہے علم اول علم ثانی کی تائید پاتا ہے۔ اول جہل ہے (پہر علم پہر عمل)
 اور اخلاص پہرہ در علم اور در عمل خاموشی ہے۔ پہر کلام۔ اول فانی ہے۔ پہر وجود۔ اور وہ
 تم سب سے پاس کیسے بیٹھے ہوئے دنیا اور بادشاہوں کے بندوں کے دولت مندوں کی گرافی اور
 ارزانی کے بند و پٹیل فوس۔ اگر گہیوں کے ایک دانہ کی قیمت ایک نیار تک پہنچ جاوے تو
 کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ اور نہ اسکو اسکا رزق اسکے یقین کی قوت اور اپنی غیبی قوت پر توکل کرنے کے

باعث رخ میں ڈالتا ہے۔ تو اپنے آپ کو مومنوں سے شمار نہ کرے۔ گو مشہد پڑ تمام چیزیں اللہ عزوجل
 لشکر اور اسکا گروہ میں خلق سے اعراض کرنا حق ہے۔ اور خالق میں مشغول ہونا لائق ہے۔ میں تمکو
 نہیں دیکھتا کہ تم میرے کہو کو سمجھتے ہو۔ تم پر توحید کی علامتیں اور صدیقوں اور اولیاء کو کلمات
 کو سننا ضروری ہے۔ انکے کلام اللہ عزوجل کی طرف سے وحی کی طرح ہے۔ اس سے اور اس کے امر سے
 عوام لالچوں کے امروں سے ورے بولتے ہیں۔ تو ہوس ہے! اپنی کلام کتابوں سے جمع کرنا
 اس سے کلام کتاب ہے۔ اگر تیری کتاب ضائع ہو جائے تو کیا کرے گا۔ یا جلجلائے یا تیرا چنانچہ اکل ہو جائے
 جس سے تو دیکھتا ہے جب تیرا شکار تو شہو جائے اور پانی جو اس میں ہے گر جائے تو تیرا چھین
 اور دیا سلامی کہاں ہے جس نے علم پڑا اور عمل کیا اور اخلاص کیا تو حقیق اور مددگار اس کے
 ولین! اللہ عزوجل کا نور ہوتا ہے۔ اور اسکو اور اس کے ارد گرد روشنی دیتا ہے! قبل و قال
 بیٹو! بے جمع کئے ہوئے صحیفوں کے غلاموں نفسوں اور ہواؤں کے ہاتھوں علی و ہو تم
 افسوس خالص کے ساتھ جھکے ہو۔ تم شکست پاؤ گے۔ اور ہلاک ہو گے۔ اور اپنی بہرہ کو نہ پہنچو
 سابقہ اور علم تمہارے کوشش سے کس طرح بدل سکیگا۔ مومن مسلمان بنو۔ کیا تم اللہ عزوجل کو فتنہ
 نہیں سنا۔ الذین امنوا بایمان و کانوا مسلمین۔ (وہ لوگ جو ہماری آیات پر
 ایمان لائے اور مسلمان ہوئے) اسلام کی حقیقت اسلام (تائیداری) ہے اور ایسا حق کہ حضور میں
 انہوں نے چون و چرا اور کر اور نہ کر کو پہلا دیا۔ طرح طرح کی عبادتیں کرتے ہیں اور خوف کو قدموں پر کھڑے
 ہیں۔ ایسا وسط اللہ عزوجل کی تعریف فرمائے اور فرمایا یونہی مالق اور خلوق ہیں
 (دیتے ہیں جو کچھ کہ دیتے ہیں اور انکے دل ڈرتے ہیں) اللہ عزوجل کو امروں کی اطاعت کرتے ہیں اور
 اسکی مہنیاں بجا رہتے ہیں اسکی بلا پر صبر کرتے اور اسکی عطا پر شکر کرتے ہیں اور اپنی نفسوں اور
 اموال اور اولاد اور عزتوں کو سابقہ کے ہاتھ میں سپرد کرتے ہیں۔ اور دونوں میں اس سے ڈرتے ہیں
 خوف کہا تو ہیں۔ عارف جب لغت سے پرہیز کرتا ہے اسے کہتا ہے مجھ سے دور ہو جا میں حق عزوجل
 کے دروازے کا طالب ہوں۔ تو اور دنیا میرے نزدیک کیا ہے۔ دنیا جھکو تھمے سے حجاب میں کہتی ہے

امد تو محو رب غرور جل سے حجاب میں رکھتی ہے۔ جو چیز عجیب کو اس سے حجاب میں رکھو اور کوئی غور نہیں
 ان کلام کو سنو۔ یہ اند غرور جل کے علم کا منفرد خلق میں اور خلق سے اس کے اراد کیا منفرد اور یہی منفرد
 اور رسولوں اور اولیاء اور نیکو کاروں کا حال ہے۔ اسے دنیا کے نندہ اور ای۔ آخر کے نندہ
 اند غرور جل اور دنیا اور آخرت سے حاصل ہو۔ تم دیوار میں ہو۔ تم میں سے کسی کا بت دینا اور کسی کا
 اور کسی کا خلق اور کسی کا شہوتین اور لذتین اور کسی کا حمد و ثناء اور خلق کے نزدیک قبولیت جو چیز
 اند غرور جل کے سوار ہے وہ بت ہے۔ اولیاء دنیا اور آخرت کو حق غرور جل کو دروازہ اور طریقے
 گہر میں سپرد کرتے ہیں۔ تاکہ وہ اپنی مرضی کے موافق اسے لیکر بیض کو کہلائے یا منافقوں
 کو اسکی کوئی خبر نہیں۔ منافق اسین سے ایک حرف بھی نہیں سن سکتا۔ اسپر قیامت قائم ہو جاتی
 ہے کیونکہ حق کو سُننے پر قادر نہیں ہے۔ میری کلام حق ہے اور میں حق پر ہوں۔ میری کلام اللہ
 غرور جل کی طرف سے ہونے مجہ سے۔ شیخ سے ہی نہ ہو سکے۔ لیکن تیرا فہم سقیم آفت زدہ ہے۔

(تجربہ انوس) تو نے علم پڑھا اور اپنے علم پر عمل نہ کیا۔ پس تیرا علم ایچھے کیا فائدہ دیگا۔ تو جو انی
 کی حالت میں مشائخ کی خدمت نہ کی تو پڑھاپے کی حالت میں کطرح کرے گا۔ کوئی مومن نہیں ہے
 مگر کہ موت کے وقت اسکی آنکھ سے پرودہ دور ہو جاتا ہے۔ پس وہ جنت میں یا جہنم دیکھتا ہے
 حورین اور ولطان اسکی طرف اشارہ کرتی ہیں اور اسے جنت کی خوشبو آتی ہے۔ پس اس کو لئے
 موت اور سکرات موت آسان ہو جاتے ہیں۔ حق غرور جل کے ساتھ اس طرح کرنا ہی جسطرح حضرت
 آسیہ (علیہا السلام) کے ساتھ کیا۔ اور انہیں سے بعض ایسی ہیں جنکو موت سے پہلے اسکا علم دیا جاتا
 ہے وہ مقرب لگانے اور محبوب ہیں۔ اسے حق غرور جل پر اعتراض کرنے والے تجھے انوس بن بیاضہ نہ ہو وہ
 گئی نہ کرتے تھا کو کوئی رد کرنے والا رہ نہیں کر سکتا۔ اور کوئی روکنے والا روک نہیں سکتا۔
 تسلیم کر۔ تو راحت میں ہو گیا۔ کیا رات اور دن کو تو رد کر سکتا ہے جب رات آجائے تو آجاتی
 ہے خواہی تو رامائے یا راضی ہو۔ اور اسے بطرح دن کا حال ہے۔ دونوں تیری مرضی پر
 آجاتے ہیں۔ اسے بطرح اند غرور جل نے قضا کی اور تقدیر کیا۔ تیرے فائدے میں ہوں یا ضرر میں

جب فقہ کی رات آئی تو تسلیم کر اور دو لمبندی کے دن کو وداع کر جب مرض کی رات آئی تو تسلیم کر اور عافیت کے دن کو رخصت کر۔ اور جب وہ رات آئے جسے تو کمروہ جاتا ہے تو تسلیم کر اور اس کو کمروہ جاتا ہے تو تسلیم کر تا ہے وداع کر سرخون اور بیماریوں اور فقر اور غریزوں کے زائل کرنے والی رات کا شغل کے ساتھ استقبال کر اشد کی قضا اور قدر سے یکسو رو نہ کر نہیں تو تو ہلاک ہو جائیگا اور تیرا ایمان جاتا ہوگا اور تیرا دل کدر ہوگا۔ اور تیرا سر جانیگا۔ اللہ عزوجل نے اپنی کسی کتاب میں فرمایا انا اللہ الذی لا الہ الا انا فمن استسلم لقضائی وصدى علی ابدائی و شکر نعمائی کتبته عندی صدقاً و من لم یستسلم لقضائی ولم یصد علی ابدائی ولم یشکر نعمائی فلیطلب رباً سوائی (میں وہ خدا ہوں جسکے سوا کوئی معبود نہیں جس نے میری قضا کو تسلیم کیا اور میری بلا پر صبر کیا اور میری نعمتوں پر شکر ادا کیا میں اس کو اپنے پاس صدیق لکھتا ہوں اور جس نے میری قضا کو تسلیم نہ کیا اور میری بلا پر صبر نہ کیا اور میری نعمتوں پر شکر نہ کیا پس چاہئے کہ میرے سوا اور رب کی تلاش کر لے) جب تو قضا پر راضی ہو اور بلا پر صبر کرے اور نعمتوں پر شکر نہ کرے تو وہ تیرا رب نہیں ہے۔ اس کے سوا اور رب کی تلاش کر۔ مگر اس کے بغیر کوئی رب نہیں ہے اگر تجھ میں ارادت ہے تو قضا پر راضی ہو اور قدر پر خیر جو یا شیرین ہو یا تلخ ایمان لا۔ اور اس پر کہ جو تجھے پہنچا پر ہیز کر کے ساتھ تجھ سے خطا نہیں کرتا۔ اور جس نے تجھ سے خطا کی وہ کوشش اور طلب کے ساتھ تجھے نہیں ملتا جب تیرا ایمان ثابت ہو جائے۔ تو ولایت کے دروازہ کھل گئے کیا جائیگا پس اس وقت تو اشد کے ان بندوں میں ہو جائیگا جو عبودیت کو ثابت کر نیو لے ہیں۔ ولی علامت یہ ہے کہ تمام حالات میں اپنے رب عزوجل کے موافق ہو۔ بالکل موافق ہو جاوچون و چرا کرے۔ مرون کو ادا کرے اور منہیات سے باز رہے۔ یقیناً وہ خدا کے ساتھ ہوگا۔ اس کو وہ میں رہتا ہے نہ داین نہ بائین نہ پیچھے بلکہ بالکل آگے۔ وہ سینہ ہوگا۔ بغیر پشت کے قرب ہوتا ہے بغیر بعد کے صفا ہوتا ہے بغیر کدورت کے خیر ہوگا۔ بغیر شر کے۔ تیرا جائے امید خلق ہوگا۔ اس نے ڈرتا ہے یہ اللہ عزوجل کے ساتھ شرک کرنا ہے تو عطا کے وقت خلق کی تعریف کرتا ہے اور شکر

انکی مذمت اور یہ اللہ عزوجل کے ساتھ شرک کرنا ہے۔

تجھ پر افسوس۔ وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ انکے پاس غیر نہیں ہے۔ تو موجد نہیں۔ تمام چیزیں اللہ عزوجل

کی ایجاد اور سی سے بچاتی ہیں۔ نہ اس کے خلق سے۔ اس کے دروازے کی طرف رجوع کئے بغیر ہی میں کیا

راہ کو طے کر سکے بعد۔ ابتداء میں سبب اور انتہا میں سبب۔ مبتدی سبب اس طرح طلب کیا جاتا ہے

جیسے کہ چوڑھ اپنی ماں باپ کو طلب کرتا ہے تاکہ انکی پرورش کریں۔ پس جب وہ بڑا ہوتا اور اورٹنا

سکے جاتا ہے تو اپنے بازوؤں کی قوت اور رزق کو خود طلب کر لینے کے باعث ان پر پرواہ

ہو جاتا ہے کیا تم میں سے کسی نے کبھی اپنے رب عزوجل پر توکل کر نیکی بات سے بغیر اپنی طاقت اور قوت

اور خلق اور اپنے توکل کرنے کے کوئی لقمہ کھاتا ہے۔ تجھ پر افسوس اس کا دعویٰ کرتے ہو جو تم میں نہیں ہے

تو اسلام اور ایمان اور ایمان اور توحید کا کس طرح دعویٰ کرتا ہے۔ حالانکہ اپنی طاقت اور قوت

اور اسباب پر بہرہ رسد رکھتا ہے عقل کر۔ یہ لہر دعویٰ سے حامل نہیں ہوتا (تجھ پر افسوس) تو

اس مقام پر بیٹھتا ہے لوگوں کو غلط سناتا ہے۔ پہلے کے درمیان ہنستا ہے۔ اور ملہنی کی حکایتیں کرتا ہے

یقیناً نہ تو نجات پائیگا اور نہ وہ نجات پائیں گے۔ واعظ معلوم اور مودیع اور سننے والے۔ بخون

کی طرح جو علم نہیں پڑتا مگر سختی اور دوراندیشی اور ترشروی کو لازم پکڑنے کے ساتھ مین سونپتا

کم ایسے ہیں جو اس کے سوا اللہ عزوجل کی غایت سے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ یہ بہت ہیں جو ظاہر میں

اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور کہتے ہیں جیسے کفار نے کہا۔ انھی الا حیاتنا الدنیا موت

و نحیٰ و ما یملکنا الا اللہ عزوجل (ہمیں ہے مگر ہماری دنیا کی زندگی مرے ہیں اور زندہ ہو

ہیں۔ اور ہمیں ہلاک کرتا ہے ہر کوزمانہ) انہوں نے یہ کہا اور تم میں سے ہی بہت ایسے ہیں جو یہ

کہتے ہیں اور اسکو میری مرضی کے موافق عمل کرنے سے چھپاتے ہیں۔ پس انکی سیر نزدیک کوئی قدیر نہیں

اور نہ چھپنے کے پر قبضہ و زن ہے حق عزوجل کو واضح ہے۔ انکو عقل نہیں اور نہ تیسرے جس سے وہ

منفر اور مفید میں فرق کریں۔ اللہ عزوجل نے یوسف علی نبیہ و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصے میں

فرمایا مَا خَلَقَ اللَّهُ اَنْ تَاْخُذَ الْاَمْوَالُ وَجَدًا مَّا مَعَا غِنًا عِنْدَکَ (خدا اسے پناہ ہے کہ

باہم کیکو کپڑے مگر اسکو جسکے پاس اپنا اسباب پائین (جسکے پاس ولایت اور توحید اور ایمان کا اسباب پایا گیا)
 جبکہ اللہ عزوجل کے لئے صحیح ہو جائے وہ اسے خلق اور اسباب کے ساتھ نہیں چھوڑتا ایسے غیر متعلق
 اور اسباب کو لینے کے ساتھ نہیں چھوڑتا۔ اسے تمیز کرنا اور خالص کرنا اور گونے سے اٹھانا اور آ
 دروازے پر بٹھانا اور اپنے لطف کی گود میں سلاتا ہے۔ تجھ پر افسوس تیرے اسلام کا کوئی پٹا ہے
 تیرے ایمان کی پٹا لید ہے۔ تو برہنہ ہے۔ تیرا دل جاہل ہے۔ تیرا سر مکہ دہے۔ تیرا سینہ اسلام
 کے ساتھ کہلا نہیں تیرا باطن خواب اور تیرا ظاہر آباد ہے۔ تیرے پیچھے سیاہ ہیں۔ وہ دنیا جس سے
 تو محبت کرتا ہے۔ تجھ سے کوچ کر رہے والی ہے۔ اور تیرا آخرت تیری طرف آتے جاتی ہیں گنا
 امر کے لئے اور اوسکے لئے جسکی طرف تجھے جلد نقل کرنا ہے۔ ہوشیار ہو جا۔ شاید کہ تیری موت آج
 یا اسی ساعت میں آجائے۔ تیرے اور تیری امیدوں کے درمیان پردہ ہو جا۔ دنیا سے جسکی
 تو امید کرتا ہے اسے نہ پائے اور نہ اس سے مل سکے۔ اور جو تجھے آخرت سے بہلا دیا وہ تجھے آئے۔
 اللہ کے غیر میں مشغول ہونا۔ اور اسکے غیر سے ڈرنا اور امید رکھنا ہوس ہے۔ سوار اللہ عزوجل
 کوئی ہم کو فرار اور نفع نہیں پہنچا سکتا۔ وہی ہے جس نے ہر ایک شے کے لئے سبب بنایا ہر حکم
 سبب پر وارد ہر۔ جب تو اسکے حکم پر عمل کرے اور عمل کو متحقق کرے۔ تو اسباب تجھ سے اسطرح
 کر جائے ہیں جسطرح کہ پتے درخت سے۔ سبب ظاہر ہوتا اور سبب دور ہو جاتے ہیں۔ مغز ظاہر ہوتا
 اور چمکا دور ہو جاتا ہے۔ مغز کیا ہے سبب کے ساتھ جو اصل سے تعلق رکھتا وہ درخت کے پہل
 کی طرح ہے۔ موجد حالات میں منتقل ہوتا رہتا ہے۔ شک سے کنوین کی طرف نقل کرتا ہوا
 کنوین سے نہر کی طرف اور نہر سے دریا کی طرف۔ فرع سے اصل کی طرف نقل کرتا ہوا۔ دلا سوا
 کی طرف عبادت سے معبود کی طرف۔ صفت سے صانع کی طرف عاجز سے قادر کی طرف۔ فقر سے
 دولت مندی کی طرف۔ ضعف سے قوت کی طرف۔ قلیل سے کثیر کی طرف۔ چمپہ شبنم نہ بگھا و ستم
 اکثر و کج دل ایمان سے فارغ ہیں۔ تم میں سے اگر کسیکے دل میں کوئی حاجت ہو تو چاہیے کہ ایسی خاموشی اور
 نیکیا و ب کی لگام ڈالے اور تقویٰ کی دمع پینے یہ کہ کسی طمانیت اور رنج و مل تک پہنچنے کا

سب سے پہلے وصول دو ہیں۔ عام اور خاص۔ عام موت کے بعد اللہ عزوجل کو ملنا اور خاص نافرزدوں کے دلون کا موت سے پہلے اللہ عزوجل تک پہنچنا۔ یہ لوگ وہ ہیں جو اپنے نفسوں کے ساتھ فحاشی میں جہاد کرتے ہیں اور خلقت سے نفع اور ضرر کو دیکھنے سے باہر رہتے ہیں۔ پس جب اس پر مروت کرتے ہیں اس تک پہنچ جاتے ہیں۔ جس طرح کہ عوام موت کے بعد پہنچتے ہیں جس کو لو کہہ رہے ہیں ہوا تو اس کو قدرت اور فراخی اور حکام اور موانعت حاصل ہوتی ہے اس وقت یہ پہنچنے والا کہتا ہے یا اللہ یا اللہ یا اللہ کہ جمعین (میرے پاس اپنا لکنا لکھنا لاؤ) جب حضرت یوسف علیہ السلام کٹھن میں اور قید خانہ سے نکلے اور ان سختیوں پر صبر کیا تو جب قادیان ہوئے۔ اور سب کچھ ایک آنکھ سے دیکھا آپ نے اپنے پیائیوں سے کہا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَجْمَعِیْنَ (اپنے ساری کہنے کو میرے پاس لاؤ) جب اکبر و قسطنطنیہ اور سلطنت حاصل ہوئی اور جنگی جاتی رہی اور فراخی آگئی اس سے پہلے آپ گڑھے اور قید خانہ میں گونگے تھے پس جب نکلے تو فصاحت آئی۔ اسے قوم سب کو سکے خانے سے طلب کرو۔ سب کو اس کی طلب میں خیرے کرو۔ اذلیار نے ارواح کو رب عزوجل کا قرب طلب کرنا میں خیرے کیا۔ انہوں نے اس کو جان لیا جسے طلب کرتے ہیں پس اپنا ارواح کا خیرے کرنا انسان جو اس نے اس کو جسے طلب کرتا ہے جان لیا اس پر وہ جسے خیرے کرتا ہے انسان ہوا حکایت ہو کہ ایک آدمی دلال کے حجرے کے پاس سے گزرا دیکھا کہ اس میں ایک لونڈی بڑی خوبصورت ہے اس پر شفیقہ ہو گیا۔ آگے قدم اٹھانے کی طاقت نہ رہی۔ ایک بیش قیمت گھوڑے پر جو ایک سودنیار کے برابر تھا خوب لباس پہنے ہوئے اور ایک تلوار کو جکامیان زر سے مزیں تھا لگے ہوئے سوار تھا۔ اس کے آگے آگے ایک جشی غلام زین پوش اٹھائے چلتا تھا فوراً اس کے مالک کی طرف بڑا لوراس سے اس کے پیچانے کی درخواست کی اس نے جواب دیا۔ اس میں شک نہیں کہ تو میری لونڈی پر عاشق ہو گیا ہو اور عاشق اپنے معشوق کی طلب میں اپنی تمام ملکیت کو صرف کر دیتا ہے میں کہی نہیں چوں گا مگر اُن تمام جنروں کی عوض جو اس وقت تیری ملکیت میں ہیں۔ پس بیوقت وہ گھوڑی سوار اور تلوار پر تمام کپڑے اور تار ڈالے اور دلال سے ایک قبضہ عاریتاً لی اور سب کو ملے غلام کو جواب دے

ساتھ تہا سپرد کر دیا اور لوندی کو لیکر اپنے گہر کی طرف چل دیا برہنہ پاؤں برہنہ سر جیلا سننے قیمت صرف
 کی تو قیمت وار چیر لی۔ اس نے اسکو پچایا۔ جسے طلب کیا۔ پس اس پر وہ جو خرچ کیا آسان ہوا۔ محبت
 میں سچا محبوب کے سوا کسی اور دو چیز پر متوجہ نہیں ہوتا۔ جب خلق میں سے کوئی کہے میں نے جنت
 کی اور اداون نعمتوں کی جو اس میں ہیں خبر سنی ہے اقد غرول کے فرمودہ و کھینکا کائنات حقیقہ اللہ
 وَلَئِنْ اَنْعَمْتُ (اور اس میں وہ ہے جسے نفس چاہتے اور نگہیں لذیذ جاتی ہیں) سے پس اسکی
 قیمت کیا ہے۔ ہم اسے کہیں گے اقد غرول نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ اشترى مِنْكَ النَّفْسَ بِمِثْلِ
 اَنْفُسِهِمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنْ لَّهْمُ الْجَنَّةِ (تحقیق خدا نے مومنوں سے ان کے
 نفس اور مال خرید لئے ہیں۔ اس پر کہ انکے لئے جنت ہے) نفس اور مال کو سپرد کر۔ پس وہ تیار ہو گیا
 اور دوسرے کہا۔ میں چاہتا ہوں ان میں سے ہو جاؤں جو اسکی ذات کو چاہتے ہیں سیکرول نے
 قرب کے دروازے کو دیکھنا اور میں محبوب کو پادشاہ نہ پوشاک پہنے ہوئے اس میں آمد و رفت کرتا
 دیکھتا ہوں پس اس میں داخل ہوئی قیمت کیا ہے۔ ہم اسے کہیں گے۔ اپنا سارا مال حسیع کر اور
 اپنی شہوتوں اور لذتوں کو چھوڑا اور اپنے وجود کو اس میں فنا کر ڈال (اور اسکی نعمتوں کو چھوڑ دے
 اور ترک کر اور نفس اور ہوا اور طبع کو چھوڑ دے اور دنیوی اور اخروی لذتوں کو ترک
 کر دے اور سب کو اپنی دلکی میٹھ کے پیچھے ڈال دے) پھر داخل ہو پس تو دیکھے گا جو انگھوں نے نہیں
 دیکھا اور کانوں نے نہیں سنا اور کسی بشر کے دل نہیں گذرا۔ جسکے لئے یہ کامل ہوا اور اسکی دلکی قدم
 اس میں ثابت ہوئے دینا اور آخرت اسکے لئے ہو گئی۔ یہ دونوں اسکے لئے نعمت ہو جاتی ہیں بلا حمت
 دونوں اسکی جان ہوتی ہیں اور اسکا انجام قرب اور نظر ہے۔ قرب دنیا میں مل کے ساتھ
 اور نظر قیامت کے روز انگھ کے ساتھ۔ اے غلام! قُلِ اللّٰهُ شَرُّ دَرَسِهِمْ
 (کہہ اللہ ہے پھر کو چھوڑ دے) قُلِ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يُعِيدُنِي (کہہ وہ جو نے
 مجھے پیدا کیا وہی مجھے ہایت بخشے گا) اے دنیا سے پرہیز کر نوالے جب تیرا دل اس سے
 آخرت کو طلب کرتا ہوا نکل آئے تو کہہ اَلَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يُعِيدُنِي (اور تیرا حق غرول کا

ارادہ کرنے والے اس میں رغبت کرنے والے اسکے خیر سے پرہیز کرنے والے جب تیرا دل جنت کے دروازے سے اپنے مولیٰ کو طلب کرتا ہو اس کے نو کہہ اللہ تعالیٰ خلقیٰ نہ ہو بہدین۔ راہ کی سختی ہے۔ اور اس کی ہدایت میں مشغول ہو۔ اسے کہ تو ان دونوں راستوں میں چلنے کا ارادہ کرتا ہو اگر راہ طلب کر جو اپنے چلے اور انکی خوفناک جگہوں سے واقف ہیں۔ وہ کون ہیں۔ مشائخ علم پر عمل کرنے والے۔ اعمال میں خلاص کرنے والے۔ آئے غلام۔ رہبر کا غلام ہو۔ اسکی تابعداری کر۔ اپنے پالان کو اسکے سامنے رکھ دے اور اسکے ساتھ چل۔ کبھی اس کی دایمیں اور کبھی اسکے بائیں۔ اور کبھی اسکے پیچھے۔ اور کبھی اسکے آگے۔ اسکی رائے سے باہر نہ جا اور اسکے فرمودہ کی مخالفت نہ کر۔ پس تو اپنے مقصود کو پہنچ جائیگا اور راستے سے گمراہ نہ ہوگا۔ اپنے رب غرور جل کو واحد تسلیم کر۔ تحقیق تو ہمت سے کفایت کیا گیا اور تجھ سے سختیان زائل ہو گئیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب گو بچھے میں رکھے گئے تاکہ آگ میں ڈالے جائیں تو انہوں نے ذریعوں کو قطع کیا اور اپنے رب غرور جل کے بغیر کسی اور کی طرف متوجہ نہ ہوئے لاچار اسنے آگ کو فرمایا۔ یا ناکر کو فی بنی بنی حاکم مسلک ما علیٰ اسد کھیتہ (او آگ ابراہیم پر خشک اور سلامت ہو جا) اے آگ علیحدہ ہو۔ اور تغیر کر اور بدل جا۔ اپنی گرمی اور شر کو روک لے۔ اپنی روشنی اور تیزی اور گرمی اور غضب کو باز رکھ۔ سست ہو جا نہ بھڑک ہو جا۔ اور سو و خشک ہو جا۔ بغیر اذیت کے۔ یہ سب کچھ اس توحید اور برکت سے ہو جو آپ کو حاصل تھی۔ بندہ جب اپنے رب غرور جل کو واحد جانتا ہے اور اسکے لئے اخلاص کرتا ہے وہ کبھی اسکو وجود میں لاتا ہے۔ پس وہ اسکی نگہ میں داخل ہوتا ہے۔ اور کبھی نگہ میں کو اس کے سپرد کرتا ہے اور وہ خود آپ ہوتا ہے۔ یہ خلق میں سے خواص کے لئے ہے جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ جب کسی شے کو کہیگا ہو۔ پس وہ ہو جائے گی سخت آجکی نگہ میں ہے نہ کل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام بچپن اور بڑی عمر میں توکل کے قدم پر رہے جب تمہارے مہلے تم سے دور ہو جائیں گے اور فقر اور معیشت کی تنگی اور زنج کی گرانی کی نفرت

عیال بہت ہو جائیگا اور بھائی تمہارے موبہون پر دروانے بند کر لیں گے تو تم میرے باتون کو یاد کرو گے۔ یاد کرو گے۔ اور شرمندہ ہو گے۔ مجھ سے سُنو میں سول کا اور انکا جگہ سنی پہا نا سچ اسے خدا میں اس نیابت میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں اس امر پر جس میں کہ میں تیری مدد کر۔ میں پیغمبرِ دن اور رسولوں کو تیری طرف شفیع لانا ہوں۔ اور تو نے مجھے پہلی صف میں کھڑا کیا ہے۔ میں تیری خلقت کا رنج برداشت کرتا ہوں۔ پس میں تجھ سے معافی اور عافیت کا طلبگار ہوں۔ انسانوں اور جنوں کے شیطانوں اور تمام مخلوقات کی شر سے بچو نہا میں رکھو آمین۔ اور آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) فرمایا۔ اے زاہد۔ اے عابد۔ اخلاص کرو۔ نہیں تو تابعداری نہ کرو۔ تم کو روزہ اور نماز اور کھانے اور لباس کا سخت ہونا بغیر نیت اور اخلاص بلکہ نفس کے حضور اور ہوا کو دخل دینے کے ساتھ اچھا معلوم ہوا ہے تم پر انہوں اولیاء کے اعمال اس سے جدا دلون سے ہوتے ہیں۔ وہ تقدیر کے ساتھ حکم کی صحبت اور طاہر و باطن اور سر و علانیہ خالق اور خلق کے ساتھ اسکی حدود کی حفاظت سے گردش کرتے ہیں۔ ہر ایک صاحب فضل کو اسکا فضل اور ہر ایک صاحب حق کو اسکا حق دیتے ہیں۔ اور خدا کی کتاب یعنی قرآن کو اسکا حق اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اسکا حق اور اللہ عزوجل کے علم کو جو ان کے دلون میں ہے اسکا حق دیتے ہیں۔ دے پسرو کرنے اور قادیانے اور قیاد اور آزادی اور لینے اور دینے میں ہیں۔ حدود کو دلون اور سر اور نفوس پر قائم کرتے ہیں خلقت پر نیکی کرتے ہیں۔ یہ چیز تمہارے امور اور معلوم سے بالا ہے۔ مومن جہل اپنے بھائی کو دغپ کرتا ہے اور وہ نہیں مانتا تو اسے کہتا ہے غریب تو یاد کرے گا۔ اسکو جو میں کہتا ہوں **وَأَفْضُ أَمْرِ نَحْنُ إِلَہِ** (اور میں اپنا امر خدا کی سپرد کرتا ہوں) عارف خلق کے نفسوں کے ساتھ توحید اور معرفت کی تلوار سے لڑتا ہے۔ اور جو شخص انہیں سوا اسکا میں آجائے اسکو اس بادشاہ کے دروازے پر لیجاتا ہے جو اپنے بندوں پر بعید مومن کے نزدیک تمام خیر دن سے بہت پیاری چیز عبادت ہے۔ اسکی نزدیک سب چیزیں

گہرین میٹھے ہوئے نمازین کھڑا رہنا ہے اسکا دل ہنزون کی جو حق غر و جل کی طرف بلا مالا ہوا انتظار کرنا ہو
جب اذان کو سنتا ہے اس کے دل میں خوشی پیدا ہوتی ہے ۔ اور جوامع اور مساجد کی طرف دڑا کر
جب سائل اس کے پاس آئے تو خوش ہوتا ہے ۔ جب اسکے پاس کچھ موجود ہو تو اسے دیتا ہے کیونکہ اس نے
بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث السَّائِلُ حُدِیۃُ اللّٰهِ غَر و جَل الی عبد اللہ (سوالی بندے
کی طرف اللہ غر و جل کا ہدیہ ہے) کو سنا ہے کیونکہ خوش ہونا حالانکہ حقیقی اس کا رب غر و جل فیض کے
ہاتھ پر اس سے قرض لگتا ہے ۔ یہ مومن عابد کے آداب ہیں ۔ لیکن عارف پس یہ حدود و شریع کی
خاطف کرنا ہی اور اپنے دل کو رب غر و جل کا غیر و اہل ہونے سے محفوظ رکھتا ہے ۔ وہ اصل سے
پرہیز کرتا ہے کہ اپنے دل کی طرف دیکھنے سے فیض کا خوف اور اسکے غیر کی امید اور غیر پر توکل کرنا
پایا جائے ۔ اپنی دل کو خلقت اور اسباب کے ساتھ گدلا کرنے سے نگہ رکھتا ہے ۔ وہ خلق کے دیدار
کو مکروہ جانتا ہے ۔ حالانکہ اسکا ہونا ان کے لئے ضروری ہے اس لئے کہ وہ بیمار ہیں اور طبیعت
وہ اپنے رب غر و جل کے قرب کی غرت سے جو اسکی تمام آرزو اور اختیار ہی دنیا میں زندہ رہنا
اور آخرت میں زندہ رہنے کو مکروہ جانتا ہے ۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اپنے فرمایا
بقول اللہ غر و جل یوم القیامۃ بعبادۃ المؤمنین انکم اخرکم علی حیۃکم
وانکم عبادی علی شہواتکم و غرتی و جلالی ما خلقت الجنۃ الا لکم اللہ
غر و جل قیامت کے روز اپنی مومن بندوں کو فرمائے گا ۔ تم نے آخرت کو دنیا پر پسند کیا اور یہ پسند کو اپنی
شہوتوں پر اختیار کیا مجھ اپنی غرت اور جلال کی قسم ہے میں نے جنت کو نہیں بنایا مگر تمہاری لٹو یہ اسکا
فرمان لگوئے ہو لیکن اسکا فرمان مجھوں کے لئے یہ ہے ۔ تم نے مجھ کو تمام خلقت اور دنیا اور آخرت
پر اختیار کیا ۔ اپنے دلوں کے ساتھ خلق سے غرت کی اور اپنے اسرار کے ساتھ اس سے
گمراہ کش ہوئے ۔ پس تمہاری طرف میری توجہ ہے اور میرا قرب تمہارے لئے ہو اور تم میرے
حقیقی بندو ہو اور اب اس سے بعض ایسے ہیں جو ہر روز جنت کا کھانا کھاتے اور اسکی شراب پیتے
اور جو کچھ اس میں ہو اسکو دیکھتے ہیں ۔ اور بعض ایسے ہیں جو کھانے اور پینے سے فانی ہوتے ۔ اور

اور خلق سے گوشہ نشین ہیں اور اپنے پردے میں رہتے ہیں اور میرے بغیر زمین پر چل کر کرتے ہیں ایسا ہی غیبی اسرار
 کی طرح انہیں سے بہت اعلیٰ و جہل کی طرف سے زمین پر پردے میں رہتے ہیں لوگوں کو دیکھتے ہیں اور لوگ انہیں
 نہیں دیکھتے انہیں اولیاء بہت ہیں اور انہیں سے سردارانہ کم ہیں۔ چند فرشتے انہیں کی طرف سے اور باقی انہی طرف
 آتے انہی مقرب ہوتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنکی برکت سے زمین آگاہی اور آسمان برسانا ہے اور انکی
 برکت سے خلق کی بلائیں رفع ہوتی ہیں فرشتوں کا طعام اور شراب حق و جہل کا ذکر اور تسبیح و سبحان اللہ
 والحمد للہ الخ پڑھنا اور تہلیل (لا الہ الا اللہ) کہنا ہے اور اولیاء میں سے نادار یہ ہیں بظاہر طعام ایسا
 ہے جہیں اسکے سننے سے کیا فائدہ ہم میں سے اکثر شیطان کی ٹہنڈکا اور اسکے غلام میں تمہاری ماوراسکی
 کوئی غرت نہیں! اے وزیر نشین اسکی خدمت کو ترک کرو اس سے مفارقت کرو حق و جہل پر اپنے
 دلوں کے قدموں کے ساتھ رہو اور اپنے سوال کرو کہ وہ جہیں ان اعمال کی طرف راہ بنا چکے وہ تم
 سے پسند کرتا ہے۔ اس سے سوال کرو کہ تم سے خدمت کیسے۔ اس سے سوال کرو کہ وہ تمکو اسکی طرف
 پر رہنا چاہے جو کبھی ختم نہ ہو گا ایسے مددگار جو کبھی رنجیدہ نہ ہو۔ اس سے مانگو کہ وہ دنیا کو تمہاری
 طرف کر دے اور آخرت کو محبوب بنا دے۔ پس جب یہ عطا کرے تو اس سے سوال کرو کہ وہ تمکو
 تمہارے مسخوف بنائے اور خالص عمل اور اپنی محبت اور عین کو ترک کرنا تمہارے غیب میں کمر
 تو خلق کا بندہ سبب کا بندہ ہے۔ اگر تو حق و جہل کا بندہ ہو تا تو اپنے تمام کام اسکی سپرد کرتا اور
 اپنی حاجتیں اسکی خدمت میں پیش کرتا۔ تم کیون کسی چیز کو کہتے ہو۔ اور تمہاری فضل تمہارے کلام کی
 تکذیب کرتے ہیں۔ کیا تم نے سنا نہیں تمہارا رب غور فرماتا ہی یا ایہا الذین آمنوا الم یقولون
 مَا لَا تَعْمَلُونَ لَکُمْ مِمَّا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُولُوْا لَہَا اَنْ تَعْمَلُوْنَ (اے ایمان والو! کیون
 کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے۔ اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے کہ تم کہو جو نہیں کرتے) تمہارے فرشتے
 تمہاری بجائی سے تعجب کرتے ہیں۔ تمہارے اپنے حالات میں زیادہ جھوٹ بولنے سے تعجب کرتے
 ہیں۔ تو حید میں تمہاری جھوٹ بولنے سے مستعجب ہوتے ہیں تمہارے تمام باتیں گرائی اور در زمانہ
 اور بادشاہوں اور دولتمندوں کے حالات میں ہیں۔ فلاں نے کہا یا فلاں نے پنا۔ فلاں نے

نکاح کیا اور فلانا غنی ہوا۔ فلانا فقیر ہوا۔ یہ سب ہوس اور غضب الہی اور عذاب ہے۔ توبہ کرو اور اپنے گناہوں کو ترک کرو اور اپنے رب کی طرف رجوع لاؤ۔ نہ اس کے غیر کی طرف اسکا ذکر کرو اور اس کے غیر کو بہلاؤ۔ میرے کلام پر ثابت رہنا ایمان کی علامت ہے اور اس سے بھاگنا نفاق کی علامت ہے۔ اے کہ توبہ مجھے ملنا دیتا ہے۔ تاکہ ہم اپنی حالت کو بخوشی پر پرکھیں پس جسکی حالت پوختہ اور چاندی ہو تو وہ مستحق ہے کہ لطفہ دیا جائے اور چھوڑا جائے اور مر جائے۔ بسم اللہ کل نعمتوں کی طرح دل نہ چڑاؤ نہ بھاگ (جس میں توبہ ہے) بیچ اور ہوس اور سستی ہے۔

(تجربہ انوس) قریب ہے کہ تجھے اپنا حال معلوم ہو جائیگا۔ اے خدا ہماری توبہ قبول فرما اور دنیا۔ آخرت میں ہم کو غوار نہ کر۔ اے غلام تیرا امی بے بنیاد ہے پس یقیناً تیری دیواریں گر جائیں گی۔ تیری بنیاد معدومت اور گرہا میان ہے اور عمارت اور رنفاق۔ پس یہ ہوا اور طبع کی عمارت کی طرح ثابت رہے گی۔ توبہ اور طبع سے کہانا اور پتیا ہے اور نکاح کرنا اور جمع کرنا ہے۔ ان چیزوں کیلئے درمیان تیری نیت نیک نہیں۔ ہوسن کی اپنی تمام حالات اور تمام اعمال میں نیت نیک ہوتی ہے۔ وہ سوا امر خدای غرض کے نہیں کہانا اور پتیا اور نہ پہننا اور نہ نکاح کرنا ہے۔ اسی طرح دنیا اور آخرت میں۔ خدا و دنیا میں اسکو شرع کے ذریعہ امر کرنا ہے اور آخرت میں بے واسطہ وہ اس دنیا اور اسکی جلدی بنا ہو جائیکو دیکھتا ہے۔ پس اس سے پرہیز کرنا ہے اور معصوم کے حامل ہونیکو یاد کرنا ہے۔ اسے شرع اور دلی شہادت کے ساتھ لیتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھ اسکی حاجت نہیں۔ میں اسکو نہیں چاہتا۔ اور اسکا دل دامن اور بائیں بھاگتا ہے اور اسپر اسکا لینا لازم کیا جاتا اور اسے مجبور کیا جاتا ہے۔ دنیا میں اسکا حال اسطرح ہے لیکن آخرت میں وہ اپنی نگاہ جنت کی طرف نہیں کرتا وہاں تک کہ اپنے رب غرض کے لئے اور جیس ہو کوئی چیز بنا دل کرنی ہو تو سوائے پختہ امر اور پیش کیا جانے اور اشارے کے نہیں کرتا۔ پس وہ امر کو جنت کا حق اور کرینکے لئے قبول کرتا ہے۔ حور اور ولدان (جنت کے غلاموں) اور ان شہوات کا حق اور انکار کرنا اور رونقا و فقا اس میں پیغمبروں اور رسولوں اور شہیدوں اور نیکو کاروں کی موافقت کرتا ہے۔

نہیں تو اس کا برا وقت رب غروجل کے پاس صرف ہوتا ہے جب تمام غروجل سے ڈر جو تو اس کی طرف سے
 تمام حالات میں محکم کٹائش ہوگی۔ کیا تو نے نہیں سنا کہ اسے اس طرح فرمایا میں کہ **يَنْتَقِلُ اللَّهُ**
يَسْبِقُ لَهُ مَخْرَجُ جَادِينَ زَحْدُهُ مِنْ حَيْثُ كَانَ يَحْتَسِبُ (اور جو اللہ سے ڈرے وہ اس کو کٹائش
 کرتا۔ اسی اس مقام سے رزق دیتا ہے جو اسکے خیال میں نہیں) اس آیت نے اسباب پر بہرہ ور
 کر کے دروازے کو بند کر دیا ہے۔ دو لقمہ دن اور بادشاہوں کے دروازے کو بند کیا اور تو کئی
 دروازے کو کھول دیا ہے جو اس سے ڈرے وہ اسے ان چیزوں میں جو لوگوں پر سخت ہیں فراخی اور
 کٹائش بخشتا ہے۔ من کیا کروں تم کو کیا کہوں (ترجمہ شعور شعورین) زندہ کو گر پڑے تو بیک سار
 زندہ جی نہیں ہے اسے کیا تباہی کے پیرا دل اسلام اور ایمان اور اقیان سے فارغ ہے۔ تجھے
 معرفت اور علم نہیں تو ہوس ہے تجھ سے کلام کرنا بے فائدہ ہے۔ اسے منافقو تم صرف توکل میں
 زبانی کلام کرنے پر قانع ہو۔ اور تمہارے دل خلق کو شریک ٹھانے والے ہیں میرا دل تمہارا اللہ
 غروجل کے لئے غیرت کے باعث غصے سے بہرا ہوا ہے اگر تم سکوت کرو اور ملامت سے باز آؤ
 (توبہا) نہیں تو تمہارے گہر پر چلا دوں گا۔ اتنے شونا و رشیرین پانی میں نہایت کرتے۔ اور
 (اسے خدا) ہمارے اور تجھ پر غصہ لانے اور تیری تقدیروں میں تجھ سے مقابلہ کر کے دیدیاں
 پر وہ کر اپنی رحمت کے ساتھ بیماری اور گناہوں کے درمیان روک بناوے۔ آمین۔
 (اسے غلام) اگر تو بلا آنے سے پہلے رب غروجل سے ڈرنے والا۔ اسکا ذکر کرنے والا اسکو دھما
 ماننے والا اور سبکی طرف اشارہ کرنا لاہو دے۔ توجہ بلار میں واقع ہوگا۔ وہ آگ کو فرمایا
 یا ناکوئی بردا و سلاماً (اے آگ سرد اور سلامت ہو جا۔) ای خدا ہمارے ساتھ ہی اس طرح کر
 اگرچہ ہم سختی نہیں ہیں۔ ہمارے ساتھ اپنے کرم سے معاملہ کر۔ ہماری حقیقت کو نہ کہول۔ ہم سے
 مقابلہ نہ کر۔ ہمیں محروم نہ چھوڑ سارف کے حق میں ادب فرض ہے۔ جیسے کہ مجرم کے حق میں توبہ
 وہ کیونکر مودب نہ ہو۔ حالانکہ وہ تمام خلقت سے خالق کے زیادہ قریب ہی۔ جو شخص جاہلیت
 بادشاہوں کی معاشرت کرے۔ اسکی جاہلیت اسے قتل کی طرف مقرب بنائے گی اور جو مودب

وہ خلق اور خالق کا معصوب ہے۔ جو وقت میں ادب نہ ہو وہ عذاب ہے! اللہ عزوجل کرنا ہے
 نیک ادب ضروری ہے۔ نیک ادب کرو۔ آخرت پر متوجہ ہو۔ اور دنیا سے اعراض کرو۔ اور اپنے
 جیکے کا فہر ہے۔ کیونکہ وہ نادانی کے باعث اس پر متوجہ ہوتے۔ اور اس محبت کرتے ہیں۔ بندہ اپنے
 گناہوں اور لغزشوں اور خطاؤں سے توبہ کرتا اور دن کو روزہ رکھنے اور رات کو نماز پڑھنے میں
 مشغول ہوتا اور اپنے کبے بموجب حلال شرعی کے کہتا ہے۔ بہتر ترقی کرتا اور پرہیزگار ہوتا ہے۔
 پس حرام میں واقع ہوئیے خوف سے اس کا کب کم ہوتا ہے۔ بہتر ترقی کر کے منسوب متا ہے۔ بہتر ترقی کر کے
 زاہد اور اس سے ترقی کر کے عارف دل کو اللہ عزوجل میں لگانا لاہو جاتا ہے۔ اسی مجلس رکھتا اور
 اسی سے باقیں کرتا ہے۔ اس کا دل خلق سے فارغ ہوتا ہے۔ اسے بے نیاز ہوتا اور اس کی طرف احتیاج
 رکھتا ہے۔ پیغمبروں اور برگزیدوں کی ارواح کے ہمراہ اس سے مجلس رکھتا ہے۔ اسی سے انس
 پانیوالا اس سے قریب ہو جاتا ہے۔ مگر یہ آہستہ تارک یا ہوتا ہے۔ (بجہ افسوس) تو حالات کو نہیں
 جانتا پس انہیں کیوں کلام کرتا ہے۔ نوع عزوجل کو نہیں پہچانتا۔ پس اس کی طرف کیوں بلاتا ہے۔ تو اس
 دو متمدنی در اس بادشاہ کے سوا اور کو نہیں پہچانتا۔ تیرا گوئی رسول اور مرسل نہیں۔ تو حلال
 نہیں کہتا۔ صرف حرام کہتا ہے۔ دین کے عوض دنیا کہنا حرام ہے۔ تو منافق و جاہل بلوڑ میں
 منافقوں کو بڑا جاننے والا اور بیٹے والا انکی عقلوں کو جلانے والا ہوں۔ میری کدال اس منافق کو گھڑ
 گرائی اور اسکے اس ایمان کو جکا وہ دعویٰ کرتا ہے دور کرتی ہے۔ منافق کے پاس کوئی ہتھیار نہیں
 جس سے وہ لڑے۔ اس کا کوئی گھوڑا نہیں چسپہ سوار ہو کر حملہ کرے اور خلق اور خالق اور ظاہر و باطن
 اور سبب و مسبب اور حکم اور علم کے درمیان قرار پکڑے۔ آفات کے وقت ایمان کا اثر اور
 اقبال کا عمل اور توحید اور توکل اور اللہ عزوجل پر بہرہ رسہ کرنے کی قوت ظاہر ہوتی ہے۔
 ایمان دکھ پر دلیل ہے۔ یوم اللہ عزوجل سے اپنی دلوں کے ساتھ ڈرتے ہیں۔ اسی سے امید کرتے
 ہیں نہ اسکے غیر سے اپنی حاجتیں اس کی پاس پیش کرتے ہیں نہ اسکے غیر کے پاس اسکے دروازے
 کی طرف رجوع لاتے ہیں نہ اور کے دروازے اور نشان کی طرف کھٹے ہو گئے اللہ عزوجل کو

انہیں پہچانتے جس نے دنیا کو پہچانا اسکو ترک کیا اور جس نے آخرت کو پہچانا اسکو مخلوق اور حادث دیکھا اس کو بھی ترک کیا اور اسکے خالق سے لگلیا۔ پس دنیا اور آخرت اسکے دل کی انگلیں ہیں حقیر ہوتی ہیں اور حق غرور کی اسے سُر کی انگلیوں میں بڑا ہوتا ہے۔ اسی کو طلب کرتا ہے نہ اسکے غیر کو۔ خلق اس کے حضور میں چینی کی طرح ہوتی ہے۔ انہیں ان بچوں کی طرح دیکھتا ہے جو مٹی سے کھیل رہے ہوں جاکو اور بادشاہوں کو مغرور دیکھتا ہے۔ اور دولت مندوں کو مغرور۔ انکو جو رب غرور کو غیر میں مشغول ہیں پردہ کئے گئے دیکھتا ہے۔ میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم اللہ غرور کی کتاب (یعنی قرآن) اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور نیکو کاروں کی کلام سے کھیلے ہو۔ اپنی جہالت کے باعث اسی بازی کرتے ہو۔ اگر تم قرآن اور حدیث کی پیروی کرو تو عجائبات کو دیکھو گے اور یلہ ہمیشہ کی مراد پر صبر کرتے رہے جتنے کہ اسنے انکو عطا کیا۔ جو کہ وہ چاہتے ہیں بے مبری کے ساتھ فقر اور بلا عذاب اور اسکے ساتھ بزرگی۔ مومن بلا میں اپنے رب غرور کے قرب اور مناجات میں خوش ہوتا ہو اور اس مکان سے ہٹنا نہیں چاہتا۔ میری کلام کیسی بے قدر ہے تمہارے نفوس اور ہواؤں میں اثر نہیں کرتی۔ یہ زمانہ آخری ہے۔ نفاق کا بازار تیز ہے۔ اور میں اس دین کو قادم کرنیکی کوشش کر رہا ہوں جیسے عمارے بنی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور تابعین گذر چکے ہیں یہ آخری زمانہ ہے لوگوں میں سے اکثروں کا معبود دنیا اور درہم ہیں۔ یہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح ہو گئے ہیں جتنے دنوں میں بچھڑے کی محبت ملائی گئی اس زمانہ کا بچھڑا دنیا اور درہم ہیں۔

(تجیر افنوس) تو اس بادشاہ سے مرتبہ اور مال کس طرح طلب کرتا ہے اور اپنی جہالت میں اس پر اعتماد رکھتا ہے۔ وہ تو غفیریاً مغرور کیا جائے گا یا مہ جائے گا۔ اسکا مال اور ملک اور مرتبہ جاتا رہے گا اور وہ اپنی قبر کی طرف جو اندھیرے اور وحشت اور تنہائی اور غم اور رنج اور کدیر کوڑوں کا گہر ہے نقل کیا جائیگا۔ وہ ملک سے ہلاکت کی طرف منتقل ہوگا۔ مگر جب کہ اسکے عمل نیک اور خلق کے لئے نیت درست ہو۔ پس خدا اسکو اپنی رحمت سے دلچسپی لے گا اور اسکا حساب سہل کرے گا۔ ایسے پر جو مغرور کیا جائے یا مہ جائے یہ دوسہ نجر۔ نہیں تو تیری امید خالی

اور تیری مدد منقطع ہوگی مومن کی ہمت زمین اور دنیا اور اسکے بیٹوں اور آخرت اور اس کے بیٹوں سے اٹھ گئی۔ اس نے جانا کہ اس کا رب غروجل عالی ہمتوں سے محبت رکھتا ہے۔ پس اس کی ہمت بلند ہوئی تھی کہ اس تک پہنچی اور اسکے سامنے سجدہ کرتی ہوئی گری پس اسے سجدے سے اوٹھنے کا حکم نہ ملاحتی کہ دل اور سر کو بلا لایا گیا اور انکو نیابت اور ریاست اور امارت اور خلقت پر قدرت عطا کی گئی۔ وہ دنیا میں ہی رہیں ہے اور راضت میں ہی وہ دنیا میں بادشاہ ہے اور عزت میں ہی (اسے قوم) اللہ غروجل کا اس کی نعمتوں پر شکریہ ادا کرو اور انکو اس کی غیر کی طرف نسبت نہ کرو۔ کیا تم نے نہیں سنا وہ فرماتا ہے۔ وما جاکم من نعمۃ فمن اللہ۔ (اور تمہارے پاس جو نعمت ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے) یقیناً کو تلاش کرو اور اپنے عطا کردہ اور کسی کو کہ تجھ پر کسی منافق مکار جو ٹٹے کا جو دولت مند ہو کر اپنے آپ کو فقیر ظاہر کرتا اور فقیر و نکا اپنی صورت اور رہنے اور ذات سے مزاحم ہوتا ہے جلد نہ چلے جب تجھے اس جنس میں کوئی سوال کرے تو ایک ساعت توقف کرو اور اپنے دل سے فتویٰ طلب کر لیا یہ غنی اپنے آپ کو فقیر ظاہر کرے بہوئے ہے (یا نہیں) غور کر تیرے دل میں کیا گذر رہا ہے اپنے نفس سے فتویٰ طلب کر اگرچہ اور مفتی تجھے فتویٰ دین مومن خلق کو پہچانتا ہے۔ اسکے لئے انہیں علامتیں ہیں اسکے دل جس کرنے والا۔ اللہ غروجل کے نور سے دیکھتا ہے جس نے اس نور کو اسکے ولیمین جگہ دی۔ (تجھ پر افسوس) تو مست ہے پس یقیناً تیرے ماتہ کہہ نہ آئیگا۔ تیرے ہمایون اور بہایون اور رشتہ داروں نے سفی کیا اور تلاش کی اور کہو دا۔ پس خزانوں کو پہنچے۔ ایک درہم میں انکو دس اور میں کا منافع ہوا اور دس غنیمت حاصل کر کے واپس آئے اور تو اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا ہے عقرب یہ قلیل مقدار جو تیرے ماتہ میں ہے چلی جائے گی اور بعد اسکے تو لوگوں کو سوال کیا گیا (تجھ پر افسوس) حق غروجل کے طریق کو حاصل کرنے میں سعی کرو اور اپنی قدر پر بہرہ و سنہ کر۔ کیا تو نے نہیں سنا کہ اُس نے فرمایا۔ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَكْفِيَنَّهُمْ سُبُلًا (اور وہ جنہوں نے ہمارے راہ میں کوشش کی ہم انکو اپنا راستہ بتلائیں گے) تو شیخ کر۔ وہ آئیگا اور تیری کام

پوچھا کرے گا۔ ہر ایک شے اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہے جس کوئی شے اس کے غیر سے نہ مانگ کیا تو نے
 نہیں سنا وہ فرماتا ہے **وَرَأَتْ مِنْ مِثْلِي لَا تَكْفُرُ لَكُمْ كَيْفَ كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ** (اور کوئی شے نہیں مگر کہ اس کے
 خزانے ہمارے پاس ہیں) **وَعَلَّزْنَا بِهِ الْإِبْطَارَ وَمَعْلُومٍ** (اور اس کو نازل نہیں کرتے مگر مفہوم
 اندازے سے) اس آیت کے بعد کوئی کلام باقی نہیں رہی۔ آئے دنیا اور درہم کے
 طالب یہ دونوں شے میں داخل ہیں۔ دونوں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں لکن خلق طالب
 نہ کر۔ اور انکو شریک گردانے اور اسباب پر اعتماد کرنے کی زبان سے نہ مانگ۔ اسے خدا سے
 خلق کے پیدا کرنے والے۔ اسے اسباب کو بنانے والے ہم کو خلق اور اسباب کے ساتھ شریک
 کرنے کی قید سے خلاصی بخش۔ **وَأَتَيْنَاهُمُ الْغَايَةَ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَيْنَاهُمُ**
الْمَأْوَى (اور ہم کو دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا فرما۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اور
 آپ نے خدا آپ سے راضی ہو فرمایا۔ اے اللہ کے بند و ختم حکمت کے گہر میں ہو۔ واسطہ
 ہونا ضروری ہے۔ اپنے محبوب سے ایسے طبیب کو مانگو جو تمہارے دلوں کے مریضوں کا علاج
 کرے۔ معالج جو تمہارا علاج کرے۔ رہبر جو تمہاری رہنمائی کرے اور تمہارے مانتوں کو بچائے۔
 اس کے مقبول اور مودبول اور اس کے قرب کے عاجزون اور اس کے دروازے کے دربانوں کا
 قرب حاصل کرو۔ تم اپنے نفوس کی خدمت اور مریضوں اور طبیعتوں کی تابعداری پر راضی
 ہو۔ میں تمہارے اخلاق کو درست کرنا اور اللہ کے دین میں تجھ سے بھیجی گئی گناہوں ان لوگوں
 سے نہ سنو جو تمہارے دلوں کو خوش کرتے ہیں۔ بادشاہوں کے آگے ذلیل ہوتے اور
 انکی حضور میں چوٹی کی طرح ہیں۔ انکو ابرار المعروف اور نبی عن اللہ نہیں کرتے۔ اور اگر کرتے
 ہیں تو نفاق اور تکلف کی رو سے۔ خدا اسے اور ہر ایک منافق سے زمین کو پاک کرے۔ یا نہیں
 تو یہ کی تو فیق بچائے اور اپنے دروازے کی طرف ہدایت کرے۔ مجہوریت آتی ہے۔ جب
 میں کہیں کہ اللہ اللہ کہتے ہوئے اور ولیوں اور کھوکھلیوں سے سننا ہوں۔ اسے نہ کر کر نیوالے
 اللہ عزوجل کا ذکر اس کے نزدیک ہو کر کر۔ اور زبان سے نہ کر نہ کر جبکہ تیرا دل اس کے پیچھے نہیں لگا ہو

محبوب سے دشمنی رکھنے والا اور دوستی رکھنے والا میرے نزدیک مادی ہیں۔ سب کو زمین پر برابر کر دے دوست اور دشمن نہیں رہا۔ یہ توحید کو صحیح کرنے اور خلق کو عاجزی کی آنکھ سے دیکھنے کے باعث ہے۔ نہیں تو جو اللہ عزوجل سے ڈرتا ہے وہ میرا دوست ہے اور جو اسکی نافرمانی کرتا ہے وہ میرا دشمن ہے۔ وہ میرے ایمان کا دوست اور یہ اسکا دشمن ہے۔ اخذ امیرے لہو اسکو ثابت کر اور ظاہر کر اور مجھے اس پر ثابت رکھہ اسکو موہبت بنانہ رعایت کر۔ یہ شے صرف دھوکہ اور پوشاک اور آرزو کرنے اور ناموں اور لقبوں اور زبانی ٹرانے سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ صدق اور اخلاص اور بات تو ترک کرنے اور نفی اور ہوا اور شیطان کے ساتھ دشمنی رکھنے سے حاصل ہوتی ہے۔ عقل کرو میں تم کو تبدیل اور دلی معرفت سے خالی پاتا ہوں۔ تمہارے نفس سدھائے ہوئے تعلیم یافتہ نہیں۔ وہ غور اور بڑائی سے پر ہیں۔ حق عزوجل کی راہ میں اُخا امین (لی) (میرا) معنی (میرے) ساتھ نہیں ہے۔ یہ راہ بالکل محو اور فنا ہے۔ ابتدا میں ضعف ایمان کے وقت لا اِلهَ اِلَّا اللہ (نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ ہے) اور انتہا میں قوت ایمان کے وقت لا اِلهَ اِلَّا اَنْتَ (نہیں ہے کوئی معبود مگر تو) ہے اسلئے کہ وہ مخاطبِ حاضر اور دیکھنا گیا ہے جس نے خلق سے طلب کیا وہ خالق کے دروازے سے اندھا ہوا۔ اسکی خدمت اور صحبت میں نہیں ہے۔ اگر جوانی کی حالت میں اسکی خدمت کرتا تو وہ اسے بڑا ہونے کی حالت میں غنی کرنا دے اسکو دیتا ہے۔ جو اسکی خدمت نہیں کرتا۔ پس کس طرح اسکو نہ دیتا جو اسکی خدمت کرتا ہے مومن جس قدر بڑا ہوتا ہے۔ اسکا ایمان طاقت ور ہوتا ہے اور وہ حق عزوجل سے قریب ہونیکے باعث خلق سے غنی ہوتا ہے۔ اگرچہ اسکے پاس ایک ذرہ نعمتہ اور ایک چٹہا نہ ہو۔ تو بھی وہ اتنے غنی ہوتا ہے۔ جو میں کہتا ہوں اسکے لیے ہیشمار ہو جاوے اور اسکو بیٹھ کے پیچھے نہ ڈالو میں حق در حق کہتا ہوں۔ میں تجھ سے کہتا ہوں۔ میں تم سے اکثر کو حجاب میں دیکھتا ہوں۔ اسلام کا دعوا کرتے ہو تم کو اسکی حقیقت سے واقفیت نہیں۔ پتیل فروش صرف اسلام کا نام تم کو مفید نہ ہو گا تم اسکی شروط پر ظاہر عمل کرتے ہو نہ باطن میں تمہارے عمل رائی کے برابر نہیں۔

نیکو کاروں کے نزدیک ملیۃ القدر کی علامت ہے۔ اللہ عزوجل کے بندوں میں سے بعض ایسے ہیں جنکی
انگوٹھ پر پردہ اوٹھایا جاتا ہے پس وہ ان جھنڈوں کے نور کو دیکھتے ہیں جو فرشتوں کے ہاتھوں میں
ان فرشتوں کے چہرہ تک نور کو اور انسانوں کے دروازوں کے نور کو اور حق عزوجل کی ذات کو نور کو
کیونکہ وہ اس رات اہل زمین کے لئے بجلی فرماتا ہے۔ بندہ جب حق عزوجل کو پہچانتا ہے تو وہ اس کے دل کو
کامل طور سے مقرب بناتا ہے اور سپر تمام قسم کی خطا کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہر ایک وجہ سے انس کرتا
ہے اور اسے پوری غرت غایت فرماتا ہے۔ پس جب وہ اچھی طور سے مطمئن ہو جاتا ہے تو اسے اپنی
جد اکرم ہے۔ اس کے ہاتھ کو فقیہ بناتا اور اسے نفس کی طرف رو کرتا ہے اور اس کے درمیان
والدیتا ہے۔ اس کو ازمانا ہے تاکہ دیکھے وہ کس طرح کرتا ہے۔ آیا بیگ نکلتا ہے یا ثابت رہتا ہے پس
جب ثابت رہتا ہے تو اس سے حجاب کو دور کرتا اور پہلی حالت پر رو کرتا ہے۔ حضرت جبریل
رحمۃ اللہ علیہ اکثر اوقات میں فرمایا کرتے۔ مجھے مجھ سے کوئی شبہ ہے بندہ اور اسکی ملکیت مولی
کی ہے۔ انہوں نے اپنے نفس کو رب عزوجل کے سپرد کیا ہوا تھا اور اپنے اختیار اور اسکی ممانعت سے
دست بردار اور اسکی قدر کی ولایت پر راضی تھے۔ آپ کا دل صلاحیت پذیر اور نفس مطمئن تھا۔
پس اس کے فرمودہ ان ولی اللہ الذی تزل الکتاب وهو یقولی القضا لمحسین
(تحفین بر احکام وہ ہے جس نے کتاب نازل فرمائی اور وہی نیکو کاروں کا ولی ہے) پر کار بند ہوئی
حضرت فضیل عیاض کے بیٹے (اپنے خدا کی رحمت ہو) جب سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے
بلاعات کرتے تو فرماتے۔ اؤ ہم اللہ عزوجل کے علم میں جو ہمارے متعلق ہے ناری کوین بکلام
کیسی اچھی ہے۔ یہ اللہ عزوجل کے عارف کی کلام ہے۔ اسکی جو اسکا اور اسکی تعارف کا واسطہ
وہ علم جس کی طرف نے اشارہ کیا ہے۔ وہ اسکا فرمودہ ہو جو کلام الی الجنة ولا ابالی
ولھو کلام الی النار ولا ابالی (یہ لوگ جنت کی طرف ہیں اور مجھے کچھ پرواہ نہیں اور
یہ لوگ دوزخ کے طرف ہیں اور مجھے کچھ پرواہ نہیں) ہے اسنے سکو ایک جگہ کہا ہے میں
نہیں کہ وہ کوئی گروہ میں سے بن سادیا اپنی ظاہری اعمال پر معذور نہ ہوئے اسکو کہ عفو

خاتمہ پر ہے۔ بہت لوگوں نے بادشاہوں کو خدا مقرر کیا ہے اور بہتوں نے دنیا اور دولت مند
اور تندرستی اور طاقت اور ثروت کو پتہ افسوس تم نے شام کو اہل نزوف کو رازق اور ملک کو مالک فخر
اور تہمند عاج کو قوی سرے کو زندہ مقرر کیا ہے۔ تمہاری کوئی غرت بہنیں ہم تمہاری تابعداری نہیں کرتے
اور تمہاری مذہب پر نہیں چلتے بلکہ تم سے سلامتی کے ٹیلے پر علاحدہ رہتے ہیں سنت اور ترک عادت
کے ٹیلے پر۔ توحید اور اخلاص کے ٹیلے پر۔ ریا اور نفاق اور خلق کو عاجی اور ضعف اور قہر و دیکھو
ٹیلے پر جب تروینا کے جابر وں اور فرعونوں اور بادشاہوں اور دولت مندوں کو برا جانے اور انہ
غور جل کو ندامت کرے اور اسکی عظمت نخوے تو تیرا حال بت پرستوں کے حال کی طرح ہو تو یہی نہیں
میں سے ہو چاہے جن کی تعظیم کرتے ہیں۔ تجھے افسوس۔ جن کے بنانے والے کی عبادت کر۔ یقیناً
بت تیرے آگے ذلیل ہو جائیں گے۔ تو اشد غور جل کی طرف قرب کر یقیناً خلق تیرے مقرب ہو جائیگی
حضرت تو اشد غور جل کی تعظیم کریگا اسی قدر خلقت تیری تعظیم کریگی جس قدر تو اس محبت کریگا اسی قدر خلق تجھے محبت
کریگی حضرت تو اس ڈر لگا اسی قدر خلق تجھے سو ڈر کی حضرت تو اس کے امروں و رزہوں کی موت کریگا اسی قدر
خلق تیری غرت کریگی جس قدر تو اس مقرب بنے گا اسی قدر خلق تجھے سو مقرب ہوگی جس قدر تو اسکی خدمت
کریگا۔ خلق تیری خدمت کریگی موت کا ذکر دلوں کی بیماریوں کی دوا اور انکو جڑ سے اکھاڑنے والی
ہے۔ میں بیت سال رات اور دن موت کو بڑا یاد کرتا رہا۔ اسکے ذکر سے میں نے نجات پائی اور پرتو نفس
کو مغلوب کیا۔ پس ایک رات میں نے موت کو یاد کیا اور رات کے شروع سے صبح تک روتا رہا اس
رات میں روتا اور کہتا۔ اے خدا میرا سوال ہے کہ ملک موت میری جانکو قبض نخوے تو خدا اسکے قبض
کرنے کا والی بنے پس میری انگلیں بند ہو گئیں اور میں نے ایک شمع و جہہ خوبصورت چہرے والے کو دیکھا
کہ دروازے سے اندر آیا میں نے اس سے پوچھا تو کوں ہے۔ اس نے جواب دیا۔ میں ملک الموت ہوں
میں نے کہا میں تو اشد غور جل سے یہ سوال کیا تھا کہ وہ خود میری جان کو قبض فرمائے اور تو نہ قبض کرے
اسنے کہا تو نے یہ سوال کیوں کیا میرا کیا قصور ہے۔ میں ایک محکوم بندہ ہوں۔ کبھی قوم کے ساتھ نہ لگا
اسکے ساتھ ہوں اور کسی قوم کے ساتھ نہ سختی کا۔ اور مجھ سے ملے ملکر رویا۔ میں ہی اسکے ساتھ رویا۔

پہرین بیدار ہوا اور میں روتا رہتا حضرت امام احمد منیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے۔ وہ دل جن کو
محبت دینا نے جلایا حالانکہ انکے سینوں میں قرآن ہے۔ مجھ پر میرے نزدیک نہایت سخت ہیں کیونکہ وہ
عاجم رہنے والوں کے کچھ کرنا والوں۔ آمرا بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والوں سے اکثر ایسے ہیں
جسکے ہاتھ پر بیگاری نے کب کہنے سے مفید کئے اور انکی بہت رب غرور کو طلب کرنا ہے۔ اپنے
مال پر خرچ کرو۔ کیونکہ کل قیامت کے روز انکے لئے اللہ غرور کو طلب کے نزدیک بڑی دولت ہے
آپ سے کسی سائل نے سوال کیا خوف و شوق کی آگ کے کوئی زیادہ سخت ہے۔ آپ نے فرمایا میرے
کے لئے خوف کی آگ اور محبوب کے لئے شوق کی آگ۔ یہ اور شے ہے اس سوال کرنے والے سے
پاس کوئی آگ ہے اسے اسباب پر اعتماد کرنا والو۔ نفع پہنچانوالا اور ضرر پہنچانوالے ایک سچی ہے
وہی تمہارا مالک ہے وہی تمہارا بادشاہ ہے۔ تمہارا ایک خدا کیا تم نے ناہنیں وہ فرماتا ہے
فَمَنْ كَانَ مِنْ جَوْنِهَا وَرَجِهَ فَلْيُحْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرَفْ بِعِبَادَةٍ رَدَّةٍ حَلَا
(پس جو شخص اپنے خدا سے ملنے کی امید کرتا ہے چاہے کہ نیک عمل کرو اور اسکی عبادت میں کسی
شیک نہ ٹھہرے) اپنے اور اپنے خدا کے درمیان تیرا وجود حجاب ہے اپنے وجود جدا ہو تو
دیکھ لگا۔ اگر کوئی کہے کہ میں اپنے رب کے کھٹے مفارقت کروں تو میں کہتا ہوں اپنے نفس سے
مخالفت اور جہاد کرنے اور اسکا کہا ماننے سے پہرہ بننا ہر کر نیکے ساتھ مفارقت کر رہو تو
اور لذتوں اور رعنائیوں کی طرف اسکی بات نہ مان پس سوقت وہ دلیل ہوگا اور تیرے دل کی
چہرے کیسے ہو جائیگا وہ ایک شے کا ٹکڑا ہو جائیگا پس اس میں طمانیت کی روح ڈالی جائیگی جب اسکے
وجود کی روح اس سے نکلی جائیگی تو طمانیت کی روح اس میں پہرہ بنی پس سوقت وہ اور دل پر غرور کو طلب
جب (نفس مطمئن ہو موافق ہو جائے تو اس میں پہلی روح کے علاوہ اور روح ڈالی جاتی ہے۔ ربوبیت کی
عقل کی روح خلق سے پہرہ کرنے کی روح حق غرور کو طلب کے ساتھ ہونے کی روح۔ اسکی طرف
مائل ہونے اور اسے غیر سے نفرت کرنے کی روح۔ وہ شخص جو اپنے عمل میں صادق ہے۔ شیخی کو
و دال کرنا۔ اور ان سے تجاوز کرنا ہے اور انکی طرف اشارہ کرنا ہے کہ یہاں بیٹھنا کہ میں اسکا

جاؤں چکی طرف تم نے بھی رہنمائی کی۔ شاخ تیری ہم کا دروازہ ہیں۔ اچھا ہے کہ تو دروازے کو لازم
 پکڑے اور گہر میں داخل ہووے و بصیرت اللہ کا اھتالیٰ للناس (اور خدا لوگوں کے لیے)
 مثالین بیان کرتا ہے) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول کی ان باتوں میں
 چکی اسے قہری تصدیق کرو اللہ عزوجل تک پہنچنے کی بنیاد ایمان ہے۔ تمام نیکی کی بنیاد ایمان
 ہے اور خلاص نبوت کی بنیاد ہے اور نبوت رسالت کی بنیاد۔ اور یہ ولایت اور بدلیت اور
 غیبت اور قطبیت کی بنیاد۔ جب حضرت علی فضیل بن عیاض کے بیٹے فوت ہو گئے۔ تو ان کو باپ نے
 اچھو خرابین دیکھا اور پوچھا اللہ نے تجھ سے کیا کیا انہوں نے جواب دیا ای باب میں بند کیلئے
 خدا سے زیادہ کوئی اچھا نہیں دیکھا اے میرے بیٹے اللہ کو لازم پکڑ۔ اسے غریب میں مشغول نہ ہو گھر
 اسی کا ہے اور رزق اس کی دی ہوئی ہیں۔ اسے ان میں انکی روزی مقرر کی ہو فرشتے تیرے
 رزق پر مومل ہیں۔ خیر اور شر اس کی طرف سے ہے۔ وہ بند کی طرف آفات کے تیرے چلانا ہی کہ جب
 بندہ کی آنکھیں تیروں کے باعث بند ہو جاتی ہیں تو قرب کا طیب آتا اس کے زخم کا علاج کرتا اور
 یہ طیب اس کو سکھاتا ہے اور رشوق کا طیب اس کو ملا دیتا ہے۔ اسے دہر میں سختیاں ہیں جب
 جنت سفینوں سے گھبراہوا ہے تو حق عزوجل کے قرب کا کیا حال ہو گا۔ مومن دنیا میں بادشاہ
 کا ظل ہے۔ جب سر آسمان ہوا و دل زمین تو وہ دل کو سر کے آسمان کے بقیہ طعام سے کھاتا
 ہے۔ جب چاہتا ہے ان دونوں کو جمع کر دیتا ہے۔ پھر وہ اللہ کی رحمت کو قریب پاتا ہے اور پھر
 ہاتھ کو مبارک کرنا ہی کہ وہ کسی سے معاف کرنا چاہتا ہے۔ پھر فرمایا۔ اے مجلس والو مجھ معذور
 رکھو میں حال کی قید میں ہوں آج سے قید میں ہوں۔ میں گونگا ہوں۔ میں بہرا ہوں۔ میں
 اپنی باپ آدم علیہ السلام کو دیکھا۔ اس نے کہا۔ اے میرے بیٹے تو نے مجھ تک نسب کو صحیح کر دیا ہے (دیکھا)
 و حشہ فردی ہے۔ جب تیری موت آئیگی تو ہر ایک دوست تجھ سے جدا ہو جائیگا اور ہر ایک
 رشتہ دار علیحدہ ہو گا۔ انکے جدا ہونے سے پہلے اس نے دعا کی کہ اور انکو چھوڑ دی۔ پس قبر حق عزوجل
 کی طرف راہ اور بدلیں ہے۔ مرنے سے پہلے مر جا۔ اپنے وجود اور ان سے مر جا۔ پھر خود اگرا ہے

زندہ ہوا تو میت کی طرح ہوگا اور سابقہ مقدر کا ہاتھ بچے لقمہ دیگا اور پلٹا دیگا۔ ہمارا دماغ مقوم کر
 حاصل کرے گا۔ جب یہ حالت کامل طور سے حاصل ہو جائے گا۔ اللہ عزوجل کی قریب میں جانی اور اس کا
 علم حاصل ہوتا ہوگا۔ اگر یہ پرنہ (یعنی روح) اُڑ جائے تو اسے کچھ پرواہ نہیں رہتی۔ قیامت قائم ہو جائے
 موت پیدا کی جائے یا نہ اس کا اور شغل ہو وہ خدا تک پہنچے گا اور احکام اس کے نزدیک حفاظت ہوگی
 اور نگاہ رکھے گئے ہیں۔ پاک ہے۔ وہ جس کو حکم سے جلایا علم کے ساتھ خوش بیان کیا اگر تم
 میں سے کوئی کہے مائجین کے لباس و مصوف پہنا ہے تو وہ ہمارے نزدیک فہم ہے۔ بندہ اپنے
 کسے کہتا ہے حتیٰ کہ جب اس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے تو اس پر کسے کہنا حرام کیا جاتا ہے اور دیکھو
 کہا جاتا ہے کہ تم کوین کا خزانہ کہولے علم کے خزانوں سے لے سکتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
 تضرعوا من مہوم الدینا ما انتظا حکم (جہاں تک ہو سکے دنیا کے غم نہ ہو)۔
 موت اور اس کے بعد کے حالات اور بل وراط اور اس کے بعد کے حالات کو زیادہ یاد کرنا آخرت کا اصلی
 نعمتون یا عذابون سے ذکر کر۔ دلوں اور اسرار کو پاک کرنے اور تقویٰ سے بڑھنے اور شیطانوں سے
 متقابلہ کرنے کے ساتھ اللہ عزوجل میں مشغول اور دنیا سے اللہ عزوجل کو بوجہ اور اس کی بندہ ہو
 توجید کیا ہے ظالین نابود کرنا اور انقلاب طبع سے فرشتوں کی طبیعت میں منتقل ہونا۔ ہر شے کی
 طبیعت سے فنا ہو کر رب عزوجل سے ملنا تاکہ وہ تجھ پر ملے اور تو ایسے حملوں کے ساتھ اس کو نزدیک
 محض ہو جو عمل ظاہر پروردہ کہتے ہیں۔ اسلام ظاہر ہے اور ایمان اس کی قوت پہلے کے بعد
 اللہ عزوجل کی معرفت پہلے اللہ عزوجل کے ساتھ موجود ہونا۔ پس جب تو اس کے ساتھ موجود ہو تو
 وہی ہے مومن یا مومن ہو گیا اور جتنا ہے کہ پہلے اللہ عزوجل کی طرف سے ہے
 پس جب قوی ہو جاتا ہے تو اپنے کوکل سے کہتا ہے۔ اور اسے اللہ عزوجل سے دیکھتا ہے اور
 سرسری نظریں بھی اس پر نہیں بدلتا۔ اگر وہ ہزار سال وجہ میں بیٹھا رہے اس کا دل اللہ عزوجل
 کے ساتھ متعلق ہوگا۔ پھر خدا رحم کرے نصیحت پکڑے تو کس وجہ سے اسے ملے گا حالانکہ وہ اس کی
 قضا اور قدر میں اس کا معارض ہے معارضہ نکرا ورنہ جگر حضرت غزالی بنیاد علیہ الصلوٰۃ والسلام

پیدا کرنے میں اپنے رب غرور کا معارضہ (مقابلہ) کیا کہ وہ کس طرح مخلوقات کو پیدا کرتا ہے یہ معلوم
 دیتا ہے۔ اللہ غرور نے اس کا نام نبوت کے دفتر سے مٹا دیا اور مغزول کی حالت میں سو سال اس کو زندہ
 رکھا پھر زندہ کیا اور نبوت کو اس پر دیا۔ استغفار کو اپنی زبان کی حقیقت اور اقرار کرنا پھر دلی
 خلعت اور سکون کو اپنے سر کی حقیقت بنا۔ ذکر اول زبان سے ہوتا ہے۔ پہول کی طرف
 تجاوہ کرنا ہی محبت اور شوق زبان کی طرف تجاوہ کرتے ہیں میں شیخ کی محبت میں رہا میں شیخ
 کسی کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے لذیذ چیزوں کو اپنے دانتوں سے چایا ہوا اور مجھ پر قہر کیا ہو نہ
 بنا۔ اپنے غیر کو سیر ہونے سے اور خود بہو کھا رہا۔ تیرا غیرت پائے اور تو ذلیل ہو جائیگا
 غیر غنی ہو اور تو فقیر۔ میں تمہاری اسلئے تربیت کرتا اور تم کو مذہب بنانا اور تعلیم دینا ہوں مجھ
 یقین ہے کہ تم مجھے نفع اور ضرر نہیں پہنچا سکتے اور نہ میرے رزق میں ایک ذرہ کمی اور زیادتی
 کر سکتے ہو تم کو دغظ کرتا ہوں۔ اس کو حکم کرتا۔ اور خود جنگوں اور بیابانوں میں ہوں۔ شہادت
 پیروی دل کو سیاہ کرتی اور سر کو سفید کرتی اور دانائی کو دور کرتی اور زندہ اور خلعت کو
 بڑھاتی اور حرص کو قوی کرتی اور امید کو دور کرتی ہے۔ ای حرص کے قید خانہ میں قیدی ہے
 خلق کو بندو۔ ای اپنے انجام کا سے جاہل ہے خلق اور جس غرور اور رنج نامدوں اور ضرروں
 سے غافل۔ اگر تو نہیں سمجھتا تو موت کو یاد کر۔ کیونکہ اس کا ذکر ہر ایک نیکی اور سلامتی کی چابی
 ہے۔ جب موت کو یاد کرے گا تو فضول کو ترک کرے گا۔ جب تیرے حرص کو زور امید کم ہو جائیگا
 تو تو واپس لایا گیا۔ تیرے تمام کام اللہ غرور کی کفالت میں آگئے۔

اسے غلام تجھے نجات نہیں نافٹنیکہ تو اسکی نعمتوں کا اقرار کرے۔ نعمتیں تجھو اسکی توحید میں
 متفرق نہ کیگی۔ پھر تو غیر کی رویت سے اسکی توحید میں فنا ہو جائیگا۔ مدحو اسکی شکایت
 کرتا اور اس سے مقابلہ اور جھگڑا کرتا ہے۔ وہ کس طرح اس سے محبت رکھتا ہے۔ اس میں
 محبت اور شوق اور اس کا قرب ثابت نہیں ہوتا۔ جب محبت میج ہو تو تقدیروں کے نزول کو وقت
 رنج محسوس نہیں ہوتا۔ جب محبت ممکن ہو جائے تو مقابلہ اور تعبت دور ہو جاتی ہے تو جو قدر

اوٹھتا ہے وہ قبر کی طرف ہے تو قبر کی طرف سفر کرنے میں ہے۔ بعض بزرگوں کو فرمایا ہے۔
 عارف کو اس کی ہلکی قبولیت اور رد اور تعریف اور مذمت سے روک لیتی ہے۔ جب نفس نازل ہو گا تو
 اس کی جگہ امر الہی لیتا ہے۔ جب دنیا نازل ہو جائے تو اس کی جگہ آخرت ہو جائے گی اور جب آخرت نازل ہو جائے
 تو اس کی جگہ اللہ عزوجل کا قرب ہو جائے گا۔ اس کی قرب سے انس پاتا ہے اور اس کی طرف راحت حاصل
 کرتا ہے۔ سنار تجھ نصف راہ طے کرائی ہے۔ اور در ذرہ تجھ دروازہ پر کھڑا کرتا ہے اور صد تجھ گہر میں
 داخل کرتا ہے۔ پہلے بعض شاہخ نے فرمایا اللہ کی طرف راستہ طے کرنے میں مبلور نماز سے مدد طلب کرنا
 تنہائی و لے غیبت کوئی سالک نہیں اگر حکم کی حفاظت نہوتی تو حضرت یوسف علیہ السلام کا صانع
 تمہارے اسرار و اعمال سے ناواقف ہوتا۔ لیکن حکم علم کے واسطے مستعمل اور اس کے پناہ لینے والا
 ہے۔ تاکہ وہ ظاہر نہ ہو کہ ہی منعم میں مشغول ہو نیکیکے باعث نعمت سے پرہیز کیجاتی۔ اور نعمت کو اس
 علیحدہ سمجھا جاتا ہے تاکہ اس نعمت میں مشغولی نہ ہو۔ پس جب یہ مشغول مدامت کرتا ہے تو وہ آگ
 اپنا مقرب بناتا اور اس کے ماتھے میں کوہ کو رکھ دیتا ہے۔ میں تمہاری کچھ پرواہ نہیں کرتا اور تم
 سے نہیں ڈرتا یہی وجہ ہے کہ تمہاری دنیا اور آخرت سے درکنار ہوں۔ میں تمہارے
 درمیان غور کی تو معلوم ہو گیا کہ تمہارے اختیار میں ضرر و نفع۔ دنیا و دنیا۔ کچھ نہیں اور
 اللہ ہی تمہارے درمیان تصرف کر رہا ہے۔ اللہ عزوجل کے حکم بغیر تم ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ اس
 میں ہی کی طرف رجوع لایا اور دنیا کو میں فانی زائل ہو نیوالی چلے جانے والی قتل کر نیوالی۔
 فیسین پایا۔ پس اس کے جلدی چلا جانے کے باعث اس کی طرف مائل ہونے اور اس پر اعتماد کرنے سے
 کراہت کی۔ اور آخرت میں میں نے ایک ساعت توقف کی۔ اور اس کو حال میں غور کی پس
 مجھے اس کا عجب معلوم ہو گیا یہ کہ وہ نوپیدا اور مشترک ہے۔ اور دیکھا کہ خدا فی اس میں نفسی
 شہوت اور ان خیر و ن کو تیار رکھا ہے جس سے انگلیں لذت پاتی ہیں جیسا کہ فرمایا ہے
 و فہما ما شہتہ الہا نفس و لذت الہا عین (اور اس میں وہ چیزیں ہیں جن کو نفس چاہتا ہے اور
 میں انگلیں لذت پاتی ہیں) پس میں نے کہا کہ دلی شہوت کہاں ہے اور اس سے اعراض کر کے اس کو

اور پیدا کر نیوالے اور بنایا نیوالے کی طرف متوجہ ہوا۔ جب انسان اللہ عزوجل سے
 دوری تو اسے جہالت کے بدلے علم اور بعد کی عوض قریب در خاموشی کے بجائے ذکر اور حشر کیوں
 اس اور اندھیرے کے بجائے نور عطا کیا جاتا ہے۔ اسے نفس اور ہوا اور طبع اور ارادہ کے بندوگرم خود
 اور خلق کو چھوڑنے اور اللہ عزوجل ہو رہنے اور مخلوق سے قطع کر نیکو اختیار کر دینا (نبی) میں تمام
 جب تک تم خدا کے بنو جاؤ ایک نعمت بھی نہیں لو لگا۔ نہیں تو میں نے قسم کھائی ہے کہ بالکل نہ کہاؤں گا
 نہ جہنم کا۔ اور جب میرا دل کا تو اپنی سر کے ساتھ حق عزوجل کو طرف اور جاؤ لگا ہمارے نبی کے
 دین کی دیواریں گر گئی ہیں۔ کسی بنائے والے کے لئے زیادہ کرتے ہیں۔ اسکی نہ کہاؤں غشک ہو گیا ہر دور
 رب کی پرستش نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہو تو ریا اور نفاق سے کون ہو جو دیواروں کو گھر کر نواد رہے
 جاری کرنے اور اہل نفاق کو ہلاک کرنے میں مدد کرے۔ میں اس علم سے گفتگو کرتا ہوں جسکو ہم
 بطور ملکیت نہ بیان کر سکتے ہیں نہ جانتے ہیں وہ کسی سے ظاہر نہیں کیا جاتا طرہ تہوڑی میں انکو شیطانی
 دیکھتا کہ لگاڑے اور زکوٰۃ بادشاہ اسپر غالب ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے کوہ طور کی قسم کھائی ہے۔
 اس سے کہ اپنے حبیب و یکلم سے اس پر کلام کی اور اپنی تجلی دکھائی۔ جب حق عزوجل کو پہچان
 لے تو اسکی گنجائش رکھتا ہے یہاں تک کہ جن انسان اور فرشتے اس میں سمجھاتے ہیں حتی کہ جگہ
 ایسی ہے جو مانع ہو یا وہ اسے دیکھتے نہیں تو وہ قریب بلکہ اقرب ہو جاتا ہے۔ کیا تو نے موسیٰ
 علیہ السلام کے عصا کی بابت نہیں سنا کہ بہت سی لاشیں اور رسوں کے بوجھوں کو نکل گیا اور
 دیبا کا ویسا ہی رہا۔ کامل ملاح امام حسن بھری نے آپ سے پوچھا۔ جب عالم زاہد نہ ہو تو وہ اپنے
 زمانے والوں پر عذاب ہے۔ اپنے عذاب کیوں ہوا۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) فرمایا
 اس لئے کہ وہ بے عمل اور بے اخلاص ہوتا ہے۔ پس ان کے دلوں میں اس کے کلام کی تاثیر نہیں ہوتی اور
 وہ ثابت رہتی ہے وہ سنتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے۔ دل جب صحیح ہو اور علم کے نور سے مستعد ہو تو اس کے
 نور و خلقت کو گناہوں کی آگ اسطرح چھڑ جاتی ہے جطرح کہ مومن کا نور و نور کی آگ کو اس پر گزرنے
 کے وقت بجھا بیگا۔ بزرگوں کو کہہ کہ گوشہ نشینی نفس اور شہوات اور خلق کی مخالفت اور توحش

کامیاب ہونا پہنچتا ہے خلوت آفرت کی راہ ہو اور نفس راستہ میں رفیق ہو چکی صلاحیت نہیں رکھتا
 اسبطح ہو اکا حال ہر وہ گمراہ کرتی ہے اور شیطان دشمن ہر صحبت کے لائق نہیں اور شہوتیں آفتیں
 ہیں۔ راستہ میں تیری دانائی کی آنکھوں کو اندھا کر دیتی ہیں اور خلق راہزن ہو۔ اپنی ہوا کو خلقت کے
 دروازے پر چھوڑ۔ پہنچتا ہو کہ داخل ہو تجھے خلوت میں مونس لجا بیٹگا جواریوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 سے کہا ہم کو علم اکبر پڑھا۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ غرور سے ڈرو اور اشدکی قضا پر راضی رہو۔ اور اشد
 کے لئے محبت کرو۔ تو زندگی ہو خلوت میں گناہ کرنا اور عبادت اور پرہیزگاری کو طاب کرنا جو آخرت
 کا تجھے کچھ ڈر نہیں۔ تجھے افسوس۔ مقصودات الہی کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کسی خراسانی آدمی کو کوئی
 قریبی رشتہ دار بے معلوم عراق میں رہتا ہو اور مجھے اور بہت سال چھوڑ جائے اور سواری اس
 خراسانی کے اسکا کوئی اور رشتہ دار یادداشت نہ ہو۔ کیا اسکو اسکا مال حالانکہ اسے معلوم نہیں ملے گا
 یا نہیں تم عوام ہوتے ہو تمہارے لئے کہا نے اور سینے اور پیٹے کی کلام صلاحیت رکھتی ہے ہم پر افسانہ
 ہم اس کے بیوکلام نہیں کرتے۔ دل نفس کی کجی دور کرتا ہے تاکہ اس کے راستہ میں غرور کی طرف رجوع
 لائے جب تیرے دلیں ایک آدمی کی محبت اور دوستی کی دشمنی ہو تو تو کیا کرتا ہو۔ اپنی طبیعت سے
 محبت اور دشمنی رکھتا ہے۔ یہ کچھ نہیں۔ سبکو قرآن اور حدیث پر پیش کر اگر ان کے موافق ہو تو فیہما
 ورنہ نئے باز۔ اگر وہ تجھے صحت کافتو سے دین تو اپنے دل کی طرف رجوع لایا جب دل قرآن اور
 حدیث پر عمل کرے تو مقرب ہو اور جب مقرب ہو عالم ہو گیا اور جب عالم ہو تو اپنے ضرر اور
 نفع کو پہچان گیا۔ اور اسکو بھی جو حق کے لئے اور اسکو جو باطل کے لئے ہے اور جو شیطان کو کھینچے
 جو دھماں کے لئے ہے۔ وہ رب غرور سے اپنا قرب اور رب غرور کا قرب اپنی باس میں ہمیشہ کھینچے گا
 وہ دھماں غرور کے ساتھ خوشی میں رہتا ہے۔ وہ بادشاہ کا والال ہوتا ہو خود ناہی اور خلق پر
 تقسیم کرتا ہے۔ جب تو بہان تک داخل ہو تو علم کے لباس کو اتار ڈال اور بد رہنے ہو کہ داخل ہو اور
 اسبطح زہد اور پرہیزگاری اور اپنے احوال کا لباس اتار ڈال کیونکہ جب تو مجلس قسم کا لباس
 پہنے ہوئے داخل ہو گا تو اس سے جو اس جگہ ہے محبوب رہے گا۔ اپنا اور چہ پتہ باطل قرار ڈال

داخل ہو کر جو بیان ہر اس کو لے وہ تجھ سے فوت نہ ہوگا۔ میں بعض مشایخ پر داخل ہوا۔ وہ خاطر کلام کرتا تھا۔ اسنے پوچھا کیا تو اس حال سے جبر میں ہوں محبت رکھتا ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ اسنے کہا۔ میں تمام زمانہ روزہ رکھتا ہوں۔ اور ہر صبح افطار کرتا ہوں۔ اور اس شہر کا طعام طیب نہیں اس پر میری تیری مٹھی رحم۔ جیند کو دھتکے کا اشارہ کرتے۔ پس جیند نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بھی اس بات کا امر کیا۔ جب تیری مٹھی لے تو انہوں نے فرمایا۔ جیند تو نے ہمارا کہا نہ مانگے تھے کہ تجھے اس درگاہ سے امر ہوا۔ تجھ پر فسوس۔ لوگوں کو دھتکے کرتا ہے اور تیرے اعمال بد ہیں۔ روئے زمین پر اور آسمان پر اور نہ دنیا اور آخرت میں سوار حق غرضل کے کوئی ایسا ہے جس سے میں ڈرون اور امید رکھوں۔ بعض صالحین سے پوچھا گیا کیا تو خدا کو دیکھتا ہے۔ اسنے جواب میں کہا۔ اگر میں نہ دیکھتا تو میرا مکان گر جاتا آپ سے پوچھا گیا کیسے دیکھتا ہے کہا اسکے وجود کی آنکھیں بند ہوتی ہیں۔ پس وہ اپنے خدا کو دیکھتا ہے جیسے کہ وہ اپنا دیدار آجبت والوں کو جنت میں جسطرح چاہیگا۔ دیکھائے گا۔ اسکا دل دیکھتا ہے اسکی صفوں اور احسان اور لطف اور برد اور رحمت کو دیکھتا ہے۔ ابوالقاسم جیند رضی اللہ عنہ فرماتے تھے مجھ پر مجھے کیا ہے۔ صوفی وہ ہے جو اپنے وجود میں صاف ہوا۔ اسکا دل اسکے اور رب غرضل کے درمیان سفیر نہ ہو کوئی صوفی نہیں بنتا۔ جب تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں آدن فرماتے اور امر کرتے اور نہی کرتے ہوئے نہ دیکھے۔ اسکا دل ترقی پاتا ہے اور اسکا سربا و شاہ کے دروازے پر صاف ہوتا اور اسکا ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں ہوتا ہے۔ اول اول حضرت آدم علیہ السلام نے سریانی زبان میں کلام کی اور قیامت کے روز لوگوں کا حساب و کتاب بھی سریانی زبان میں ہوگا۔ اور جب جنت میں داخل ہونگے تو عربی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان) میں کلام کریں گے۔ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے تو وہ اسے معرفت عطا کرتا ہے۔ اور جب نافرمانی کرے تو اس سے چھینا نہیں تا کہ قیامت کے روز اس پر حجت قائم کرے۔ فرشتے کی طرف سے مومن کے دل میں خاطر آتا ہے اور اسکے پاس توقف کرتا ہے۔ انسان مومن اس سے پوچھتا ہو تو کوں ہے

اور کہا نے آیا ہے وہ جواب دیتا ہے میں نبوت اور حق سے تیرا بہرہ ہوں میں حق ہوں میں صبیح کی طرف سے ہوں میں رقیب (گنہگار) کی طرف سے ہوں۔ یہ غلط اسکے باطن اور سمیع اور بصر کو پریشان اسکو خلوت دوست بنا دیتا اور اسے وطن کے قید سے نکال دیتا ہے پھر اسکے پاس اور امرا تاج اور کسیدہ لرزہ دیتا ہے۔ پھر وہ اور بھی اسے رزاتا ہے حتیٰ کہ سکوۃ کا دورہ آجاتا ہے جس سے کت آتا ہے ہمیشہ کلاڑتی ہے۔ گویا کہ وہ اپنی کانون کو کی طرف جو اسکے ایک طرف بات کرنا ہے جہاں ہوئے ہیں ایک شخص دنیا سے کچھ مانگتے ہوئے کھڑا ہوا اپنے اسکو ٹھلایا اور فرمایا کہ میں تجھ کو دنیا سے آخرت سے پرہیز کرنے اور اللہ عزوجل سے سوال کرنا امر کرتا ہوں۔ پرہیز گاری کرتا کہ تجھ کو غلو عطا کرے اور تو نہ لیوے۔ اللہ عزوجل نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی: اے عیسیٰ مجھ کو ہاتھ سے دینے سے بچاؤ۔ اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل کے آگے عرض کی: اے خدا مجھے وصیت کر فرمایا۔ میں تجھ اپنی وصیت کرتا ہوں۔ پھر عرض کی مجھے وصیت کر۔ فرمایا۔ میں تجھے اپنی وصیت کرتا ہوں۔ اسبطح چار مرتبہ کہا۔ اور جواب ہی تھا کہ میں تجھے اپنی وصیت کرتا ہوں۔ کچھ اعتبار نہیں تا وقتیکہ تیرے وجود کا بیضہ تجھ سے ہٹ جائے اور شرع کا بازو تجھ سے اپنے ساتھ ملاوے اور تجھ میں اسوقت آواز اثر کرے اور تو فضل کے دلنے چکے اور ان سے اثر پذیر ہووے۔ مراد اس سے یہ ہے کہ تو لوگوں کو وعظ کہنا اور انکو اللہ عزوجل کی طرف بلانا چھوڑ دو حتیٰ کہ تجھ میں اللہ کی طرف سے جاذب موجود ہو۔ اور تجھ کو لوگوں کو وعظ کہنے اور اللہ عزوجل کی طرف بلانے کی زیادت حاصل ہو جائے۔ اس حکم ظاہر کو اس پر عمل کرنے سے محکم کرو۔ پھر نظر کرو کہ اسکے لذت پر دنیا جات سے متہین کیا حاصل ہوا ہے۔ عوام الناس طعام کے عاشق ہیں۔ میں کلام کر رہا ہوں اور تو میرے نزدیک عدم ہے اسبطح آسمان اور زمین میرے نزدیک معدوم ہیں۔ مجھ کو اللہ عزوجل کے کوئی نفع اور ضرر نہیں پہنچا سکتا (سوال) مشائخ کی کلام خذ المرید قتل ان یغلبین (مرید کو پیشہ رکے کہ وہ صاحب فطانت ہو جائے پکڑ) سے کیا مراد ہے اپنے لفظ اپنے راضی ہو فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اسکو عبادت اور نماز اور روزہ میں اجتناب کرنے میں پیشہ اس کے کہ

وہ اسکے قریب اور لطف سے واقف ہو دے لے۔ پس جب وہ اپنے مقرب بنائے اور اس پر لطف کرے
اپنی علم سے شست ہو جائے گا۔ قبل اسکے کہ وہ شرک اور اد کے اسباب واقف ہو تو اس طریق
کو طلب کرتا ہے اور ہم تجھے بلاتے ہیں! انین سے ہر ایک شغل رکھتا ہے۔ کوئی توجاہ اور درہم کا
بندہ ہی۔ اور کوئی اپنی غلبہ کا بندہ۔ اور کوئی اپنی نفی اور کپڑے کا بندہ! انین سے ہر ایک کا شغل ہے
لوی روزوں ہی اور کوئی نماز میں۔ اور کوئی روایت میں۔ اور کوئی دوزخ سے ڈرنے میں۔
اور کوئی بہشت سے محبت رکھنے میں۔ وہ شخص جس کا دل اندر خود جل کے ساتھ اور اللہ سے متعلق
ہے اور وہ خلق سے پرہیز کرتا ہے کپڑا ہوا۔ اسکے دین کی مدد کے لئے کپڑا ہوا۔ زمین میں تلاش کرے
اگر تم کو ایسا مل جائے تو اس سے تعلق بکڑو۔ مومن کی بشارت اسکے چہرے میں ہو اور اس کا غم اسکے
دل میں پہر اس کا عکس ہوتا ہے۔ اس کا غم چہرے میں ہوتا ہے۔ اور بشارت اسکے دل میں چہرے میں
غم خلق کی تادیب کے لئے اور اسکے دل میں بشارت ظاہر ہے قضا اور قدر ان کی طرف ہوتی ہے۔ اسے
فراش ہوتی ہے۔ دینا مومن کا قید خانہ ہے۔ اس کا قید خانہ ہے۔ جب تک وہ مومن رہے۔ پس جب
اس کا تقویٰ ہو گیا کرتا ہے اس سے نکلتا ہے یعنی اپنی قید خانہ سے اس کی تنگی سے باہر آتا ہے۔ وَ
مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (اور جو اللہ سے ڈرے
وہ اسکے لئے فراہمی کرتا ہے اور اُسے اد بگاہ سے رزق پہنچاتا ہے جو اسکے گمان میں نہ تھی)
اس سے اسکے وجود کا بیضہ پھٹ جاتا ہے وہ حکم کے دانے چلتا ہے۔ قرب کے بازو اسے
بچتے ہیں وہ اپنی طرف اس کو مالتا ہے۔ وہ صاحب اطبات ہے۔ وہی صاحب دسترخوان۔
اے احمق تیرے ساتھ بہت تیرے ثبات بنیں۔ تیرے ساتھ عرض ہے جسیر آتی ہو ویسے چلی جاتی
ہے۔ تو نہ راز و رتبہ کی فدا اور موت کا محتاج ہے پہل انجام کار ثابت رہیگا جسطرح رات اور دن آج
رہتے ہیں تو ہمیشہ رہے گا اور دستغیر نہ ہو گا۔ تو آرزو کرے گا اور اپنی سایہ میں سایہ رحمت سخاوت
کرے گا بعد اسکے کہ تو ساتوں زمینوں کے لئے میخ ہو جائے گا نہ صرف اسی ایک کے لئے مدیج بن کر ہو
ایک چمکے گا تو تیرے لئے قیامت قائم ہوتی ہے۔ رات کے کہانیے ایک لغت نہ ملو تو قیامت قائم ہوگی

تو عرض رہے جو غیبت کے ساتھ قائم ہو خود اس کا وجود مکمل کوئی نہ ہو ۱۲

اس حالت کو بلانا کہ تجھ میں داخل ہو۔ اور تیرے دل سے نکاح کرے اور تیرے بچے اڑنیک لائق ہوں گے تو اپنی سرکے منبر پر چڑھے خواب میں مشرق و مغرب تک چلا جائے دریا و خشکی میں پہونچی غفر کر لے لائق ہے کہ قناعت کا انار اپنے او ر غفلت کی چادر اوڑھے ناکہ حق خود جل تک پہونچ جائے اور عدالت قدموں کے ساتھ قرب کا دروازہ تلاش کرتے ہوئے دنیا اور آخرت اور خلق اور وجود بھلے گا دوڑے۔ حق خود جل کی عنایت اور مہربانی اور رحمت اور اس طرف کا شوق اور جذبات اور نظر عنایت اور اسکا فخر کرنا اور انبیا کی ارواح اور فرشتے اسکا استقبال کریں۔ فرشتے اور نبیوں رسولوں کی ارواح اسکے ساتھ ہوں اور اسکو سنوار کر خدا کی طرف لیجا میں۔ آسے دلوں کے مردو تمہارا جنت کو طلب کرنا خدا سے مانع ہے دور ہو جاؤ۔ دور ہو جاؤ۔ باز آؤ۔ باز آؤ۔ میدان کو تاہ کرنا کہ تیرا دل قریب ہو اور تیرا سخلق سے صفا اور حق کی طرف قریب ہو جائے اور اپنے مقدر کو پڑھے اور سطر سطر برادقیت حاصل کرے اور کلمہ کلمہ اور حرف حرف کو معقول اور زمانہ اور ساعتوں اور مخلوق کے جان لیوے اور بجھے اپنا سمیع معلوم ہو جائے صوت سنے خوف اسکی طرف جذب کرے قرب اسے تیرے پاس پہنچ لائے گا اسوقت ثبات ہی کچھ برآگے عمر لمبی ہو یا کوتاہ قیامت قائم ہو یا نہ خلق تجھ سے محبت کرے یا دشمنی۔ تجھ پر عطا کریں یا محروم ہو کرین ہر آپ چلاتے ہوئے اُسٹے اور اپنے چہرے کو ڈبا پا پر پردہ اٹھایا اور کہا یاد آؤ تو فی بردا وَشَکْلًا هَا) (اے آگ سرد اور سلامت ہو جا) اے خدا ہماری بہیدوں کو ظاہر نہ کر یہ بیٹھ گئے اور فرمایا۔ سفیان ثوری نے فضیل ابن عباس کو (خدا ان دونوں سے راضی ہو) کہا اَنُكَلِّمُ اللهَ علم پر جو ہمارے درمیان ہے رو میں۔ وہ خوف کر نیوالے۔ ڈر نیوالے تھے یُقُوْنُ مَا اتَّوَدَقُلُوْکُمْ وَحَبْلِکُمْ) (دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور بدل انکے ڈرتے ہیں) وہ ڈر گئے تاکہ ایسا نہ ہو کہ انکے عمل مقبول نہ ہوں۔ برس انجام سے ڈرنے۔ حضرت امام احمد رضا ان سے راضی ہو فرمایا کرتے تھے۔ یہ صرف لباس ہے۔ سوار لباس کے اور طحا ہے۔ سواطحا کے اور چند زمین (اسے غلام) خلق کی منت کا دروازہ بند کر پہر تیرے لئے حق کی منت کا دروازہ کھولا گیا۔

بھرا آپ کھڑے ہوئے اور اپنے سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے اپنی پستانوں کو پکڑے ہوئے گھبرایا اور کہی بامیں ٹپکنے لگے پہر بیٹھ گئی اور فرمایا۔ اے اندھے اس کبلی دروازہ میں داخل ہو جا یہ دودھ دینا میں ایک کھلا ہوا اور ایک بند اس کبلی ہو میں داخل ہو جا سنت کے بموجب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شہ کو زندہ کر دینے کے سبب کے ساتھ ہو یہ سبب کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حال میں آگئی بیرونی کر دینے کے سبب سنت پر اور توکل آگئی حالت ہو۔ پہر اگر تجھے طاقت ہو کہ اپنے سے فانی ہو جا تو ہو جانہ سبب کے ساتھ ہو حال ساتھ حق کے سرور۔ وہ تجھے کافی ہو گا۔ اور تجھے اٹھائے گا اور مقرب بنائے گا بلکہ تجھ کو ایسی چیزیں عطا کرے گا جنکو تو نہیں پہچانتا واللہ اعلم و انتم لا تعلمون (اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے) اسکی قدر کی موجود کو تسلیم کرتے ہوئے جان تو کرے گا اللہ غفل کے فضل کو اٹھائے جس طرف تو متوجہ ہو گا پس وہاں ہی ہے ذات اللہ کی تو نے اس کے قرب اور عنایت و انس اور محبت کو دیکھ لیا۔ دو تہمذ کی مثال اندھے کی مثال ہے جس کے پاس کئی طبقوں میں کھانا آتا ہو اسکی جہت نہیں معلوم ہوتی حتی کہ جب اسکی اہل کو جان لیتا ہو اس جہت کو طلب کرتا ہے اور باقی تمام جہات کو بند کرتا ہے۔ اسی طرح یہ انسان جب پہچان لیتا ہے کہ خدا ہی سہل کر نوا لا اور وہی دین والا اور بچا اسکو اسکی طرف بھیجے والا ہے۔ تو اسکا دل اللہ تعالیٰ سے تعلق پکڑتا ہے۔ تیرا نفس تیری مشوقہ ہو اگر تو جان لیوے کہ وہ تیرا دشمن اور قتل کر نوا لا ہے تو ضرور اسکی مخالفت کرے۔ اسی طرح اوستا کو روکے مگر اسقدر قلیل کو جو اسکے لئے ضروری ہو اور اسکا حق ہو۔ تیرے لئے گوشہ نشینی لائق نہیں بلکہ بازار مناسبت۔ بچتے صلاحیت نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اسرار پر اطلاع پاسکے وہ جو اللہ تعالیٰ کا اسرار پر مطلع ہوتا ہے وہ گونگا ہوتا ہے۔ وہ شخص جو اپنے سپر قابو نہیں رکھتا۔ اور حکم و علم کو جمع نہیں کر سکتا چاہے کہ خلقت سے علیحدہ رہے اور چاہے کہ اسکا ہنگامہ خارجہ اور درباروں کے کناری اور محل اور میلان ہو۔ گرانی بادشاہ کا کوڑا ہو اس سے ادب دیتا ہو یا پتے یہ سختی اور فاقہ کیوں میں فرمایا۔ تجھ پر فحش۔ دنیا اور آخرت کو طلب کرتا ہے اور محبت کا دھوکہ کرتا ہو یا حق محبت کا مدعی بن کر اس سے فریاد کو دفع کرنے اور نفع کیلئے کامیاب کرنا ہے۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

نہیں ہے۔ تو خلق کا بندہ ہے نفس اور سہوا اور شہوات کا بندہ ہے تمہاری کسوٹیاں ہمارے پاس ہیں۔ ہمارے پاس صرف اور پر کہنے والے ہیں اسے مدعی یہ کیا ہے۔ تو بے موقع بات کہتا ہے۔ دعار موقع ہوتا ہے کلام کو نیکادقت اور ہے۔ اور خاموشی کا اور دیکھنے کا اور حال اور چشم پوشی کا اور عمل کرنے والا کہاں تاکہ ہم اسکی صحبت میں رہیں۔ صدیقون کے لئے ہر وقت عبادت بڑھتی ہے۔ جو منع کے شکر کے عاٹ وہ انہی واجب ہوتی ہے۔ نعمتون کا عبادت اور شکر سے مقابلہ کرتے ہیں۔ وہ تجھ کو بھڑی حلال ہر کرنا ہے اس حلال کو کم نہ ادل کر۔ اگر تو زیادہ کرے گا تو بچھے اسکا لینا اس مباح کو بیچو جو مسلمانوں میں مشترک ہے برائی نہ کرے گا۔ اور اگر تو اسے لے گا تو وہ شہید کے لینے تک پہنچا دے گا اور شہید حرام اور حرام و دوزخ کی طرف ہے۔ زائد وہ ہے جو حلال سے پرہیز کرنا ہے لیکن حرام پرہیز کرنا نہایت ضروری ہے۔ اسجب ہی کہی دوسرو اور۔ (حکم الہی) آئیں۔ پس وہ اس کے ٹھکانے سے عاجز رہے گا۔ پس وہ اس کے بے بیٹے کے مرگ کی خبر آتی ہے وہ جلاتی اور اپنے کپڑوں کو پہاڑی ہے۔ بے بیٹے کے بچنے سے عاجز رہ جاتی ہے۔ مراد اس سے سماع اور وحید ہے۔ ہم لوگوں کے ساتھ دلع سے ملتے جاتے ہیں اور انکی موافقت کرتے اور دما کے ساتھ لئے معاشرت کرتے ہیں۔ اور ہمارے دل ٹھنڈے اند کے وعدوں کو دیکھتے ہیں۔ فضل کے طعام کو کہاتے بہانے کہ ثابت ہو جاتے ہیں۔ اپنے ارادے سے پرہیز کرتے۔ تاکہ حق غرض کے ارادہ پر کامیاب ہو جائے۔ محبت کی شرط مثبت اور ارادہ کو ترک کرنا ہے۔ اسحال میں کہ تو ایسا ہو گا۔ تیری زبان بولیگی اور کان سنیں گے۔ اور آئینہ کلبا میں کی لطف اور کر امتین آئینگی اور اسلر کی صفائی پہل اور جو ہر ہو کر آئینگی۔ خادم اور نوکر آئینگی۔ سب تیری خدمت کرنے کے اور کل تیری تعریف کرنے کے۔ اور خدا تیرے ساتھ ہو کر لگا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (اور جو رسول تمہارے پاس لائے اسکو پکڑو۔ اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو) اللہ اور اس کے رسول کے امر کی فرمانبرداری کرو۔ اپنے عمل کرو۔ اس باہ من صین اور رحم کی گنجائش نہیں۔ مگر ان (تو ہے تو ہے) وہی اول ہے۔ وہی آخر۔ وہی ظاہر ہے۔ وہی باطن۔ اور اپنے خدا آپ سے

راضی ہو) اشد غرور کے فرمودہ و الشماز و اطراف (قسم ہر آسمان اور رات کو آنیوالے کی)
باب فرمایا۔ اشد غرور نے آسمان اور طarf کی قسم کہا بی نظیر تاج محمد صلی اللہ علیہ وسلم اول آپ کی
سہمت نے عروج کیا۔ پھر آپ کے جسم نے ساتویں آسمان تک اور خدا سے ہم کلام ہوئے اور سر کی
آنکھوں اور دل کی آنکھوں کے ساتھ اسکو دیکھا چونکہ آپ کو وان تک سیر کرنا تھا آسمان پر چڑھنے میں
اسکو دل کی آنکھوں سے دیکھا اور آسمان پر سر کی آنکھوں سے۔ اسی طرح جکا دل مجمع ہوا یہ وہ دل ہے اپنے
خدا کو دیکھتا ہے اور اسکے او را سطر اور آسمان کو درمیان حجاب ٹپٹہ جاتی ہیں اور بہتیں رات کو چلتی ہیں
اور اسل پر کرتے ہیں صدیقیوں کے سینے رب العالمین کے اسرار کے نور روشن سینے میں یوں کی
فرستے پھر دل جب قریب ہو جاتا ہے ایسا آسمان بجا ہوا جس میں علم کے ساری اور معرفت کا سورج چمکتا ہے۔
فرشتے ان کے نور روشن روشنی طلب کرتے ہیں۔ کوئی نفس نہیں مگر اسراشد تعالیٰ کی طرف گنبدان ہے جو
شیطانوں کے چہیتے سے اسکو مخالفت میں رکھتا ہے اور بہت کم فرد میں حتیٰ محافظ صفین بائد کہ خلقت کے
لئے کھڑی ہوتے ہیں واللہ من وراء حجاب اور اشد لطف سے پیچھے گیر نے والا ہے تو نصرت اور بلا ہے تو
اپنی گھر کو خراب کر دیا اپنی مکان میں گردش کرنے نہیں ملتا۔ گو تاکہ تو گھر اسکا اونٹ ہے۔ شاید تجھے کسی اشد
کے دوست نے بدعا کی ہے۔ تب ہی بعبرت کی آنکھیں اندھی ہیں۔ تو نے خدا کو میلا یا پس خدا نے تجھے
راستہ میں بہلا دیا۔ تیرے ارادہ کی آنکھ میں بیماری سل ٹپٹگی ہے۔ تیرے رنج زیادہ ہوئے اور تیرے
قصہ کے بازو ٹوٹ گئے تو دنیا اور آخرت میں گوشت کا ٹپر لہو اکٹرا ہے۔ تو صلیب کا محتاج ہے
جنیسے لئے بعد تیرے اعلاس کا اتار کرنے کے دعا کرے۔ اولیائے ساتھ سجائیں کریں۔ پھر فرشتوں کے
ساتھ۔ جب تو ان انس کریگا تیرے لئے اور دروازہ کھولا جائیگا۔ جب تو مخلوقات میں انسانوں کے
ساتھ انس کرے پھر وہ اسکو بند کرے تو تیرے لی سمفون کے ساتھ انس کر نیکا دروازہ کھولا جائیگا۔
جب اسکو بھی بند کرے تو فرشتوں کے ساتھ انس کرے گا دروازہ کھولا جائیگا۔ خیرین بند تھا کچھ اثر
ہوئے کریمین۔ آگ اپنی طبع سے ہنس جلاتی اور نہ بانی بالطبع سیر کر رہا ہے۔ غرور دل آگ نے حضرت بلایم
علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ جلایا۔ ابو مسلم خووانی رحمۃ اللہ علیہ جب آگ میں ڈالے گئے تو نہ جلے ہوئے

پیش کیں۔ اسباب کو قطع کرو اور ربوں کو چھوڑ دو کہہ کہ کیا دیکھتا ہے۔ اس کے دروازے پر کھڑے اور
 ربوں پر صبر کرنا تمہیں لگا اس طرح کہ اس کی قدر اور نقصا قطع کرے اور تجھے رنج معلوم نہ ہو اس وقت
 نوجا بات دیکھنا کہ یوں کو دیکھنا کہ وہ تیرا حال کس طرح بناتی ہے اور رحمت تجھ کو کس طرح پالتی ہے
 اور محبت تجھے کس طرح ترستی دیتی ہے تمام مہارت کے بعد خاموشی پر چڑھو اور یہی حالت چھ
 مہینے غرض دل بندے کے ساتھ فخر کرنا ہے اس پر خلق اور اسباب کی پستیاں حلیم کر دیتا ہے اس کو اپنی
 قرب کی طرف واپس لاتا ہے۔ جب خدا احوال ہو جائے تو اس کے لطف کے گود کی خوشبو کفایت کرتی
 ہے ربوں کی خوشبو کفایت کرتی ہے۔ اس کی رحمت کفایت کرتی ہے۔ احمق محبت مضطر
 اخلاص کا حکم (وہ کون ہے جو مضطر کی دعا قبول فرماتا ہے جب وہ اسے بکارتی تھوڑی
 کرتا ہے تاکہ تو اسے بکارت۔ دعا میں اصرار کرنے سے محبت رکھتا ہے۔ تیرے سامنے اور دروازے
 بند کر دیتا ہے کہ تو اس کے دروازے پر کھڑا ہو جائے۔ دوستوں قرب کو درواری کو کہلا دیتا تاکہ
 طرح کیا پیٹھے پر دروازہ بند کرے اور ہمسائوں کو وصیت کرے کہ دروازہ نہ کھولیں کسی
 مطلب کے باعث جکا وہ ارادہ رکھتی ہے وہ نکلا اور روتا ہوا شرمندہ ہو کر بیٹھ گیا جس درواری کی
 طرف وہ متوجہ ہوتا ہے اس کو بند پاتا ہے۔ آخر اپنی ناک کی طرف لوٹتا ہے۔ خدا اپنی بندگی کو تیار کرنا کہ اس کو
 اپنی طرف رکھ کرے اور اس کا دل خلق میں نہ لگائے سچے فقیروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی نفسی
 اور کم کا سوال نہ کرے۔ اور اگر ضروری ہو تو اسے قدر مانگے جس قدر اس کے لئے کفایت کریں جبہ چھ
 مقرب بنائے اور قبل کرے تو اس کی بلامین خوش ہو۔ بہنیں تو وہ تجھ اپنی بلامین مشغول کریں گے۔
 خیروں کی طرف رجعت تجھ پر غرض دل کو قریب در بلا پر صبر کرنے کو مشغول کر دیتی ہے جو اللہ تعالیٰ
 سے بہنیں ڈرتا ہے عقل بہنیں شہرے سکونت خراب ہے جو اس کے بغیر بیان (بہنیں کے خراب
 ہیں دین خوف ہے جو ڈراتا ہے کے شروع میں چلا وہ ایک جگہ بہنیں شہر تا بلکہ میر کرنا ہی دیکھا
 سفروں کا انجام خدا کا قرب ہے۔ سب لوگوں کی سیر ہے سارے کی سیر جبہ دروازے تک پہنچتے ہیں
 سب اجازت طلب کرتا ہے اسے اجازت دیکھتی ہے یہ وہ دل کو سنانا حاصل کرنا کہ اللہ تعالیٰ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مبارک کا ستارہ قمر بنا اور قمر صبح اور خلوت اور جلوت اور باطن ظاہر
 سندہ دو حالتوں تک (یعنی ہاتھ لبا کرنے) اور جرم (یقین) میں ہی اپنی سرکوبانی قبض کی نہ اور پھر
 کے حکم میں داخل کیا خلاصہ یہ کہ وہ دریا کے نیچے کے جواہرات کو اور ان چیزوں کو جسکی طرف اپنا ہاتھ
 لبا کرتا ہی۔ دیکھتا ہی انکی طرف جو اسکے پاس موجود ہیں اشارہ کرتا ہی۔ اے فلاں تو اتنا لیلہ و تو اتنا لیلہ و
 بادشاہ ہیں زمین اور آسمان کو بادشاہ حق عزوجل کے حضور میں نایب و رخصت ہیں۔ میں بادشاہ کو
 دروازی پر انکی انتظار کرتا ہوں۔ سداری اور خواب میں تمہاری طرف دیکھتا ہوں تمہاری تکلیف
 اوٹھتا ہوں۔ اس شہر کی تکلیف انکی آفات کے نیچے مبرک کرتا ہوں غم اور ہم اور فکر و خیر میں کو
 رات سے طاہون جس وقت ایک قدم بڑھتا ہوں واپس کیا جاتا ہوں ابراہیم بن آدم اپنی
 دعامین حیران ہوئے۔ پس آپ نے اپنی انگلیں بند کیں اور اذغوجل کے فرمان کو سنا کر اے
 ابراہیم کہو اَللّٰهُمَّ رَضْنِیْ بِقَضَائِکَ وَصَدِّقْنِیْ عَلٰی کَلَامِکَ وَاکْوَظْنِیْ بِشَرْکِکَ
 لِنِعْمَائِکَ وَاسْئَلْکَ مَا مِمَّنْ نَعِمْتَکَ وَدَوَّامِ عَافِیَّتِکَ وَادْنِیْ مِنْکَ عَلٰی الْحَبْلِکَ اے
 خدا مجھ اپنی تضار راضی کر اور اپنی بلا پر صبر عطا کر اور اپنی نعمتوں پر شکر کرنے کی توفیق بخش اور میں تجھ سے
 تیری نعمتوں کی بیشکلی اور دائمی تندرستی اور تیری محبت پر قائم رہنے کا سوال کرتا ہوں (اسی نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کے دل پر آواز الفالک گئی۔ جس سے آپ کا دل اہل سے اٹ گیا۔ کوہ حرا کی طرف
 جو طور سینا کا ایک ٹکڑا ہے نکلے۔ وحی کی خوشبودار ہوا آئی۔ اس میں ایک غارت ہی جس میں ایک
 عابد بوحشہ نام رہتا تھا۔ اسی جگہ اپنی رب کی عبادت کرنے لگے۔ اسی حال میں خواب میں دیکھتا ہی
 صبح کے پہوٹنے کی طرح صادق نکلتین۔ ناگاہ غیب سے آواز آئی اے محمد۔ اے محمد آپ آواز سنو
 اور گہرا کر فرما یا زینبؓ نبیؐ کی خبر دینی (مجرم میں لپٹ دو) میں آواز سنتا ہوں کوئی کہتا ہے۔
 اے محمد یہ کس میں لپٹا جانے سے نہیں سمجھا جاتا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی اَمْرِکَ۔ اور اللہ اپنے امیر غائب
 ہے) اس دل کی مثال ایک گٹھلی کی ہے۔ جو اس گہرے صحن میں ہی چھپ چھپ نہیں لاسکی جا
 دیوار بن کٹھری ہوئی ہیں جاڑے کی بارش اور گرمی کا سوچا سپرٹنے ہیں دعا گتی ہیں اور کوئی

نہیں دیکھتا جب اسکا پودا طائر اور بلند اور پبلدار اور بخت ہوتا ہے اس سے پہلے (جتنے میں
 اسے برباد نہیں کر سکتے۔) اسطرح دل کو جب چاہتا ہے اٹھاتا ہے۔ ولایت پوشیدہ (جیسی
 ہے۔) ولایت کی مثال خاص بادشاہی فرش کی ہے کہ وہ ہمیشہ اسکے حضور میں رہتا ہے مگر سوار ہوتا
 غرور سے سوا کلام اور شراب اور لباس میں با اسن ہونے کے کچھ نہ مانگ۔ اس نے یہاں ان
 چیزوں کی طلب کے لئے اسکی عبادت مگر تو رحمت کے مقابلہ میں کیا کر سکتا ہے۔ یہ فرمایا ہم کو اپنا
 غیر سے بے نیاز کر۔ اولیٰ نے غیر میں مشغول نہ رکھے۔ یہ کیا چیز ہے۔ آپ غضبناک اور تند چہرے سے فرمایا
 پہر اپنا چہرہ ڈانپ لیا اور چلاتے ہوئے اٹھے پہر بیٹھ گئے اور کھڑے ہوئے اور فرمایا اور تعلیم
 بنا۔ بعد حین (اور تم اسکی خبر کچھ مدت کے بعد معلوم کرو گے) اولیاء اللہ غرور سے سوال کرتے
 مجرا جانتے ہیں تاکہ لالچ کرنے اور تفویض اور تسلیم کو چھوڑ دینے سے نسبت نہ کئے جائیں۔ شوق نہ کی جائے
 شوق انکو قدیوں کو جلدی لیجاتا ہے جب دنیا میں زیادتی تو اسکا خراج کرنا تھوڑا سا معلوم ہوگا۔ اولیاء اللہ کو حال
 جو انہیں سو خاص میں بدل بل نہیں دیتا اور قیادہ خلقت کے بوجہ اسکی پیٹھ پر ہوں۔ اور رب
 غرور اسکی طرف سے اٹھاتا ہوا۔ اس لئے کہ وہ اسکے حضور میں ہر دور نہیں ہوتا مگر انہیں
 پہر وہ پہر ہے اور باطن میں اسکی رحمت کے ہاتھوں پر تصدیق اور دلوں پر تہمت کو نکال دینا
 پکڑو اور اپنے خدا آپسے لہنی ہوا اللہ تعالیٰ کے قول اَنْ تَاسْتَشْفِعَ لِلَّهِ اَشْكُرُ تحقیق بات کا
 اور شفا زیادہ مستہی) میں فرمایا۔ یہ نیند کے بعد ہی خلق اور فضل اور طبع اور ہوا اور ارا دی کی نیند کو بعد
 پہر دل کا کلام اور شراب اللہ غرور سے مناجات اور اسکے حضور میں قیام اور رکوع اور سجود ہوتا ہے کیا تھو
 معلوم نہیں وہ جس نے کہ دنیا سے پرہیز کیا تاکہ وہ اسے حق غرور کی طلب نہ روکے اور اسطرح
 احت سے پرہیز کرنا ہی تاکہ وہ اسے اللہ غرور سے نہ روکے اسکی آرزو یہ ہوتی ہے کہ نفرت پائی جا
 اس لئے کہ وہ شیرین ظاہر رحمت ہی دل اور سپر چہرہ ہو جاتا ہے۔ جملہ کے دل میں ہے وہی ظاہر
 ہوتا ہے۔ وہ دنیا کی ہینگلی چاہتا ہے۔ اسلئے کہ وہ اللہ غرور کی پوشیدہ عبادت کرنا اور اس سے پوشیدہ
 معاملہ کرنا ہی تو حق غرور سے وحشت میں ہے نیز دل خلق سے کب وحشت پذیر اور خدا کائنات

پانے والا پائے گا۔ ایک دروازے سے دوسرے دروازہ تک حتیٰ کہ کوئی دروازہ باقی نہ رہ جائے
ایک شہر سے دوسرے شہر تک ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک سیر کرنا ہے کہ جب کوئی آسمان باقی نہ رہے
اپنی نفس پر قیامت کو قائم کر لے۔ حتیٰ غرض جل کے حضور میں کھڑا ہو کر اپنی نیکیوں اور بدیوں کو سمجھنے کو
پڑھتا ہے اور دُرُتاس ہے کہ بدین اسکو آگ میں نہ ڈال دیں پس اس حال میں کہ وہ خوف و دربار اور
آگ میں گرنے اور گزر جائے درمیان ہو تا ہے۔ اقد غرض جل اپنے لطف سے اسکو آلتیا ہی آگ کو اپنی رحمت
کے پانی سے بجھا دیتا ہے۔ آگ آواز کرتی ہے۔ ای موسیٰ جلدی مجبور کر۔ تیرے نور نے میرے شعلے کو بجھا دیا ہے
تین ہزار سال کی مسافت کو ایک لمحہ میں طے کر لیتا ہے۔ حتیٰ کہ جب بادشاہی گھر کے قریب ہوتا ہے اپنی
عقل اور احوالے اور اپنے مولیٰ کی محبت اور شوق کی طرف رجوع لانا ہے۔ کہتا ہے میں غفل نہیں ہوں گا
مگر محبوب کے ساتھ کیا یہ نہیں کہ جن میں دودھ بچہ جو ما کے پیٹ میں جڑا جنت کو دروازہ پر کھڑا ہو گا
اور کہ گامین داخل ہونگا جب تک کہ میری والدین داخل نہ ہوں۔ ہمسایہ کہاں ہے۔ شاہد کہاں ہے
وہ داخل نہیں ہو گا حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ماتہ مبارک اسکو محبوب پر داخل کرنا ہی حتیٰ کہ جب
یہ اسکے لئے کامل ہو جاتا ہے تو دنیا کی طرف مقصوم کو پورا حاصل کرنے کے لئے ترک کیا جاتا ہے تاکہ علم نہ بد
اور نہ منہج ہو کہ اور نہ مٹے۔ تیرا خدا خلق سے فارغ ہوا۔ کوئی نفس دنیا سے نہیں نکلتا مگر جبکہ اس
مقصوم پورا حاصل کر لیتا ہے پس خدا غرض جل سے ڈر و اور خدا سے نیک طلب کرنے خلقت سے اسباب
پر دے ہیں بادشاہ کے دروازے بند ہیں جب تو ان سے اعراض کرے تو تیری لڑائی
کہو لا جا بیگا جسے تو پہچانتا ہے۔ سرکار دروازہ بند ہے۔ تیری طاقت اور قوت کے بغیر کہو لا جا بیگا
موسىٰ بنو ربکا قصہ کرتے ہوئے اپنی طبیعت سے نکلتا ہے۔ اسی حال میں ہوتا ہے کہ ناگاہ برائے
میں نفس امارت کی بات کے ماتہ میں پکڑا جاتا ہے۔ اپنے گناہوں اور بدیوں اور حدود و
میں رخصت داریوں کی طرف رجوع لانا ہے۔ عمار سے مدد نہیں لیتا۔ غیر خدا سے مدد نہیں لگتا
اپنے گناہوں کو یاد کرتا اور اپنے نفس پر ملامت کرتا ہے حتیٰ کہ جیسا کہ فراغت پاتا ہے تو دل غم
اور غم اور غم و غم کی طرف رجوع لانا ہے۔ اسی حال میں ہوتا ہے کہ ناگاہ ایک دروازہ کھلا دیتا ہے

وَمِنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا (اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لئے وہ نجات بنا دیتا ہے)
 از مایا جاتا ہے تاکہ وہ دیکھے کہ کس طرح عمل کرتا ہے و لکن ناهم یا احسانات و السنیات (لہم
 انکو نیکیوں اور بدیوں میں بتایا) ابن آدم کا دل خیر اور شر عزت اور ذلت و ولتمندی اور فقی
 میں ہی متعین ہوتا ہے حتیٰ کہ جب اللہ عزوجل کی نعمتوں کا انوار کرتا ہے یعنی شکر جاتا ہے اور شکر عادت
 زبان اور اعضا حرکت نہیں کرتے اور بلا کے وقت صبر کرتا ہے اپنی گناہوں اور قصوروں کا انوار
 کرتا ہے حتیٰ کہ جب تکلی کا قدم منتہی ہوتا ہے تو ناگاہ وہ بادشاہ کے دروازے پر پہنچتا ہے جسے شکر کا قدم
 صبر کا قدم اوٹھایا اور ہر توفیق ہے بادشاہ کے دروازے کو دیکھا۔ وہاں وہ چیریں دیکھیں جب
 جو انکو ہونے لگی کسی نہیں کانوں نے سنی نہیں کسی لشکر کے دلپزین گنہین نیکیوں اور بدیوں کی نوبت ختم ہوتی ہے اور
 ہر کلامی اور باہم ملکر شینے کا وقت آتا ہے اور حوائی کیا تو اسے سمجھتا ہے۔ اگر اس کے اونٹ۔ آج حق تو فیض اخص اس کو دیتا ہے
 میں ہر لوگوں کی نماز پڑھتا ہے اور رکھتا ہے حالانکہ تیری نہیں لوگوں کو طبعاً ان جنہوں کی طرف میں جو گناہوں
 ہیں۔ ان کی خلقت سے نکلے ہوئے اور صدیقوں اور خدا والوں کو صفت ملو ہوئے والے کیا تو نہیں جانتا کہ میں
 تمہارا بڑا تمہارا پردہ پوش تمہاری کہسوٹی ہوں۔ سخت کوشش کر مجھے لالچ نہ دے جو کر سکتا ہے
 کر لے تیری کوئی حقیقت نہیں۔ بجاہل میں تیری رسمی کوئل دیتا ہوں تیری خیر خواہی کرتا ہوں اور
 تجھ پر رحم لانا ہوں مجھ پر خوف ہے کہ تو زندیق رہا کار و جال ہو کر۔ قبر میں عذاب کیا جائے
 منافقوں کا عذاب۔ اس حال سے جس میں تو ہے ماتہ کوتاہ کر۔ اور برہنہ ہو تقویٰ کا لباس
 پہن۔ تو جلدی سرجائیگا۔ میری اور تیری درمیان کوئی عداوت نہیں تو جلدی یاد کرے گا اس
 جسے میں کہتا ہوں صالح آدمی کی صورت اس کے حال سے خبر دیتی ہے۔ جس نے خدا کو پہچانا وہ سکی
 زبان کند ہوئی۔ اسی سے وہ ناطق ہے۔ ایک ساتھ غنی اور اسی کی احتیاج رکھتا ہے۔ میں کہیں
 کی حالت میں جب اپنے شہر میں تھا کہنے والے کو کہتے ہوئے سنا کرتا تھا۔ اے مہاراجہ! میں
 اس آواز سے ہانکتا اور اب غلوت میں مبتلا ہوں۔ کوئی کہنے والا کہتا ہے۔ میں تجھ پر خیر ساتھ رکھتا
 اگر تو نجات کا ارادہ رکھتا ہے تو میری ملازمت اختیار کر۔ جب تک کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ مجھے ہانکتا ہے

تو جان لے کہ وہ منافق ہے۔ مومن وہ ہے کہ جیل پنے سر کی انگلیں بند کرے تو اس کے دل کی انگلیں کھل جائیں۔
جو کچھ کہ وہاں ہوا اسے دیکھے۔ اور جیل کی انگلیں بند کر کے سر کی انگلیں کھل جائیں! مٹھو دل
کی جگہ دے خلق میں اسے تعزات کو دیکھے جن میں مٹھو دل نے موسیٰ علیہ السلام کو خطا کیا اچھے مٹھو دل
علی الناس بریسا لا آتی ویکلاہی (میں نے جھگڑائی رسالت اور کلام کے ساتھ لوگوں سے گزریہ
کیا اور تجھ اپنا مقرب بنایا۔ تو ایک روز بکریاں چرا رہا تھا پس انہیں ایک بھاگ نکلی اور تو اسکو چھو گیا
حتیٰ کہ تو نے اسکو پکڑا۔ مگر تو سچی مانده ہو گیا۔ اور وہ ہی پہر تو نے اسکو اپنے گلے لگایا اور کہا تو زانیہ ہے
تعلیف دی اور بچھڑ گیا۔ محبوب کی دوا رحاب کے سبب میں غور کرنا۔ اور اس سے توبہ کرنا۔ اور سب
(یعنی خدا پر) یقین رکھنا۔ وہ جو معصوم اور سہو سے حفاظت میں ہیں مگر کئی تکیوں نہیں تکیوں میں
ہے۔ کوئی کلام نہیں تاوقتیکہ تو بیا بانوں میں غفلت نہ دے۔ اور شکوے و دیا و دن خلق کی غفلت و غفلت کی
غفلت حکم کے دیا اور علم کے دیار اور ساحل کو طے کرے۔ اولیاء کے لہر کرات اور دن نہیں ہوا مگر حشر ہمارا
کی سی اور خواب ڈوبے ہوئے دن کی طرح اور انکی کلام ضرورت ہے جس نے خدا کو پہچانا اور کسی زبان کند
ہوئی لیکن جہہ چاہتا ہے اسے اٹھاتا ہے۔ وہ بلا حروف بولتا ہے بلا الاء اور بلا ترتیب بلا اہلیت
علت اسکی زبان ماورائے غفلت کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ اس کے لئے اذن ہے بغیر حجاب و بغیر قیود اور
بغیر دراز و بغیر دریاں اور کوئی اذن لینا نہیں۔ کوئی اجازت طلبی نہیں کوئی ولایت نہیں۔
مغزولی نہیں۔ کوئی شیطان نہیں۔ کوئی بادشاہ نہیں۔ کوئی دل نہیں کوئی پورین نہیں۔ پہر فرمایا
وہ جو غائب ہوا یا انکار ہے۔ آج وہ پہلے قدم میں نہیں آتا دوسرے میں کب آئے گا۔ پہلا اپنی وجہ کے
گہر سے نکلتا اور دوسرا اسکی نعمت سے اٹھتا (رب العالمین) تمام تعریف مٹھ کر لے کر جو چاہے
رب ہو اور دروازے پر کھڑا ہونا ایاک نعبد و ایاک نستعین (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں
اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں) اس کے دیکھنے کے وقت واسع و افترج (اور سید و کرا و تیرج)
اس کے دیکھنے کے بعد ہم نعمتوں کو اس کے غیر کی طرف منت نہیں کرتے۔ تو مشرک ہے۔ اسکی نعمت کو بلا لیا
اٹھ سے غیر ہے۔ تیرے نفس میں کوئی نعمت نہیں۔ اپنا زار ٹوڑ اور واپس آتیرے ظاہر کا کوئی اعتبار نہیں۔

تا وقتیکہ تیرا باطن توبہ کرے اور تیرا سر رب غرور جل کے لئے خالص ہو۔ اسے غلام۔ اخی غنیم
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نبوت آئی آپ کو کئی سال چھپایا آپ کے پاس بیٹے اسلام جمع ہو گئے حتیٰ کہ آپ کے
 ارشاد ہوا۔ مَلِكُمْ مَا أَنْزَلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ (پھر پناہ تیری طرف سے نازل کیا گیا ہے)
 تو ایک شخص کو دیکھتا ہوں اسے ظاہر کرتا ہے اور چھپاتا نہیں۔ اگر تیرے گہر میں کپڑو کی ایک گھڑی گرو تو
 اپنی درواری کو کھولتا اور کہتا ہے مجھ سے خرید لو۔ شاید کہ وہ ہمسایوں کے لئے عاریت اور ودعت ہو چاہتا
 ہیں حضور جل کی اصلاح ہوتی ہے۔ پہلی نعمت دیکھتا دوسری عبادت کے لئے فارغ ہونا تیسری کرامت کے گہر
 رکھنا چوتھی ان چیزوں کو ترک کرنا جو بچے اللہ غرور جل سے روکیں لیکن نعمت میں نظر کرنے کی سچ کوئی خبر
 نہیں۔ سلیم کمال پر ہیگارسی اور اس کے حضور میں کھڑا ہونے اور دین کی حفاظت کا اس سے سوال
 کرنے سے صحیح ہوتا ہے۔ مومن اپنے کہنے اور پینے میں ٹہرتا ہے قرآن اور حدیث سے اور طلب کیا
 ہے۔ حتیٰ کہ جب اپنے مولیٰ غرور جل سے قریب ہو جاتا ہے۔ پہلے اسے امر سے امیر کیا جاتا اور اس کی ہر
 منع کیا جاتا اور اس کے علم سے جان لیتا ہے۔ اس کی مدد و حال کرتا ہے۔ موت سے پہلے اس کے ساتھ
 نیکو۔ تو قریب ہے کہ کہیے گا۔ جب غبار کھل جائیگا۔ اے باطلو۔ اے جاہلو۔ اے غافل۔ اے غیور۔
 پناہ لے لے لے (تم کچھ مدد کے بعد اس کی خبر جان لو گے) کسی نے سوال کیا) نفس خیانتی
 ہے۔ اس کے فتوے پر کس طرح قناعت کی جائے اپنے جواب میں فرمایا۔ اس سے عباد کرنا کہ وہ
 سر جاتا کہ وہ ہر اور ریحات میں اس کو زندہ کرے اس حال میں کہ وہ فقیر عالم مطمئن ہو جائے اپنی شہوت
 اور لذتوں کے دروازے کو بند کرے اس کو اس کی شہوتوں سے روک۔ حتیٰ کہ جب لاغر ہو جائے
 اور اس کی شہوتیں تیرے سر کی طرف رجوع لائیں تو مجاہد لے کے ساتھ خالص ہو جائیگا الیہ
 راکے آئے اور عیال کے سوجانے کی آرزو کرتے ہیں اس لئے کہ وہ مکلف ہیں عیال اور اسباب کے
 بوجھوں کو اٹھاتے ہیں ان کے دل رنج و جل کی طرف مائل ہیں لہذا اعضا اسباب میں حرکت کرتے ہیں
 جبے ہاتھ پہلے متقی ہو تو ہاتھ کے وقت ہی اسی کی طرف رجوع لائیگا۔ بغیر اس کے کیسا اس کے
 دور کرینا لانا دیکھیے گا۔ تو دیکھو کہ خیر اور شر اور ضرر و نفع اور عزت اور ذلت اور دولت و تنہائی

اور فقیری اسی کی طرف سے ہے۔ (سوال) بعضوں کی کلام ایک لفظ بقیعہ لفظ لفظ خطر لفظ بقیعہ لفظ
وخطر لفظ اگر کچھ نظر فائدہ نہ سمجھتے تو وہ عطا فائدہ نہ بخش لگا کے کیا سمجھتے ہیں آپ نے خدا آپ کے مافی
ہو فرمایا وہ قوم ہے کہ دنیا اور آخرت ان کے دلوں اور نگاہوں میں غائب ہے۔ انہوں نے اپنے خدا کو دیکھ لیا اگر وہ
تیری طرف دیکھیں تجھے فائدہ دیں گے۔ جب ولی خشک زمین کی طرف دیکھے خدا اس کو زندہ کرنا اور آگ کا
ہے اور اگر بیوہ یا یتیم کی طرف دیکھے تو خدا اس کو ہدایت دیتا ہے کسی نے آپ کے کہا کیا سبب کہ ہم
آپ کا اس ملک میں یعنی کرسی کے مینار کو گلے لگاتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ فرمایا اس لیے کہ یہ مجھے قریب اور
چیزوں کو دیکھتی ہے اور ان کو ظاہر نہیں کرتی۔ اور سخن میں نہیں اس لیے میں ان کو گلے لگتا ہوں اس لیے
عرض کی کہ ہم آپ کے دل کے زیادہ نزدیک ہیں۔ آپ نے فرمایا اس لیے کہ آپ کے لیے سبقت بنتے ہو جب خدا کا قیام
اور اس کا مقرر ہے اور اس سے خوف رکھو۔ اور اس کو طلب کرو اس وقت میں تمہارا خادم ہونا ہوں۔ چنانچہ
زائد بننا اور رجوع لانا اور شرمانا ہے اللہ اس کے لئے (در وازہ) کہو تانہی اور اوپر سے مقربا و نزول
بنانا ہے۔ علم پر اطلاع پانے سے اس نے انکھ بند کی اس کو علم دکھا دیا اور اس پر واقف کیا۔ گناہی اور لاعلمی
اور شرمساری انکھ ادب میں ہیں۔ اولیاء اپنی مائتہ پاؤں اور دونوں اور مسر اور رطلوں کے ساتھ
اپنے رب کی سختیوں سے ناطق ہوتے ہیں۔ وہ برگزیدہ۔ وہ اس کے نزدیک مغز میں مقیم ہیں
ہر ایک کا معبود دریم اور دینا ہے۔ جیسا کہ گم ہو جائے تو اس کی قیامت قائم ہوتی ہے اور جیسا
جماعت کے قوت پر نیکی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ یا اس کا بدکار کائنات میں جاتا۔ تو وہ درجہ کار و تائید ہوا و خلق
میں سے کیسے ساتھ مل جاتا ہے اور فرشتے جو اس کے ساتھ ہیں ان سے ان پر نہیں ہوتا۔ جب
انسان کا دل صاف ہوتا ہے فرشتوں سے اس میں پائے اور اپنی خلوت میں اپنے کلام کرتا ہے۔
اسے خدا سے غائب ہونے والے اسے شمع اور بیوی سے غائب ہے۔ دینا اور نفس اور طبع کے ساتھ ہے
وہ اسے اسے خلق کو پہنچنے والے۔ اسے خدا کو فراموش کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ سے ضرور
ملتا ہے اس کے ابھی مل خلق اور نفس کو چھوڑ تو خدا کے پاس امن میں ہو گیا۔ سو اسے اس کے ذکر کے
اور سب باطل ہے۔ سو اس کے علم کے سب کچھ باطل ہے۔ جو مصلحہ کہ اس کے غیر کے لئے چھوڑا

دنیا کے طالب بہت ہیں اور آخرت کے طالب کم اور حق غرض کے طالب نہایت کم۔ تورات اور دن دنیا کے ساتھ ہے۔ تجھ سے خدمت الہی اور تجھے چور چور کرتی ہے۔ ہم اس اور اسکے تفقات خدمت الہی میں۔ اسے کبھت بنا حال کیسا ہے اس میں شرع اور علم کا ہاتھ ضروری ہے۔ جکا وہ فتویٰ دینے اور جسے فتویٰ نہ دین۔ اس سے باز رہو۔ تو اپنے رب سے نیک مناجات نہیں کر سکتا اپنی خیر و معرفت اور نعمہ ڈالنے اور لینے اور دینے اور بات کرنے کی وقت توقف کر جو اللہ کے لیے ہوتا ہے غنیمت جان اور جو غیر کے لیے ہوتا ہے باز رہو۔ جب محبت غالب ہوتی ہے تو دنیا اور آخرت اور عطا اور منع اور قبول اور رد کو دیکھنا نہیں آتا جاتی ہے۔ دل محبت پر ہو جاتا ہے۔ محبوب کا خیر اور شرم کیساں ہوتا ہے۔ اس کے دروازے اور چہنیں واحد ہوتی ہیں محبت انکی جامع ہے خیر اور مشاہدہ اور ضرر نفع کیساں ہوتا ہے اسکا دل ہمیشہ بیخ میں رہتا ہے۔ کہی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے جلال پاتا ہے اور کہی اسکے ذکر سے جمال تمام دن جلن رہتا ہے۔ جس قدر اسکے قریب ہوتا ہے وہ بعید ہوتا ہے۔ وہی علیہ السلام کی آگ کی طرح۔ آپ جس قدر اسکے قریب ہوئے بعید ہوئی گئی حتیٰ کہ الٰہی انا اللہ (تخلیق میں اللہ ہوں) تک نہیں ہوئے۔ اس طرح دل قریب کے نور و نور کو دیکھتا ہے۔ جس قدر آگے بڑھتا ہے وہ دور ہوتے ہیں حتیٰ ینالغ الکتاب اجلکہ (یہاں تک کہ کتاب اپنے وقت کو پہنچے) قدر کے ختم ہونے کی اجل امر کا بدلہ ہے طالب مطلوب ہو جائے۔ قاصد مقصود اور مید مراد ہو جائے۔ خدائی جذبوں سے ایک جذبہ جن و انس کے ملحق ہے۔ اسکا بندہ اپنی طبع اور شہوت اور ہوا کے گہرے نکلنا ہے۔ خلق کو دواغ کرنا اور شہوات کو ترک کرنا ہے۔ اسکی طلب میں چہرے کا رنگ بدلا ہوا رہتا ہے۔ کہی کہہ رہا ہوتا اور کہی مٹیتا ہے۔ بے توشہ۔ بے سواری برفیق نماز اور روزے اور مجاہدے میں رات کو دن سے ملتا ہے۔ اس حال میں کہ وہ ایسا ہوتا ہے ناگاہ وہ اپنے آپکو اسکے قریب کے دروازے کی طرف لطف کی گود اسکے فضل کے دسترخوان پر اپنی سابقہ کی طرف نظر کرتے ہوئے پاتا ہے۔ تعالیٰ (مطلب) سے محبت کرنا ہے۔ حالانکہ تو زمینوں کی تہ میں ہے۔ جنت سے محبت کرنا ہے اور اس میں عمل نہیں کرنا۔ بعض بزرگوں نے کہا۔ اپنے نفس کو خراہیوں سے روک طبیعت سے نہ کہا۔ سوائے

فلان آہی کے کوئی بقیہ نہ تھا۔ اس کے بغیر دو انہ پی۔ طب کی کتابوں اور مفتوں سے علاج بدل جائیگا۔ وہی نیکو کاروں کا دالی ہے طبیب گہرین ہو۔ وہ غذا کھا کر اور پکا کالہ ہے۔ یہ سہ سہت چھین لیں اور اسٹے اور کبھی امین اور کبھی بامین جھکنے لگے اور پھر دونوں ہاتھوں کو لٹکانی طرف تسلیم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اٹھایا اسطرح آخر مجلس تک یہی پھر فرمایا۔ اے جان تیرا سمیت تیرے پڑے ہاتھ دعا کے لئے لیے گئے اور دعا کے لئے بیٹھ گئے اور کلام نہ کی پھر لوٹے اور اٹھ گئے ہوئے آپ کے چہرے کا رنگ بدلتا کبھی زرد کبھی سرخ۔ دل جبے نیا سے اٹھے اور اٹھ غرور کے قریب جہان ہو جائے تو فی الحکمہ خلق سے معصوم ہونے کا انکار کرتا ہے عرش سے زمین تک گویا کہ خلق پیدائش ہوئی گویا کہ خدا نے کچھ پیدا نہیں کیا۔ گویا کہ اسے سوار اور خلق نہیں یعنی ایسے دلی کا صاحب سر و مالک ہے۔ ایک ہی محب ہے۔ ایک ہی محبوب ہے طالب ہے مطلوب ہے فکر وہی مذکور اپنے غیر کو نہیں دیکھتا اسے خدا آپ سے راضی ہو فرمایا مجھے اس بلار کی خبر پہنچی ہے جو اس شہر واقع ہوگی۔ پھر شہر والوں کے لئے اس کے دفع ہونے کی دعا کی پھر عاخری سے فرمایا۔ مجھ اپنی حیات کی قسم ہے کہ اس میں بعض لوگ قتل اور پانسے کے مستحق ہونگے۔ لیکن ایک آنکھ کے لئے ہزار آنکھ فدا کی جاتی ہے۔ تو ہمیں ان کی شامت سے ہلاک کرنا ہے۔ ان کے گناہوں سے ہاری گرفت کر لے۔ ہم کیا کیا۔ یہ سخت وقت کلام میں فرماتے۔ تو نے تو نے دوست اور دشمن کو قدر کی ہٹی میں ڈالا۔ دو نو پگل گئے دو نو ایک ٹی ٹنگے۔ کرامتوں اور معجزوں کے کچھ نہ طلب کر۔ تو انبیا کا معجزات میں اور اولیاء کرامات میں فرام نہ ہو اگر تو خدا کا قرب چاہتا ہے۔ جب محبت ہمیشہ ہے تو بچھے دی کہلاتا اور پھٹا ہوا۔ یہ چھین ہیں اور ان کے آنے کے بعد انگارہ کرنا حجاب۔ اولیاء جب حق غرور کی طرف چلتے ہیں تو ان اور انسان اور فرشتے الکی خدمت کہتے ہیں جہاں گرتے ہیں اٹھائے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ ان تک پہنچ جاتی ہیں حتیٰ کہ ان سے دنیا اور وجود کا شعلہ دور ہو جاتا ہے۔ وہ ان لطف و ناز کی خدمت کرتے ہیں حتیٰ کہ جیسے کہ دربار میں ان کو داخل ہونے کی اجازت دی جاتی ہے تو جلال کی آفتیں ان کو صدمہ پہنچاتی ہیں۔ تاکہ ان کے نفس اور بقیہ وجود پگل جائیں اور ظاہری نقین ظاہری طعام اور لباس اور عاقبت ان سے روکے جائیں۔ وہ ضر

دل اور صاف سر پر مین فضل کا طعالم و رائس کی تشریف و کرامت کا تاج اور منہ کا لباس انکو اگر پیش کیے جاتے ہیں علم لدنی اور حکمت کرشمے دئے جاتے ہیں پیرا لکھ کو انکے نام بتاتا ہے انکو پیدا و حال کی منتیں یاد دلاتا ہے اور یہ سب چیزیں انکی سکونت کے باعث ہوتی ہیں۔ پھر انکو وجود کی طرف لوگوں کی اصلاح اور ہدایت اور رہنمائی اور خدمات کیلئے بھیجتا ہے۔ ہر ایک کے دلوں کو نگہیں اور انکی زبانوں کو مقبول اور وہاں قدرت عطا کی جاتی ہے۔ یہ آخری زمانہ ہے نفاق اور دھمکی و کفر کا زمانہ غرور کا حجاب تجھے رت غرور کی نظر سے گرا رہا ہے۔ دونوں صدیقین میں راہ کا پردہ۔ اگر کوئی پوچھنے والا پوچھے نفاق کیا ہے تاکہ ہم اس سے سرسبز کریں تو اسے کہہ دینی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْمُنَافِقُ اِذَا اَوْعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اَخْلَفَ لَکَذِبٌ وَاِذَا اَمَنَّ حَانَ (منافق جب وعدہ کرتا ہے خلاف کرتا ہے اور جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے اور جب امانت رکھا جائے خیانت کرتا ہے) میں جھینگا پنی جگہ نہ دیکھ لے اپنا لقب سُن لے اپنا لقب اور اسم کو خلوت میں دیکھ نہ لے پتا نہیں۔ کہا تا نہیں نکاح کر تا نہیں سے خوشی نہیں ہوتی اسکو میں نہیں نظر نہیں۔ تدریج جگہوں اور بیا بانوں میں سوتا ہے۔ فرشتے اسکی حالت کو دیکھتے اور اسکا لقب سننے میں اور آپس میں کہتے ہیں۔ یہ کون ہے دوسرا جواب دیتے ہیں۔ یہ فلاں محبوب مصیبت ہے۔ چالیس میں سے ایک یا سات میں سے یا تین میں سے اسکی یہ تہ یہ درجہ ہے اور قدر اسے دین میں اور بائیں مہماتی ہے قدر اسے پٹائی ہے اور اسے نعمت دینی ہے وَاللّٰهُ مِنْ دَرَمَائِمِ مُحَمَّدٍ (اور اللہ انکو احاطہ کر رہا ہے) (دل کی جہت سے اسکو کلام آتی ہے اسے کہا جاتا ہے۔ پھر گہری طرف لٹ اپنے خزانہ کو نگہ رکھے اپنے آپ کو چھپا۔ اسکو ایسا بنا کر کہ خواب ہے۔ تیرا دل اور ستر اسکی طرف بلند ہو گا حکم کی کتاب میں بیٹھہ پیر علم کی کتاب میں خواب کر تا کہ تو بالغ ہو جائے اور تیرا بچپن جاتا ہے اسوقت وہ تجھ سے بڑا ہو گا اور کہلا ہو گا۔ تو یہ جانتا ہے حالانکہ تو طبع اور سہوا اور شہوت سے بہرہ لہو ہے۔ توجہ نماز میں کہہ لہو ہے۔ تو دل میں اپنی سوسائیں چھپاتا خریدتا اور کہتا اور مینا اور نکاح کرتا ہے آپ پوچھا گیا اسکا علاج کیا ہے اپنے فرمایا حرام اور ہشتم سے لغیم کا پاک کرنا اور دوسرا علاج نفس کی مخالفت اس میں جو کچھ سہنیا کے اختیار کر نیکا

اگر گناہ ہے۔ جب بندہ کسی کلمہ سے جو اس کے دل پر لٹکا گیا جائے مضطرب و رنجیدہ نہ ہو تو اسے اور اللہ تعالیٰ جانا ہے جب اس کا اضطراب و برقراری کم ہوتی ہے تو اس کے ساتھ اور ملایا جاتا ہے پس سکون اور آرام حاصل ہوتا ہے اور اس کی بے قراری زائل ہو جاتی ہے۔ راستہ میں اسکو ثابت رکھنے اور تسکین دینے کے لئے پتہ اور مٹی کے ڈھیلے اس سے مخاطب ہوتے ہیں۔ اسے کہتے ہیں اسے اللہ کے ولی اسے اللہ کے مراد اسے اسکی حبیب اسے اس کے مقرب ایک شخص نے آپ سے عرض کی آپ میرے لئے دعا فرمائیے کہ میں فرمایا۔ آے اللہ مجھ کو خلقت سے اپنی ساتھ مقرر کر اور اسکو اپنے ذکر کے ساتھ سوال سے غنی کر۔ جب خلقت سے غنی ہوگا تو حق عزوجل کے دروازے کو لازم پکڑے گا۔ پس وہ اسے اپنے قریب سے غنی کرے گا اور جب قریب سے غنی ہوگا۔ تو سوال کے بجائے اس کے ذکر اور شکر میں مشغول ہو جائے جھلون میں طعام اور شراب سے رک رہے تو تھیلے پیرے گہرے چشمہ پوٹ نکلیگا شیطان کا بڑا مضبوط ہتیار تجھ پر خلقت سے غنی کرے گا تو نیک بنا پہ نظر ہو کر بڑا شغل خلق کے گہر اور کپڑے میں نیک محاسب نے محبوب کی طلب کے لئے نکلتا ہے حضرت یوسف علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کی طلب میں نکلتا ہے دیکھتے اس سے محبت کرتے اور اس پر عاشق ہو جاتے برفع بہار و قید سحر۔ ایک مقصود یعقوب تھا سرخ شہر (شیرین) مجھ میں اور مجھ میں ہی جو کچھ کہیں باد ہو وہ مجھ میں ہی سب میں جو گوہر نہیں آباد ہو وہ خدا کا شادی کرینا والا یا ہے خلق کی عمارت کو توڑ ڈالو حتیٰ کہ تبلیغ الکتاب اجلہ (زمانہ کہنا) اپنی اجل کو پہنچے) کوئی کلام نہیں تاؤنٹ سیکہ تیرے دھار پر پانی جاری ہوتا وقتیکہ تو جھل میں اسکی عبادت کے لئے خلوت کوئے شہر اس کے پاس اسکی قدرت کی کشتی میں ہو وہ اسے دریا عالم میں دیکھ کر کہے اللہ صبح و شام اس کا جانی ہونا اور شہرنا اللہ کے نام سے ہی کی تلقین کرے۔ خدا کے بندوں کی محبت میں شریعت کی طرح ہے خوف اور ڈر کے ساتھ وہ جو تیرے خیر سے سب سے مجتہدین مشغول نہیں ہو گا اس لئے کہ وہ خیر میں مشغول ہے۔ پس اگر تو اسکی طرف رجوع لائیکے بعد توجہ کرے گا تو تجھے بہار کہاں لے گا۔ حدیق کی محبت کا یہی حال ہے اس لئے کہ وہ بادشاہ کی محبت میں ایسے ہی ہیں جنہیں رخصت کے اصحاب میں ایک کو خاطر کی ہمت لگائی گئی تھی۔ جنہیں رخصت کو اس امر کا خوف نہ تھا۔

آپ ﷺ کی سچ ہو جیسی نسبت کہتے ہیں اور سنئے کہانیاں۔ تو اپنی دل کلام کرتا ہے اسنے کہانیاں منجہ
کلام کی اپنے فرمایا بتلا وہ کوئی ہے اسنے کہانیاں نے غلامی اور غلامی کلام کی ہے اپنے فرمایا نہیں پہلوس
دوسری دفعہ کلام کی اور آپ کو اسکی خبر دی آپنے فرمایا نہیں۔ پہلوسنے تیسری مرتبہ پندل سے کلام
کی اور آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا نہیں۔ پہلوسنے کہا۔ اے شیخ جو میں کہتا ہوں حق ہے آپ کو فرمائے
اچکے پاس کیا ہے آپنے فرمایا تو نے تمام نوبتون میں سچ کہا تھا مگر میں نے تیرے دل کی صفائی اور ثبات
کو از ناچا ہا تھا مکے دل اسکے ارادے کی بہرین ہیں اسکے علم کے خزانے اسکے سینے قدر کھزانے
اور قدر کی وادی میں ہیں۔ جنوقت انکے اسرار قدر کے گہر کے کونون میں گردش کرتے ہیں علوم
اسرار ملتے ہیں۔ خشک لکڑی سے کیا بنایا جاتا ہے۔ بے معنی صورت سے کیا ہو سکتا ہے۔ مضمون مجسم
عمومی فہم لا یرجعون۔ (پہر گونگے اندھے ہیں۔ وہ باز نہیں آتے) لوگوں میں ایک نے تین سو
ساتھ فقے لکھے ہیں ہر روز ایک فقہ امیر شہر تک پہنچاتا اور دلوں نہ ہوتا تھی کہ آنکارا دیکھی
سراو کا فرمان نکل آیا۔ اور تو اٹھ تعالیٰ سے چند روز یا چند راتیں سوال کر کر ہول جاتا اور خلق کے
دروازے کی طرف لوٹتا ہے۔ تو نے صاحب قصص کو کیوں نہ یاد کیا جب تک خلق کے سات ہو گات
نہ پائیگا خلق سے حق کی طرف رجوع لا۔ اور اسکے دروازہ قرب کی دہلیز پر توقف کر بجھو محبت
اور قرب ہاتھ پہنچا۔ پہلوس اس گہر کا جلیس ہو جائیگا۔ حتیٰ کہ جب ان نفون اور کانون کو دیکھیا
بجے تمام نفون سے فراخی حال ہوگی۔ تیرے بازو قوی ہونگے۔ اس گہر کے لنگروں کی طرف
اوڑیگا وہ لنگے تیرا رج ہوگا اگر تو گریگا تو گہر کے صحن میں کرے گا۔ مالک گہر کے روبرو بیٹے
کہا یگا۔ تو بلانے والا مقبول ہوگا۔ اگر تو خلقت کا نفع چاہتا ہے تو اسطرح کر اور میوہ بے مطلب
نہ بک۔ آپ (خدا آپ سے راضی ہو) اس کلام سے جو داعط لوگوں پر بیان کو تے ہیں یہ امادہ رکھتے
ہے یہ نماز اٹھ تعالیٰ سے ملتا ہے۔ اسکے غیر سے الگ ہو سکتے بعد جسم دو جگہوں میں متخیر نہیں
ہوتا۔ خلق سے انفعال (جدا ہونا) اور خدا سے اتصال (ملنا) ہے۔ یہ اولیا کی نماز ہے لیکن
عابدوں کی نماز یہ ہے کہ جنت کو دل کے دایمن اور دوزخ کو اسکے بائیں اور پل ملا کو اپنی گاہ

اور رب کے اوپر طبع جاغین اور محبوب کی نماز طلق سے الگ ہونا اور حق سے ملنا ہی نفس کو طعام کو طبع کی
 سچی علامت یہ ہے کہ تو اپنے باطن سے چوس کی آواز کی طرح چیختا ہے اس وقت اس کو وہ پہنچا جس سے اس کی
 کچی درست ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ **کَالْمُهَيَّاءِ فِي رَحْمَتِهَا وَتَقَوَّاهَا** (پس اس کو اس کی رازی اور
 پرہیزگار کیا) **هُوَ صَحَّتْ وَاجْتَلَى** (اسی نے رو لایا اور پہنچایا) نوان و آیتوں پر عمل
 نہیں کر لیا مگر بعد اسکے کہ دل اپنے بادشاہ پر داخل ہوا اس وقت فعل اور الہام آجیگا اور داخل ہونے سے پہلے
 اس مرد کے درمیان جو تیرے باطن پر دارو ہوتا ہے شیطان کا الہام طبع کا الہام نفس کا الہام۔
 فرشتے کا الہام۔ فرق کیا جائے۔ اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ عزوجل کی راہ میں کیسی محبت اختیار
 کری تو شور و غوغا کے ہم جانے اور لوگوں کے سوجانیکے بعد کامل وضو کر نماز کی طرف توجہ ہو نماز
 کے دروازے کو وضو سے داخل ہونے کے دروازے کو نماز سے کہول۔ پس فراغت پلنے کے بعد اس سے
 سوال کریں کہ کیسی محبت اختیار کروں۔ رہنا کون ہو۔ میری خبر دینا لا کون ہے۔ منفرد کون ہے
 خلیفہ کون ہے نہایت کون ہے۔ وہ کریم ہے تیرے یقین کو بے مروت نہ چھوڑے گا۔ بے شک تیرے دل کو
 الہام کرے گا۔ تیرے سر کی طرف وحی کرے گا۔ تیرے لئے بیان کرے گا۔ دروازہ دل کو کہول دے گا تیرے
 راستہ کو واضح کرے گا جس نے تلاش کی تلاش کی پالیا **وَالْكَرْبُ جَاهِدٌ وَفَيْدٌ أَخَذَ**
فَيْدٌ مِّنْ سَبُلِكُمْ (اور وہ جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم ان کو اپنی راہ بتائیں گے) فرشتہ نہیں
 نہ اسکے کلام میں پس جب تمام جہتیں تیرے دل کے نزدیک ایک ہو جائیں اور ایک کے حسین کرنے پر
 امر غالب ہو تو اس کو لازم پکڑو اور اس کا ارادہ کرنا اسکے ساتھ تیری محبت و زندون اور سانپوں کی محبت
 کیسی ہونے لگے فقر اور تنگ نقصان اور اپنے حال کی خرابی اور کہنگی اور اپنی عبارت کے قصور
 کی طرف نہ دیکھا اس لئے اس کی معنی باطن میں ہیں نہ ظاہر میں۔ نہ ڈانچے میں نہ چہرے میں۔ کلام
 سے ظاہر نہیں کئے جاتے اور انکے لئے کوئی حال مستقل نہیں رہتا۔ اپنی خدا سے اسکے فائدے کا انتظام
 کر۔ وہی کا تب ہو۔ وہی غیب کو امر کرنے والا ہے وہی سفیر ہے وہی مشاہدہ کیا گیا ہے اور
 طبع اسکے خیر کے لئے ہو۔ وہ بغیر کرنے والا ہے۔ اور عبارت اسکے خیر کی ہو۔ پس تو قبول کر جو اللہ تعالیٰ

اسکی زبان پر کہوتا ہے۔ اسکی نظر سے نہ ہٹ۔ کہی اور اسکی حد سے تجاوز نہ کر جیسے بچے کچھ بھڑکے اور تارے
خوف میں رہے۔ کسی حال میں اسے تہمت نہ لگا۔ نہ کسی کلام میں نہ کسی فعل میں۔ ہر ایک صاحب عقل پر
اور سے قائل خیال کر۔ اور اسکے پاس سے اپنے رب کی طرف تغفل کو نہ اسکے غیر کی طرف۔ وہ خوش فہم
ہو۔ اور نہ چمکے۔ کلام کرنے والا اسے اسے جواب نہ دے۔ ہماری طبع جو پاؤں کی سی ہیں لیکن عقل
تیسرے کرتی ہیں۔ شرح تیسرے کرتی۔ علم تیسرے کرتا۔ قرب تیسرے کی معرفت۔ اور طاعت تیسرے کرتی جو اور اہل ایک
جیکہ وہ آپکے علم پر عمل کرتے ہیں۔ میت پر گزرتے ہیں اسکو زندہ کرتے ہیں یا گنہگار پر توبہ اور مغفرت
بنادیتے ہیں۔ اسکے گہر میں غیر کے لئے طبق آتے ہیں خراج کے حامل کرنے میں سعی کرتا ہے۔ جب حامل
کر لیتا ہے تو اسے بادشاہ کے سپرد کرتا ہے۔ اسکے پاس کچھول ہے۔ خلق سے لیتا ہے نہ اپنی لئے
جب خدا اچھے سے بہتری کا ارادہ کرتا ہے تجھے ہشیار بنادیتا۔ اور نفس کے عیوب پر واقف کر دیتا
تمہاری عالم جاہل ہیں تمہارے جاہل سست تمہارے زاہد رغبت کرینوالے اپنی دین سے نہ کہا کرتا
صرف اتوت حامل کی جاتی ہے۔ آپ نے (خدا آپے راضی ہو) خدا کو اصل کے قول (خدا تعالیٰ)
نَصْرًا وَخَصْبَةً كَالْحَبِّ مُغْتَلَبًا (اپنے خدا کو عاجزی سے اور جبکہ پوشیدہ لکھا
وہ حد سے بڑھنے والا کو نہیں چاہتا) میں فرمایا۔ اسکو ظاہر پر عمل کر کے فرمایا کہ معذرتا (حد سے
بڑھنے والا) وہ ہے جو اسکے غیر سے مانگتا ہے اور اسکے غیر سے سوال کرتا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے
فرماتے تھے تم میرے دل کی مدد نہی ہو۔ جو اللہ کی کلام سنتا اور اس سے نفع حاصل کرتا ہے۔ وہ جلا ہوتا
ہے نہیں تو میرے پاس حاضر نہ ہو۔ وہ مکر کر کرینوالا ہوگا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ سے
نکلے اور آپ کے پاس چوپائے اور غلام بہت ہو گئے تو ملک شام میں ایک گہرے پستھور کو دعا دی
بنایا وہاں تمہیں کہ ادا کرنے اور اپنی قوم کا علاج کر نیلے بعد گوشہ گزین ہوئے۔ اسکے بعد تربیت کے غنیہ
کیا۔ علت کیا ہے محبت۔ اور محبت کیا ہے محبت (ملجانا) (سؤال) قال کی پیروی کی جاتی ہے
یا حال کی۔ آپ نے (خدا آپے راضی ہو) فرمایا۔ عوام حال کی پیروی کرتے ہیں اور اہل حق سے خواہ
حال کی پیروی کرتے ہیں۔ تو کون ہے مجھ جانی مغفرت کہا۔ تجھے تیرے حال پر پشیمان کرنا اور تیرے

بعض کی شدت سچے دکھاؤں گا اور اس سے اچھا کرونگا۔ آپ کا صلہ اللہ علیہ وسلم طریقہ تیار ہوئی
 بیتا زہری تھا اور ہم اس سے منع کئے گئے ہیں لیکن ہم تندرستوں کی عبادت کرتے ہیں تباری ہوتے
 باعث ہمارے پاؤں تہا ہے گہرونی طرف ملنے سے اور ہمارے ہاتھ تہا مال بنو سو منع کو گویا
 ہم حال اور قدر کی حیت سے امر کئے گئے ہیں آپ نے خدا آپ سے راضی ہو فرمایا ہو سکتا ہے۔
 کہ ایک آدمی مجائے اور دوسرے چھوڑ جائے جو جسکے سب اسکے حق میں ترک کرنے والے ایک ہی
 درجہ میں ہوں اسکے ترکے کو انہوں نے برابر برابریسم کیا اور ان میں ایک ایسا ہی کہ باپ کا دل
 اسکی طرف تھا اور اسے آرزو تھی کہ یہی کل ترکہ کا وارث ہو۔ اتفاقاً وہ سب کے بعد دیگرے
 مر گئے اور وہی ایک باقی رہ گیا۔ اسنے تمام ترکہ کو لے لیا اور قضا و قدر دونوں جمع ہوئے کیا
 اس میں کچھ عیب ہے۔ اور سلام۔ اے خدا خلقت کو ہم سے روک۔ اے خدا نفس اور ہوا
 اور طبیعتوں کو ہم سے روک۔ اگر تو کئے تو ایسے دریل سے ڈرتا ہے مالا لکہ اس میں تیرا ہی اور خوف
 اسکا ضد ہے (تو جواب یہ ہے) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَنْ عِبَادَہُ الْعُلَمَاءُ (خدا اسکو
 عالم ہے ڈرتے ہیں) جب انکو علم ہوا تو ڈرے میں نے شے کی ضد کو دیکھ لیا۔ پس اس سے ڈرتا
 اور پرہیز کرتا ہوں۔ موت کا آنا ضروری ہے۔ اسکے لئے عمل کر۔ اے کہ تیرے گہر کی چیت نہیں ہے
 عیال کے لئے آٹا نہیں نہ شمار (اندرونی لباس) نہ ڈبار (بیرونی لباس) ہے جاڑا گیا۔ پس تیار
 ہو جا۔ امیر گیا۔ پس کوچ کر۔ ورنہ آگیا پس موت کے دزدے سے حج نماز میں جو تو آگائے بعد
 واپاک نشین (خاص ہم تیری عبادت کرنے اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں کہنا ہے) اسکی کیا معنی
 ہیں۔ ہم تیری اطاعت کرتے اور تجھی کو واحد جانتے ہیں۔ تو نے حق عزوجل کو کب واحد تسلیم کیا۔ تو نے
 عمل میں اخلاص کیا تو نے اور ریا اور رفاق بڑی صحبت سے کب پرہیز گاری کیا تو خدا کو کب
 دلیل ہوا ذلت و کمی حیت سے ہی خلوت کی حیت سے۔ جب نفس کی شہوت خدا کی رویت کو ہاتھ
 جمع ہو تو اسکی رویت سے بھاگ کر اور پھر نفس کی شہوت کو ترک کر تو شہوت کی شدت کو ذاتی خلوت میں
 بقرب علیہ السلام کو اپنی انگلیاں کاٹتے ہوئے کب دیکھے گا تو اپنی عصمت کو کب دیکھے گا خدا عزوجل کی خدمت

عصمت پر جب حضرت یوسف علیہ السلام اس عورت کے ساتھ جمع ہوئے غیر تآفی پیٹھے پہرے ہوئے اور پیانے کذا الک لضرر عند السوء والفحشاء اذہم من عبادہ الخلیص (اسی طرح تاکہ ہم اس سے بدی اور گناہ کو بچھیر دیں۔ تحقیق وہ ہمارے خالص بندوں میں سے ہے) تیری حالت یوسف علیہ السلام کی حالت کی طرف کب بدلے گی۔ جب یوسف علیہ السلام خدا کے گہرا اور گود میں عصمت کو تکلف حال کیا۔ تو قید میں اپنے رب کے موافق ہوئے خلوت کے وقت اسے عصمت آنکے نصیب کی آئے اللہ کے بندہ اسے میردو۔ اس طرح بنو عدیق کی حالت کو لانگے لو اسکو خدا سے طلب کرو تو کل اباب کا قطع کرنا اور سبکو چھوڑ دینا ہے۔ دل جب بدلتا ہو تو رشتہ ہو جاتا ہے۔ وہی سنتا ہے جو فرشتے سنتے ہیں۔ اسے پہچانتا ہے۔ جسے فرشتے پہچانتے ہیں پہر بڑھتا ہے اور فرشتوں کی حفاظت میں ہو جاتا ہے۔

اب نے (خدا آپ سے راضی ہو) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصد میں فرمایا۔ ترتر کا تہ تر تامل کر ترک کر دینا ہے جبکہ سننے انس من جانب الطور فاذا (طور کی جانب سے آگ کو دیکھا کیا خبر دیکھی۔ سبکی آنکھوں نے آگ کو اور دل کی آنکھوں نے نور کو دیکھا۔ سبکی آنکھوں نے خلق کو اور دل کی آنکھوں نے حق کو دیکھا قال لا اھلک اھلکتی الی انست ذکراً (انہراں سے کہا تھیر وین نے آگ کو دیکھا ہے۔ اسنے اسکے دل کو جذب کر لیا۔ اور بیوی اور اولاد میں زہد کرنے کی ترغیب دی اسنے اپنی بیوی کو کہا تھیر و۔ بلند آوزین آئیں۔ قدر کے ابابیل کو اولیا کو اور اولاد سے سلب کیا۔ اے حکم ثابت رہے اللہ کے سر کے علم آگے بڑھے نفس ثابت رہے اے دل اے سر جو اے بے نصیبی اسکی جو اسکو نہ سمجھے اور اس سے محبت نہ رکھے اور اس پر ایمان نہ لائے۔ اے بے نصیبی اے بے نصیبی والے۔ اسکا حجاب وائے اسکا عذاب لعلی انت کہ منہا کجائیں (شاید کہ میں اس سے تمہارے پاس کوئی خبر لاؤں) بیان تھیر تاکہ میں تمہارے پاس راستے کی خبر لاؤں اس لئے کہ وہ راہ پہول گیا تھا اس اسکے نشان غائب ہو گئی ایک دفعہ کئی خدمت میں چو باروں کار میں حاضر ہوا اس کے پیلے کہی حاضر ہوا تھا

آپ نے اسکی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کاش تو نہ پیدا ہوتا اور جب پیدا ہوا تو جانتا کہ کیوں پیدا ہوا۔ اسی سوئے ہوئے بیدار ہو تحقیق روئے پہل تیرے آگے کہ گہریا تو قیامت کے روز رکھارا جائیگا۔ تیری کتاب کہاں ہے۔ تیرا معلم کون ہے۔ تیرا مالک والا کون ہے۔ تیرا کوئی نسب نہیں یا اللہ اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کبھی نہ ملے الہی تقویٰ میں اپنے پوچھا گیا اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم انکی آل کون ہیں اپنے فرمایا کل نفعی الی محمد (ہر ایک پر ہر نیکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل ہے) خاموش رہے تجھے عقل نہیں تیرا لہر و جگہ کے گناہ پر ہے اور پیاسا سہل ہے مقدم ہیں ہر تو خدا سے مل گیا نفس اور خلق اور توائ میرا قدم ہیں۔ پھر نو دیا اور آخرت میں اس سے مل گیا اگر تو جانتا کو چاہتا ہے تو میری کلام کے ہورٹوں پر صبر کر۔ جب میرا جنون مجھے ایسا کاتو میں تجھ نہیں دیکھوں گا۔ میرے سر کی طبیعت۔ میرے اخلاص کی طبیعت جوش میں آئے گی تو میں تیرے موہنے کو نہ دیکھوں گا اور تیری اصلاح اور تیری دل سے برائی کو دور کرنے کا ارادہ کروں گا۔ تیرے گھر سے آگ بجھاؤں گا۔ اور تیرے رحم کو بچاؤں گا۔ اپنی آنکھیں کھول اور دیکھ کہ تیرے آگے کیا ہے تیرے پاس عذاب اور گرفتاری کے لشکر آگے۔ اے احمق تجھے پراسوس۔ تہوڑی دیر کے بعد تو بجا جائیگا جن چیزوں میں تو ہے تجھ سے دور اور متفرق ہو گئی۔ اپنی اولاد اور گہرا اور جو رو سے علیحدہ ہو گئی اور قبلہ عذاب کے فرشتوں یا رحمت کے فرشتوں سے تیرا بالائے گاسا کی طرح کرنا لے اور وہ تجھ سے اے نقل کرنا لے۔ اے عاریت مای عاجز و پاک ہے۔ وہ جس نے تجھے احسان کیا اور تم نہیں دیکھتے۔ اسی کہنت کیا تو میرے پاس ہر ایک سال میں ایک دفعہ باہر ایک جہینے میں ایک دفعہ باہر ایک جہتہ میں ایک جہتہ خالی ہاتھ بغیر کینہ نہ یا جہتہ کے نہیں آسکتا تاکہ تو آج مفت کچھ لیوے۔ اور کل کو کڑو طریق سے میرے بوجھوں کا اٹھانا والا ہوں تجھے ڈر ہو گا کہ میں اپنے بوجھ اور ٹھانے کی تجھ کو تکلیف دوں گا۔ اسکے لئے فقط اللہ غور و جمل کافی ہے۔ ہر مجھ سے ایک بات سننے کے لئے ہزار سال سفر کرے گا۔ اتنے میرے اور تیرے درمیان چند ایک قدم ہیں۔ تو مست ہے۔ جاہل ہے۔ بخیل ہے۔ تیرے خیال میں ہے کہ تو کچھ دیا گیا ہو یا نہ تیرے جیسے بہت کو فیر کیا۔ اور کہا یا مرے اور کثرت کے ساتھ اسکو موٹا کیا پھر کہا لیا اگر ہم میں سے

دیکھتے تو ہم سے تو اسکی طرف سبقت نہ لیجانا اَلَا اِلٰی اللّٰهُ نُصِيْرُ الْاٰمُوْنِ۔ خبردار اللہ کی طرف
تمام امر و نکی بازگشت ہی جس میں ہم میں وہ سب اللہ کی طرف سے ہے جب آپ کسی سوار سے تو
ایکے کسی شاگرد نے عرض کی آپ نے اسکو بڑی نصیحت کی اور اس کے لئے کلام میں غنی کی اپنے فرمایا اگر
بسی کلام نے اس میں اثر کیا تو بہر ہی آئیگا۔ پس اس کے بعد وہ آپ کی مجلس میں حاضر ہوا اور مجلس کے وقت
کے بغیر بھی آتا اور آپ کے سامنے تواضع اور زلت کے ساتھ بیٹھتا (اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے) اسے خدا
حسب عطا کر اور معاف کر اسے خدا ہماری مدد کر۔ جب تو خلقت میں سے کیے سامنے ان چیزوں کو
طلب کرنے کے لئے جو اس کے پاس ہیں بیٹھے تو اللہ جھکو دشمن جانیکا جو شخص خلق کے لئے اس حال کی
خاطر جو اس کے ہاتھ میں ہر وقت کرے تو اس کے دین کے دولت جاتے رہتے ہیں۔ تو خلق کو طلب کرینکا
عادی ہو گیا اس حال پر خدا سے مجاہد کیا۔ میں نے موضع رحیم میں ایک شخص کو دیکھا لوگوں سے کھینک
مانگتا تھا اور اس نے ایک دیا کا کوٹ پھینک دیا کو فروخت کیا۔ میں اس کے پیچھے ہولیا۔ وہ راستہ
میں ایک شخص پر جو ہر سیہ کھار ہا تھا کھڑا ہو گیا اور نہ ہٹا حتیٰ کہ اس نے اسکو ایک لقمہ دیا۔
میں نے اس سے کہا کیا تو نے اتنے اور اتنے میں کوٹ نہیں بیچا۔ اس نے جواب دیا کیا میں سے
لے اپنا بیٹھ چوڑوں جو ولایت کی غایت کو پہنچ جانا ہی تمام خلقت کو بوجہ دہنا ہی تو طلب جانا
اسے تمام خلقت کو دینا ہی تاہو نئی طاقت عطا کی جاتی ہے تاکہ اس پر جو اس نے اٹھایا طاقت پائے تو
سیری متیس اور چادر کو نہیں دیکھتا۔ یہ موت کے بعد کا لباس ہے یہ کفن ہے اور میت کا
کفن عمدہ ہوتا ہے۔ یہ میرے پیشم کو پہننے اور سخت کہانے اور بہو کہہ کے بعد ہے۔ اسے
نہا دو والو محمد تمہاری غیر کے ساتھ شغل ہے جو تم سے روکتا ہے غلبہ نہ ہو۔ زمین والو سا آسمانی والو
وَسَيُخَلِّقُ لَكُم مَّا تَعْلَمُوْنَ (اور وہ پیدا کرنا ہی جو تم نہیں جانتی) یہ لباس حال نہیں ہوتا یہاں ہی ملان
اسکی تصدیق کرنا ہی سا اور باطن ہی عطا ہر اسکی تصدیق کرنا ہی کوئی کلام نہیں تاویفیکہ تو بیٹھ رہو جو کر ایک
رکے جائے سب جن کو جو کر ایک جہت کی طرف متوجہ ہوو اور تیرا محبوب ایک تیرا دل واحد و خدا کا تو ہے
دلین کب جنم لگائیگا تیرا دل مجذوب ہوگا اور سب قرب ہینکا تو خلق سے غلطی کر بعد کب ہی خدا کے دیکھو

فَمَا مَنِ انْقَطَعَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَفَاهُ مَوْنَهُ وَمَنْ انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا
وَكَلَّهَ اللَّهُ إِلَيْهَا اخْتَرَفُ الْعَادَاتِ فِيهِ (جو اللہ عزوجل کا ہونا دیکھنے کی
کفایت کرنا ہو اور جو دنیا کا ہونا خدا اسکو اسکے سپرد کر رہا ہے اس میں عادتوں کا خلاف ہو ہی جو
خدا کے پاس ہو حال نہیں ہونا مگر دل کے ساتھ بالکل ایسا ہو رہنے سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
مَنْ عَمِلَ عَمَلًا يَرْجُو بِهِ غَيْرَ حَقِّ مَا آتَانِي الشَّرِيفُ هُوَ لِيَشْرِي دُونًا
مِنْ زَكَاةٍ أَيْسَرَ عَمَلٍ كَيْسَ خَيْرًا أَرَادَهُ رَكِبَتْهُ تَوْنٌ اس غنی ہون وہ میرا اور کوئی
اخلاص ہون کی زمین جو اور اعمال کی دیواریں دیواریں بدلتی اور تغیر پاتی ہیں مگر زمین نہیں بدلتی عمارتی
نیا و فقیر بھی ہو۔ اگر کوئی کہہ کہ میں اللہ عزوجل کا ہونا لیکن اسنے میری رنج کی کفایت نہ کی تو جواب یہ ہے
خلل تجہ میں ہونہ رسول میں وہاں بطق عن الفو محی (وہ ہوا سے نہیں بولتا۔ کیا تمکو اللہ تعالیٰ کی کوئی
خبر ہو نہیں خدا کی قسم بلکہ تم دنیا اور اسکی زینت کے عاشق ہو اگر تو اپنی دکان میں بچا ہوتا تو حیرت مندی طلب
میں ہلکتا مگر تاپنے نفس کو قدر کی دادی میں ڈال حتی کہ جیٹہ اپنا امر حاصل کر لیا تو تیرے درجہ
کا سرقہ کے دروازہ سے لجا بیگا۔ ایسی صورت جو کہ دنیا اور آخرت کی زینت سے بھی ہر تیرا
استقبال کر لگی۔ تمہارے درمیان دوستی کامل ہوئی اور حجابات ذریعے اٹھ گئے تیرے
وادے سے استقامت کو سنا اپنی امانتیں سپرد کر اور میری خدمت کو اپنی پورا کر میں تجھ اور تیرے
رو کا ہوا ہوں۔ تیرا قرب اسکی قبولیت میں سفارش کرے گا۔ اسوقت علم کا ماتہ اسکی طرف
دراز ہوگا اور حکم کا ماتہ اسکی امداد کرے گا۔ ابتداء حال میں طبع اور ہوا اور ارادہ کی
مخالفت سے پہلے اپنے آپ کو مغرب اور محبوب زعم کرنے کے ساتھ تیرا اس میں فکر کرنا
جست ہی۔ جو تجھ کو ملازم رہے گی اور محرومی ہے جو تجھ کو فریب دے رہی ہو۔ اگر تو جانے کہ دنیا
تجھ سے جدا ہوگی۔ تو اس سے سوال نہ کرے۔ جب تو اپنا باطن اللہ عزوجل کے لئے آراستہ
کیے دینا تیرے لئے آراستہ ہو جاوے گی اسکی شراب زہر ہے وہ شیرینی کو ظاہر کرتی ہو اور
گہنی پہناتی ہو۔ حتی کہ جب تیرے دل میں اور اسکی بارز کوں کے نیچے ہو جاوے زہر ہو جائیگا اور تجھ کو

جو بزرگ پہلے گزرنے کے ہیں زادیوں کی طرف انقطاع کرنے سے پہلے خواطر کے درمیان تمیز کیا کرتے ہیں اور وہ کہ
تو نے نفس اور شیطان اور دل کے خاطر میں تمیز نہیں کی۔ شیطان کی خاطر گناہ اور نفس میں اور اصل میں
کفر کرنے اور فی حق میں گناہ گاری اور فرشتے کی خاطر عبادتوں اور نیک عملوں کو کس طرح الگ کر لیا۔
اسکو جو سولی دیا گیا یعنی علاج کو کسی نے کہا۔ مجھے وصیت کر۔ فرمایا۔ تیرا نفس ہی اگر تو اس پر سوار ہوا۔
(تو نہیں) ورنہ وہ تجھے سوار ہوگا۔ اگر تو چاہتا ہے کہ بادشاہوں کے ساتھ ملکر شراب پڑے تو دروازے
اور جھکون اور میدانوں کو لازم پکڑ بیان تک کہ تیرا نشہ دور ہو جائے تاکہ اُنکے اسرار کو ظاہر نہ کرے وہ تجھ
ہلاک کر دیں گے۔ اس واسطے انکا کچ اُنکی ایک جگہ بٹرنے سے اچھا ہے۔ اگر تو اپنی خدا سے ملنا چاہتا ہے تو سہ
دینا سواری بنائی گئی ہے۔ خلوت شیعہ کو مضبوط کر کے بعد ہی اٹھو جو دل کے دروازے کے لئے استعانت اور نصرت کا
ہونا ضروری ہے۔ جبکہ سبک آئیگا علم کا دروازہ حکم کی راہ میں ہے حکم کیا ہے۔ اسروہی ہم قبول
کرتے ہیں جس کا حکم امر کرتا ہے۔ اور سنتے ہیں اور اطاعت کرتے ہیں اسوقت ہمہ آفات آتی ہیں۔
اسجگہ ضروری ہے کہ انسان عالم ہو مگر ہم میں سے کوئی کہے کیا باعث کہ باوجودیکہ میں عبادت میں قائم
ہوں پر مبتلا کیا جاتا ہوں! سے کہا جائے کہ تو تھوڑے سے علم کا محتاج ہے حکم کا جادو خیر کرتا ہے
اور علم کا صاحب خیر کرتا ہے حکم زائد ہونے کے ساتھ ہی اور علم مدد یقون محبوبوں انس پانیوالوں کے
ساتھ۔ زہد حکم کے ساتھ ہے۔ اور حُب علم کے ساتھ۔ یہ اسکا شریک ہے اور وہ اسکا وزیر۔
زہد بننے والا محمود ہے۔ اور زہاد ہسل کا بیمار اور عارف موت کے بعد زندہ ہے اس مستعد بنے
شہوتوں کو چھوڑا اور روزے رکھے۔ پس اپنی نفس کو حفاظت میں رکھا اور زہاد ہمیشہ ترک میں باطنی اسکی
داعی ہے جس سے اسکو مل پیدا ہو گئی اسکی نزدیک دنیا مگنی۔ محال میں کہ وہ اٹھو جو دل کے
لطف کے فرش پر ایسا ہوتا ہے۔ ناگاہ اپنی زہد کے دروازے پر طبع طبع کا طعام پاتا ہے اور منہ پر
لگتی ہوئی پوشاک جو تغیر پا گئی۔ وہ دنیا سے جتنکے اپنے مقصود کو پورا حاصل نہ کرے نہیں نکلا کا فو
اور زہاد قانون نے حلال وجہ سے طلب نہیں کی حرام کو لیا۔ اٹھو تعالیٰ تو اس تک کو زندہ کیا ہے وہ دوسرا
دفعہ اسکو پیدا کیا گوشت پر اگندہ ہو گیا۔ پیمان کمزور ہو گئیں۔ چڑا ہلا ہو گیا نفس گہل گیا۔ ہنسنے

اسکو عذاب یا ہوا مغلول ہوئی طبع مغلوب ہوئی پھر دل میں روح اور معنی اور معرفت اور توحید پر کوئی شخص
 خستہ نہیں بنا کہ دل و رقص و غزل اسکا دلی ہو یا جس اسکو اسکی موت کے بعد زندہ کرنا ہی کسی شہوتین اور
 لذتین باطنی طور سے سرگین۔ یہ علم کی موت مدین کی موت کے قریب ہی خدا اسکو بلالے گا اسکو وہاں چھ
 کچھ ہو دکھا دیا۔ زندہ کیا۔ عجب کو اپنی دروازی پر صوفیہ کرنا ہی اسکو بہت حکم اور اسلوا بہت لنگر اور عین
 دکھانا ہی۔ پس جب کہ تانا ہی اسکو مالک بنانا اور آخر سر پر اطلاع دینا ہی اس کی پہلو اسے روح اور جسم
 ظاہر و باطن کو مقسم حال کر نیکی کی جمع کر دینا ہی۔ اگر اس پر مشرق و مغرب کے مقسم پیش کر دیا میں ایسے
 ایک ذرہ اور تھوڑی سی مقدار ارادتا غرض دل کے حکم کے بغیر نہیں لیتا۔ دنیا و ناولیا و ناولین
 خواص کی شہوتوں کے درمیان پردہ کیا جاتا ہے۔ انہیں ایک ترہ شہوت اور ارادہ نہیں پہنچتی کہ انکو
 باطن کے یعنی خدا کے لئے صفا ہو جاتی ہیں۔ پس جب وہ چاہتے ہیں کہ انکو انکے مقوم کو بطور سے تو مقوم
 کو پورا حال کر نیکی کے لئے انکو وجود میں لا کر زندہ کرنا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نکاح نہیں کیا کوئی
 ملکیت اکہٹی نہیں کی آخری زمانہ میں خدا آپ کے زمین کی طرف آریگا۔ اور تیش قبیلہ کی کسی عورت سے
 آپ کا نکاح کریگا اور اس سے آپ کے مان اولاد پیدا ہوگی عارف علم اور زہد کو مضبوط کر نیکی کے بعد اپنے مقوم کے
 ساتھ تناول کرنا ہی شہوات کو بعد اسکے کہ انہیں زہد کرنا ہی شک کی حالت میں تناول کرنا ہے اور جب
 معلوم کر لیا ہی تو اسکے لئے قیبت ہو جاتی ہیں۔ سردیانی اور قیمتی طعام زاہدون کے نزدیک شراب ہوا و خمر
 کا گوشت کھانے کے برابر ہیں۔ بہت اہل ہیں جو اپنی زہد کے باعث حق سے محروم ہیں اور بہت عارف
 ہیں جو معرفت کی طرف نظر کرنے سے محروم ہیں مگر یہ نادار ہے اور غلبہ یہ ہے کہ وہ سالم رہتے ہیں۔ علم
 یہ کہ دنیا داروں کا تہذیب و تمدن غرض سے بعید کرنا ہے۔ تیرے لہو بہتر یہ ہے کہ آخرت اور عبادت پر
 متوجہ رہے تاکہ تو نجات حاصل کرے۔ تیرا مقوم جبرائیل سے پاس آئیگا۔ اولیٰ تجھ حکم کریگا کہ طبع سے
 خارج ہو اور اسکی جگہ رخصت شرعی کو دے۔ پھر تجھے حکم کو دے گا۔ کہ قدرے قدرے رخصت کر دے تاکہ
 یہاں تک کہ تیرے تمام کام غنیمت ہو جائیں۔ پس جب تو غنیمت پر صبر کرے گا۔ تو اللہ غرض کی حقیقت
 تیرے دل میں جگہ لگی پھر جب تو ثابت رہے گا۔ تو اللہ غرض کی طرف سے محبت اور ولایت تجھ کی

اگر توفیق کرے تو اپنے آپ کو دوزخی شمار کرتا کہ تجویدِ عمل میں غلام کر نیکی ترغیب دے پس اگر تو
 بنی ہو گا تو نے اسکا شکر ادا کیا جبے اپنے گہر سے نکلے تو ایسا نکل گیا کہ توڑائی کی طرف نکلا ہوا
 اپنی جگہ میں واپس نہو اور جان لے کہ تو اپنے کسب میں مبتلا کیا جا تا ہو اور یقین کہ کہ اللہ تعالیٰ بقدرت
 رکھتا ہو کہ تجویدِ نسی اور کوشش کو رزق دے۔ مومن کہی پہاڑ کی طرح ہوتا ہو اور کہی برکی طرح کہ قدر کی ہوا
 اسکو ہٹاتی ہیں بیات کے وقت پہاڑ کی طرح ہوتا ہے اور حق غرور کی حیت کے وقت برکی طرح فترت
 کی ہوا میں اسکو ہٹاتی ہیں۔ اے ہماری قوم تم سے رسالت اور نبوت جاتی رہی۔ لیکن ولایت
 فوت نہیں ہوئی۔ اس بادشاہ کی حمیت و جد کی ساتھ نہیں ہے۔ تو ایسا ہو گیا کہ تو اندھا ہو گیا
 نہیں گیا کہ تو سیراب ہو گیا نہیں گیا کہ تو مردہ ہو گیا نہیں گیا۔ حرکت نہیں۔ ان مجبوروں پر انفس ہے جو
 اپنے محبوب ہو کو نہیں جانتے۔ تو نیکی نہیں کرتا اور نہ نیکی کرنے والوں کی نیکی کرنے پر مدد کرتا ہو۔ تو بھروسے
 اخوت کے بغیر دنیا سے محبت رکھتا ہو۔ ظاہر کو چاہتا ہے نہ باطن کو۔ تجویدِ تیری ولایت تیری دولت مندی
 نیسے صاحب کچھ فائدہ مند بنے۔ فریب ہو کہ تو مر جائیگا اور اسکے بعد ذلیل ہو گا۔ جو شخص غرت کو چاہتا
 پس غرت اٹھا اور اسکے رسول اور اولیاء اور صدیقوں کے لئے ہر دینا دریا ہے اور شرع بہنود اور طلع
 اللہ خود جل کا لطف۔ پس جس نے شرع کی تابعداری ترک کی وہ دنیا کے دریا میں غرق ہوا
 اور جس نے شرع کی حیا زمین پناہ کی اور وہاں ٹھہرا تو طلع او سے اپنا نایب بنائے گا اور جہاں
 کو مع اسباب کے جاس میں ہو اسکے حوالہ کر لیا اور اس رشتہ کر لیا۔ اسی طرح جس نے دنیا کو ترک
 کیا اور علم میں مشغول ہوا اور ایذا پر صبر کیا تو شرع کا محبوب بن گیا۔ پس ایسی حالت میں ہو گا کہ اللہ خود جل
 اپنی لطف سے اس پر توجہ کر لیا۔ اسے اسکی معرفت اور خاص خلعت حاصل ہوگی۔ تیرے لئے ولایت پر
 ولایت ہو۔ اللہ میں اسکے فیض کے فوت ہونے سے فراخی ہے جب تجھ سے کوئی شے فوت ہو جائے تو
 غم نہ کر اسلئے کہ وہ اپنے مال میں تصرف کرتا ہو۔ غلام اور اسکی ملکیت آفا کی ہیں۔ وہ جو کچھ تجھ سے
 لیتا ہو کل تو اسے پاؤ لگا اتے آگ کیسی۔ اے مومن جلدی گذر جائے اور نہ رشتے کو بھادیا۔ اسلئے حیا میں
 جہاں قوی ہو اور باطن حق غرور کی طرف سے آفات کی آگ آتی ہو تو دیکھو کہ تیرے میں گرتی ہو عہد کی آگ آتی ہو

اسی وقت یہ دن کہ راہ میں پڑتی ہے۔ پس وہ یہ جس میں دنیا کا لقیہ اور خلق کی رویت ہے
 اسکا الیتی ہے۔ اور کامل ایمان و انکار کہیں جو سے مومن جلدی گذر جائے تحقیق یہ نور سے مشعل کو
 دینا میں انکو دیتے جو بے خطا میں ضرر نہیں دینے۔ خالص عمل کو دینا اور نذرت کی لگ بھگ نور
 نین دیکھو۔ قدر و منزلت کو بدینہ بن جانا نام۔ طیب کہتا ہے۔ انکو عافیت میں زندہ رکھتا اور عافیت
 دیتا ہے۔ اور حقیقت میں اسرافیت کے مابعد داخل کرے گا جس نے اللہ عزوجل کو چاہا اور ہونا
 اور ن تان سے الگ ہو۔ و حرف مقسوم کہ پورا کامل کر کے لئے جو دیا جاتا ہے یہ یہ کچھ ہے
 یہ ہے انکو بیاہ لکھا۔ یہ مبارک ہے کامیاب ہوا اس بادشاہ کے زریعت بنی
 بادشاہ نے وہاں۔ **یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یُکَلِّمُوْا الَّذِیْنَ یُفْسِدُوْنَ اَعْمَالُکُمْ** تو اس طرح ہمارے نزدیک ت ان میں
 جس نے اللہ عزوجل کو چاہا اور ہونا اور ہونا ہو۔ وہ اپنی انکسین اسکر ملک میں ہو کسی شکر کی طرف
 نین و ہونا۔ نہ اپنے ہتھ اس عوہ میں کہ جو بادشاہ کی طرف آراستہ کر کے بھیجی گئی و بارگرتا
 ہے۔ سلطانہ رزق بادشاہ کا قرب۔ ہے۔ وہ دینی تمام شہوتیں اس کے قرب میں پانا ہو
 انفس ابی رسول اللہ کے ساتھ بچل جاتا ہے۔ وہ اسکا ہم غن ہونا اور اول قید نانہ سے
 اصل آتا ہے۔ حال الیگ۔ **اَلَمْ تَرَ اَنَّ الَّذِیْنَ اٰتٰوْا رِزْقًا مِنْ رَبِّکُمْ لَیْسَ لَہُمْ اَمْرٌ** (اور شاہ نے کہا ایک کو میرے پاس ماہ) ابھی برائی کا ظاہر
 ہوئے اور آپ کے نیک خلاق و نیک ادب کے راضی ہونے کے بعد حکم دیا۔ لاوائت عزت کے ساتھ
 مستبہال کیا اور ذکر و تقریب اور نزدیکی بنایا اور آپ پر احسان کیا اور خلعت عطا کی اور بے واسطے
 آپ کا مخاطب ہوا۔ **اِنَّکُمْ لَیْسَ لَہُمْ اَمْرٌ** (تو ان کے ہمارے پاس عزت و ایمان ہے اور وہ اسے
 اسے غیر میں مشغول نہیں کرتا۔ پھر آپ (خدا آپ سے راضی ہو) چلائے اور کہا **یَا اَللّٰہُ** یا اللہ
یَا اَللّٰہُ (اے خدا) حبیب غائب بچہ بن شغل۔ کہنے کے لئے لگے بڑا ناکہ تیرے غیر میں مشغول
 ہو دے جب سکی صحبت و راز ہوئی اور سزا کا رخ ناکل ہو گیا۔ تو کوست اٹھا اور پڑیاں مضطرب ہوئی
 زندگی خوش ہوئی۔ اور خوف جاتا رہا۔ اسوقت بادشاہ کا مازدار ہو گیا۔ اسنے اسکو اپنی رعیت اور
 اصحاب اور ولایت پر والی اور حاکم بنایا۔ اور اسے دیہا کی طرف بھیجا تاکہ وہ بے چاروں کو خلاص کرے

پچھلے دنوں کا اکلے اعتراض نہیں اپنے اہل دین کی مخالفت کر۔ نہیں تو مجھ سے نسبت اور رشتہ کو قطع کر
 جاہل نہ بن۔ گہرین بیگم پر بیوہ بکتا ہے۔ ہم نے بیت سی و دوا میں ہیں اور انہوں نے ہم کو فائدہ بخشا ہے ہم
 ایک محبوب چیز جو ہمارے پاس ہے بتلاتے ہیں۔ اس دن سے درج میں ہاں اور اولاد فائدہ نہ دے گی۔
 ہاں کیا چیز ہے۔ وہ حکو تو نے حلال وجہ سے جمع کیا۔ اور کہا یا اور دعویٰ کیا کہ وہ کل تجھ کو مال
 کے مفید ہوگا جیسے کہ پہلے بے زعم کیا۔ اللہ غفرلہ فرمایا یوہد کلا یشفعہما کلا یشفعہما کلا یشفعہما
 اَلَا مَنَ اِلَى اللّٰهِ يُعْلَبُ سَلَامٌ مِّنْ اِلٰہِہِمْ اَلَا مَنَ اِلٰہِہِمْ اَلَا مَنَ اِلٰہِہِمْ اَلَا مَنَ اِلٰہِہِمْ اَلَا مَنَ اِلٰہِہِمْ
 سلامت دل کا حضور (انچول کے ساتھ اسنے اپنی مال اور اولاد کی طرف نہ دیکھا اور دل کو نہیں ٹھکھا
 بلکہ یہ دیکھا کہ وہ ان میں کیل ہو۔ اپنے رب غفرلہ کے ساتھ موافقت کر نیکی لے انکے ساتھ رہتا
 اسلئے اسکا دل ہاں اور اولاد کی آفتوں سے بچا رہتا ہے اس آدمی کی طرح جسے خبر لگی کہ بادشاہ
 کسی لونڈی کے ساتھ اسکا نکاح کرنا اور اس لونڈی کے ماتھے سے اسے قتل کرنا چاہتا ہو۔ سنی انچول
 کہا اگر میں بہاگوں گا تو وہ مجھے اپنے لشکر کے ذریعے پکڑے گا اور اگر اسکی مخالفت کروں گا
 تو وہ اپنے غلبے سے مجھ کو قتل کر ڈالے گا۔ اور اگر اسکی مخالفت کروں تو اپنی لونڈی کے ذریعے مار ڈالے گا
 بادشاہ نے اپنی لونڈیوں میں سے ایک کے ساتھ اسکو نکاح کر لیا اور اس کو حکم دیا کہ اسکو ہر دھڑکیا
 سو جا تو اسے قتل کر ڈالیو۔ وہ بڑا بے نصیب جو آج مجھ سے پیچھا تھا۔ وہ بڑا بے نصیب۔ نیک دل اور
 دلی خوف کے ساتھ موافقت کو ظاہر کرنا بہتر ہے۔ اس سے بسوچم حلیم کیا۔ داخل ہوا اور
 نکاح اور ہدیے کو قبول کیا۔ زخاف کا وقت آیا اس نے خوف کی نذرہ میں الی اپنے دیکھی انہوں
 میں میں سے غالباً بیماری کا سرسڈا لانا کہ اسکی حکمت اور سکون اور کام کو دیکھے۔ اسکی خوشی
 جاتی رہی اور کوکر اور غلام اسے چروا سے پہونچار شک کرتے ہیں وہ آغضب و کرتے ہیں آغضب و کرتے ہیں
 اور اسنے اسے زہر قتل کیا۔ اَلَا مَنَ اِلٰہِہِمْ اَلَا مَنَ اِلٰہِہِمْ اَلَا مَنَ اِلٰہِہِمْ اَلَا مَنَ اِلٰہِہِمْ اَلَا مَنَ اِلٰہِہِمْ
 پاس حاضر ہوا وہ عورت دنیا ہے۔ وہ عمر بہتر اسکے ساتھ سویا اور نہ اسکے خلوت کی یاد
 کی طرف آیا۔ اسکا تقویٰ سلب نہ ہوا تھا۔ اسکا دین نہ بدلتا تھا۔ پس سلامت اسکا نام ہو اسلئے

اللہ کو چاہنے والا اس دنیا سے پرہیز کرنے والا آخرت میں رفعت کرنے والا جب کی جگہ
 کیوقت علم کا رسول پیغام لائے کہ خدا تیری طرف دنیا سے ایک جماعت کو بلانا چاہتا ہے تاکہ
 کے دنوں کی حیات ہو اور یہ ایک قسم کا شغل اور تکلیف اور کمزورت و راتفات پر غور کر کے
 کر لگا دل اور سر کو بہرہ ور کرنا کہ ملے کہ بیدار ہو۔ اور دل و دھڑکے اور ہوا و شاہ کو اور وہ
 لکے جانیں عرض کریں تو ہماری ساتھ کیا کرنا چاہتا ہے کیا تم بیکار بنی درگاہ سے محبوب کرنا۔ اپنے دروازے
 سے جدا کرنا چاہتا ہے۔ ہماری خوشی کو ترش کرنا اور اوروں کو کہتا ہے۔ ہم نہیں بیٹھیں گے مگر ہو اور
 جانوں کے ساتھ وہ نہیں دور ہوتے حتیٰ کہ وہ انکو کہتا ہے کَلْشَاخًا اَنْتَی مَعْلَمًا اَسْمَعُ
 وَاَنْتَ اَحْمٰی (مت ڈر میں تمہاری ساتھ ہوں۔ مٹا ہوں اور دیکھتا ہوں) پس وہ دنیا کی طرف چہرہ
 اور منہ کے محافظوں کے ساتھ لڑتے ہیں۔ اللہ کے پاس سے ایسے دل کے ساتھ جو آفات اور بیا
 اور نفاق اور غلطی کو دیکھنے سے سلامت ہوئے۔ آئے مرید حیرت زدہ۔ اے تقدیر کو چکل میں
 سر اسیر ضروری ہے کہ تو اپنی حمزے کو صاف کرے اس میں درہم اور دنیا اور جو اس پر چھوڑی ضروری
 تیری جیب میں ہو ضروری ہے کہ تو اپنا دل دنیا اور شہوتوں اور لذتوں اور تمام ہیو و گیوں سے غافل
 کرے۔ اس میں ذکر اور فکر اور موت کے بعد کے حالات کی یاد ڈالے اس میں امید کو تباہ کر کے
 کہیا جائے۔ کہہ کہ میں ابھی سے مردہ ہوں اس لئے کہ عمل امید کو تباہ کر کے ساتھ مشاہدہ میں
 محرب تو امید کو لبیک کہے تو کیسکو دیکھے گا کسی سے نفاق کر لگا۔ کو تباہ امید والا سکو چوڑا سکو
 کر تباہ نہ کہا باس بیتا ہی میرا کاہر معرفت کا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَلْقُلُوْبُ اِلَیَّ
 یَسْبِقُ اَقْلَامُکُمْ بِالْجَنَّةِ اِذَا حَدَّثَ أَحَدُکُمْ فَلَا یُکَذِّبُ وَ اِذَا ذُکِّرَ فَلَ
 یَحْنُ وَ اِذَا وَعَدَ فَلَا یُخْلِفُ لَقُوْا اَیَّدِیْکُمْ وَ قُصُّوْا اَبْصَارَکُمْ وَ اَصْغُوْا
 فَرْجَکُمْ (ہر چیز جنوں کی ضمانت دو۔ میں تمہاری لئے جنت کا ضامن ہوں جب تم میں
 کوئی بات کرو تو جو چیز بٹھنے والے اور جہالت رکھا جائے تو خیانت نہ کری اور جبے نہ کری تو
 خلاف نہ کری یا توں کو روکو۔ اپنی آنکھوں کو بند کر و اپنی فوجوں کو نگاہ نہ کرو) اس حدیث کی

روایت کیا۔ میں نے لئے چھ پیروں کی ضمانت دو۔ میں تمہارے لئے محنت کا خاصا من ہوں گا۔
 جب بات کرونا تو جھوٹ نہ بولو۔ اور جب امانت رکھو جاؤ خیانت نہ کرو۔ اور جب وعدہ کرو تو خلافت کا
 اپنا تھون اور زنجیون اور لکھنوں کو نگاہ رکھو۔ جب تیرا رخصتا ہو تو افاق ہو جاؤ تو اپنی ریکھا آوارہ کر
 بے واسطہ ٹینگا۔ جب تیرا خوف اور امید متحد ہو تو تیرے رلے والی کا خطاب آئیگا۔ اور جیسے بیٹے
 انکی قدر کے گہوڑے کے قدموں کے نیچے پڑ جائے۔ پیرا تو وہ بچے کھل ڈالے یا تو اس سے سلامت
 گزر جائے جو امید کی راہ میں تلف ہوا اسکے پس ماندوں کا خدا خاصا من ہے۔ اور اگر وہ تجھ سے
 فوت ہو جائے تو اس سے تعلق رکھ کر اسکی قدر کے تیروں کا نشانہ بن جائے۔ اور اسکی قدر کے تیروں کا نشانہ بنو گا
 تو انکا پڑنا ناخوش (چیلنا) ہو گا۔ نہ قتل کرنا۔ اور ان سے خالی جہنم ہو اور آگے بڑھے۔ اور
 عمل کرنے سے شروع کر۔ سبکو بند کر۔ جب میں وغط کہنے کے لئے بیٹھوں تو گہر میں بیٹھ جاؤ
 تو نہ کہ آجکلہ ولایتیں ہیں۔ آجکلہ درجے ہیں۔ اسے خیال میں پہننے ہوئے چاہئے کہ تو خیال کے
 لئے کب کرو اور تیرا دل خدا کے فضل پر متوجہ ہو۔ بعضے ایسے ہیں جنکا حال انکی اپنی کمائی میں
 اور بعض ایسے ہیں جنکا حال وہ ہے جو دکاندار نے انکو ملتا ہے اور بعض ایسے ہیں جنکا حال وہ ہے جو
 بے سوال اور سوچ ملتا ہے اور بعض ایسے ہیں جنکا حال وہ ہے جو لوگوں کو باتوں سے طلب کرتے ہیں
 مگر یہ ریاضت کی حالت ہے ہمیشہ نہیں رہتی۔ پہلا یعنی کسب سنت ہے۔ دوسرا یعنی سوال سنت ہے
 اور تیسرا یعنی عفت ہے اور گنا کرنا کیے میں رخصت ہے اور کھلی لیے ہی گدا کرتے ہیں جو خود نہیں
 کہاتے صرف اسکے لئے ابتلا اور آزمائش ہوتے ہیں جس سے ملگتے ہیں۔ ایسے بندوں کا سوال یا
 کے سوالیوں کا ساما ہی علی اللہ علیہ نے فرمایا۔ لَا تَدْعُوا سَوَالَ الْبَيْلِ فَإِنَّهُ قَدْ بَايَعَكُمْ
 مَنْ لَيْسَ بِحَقٍّ وَلَا أَهْلٌ لِنَظَرٍ مَا تَفْسَعُونَ فَيَقُولُ كَلِمَةً تَكْفُرُ بِجَلِّ رَأْيِكَ
 سوالی کو روز نہ کرو۔ کیونکہ تحقیق کہی اس سوالی آتا ہے جو جن دانش میں سے نہیں ہوتا کہ
 دیکھو کہ تم اور میں جو خدا عزوجل نے تم کو دیا کیا کرتے ہو؟ اسطرح یہ بندہ سوال کر نیکو امید کیا کرتا
 تاکہ خدا ظاہر کرے کہ تو ان ختموں میں جو اسے تجھ میں کیا کرتا ہے علم کی مجلس اور مقبول اور

اور تو شاہ کے ماتھے پر رات اکبر بادشاہ کا تخت ہو غلوت کچھ عروس کا چہرہ ہے۔ دن انکو کسی قدر بائیں کے لئے دھوکا دیتا ہے۔ بائیں کا نقص صر و یا علی ایضاً ہے۔
 (اسے میرے بیٹے اپنے خواب ہائیوں پر ظاہر نہ کیا) باہم ایک دوسرے کی خبر کرتے ایک دوسرے کی حفاظت کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کی مدد کر رہیں یہاں تک کہ کتاب اپنی جگہ کو پہنچے۔ جب منکر اور نکیر قبر میں تیرے پاس آوین تو نے میری بات پوچھو وہ تجھ پر حال بتلائی گئے۔ تیرا نام مذنب (گنہ گار) ہے۔ کل کو تیرا نام محاسب (حساب کیا گیا) مناقشہ (حاجت) سختی کیا گیا ہے تو قبر میں بد حال ہو تجھ کو معلوم نہیں کہ آیا تو دوزخی ہو یا بہشتی۔ تیری عاقبت سہم (نامعلوم) ہے انجو حال کی صفائی پر معذور ہو۔ تجھ کو معلوم نہیں کہ کل تیرا کیا نام ہو گا۔ اسے میرے بیٹے جب تو صبح کرے تو اپنے نفس سے شام کی بات نکرا دو جب شام کرے تو صبح کی بات نکرا۔ کل جمع اسکے کہ تیرے لئے اور تجھ پر اس میں شاید ہے۔ چلا گیا اور معلوم نہیں کہ آئندہ کل تو بائیں گیا یا نہیں۔ تو صرف آج کا بیٹا ہو سکر گندہ غافل ہو۔ تیری غفلت کی علامت کیا ہے غافل سے مجلس کہنا۔ ایوان حق کے آثار ظاہر نہیں اس کیوں مجلس رکھتا ہے۔ ایسی جگہ کی بنیاد ست اور ظاہر لگیلا اور اسکے باطن میں حق خود جل پر عیانی اور چالاکی کی کیوں مجلس کہتا ہے۔ ایسی شے جو گاندھو کو جمع کرنے اور انکھوں کو صدمہ نہ پیدا کرے۔ سیرگین کر نکو ساتھ حال نہیں ہوئی تمام خلقت کا کوئی اعتبار نہیں تمام تکلف کا کوئی اعتبار نہیں۔ ایوان حق کہی اسکو اور کہی اسکے دروازہ پر جا کر اپنی جمع کو زیادہ کر کے لئے سوال کرتا ہے تیرے لئے نجات کی کس طرح امید رکھی جائے۔ تو بادشاہ کے دروازے پر دبان کی طرح کیوں نہ بنا جو آنا بادشاہ کو اور کوا تیرے اطلاع دینا تجھ اسکے قبضہ سے سرکار ہونا۔ اسکی وحدت ائیں کرنا۔ تو نے خلقت کو اپنا حال کیا کیا نہ بنایا اور خود انکو الگ لگے۔ گہر میں بیٹھ کر صفت میں مشغول تھا حتی کہ جب وہ تیرے دروازہ پر آئے تو انجو حال کی اصلاح کرتے تیرا گم تیری غلوت ہوا۔ تیرا تیرا دل ہو تیرا تیرا سر تیرا تیرا گہر تیرا تیرا ہوتا تیرا محبت انجو رب کی ساتھ اسکے اس پر قائم رہنے اور اسکی نپی سے باز رہنا اور اسکی قدیر

اسکی موافقت کرنے سے ہوتی خلقت کے مذاق تیری دعا اور بہت میں ہو گیا ایک انگہ کوئی نہ ہوا ایک
خوت کی جاتی ہو جب تو اپنی خلوت میں بزرگ نیکو کام کی موت کو سے اپنی موت کی تابعداری کر رہا
تا زمانہ نکری۔ قوم کی خوت کو سے۔ اور اپنی نفس کو انکے نزدیک خوار کر کے تو تیرا نام کریم رکھا جائیگا
پس جب تو کریم ہو جائیگا تو تیری سبب ہزار انگہ کی خوت کی جاسے گی تیرا ہل اور رہا و اوہل
شہر کی بلا ہمیشہ کے لئے رفع کیا جائیگی۔ تو ہمیشہ لوگوں کے دروازوں گدا کر تا ہی تجھ سے سوک گیا
جائے گا تجھ سے سوک کہا نا مانگا جائیگا۔ تیری درواری پر لوگ کہا دیں تو اپنی شان ہو کس طرح ہو گا۔ تو اپنی
گرد بک حبیہ لگا لے گا۔ تو بادشاہ کے قریب میں کب پہلی رات کو نازل ہو گا۔ تو بادشاہ کے قریب کو
اپنی شرافت اپنی قابلیت اپنی لیاقت کب ظاہر کرے گا۔ اور کب پر قبول کو واضح اور اپنی غفلت کو
ظاہر کرے گا۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے زیادہ محبوب ہو گا تاکہ آپ کی برکت پر جو
کچھ اس ظالم قول اور فعل حال اور مقابل کی حیثیت اختیار کے حادث ہیں نہ صرف اس حال اور لقب نبوت
اسم پر۔ اور رسالت لقب اسے جاہل نبوت اور رسالت کو گذر چکی ولایت خبیث بدایت
تجسس فوت نہیں ہوئی اس ضمیمہ یا تحیۃ الدنیا من الاخرۃ (کیا ہم آخرت سے دنیا کی حیات
پر ماضی ہو) دنیا کی حیات تیرا نفس اور مہوا و طبع ہے جو کچھ شہوت میں رائل ہو گا وہ دنیا میں
وہ تیرا مقصود ہے۔ دنیا وہ ہے جسے تو اپنی بہت اور ناتجربہ پاؤں لیتا ہے جو بادشاہ تجھ سے لازم کر دیتا
سے نہیں جو تیرے لئے ضروری ہو۔ وہ دنیا نہیں گہر جو تجھ کو دیتا۔ لباس جو تجھ کو دیتا۔ روٹی
جو تجھ کو سیر کراتی ہے عورت کی طرف تو آرام لیتا ہے دنیا سے نہیں۔ دنیا کی حیات خلقت پر جو تجھ کو
خدا سے پیشہ پسند ہے۔ ہو الکفر کی ضد ہے۔ ہو اعبادت کی ضد ہے۔ سبب سبب کی ضد ہے ظاہر باطن کی
ضد ہے جب تو ظاہر کو محکم کرے تو باطن کو مضبوط کرے کیا امیر کیا جائیگا جتنے حکم کو اسے عمل کرے تو محکم کرے گا
تو اسکا ظالم اسکا تابع اسکا صاحب طبع سے غانی جسم والا ہو جائیگا تجھ کو علم کی لگام ڈالے گا اور تجھ کو غفلت
رکھے گا تو دور و دور میں ایک وجہ ہو جائیگا۔ تو بادشاہ اور اسکے دربار کے درمیان حاجت گاہ تو
دنیا اور آخرت و خلق اور حق فرد جل اور فرشتوں کا محبوب ہو جائیگا۔ و لو ان کر لئے خوشی ہو

ہماری ایسی حالت ہے جو تمہارے حضور سے غائب ہو۔ حضرت داؤد نے اپنے بیٹے حضرت سلیمان کو ان دونوں کو قلم نہیں دیا اور رسولوں اور مقرب فرشتوں اور اولیاء و صالحین پر سلام ہو کہ ایسی قیامت کے بعد گناہ کیا ہی رہا ہے اور اس زیادہ بڑھ چکا آدمی پر عذاب تھا۔ پس اس پر عذاب کا عذاب چھوڑ دی

اَرْضِ قَتْلَ مَا تَحْيَا وَالدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ (کیا تم آخرت سے حیات دنیا پر راضی ہو) دنیا کی حیات قتل و جود ہے اور آخرت تیری فنا ہوتی ہے۔ تبخیر اور اسرار کے لئے تبخیر اور جوام کے لئے تبخیر اور حواس کو تو تبخیر ہے۔ تو دنیا کو نہ دیکھے گا اور آخرت تیرے لئے نہیں کہولی جائے گی۔ وہ جگو تو مجھ پر نہیں تیرے پاس آئیگا۔ پس نوجوان رہے گا اور بچے معلوم ہو جائیگا جو عقل مشترک کے ذریعہ تیرے پاس آئے وہ دنیا میں سے ہے اور جو اس عقل کے ذریعے جو عقلوں کی عقل ہے آئے وہ آخرت میں ہو تو سحر است۔ اور تیرا ظہور دنیا کے حالات حق غرضوں سے غیر ہیں اور آخرت مملی سے تعلق رکھتا اور یہودہ قتل و قاتل سے اور تعریف اور ثناء اور رزق سے اعراض کرنا اور غم کے ساتھ میر کرنا اور تبخیر وہ ہر جو بچے بیچ میں ڈالے جب تیرا ارادہ میں سچا ہو تو حق غرضوں کے لئے تیرے کو پڑیگا۔ قدر کی محبت میں تیرا چلائیگا تیرے دو قدموں کی فراخی حضرت آدم علیہ السلام کے قدموں کی باعث تیرا ارادہ کے سچا ہونے اور تیرے نیک ادب اور اپنی مہربانی کے قول سے بہرہ ہونیکے زیادہ فراخ ہوگی۔ آئے جاہل تو ہلاک ہو۔ تو خدا اور اس کے فضل اور انعامات سے جو اس کے بندوں کے لئے اسکے پاس ہیں غافل ہے اولیاء نے سنا اور اطاعت کی۔ ولی اولیاء اپنا مقسم لوح محفوظ میں دیکھتا ہے پھر اپنے اہل اور اولاد کا مقسم۔ حتی کہ جب متعجب ہوتا ہے تو اس کے باطن میں آواز کی جاتی ہے۔ اِنْ هُوَ اِلَّا عِنْدَ الْعُتَا عَلِيَّہِ (نہیں ہے یہ مگر زندہ کہ مجھے اس پر انعام کیا۔ وَ اِنَّكُمْ عِنْدَ تَالِيْنِ الْمُصْطَفِيْنَ الْاَخْيَارِ (اور بخیر حق دے ہمارے نزدیک برگزیدہ پسندیدہ ہیں) یہ خیر سابقہ قسمت سے حاصل ہوتی ہے۔ پھر نتائج کے قدموں کی ہر وی کرنے سے صفا ہوتی ہے۔ اور آپ سماع اور وجد کی حالت میں تھو کہ ایک کا جذبہ میں کسی غیبی نے کوئی سئلہ دریافت کیا تھا لایا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ حتی کہ میں کلام میں اجازت طلب کروں۔ اور پھر الہام کیا جاسے۔ پھر فرمایا کہ آیا کلام واجب ہو یا نہیں۔ اس میں اختلاف ہے

بعضوں نے کہا سنت ہے۔ اور بعضوں نے کہا جب اپنے نفس سے خوف نہ ہو تو عبادت میں مشغول رہنا اولیٰ ہے۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک اور امام ابو حنیفہ نے کہا کمال میں مشغول ہونا افضل ہے۔ تو جب تک مرید ہو تو عبادت میں مشغول ہونا افضل ہے اور اگر اوس کو تو اپنے نفس میں تیرا کوئی اختیار نہیں۔ خواہی و تیرا کمال کر دینا اسکے سوا اور عبادت میں لگا دے۔ اگر وہ ان تیرا کو یہ قسم ہو گا تو تو اس کو لے گا۔ مقصود تیرا دامن پر کچلا اور خدا کے لئے عرض کرے گا۔ کہ اس سے جو مجھ سے بہا گنا ہے۔ حالانکہ تو نے مجھ اس کی قسمت کیا میرا حق ہے۔ میں کیا کروں۔ یہ مجھ سے نفرت کرتا ہے۔ پس وہ تجھے اس کی طرف متوجہ کرے گا۔ لیکن مرید کیلئے کمال کرنا۔ باطن کی جہت سے حرام ہے۔ اس پر طرح زیادہ لباس اور زمین کی ملکیت وہ سیاح ہے اس کو ایک جگہ پر قرار نہیں۔ اسکے پاس کپڑے اور سہا بنہ ہیں۔ وہ اپنے تمام لباس سے برہنہ ہوتا ہے۔ پس جب اپنے مقصود کو حاصل کرے۔ اور سیاحت ختم ہو جائے۔ پھر اس کے مالک کا ارادہ ہے۔ اس کا کمال کرے۔ اس کو دعوہ میں لاسے یا کم کرے۔ جو اہل حق کے ساتھ ہوا وہ اہل حق کا اہل ہے۔ جس نے اللہ عزوجل کو شناخت نہ کیا۔ وہ آخرت سے دنیا کی حیات پر راضی ہوا۔ اسے غلام تیرا غیر نہ کہا ہے گا۔ اپنی طبع اور ہوا کے ساتھ شیطان کے ہاتھ سے نہ کہا۔ بلکہ ایک ساعت انتظار کرنا۔ کہ تو جنت یا اجڑ بکری کرے کہ گہرین پہنچ جائے۔ ایک آدمی نے اپنی خدمت میں عرض کی کہ میں سے اب تک میرا ایک درد (وظیفہ) تھا۔ اب جب میں بکری ہوتا ہوں دو رکعت پڑھنے کے بعد مجھے مرض میرے (مرگی) مارض ہو جاتی ہے۔ آپ نے خدا آپ سے راضی ہو فرمایا۔ اس پر سابقہ کا حکم پکارا نہ پڑا ہو گا۔ صدیق کی انگلی نے حق عزوجل کی طرف گزرنے کے وقت تجھے دیکھا اور پسند کیا۔ پس اپنے ساتھیوں سے کہا اس کو اپنے ہمراہ لے لو۔ تیرا میرے دوزخ میں اللہ عزوجل کی طرف سے نجات (خوشبوئیں) ہیں۔ اس کی نجات کو حاصل کرو۔ اپنی دلوں پر برکت ماننا۔ اسکے مالک نے اپنے اپنے قرب کر دے وارے پہنچایا ہے۔ ظاہری ضعف اور باطنی قوت والا بنا ہو گا۔ تیرے دل کی بکری دیکھی۔ اس کا چرانرم ہوا۔ غیرت اور منت نے اسکے سر کو چھٹ گیا۔ تیرے دل نے اپنے نب کے دوا دے کو دیکھا۔ قرب کی ہیبت اس پر چا گئی۔ اس نے اسے چھاڑ دیا۔ دلی حفاظت میں ہوا شغل ہے۔ دل کے اعمال میں سے ایک ذمہ ظاہر کے اعمال سے ہزارہا چھپا ہے۔ نہ جب تک کہ تو

فرائض اور سن کو لازم کر دے۔ نتیجہ کوئی فر نہیں۔ جنید سے کہا گیا کہ ایک شہری چکی پس رہا ہے۔ کچھ کہا نا اور پتہ نہیں۔ آپ نے فرمایا نماز کے وقت میں اس کے حال کو دیکھو عرض کی گئی کہ جب مومن ہانگ دیتا ہے تو پتہ چلتا ہے۔ آپ نے فرمایا کچھ ہرچ نہیں بھنے ایسے میں جو چین سے موت تک حال پر قدرت رکھتے ہیں اور بعض ایسے میں جو معنی تک عمل کرتے ہیں۔ اگر یہ قرب کی جہت سے۔ علم کی جہت سے۔ مشاہدہ کی جہت سے ہو تو کچھ ڈر نہیں۔ اور اگر اس کے سوا ہو تو وہ شیطان ہے جو تجھے گمراہ کرتا۔ اور فوس ہو جو تجھے ایزدیتا ہے۔ حکم کی محبت علم کا نتیجہ دیتی ہے۔ انکا سر نیچہ پیدا کرتا ہے۔ کیا تجھے اسکی کوئی خبر ہے الگ ہو پیرل اور پل پیرلا۔ اسے خارہ اونکا جو حوس اور امید اور غرور کے مکانون پر بیٹھے ہیں لاچار تیرا سر جلیگا۔ اور تیرا دل سیاہ ہوگا۔ بنی علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِنَّ الْقُلُوْبَ لَتَحْمَدُ وَاِنَّ جَلَاءَ هَٰذَا الْقُرْآنُ (تحقیق دلوں کو زنگار لگتا ہے اور تحقیق انکا مقل ستر آن ہے) اسے خدا ہکو ہدایت دے۔ اور میں ہادی بنا۔ اسے خدا ہر رحم کر اور ہمارے ذریعے اور وزن ہر رحم کر۔ میں اپنی معرفت عطا کر۔ اور ہمارے ذریعے اور دن کو معرفت عطا کر جہاں کہیں کہیں ہوں مجھے مبارک بنا۔ مل پیر ملحدہ ہو پیرلا۔ فقیہ ہو پیر گوشہ نشین کر۔ جس نے جہالت کے ساتھ خدا کی عبادت کی اسکا خدا اصل سے زیادہ ہوتا ہے۔ اپنے ساتھ اپنے رب کی شرع کے حکم کا چراغ لے اور علم پر داخل ہو۔ اسباب کو قطع کر۔ بہائون اور ہمایون سے جدا ہو۔ مقومات میں نہ ہدا چھا نہیں۔ اپنی صورت کو اپنی حیثیت کہا۔ مقومات کی طرف پیچھ کر۔ زہد کر۔ پیر زہد میں تکلف کر۔ تکلف کے ساتھ اعراض کر۔ اپنی حوس کو چھوڑ۔ نیک ادب کر۔ اسکے سوا اور دن سے قطع کر۔ اختیار اور اسباب جدا ہو۔ اپنی چراغ کے گل چوہانے اور حیثیت کے اندھیرے سے ڈرنا۔ پس اس حال میں کہ تو ایسا ہوگا۔ خدا اپنی لداؤں کا عین تیرے چراغ میں اپنا نور تیرے علم میں ڈالے گا۔ جس نے اپنے علم پر عمل کیا۔ البتہ اسکو وہ علم عطا کرتا ہے جو اسکو حاصل نہیں ہو اور چالیس صدیقین (یعنی چالیس ہزار) خدا کے لئے اخلاص کرتا ہے۔ اسکے دل سے اسکی زبان برحمت کے چشمے جاری ہوتے ہیں۔ اس حال میں کہ وہ ایسا ہوتا ہے۔ انکا حق خود دل کی آگ کو دیکھتا ہے۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام جب آگ

کہو دیکھا فقال لا حولا لکلو انی انت نارا (اپنی بیوی سے کہا پیرو۔ میں نے آگ دیکھی ہے) خدا نے آگ کے ذریعے اسکو پکارا۔ نار کو اسکا قرب بنایا۔ اسکو دیکھنا اپنی طرف دلیل بنایا۔ وہ اپنے دل کے ذریعے آگ کو دیکھتا ہے۔ اپنے نفس اور ہوا اور سب اور وجود کو کہتا ہے۔ ہاں پیرو۔ میں نے آگ دیکھی ہے۔ بہر دل کو بکارنا ہے انی انا ربک (محقق میں تیرا رب ہوں) میں خدا ہوں پس میری عبادت کر۔ میرے غیر کے لئے دلیل ہو۔ مجھے پہچان اور میرے غیر سے جاہل ہو۔ مجھ سے دل اور میرے غیر سے جدا ہو مجھے طلب کر۔ اور میرے غیر سے اوجھڑ کر۔ میرے علم میں میرے قرب سے ہر ملک بیکر بادشاہت کی طرف متوجہ ہو حتی کہ جب بہتر کے لئے کامل ہو جائیگا (ملاقات) پوری ہو گئی۔ گداز کو چکندا۔ اوحی الی عبدہ ما اوحی (اسنے وحی کی اپنے بندے کی طرف جو وحی کی) حجاب دور ہوئی۔ کدورت جاتی رہی۔ نفس نے آرام حاصل کیا۔ سکون آگئی۔ الطاف آگئیں۔ اسے دل فرعون کی طرف جا۔ شیطان اور نفس اور ہوا کی طرف لوٹ۔ انکو میری طرف کا رستہ بتا انکو میری طرف ہدایت کر۔ انکو کہہ۔ یا قوم اتبعون احدکم سبیل الرشاد (اے قوم میری تابعداری کرو۔ میں تجھے ہدایت کی راہ بتاؤں گا) دل بہر جدا ہوا۔ پہرل پہرلا۔ آئے مسکین قریب سے کہ تیری طاقتیں تجھ سے جدا اور خیانت کر گئی۔ اور تیرے دوست تجھے چھوڑ دینگے اور تو دنیا کے فقر اور آفت کے عذاب میں مبتلا ہوگا۔ قریبے تنگ کر گئی۔ تھے کہ تیری پسلیاں مختلف ہو گئی۔ اور ہنجر منکرا اور نکیر کے جوئے کو کھا کر دی گئی۔ تو قبر میں عذاب کیا جائیگا۔ اور تیرے لئے دوزخ کی طرف سے دروازہ کھولا جائیگا۔ اسکا عذاب آید اسکی گرم ہوائیجے آئیں گی۔ اے جاری قوم اس گہر (یعنی دنیا) میں نیک ادب کرو تا کہ تمہارا کھانا ہر اور باطن سلامت رہے۔ تھے کہ تو اسکے سامنے کھڑا کیا جائے۔ اسوقت تیری آنکھوں اور تیرے منہ اور تیرے کانوں سے پردے اٹھ جائیں گے۔ اور وہ تجھے لقمے دیگا اور تجھے فوت سے فوت کی طرف اور بصیرت سے بصیرت کی طرف اور آبادی سے آبادی کی طرف اور بقا سے بقا کی طرف اور رزق سے رزق کی طرف ترقی دے گا تیری ہی کا شکر کریگا۔ تیرے نیک ادب کی تعریف کریگا۔ تیرا نام سٹا کر کہے گا۔ بعد اسکے کہ

اس نے نیز نام مبارک اقل و بیدار رکھا۔ تیری حالت کو بدلائیگا۔ اِنَّ اللہَ لَا یَغۡتَیۡرُ مَا یَقُوۡمُ حَتّٰی یَغۡتَیۡرَ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ (مذا کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی حالت کو نہ بدے) شرع کی پیروی کی۔ پیروں کی متابعت سے بڑے حلقوں کو بدلائیں۔ گویا کہ دے انکی ہاتھ پاؤں۔ انکے خبیث اعضا کو کاٹنے کے لئے ہنگ پلائے گئے ہیں۔ انہیں گوشت خورہ ڈالا گیا۔ وہ بے حرکت بیچون و بچر ہیں۔ عقلیں یعنی بشریہ جاتی رہیں۔ حتیٰ کہ جب بیہوشی کے دن جاتے رہے اور قیل انکی طرف واپس آئی۔ تو انکے رب کی ہر بات پر ان پر دینے اور بدلانے کے لئے آمین۔ ہو کہہ کے بعد نام ہے۔ پیاس کے بعد شراب ہے۔ بڑنگی کے بعد لباس ہے۔ جب تک توراہ میں ہو تو وہ تجھ کی کامیابی کا امر کرتا ہے تاکہ تیری شہوت کی آگ بجھ جائے۔ تو اس حکم کا حق ادا کرے۔ شرعی امور دن ہو جب لیوے اور اسکی منہیات سے باز رہے۔ یہ دن ختم ہو جائیں۔ اور تیرے قدم راہ کی ملا جائیں اور دن کے آنے کیساتھ حق عزوجل کی طرف قریب ہو۔ اولیاء کی کمی نہیں ہیں۔ بعض ایسے ہیں جنکا سفر دن اور مہینے اور سالوں میں ختم ہوتا ہے اپنی وقت کو کم (کیونکہ وہ کیفیت رکھتے ہیں) اور سنت (قریب ہو) میں ضایع نہ کر بلکہ محنت کی کمر کو بند عمل کر۔ شاید کہ جب تو اسکے گہر میں کام کرے۔ تجھے گائیوالی آلیوے۔ شاید اسکی لونڈیوں میں سے کسی لونڈی تجھ پر عاشق ہو جائے۔ پس تو اس سے نکاح کرے۔ اپنی صورت کو بدلے۔ اپنی زمینیں اور کھیتیں کو بیچا لے۔ سردار یا بادشاہ بنایا جائے۔ نائب یا وزیر کیا جائے۔ جس نے اللہ کو چاہا۔ اسکی ہر زیادہ معلوم نہیں ہوتا جب تو اس تک پہنچ جائیگا وہ تیری خواہش کرے گا۔ زہد اور ترک معرفت پہلے ہے۔ بادشاہ تک پہنچنے کے پہلے اس سے پہلے کہ اپنی آنکھیں چھوڑ کر تو کون ہے۔ اور تیرا عقب کیا ہے اور تیرا نام کیا۔ بندہ اپنے حظوظ نفس۔ اپنی کمرے اپنے پوشاک اپنے گہرائے اہل اور اولاد اور ہمسایوں اور بیوی اور دوستوں کو ترک کر دیتا ہے۔ ایک پاؤں لگے کرتا ہے اور دوسرا پیچھے۔ امید اور خوف کے دو قدم اٹھاتا ہے۔ کسی چیز پر بڑھتا ہے۔ وہ کل سے جاہل ہوا پس کل کو اپنے خاندانہ اور ضرر پر ناواقف ہونیکے باعث ترک کیا پس جب سکو ترک کیا تو بادشاہ کا دروازہ آگیا۔ اس پر پہنچنے جاہلوں۔ اپنے چھاپوں کے خدما ہوا امیدوار ہو کر کھڑا ہوتا ہے۔ اسے معلوم نہیں کہ اس سے

کیا معائنہ کیا جائیگا۔ حالانکہ بادشاہ اس کی طرف دیکھتا اور اسے اس کی اطلاع ہے اپنی غلطی کو کہتا ہے کہ اگر سب پر فضیلت دو۔ پہر وہ ہمیشہ ایک شغل سے دوسرے شغل لگایا جاتا ہے۔ جسے کہ اس کے سامنے عاجز بنایا جاتا اور اکیلا اسکے سامنے ہوتا ہے۔ اسکے اسرار پر خلعت اور طوق اور شپکے اور تاج کے ساتھ واقفیت حاصل کرتا ہے۔ اپنے اہل کھنکھتا ہے اِیْتُوْنِیْ بِاٰھْلِیْکُمْ اَجْمَعِیْنَ اپنے سارے کہنے سمیت میرے پاس آؤ بعد اسکے کہ بادشاہ سے عہد لیتا ہے کہ اس کی حالت کو نہ بدے گا۔ اسکے لئے دائمی صحبت اور دائمی ولایت کا فرمان لکھا جاتا ہے۔ اس لئے کہ معرفت کے ساتھ زہ نہیں رہتا اور ایسا کر ورون میں سے ایک ہے۔ یہ ایسی شے ہے جو قدر اور سابقہ اور علم سے حاصل ہوتی ہے تو ان لوگوں سے نہ بن سکتا جو حقین خدا سے غوا یا وَاَقْسِمُ بِاللَّفْظِ الْوَاثِمَةِ (اور میں نفس لوامہ کی قسم کہتا ہوں۔ مومن اپنے نفس سے حساب لیتے ہوئے کہتا ہے۔ میں اپنی بات سے کہا ارادہ کیا ہے۔ اپنے قدم اوٹھا کر سے کیا ارادہ کیا۔ اپنے کہنے سے کیا مقصد رکھا۔ ادب کرتے ہوئے کہتا ہے۔ میں نے کیوں کیا۔ کیلئے کیا۔ آیا یہ قرآن اور حدیث کے موافق ہے۔ محاسبہ کے بعد تم یقین کو لازم پکڑو۔ کیونکہ وہ خلاصہ ایمان ہے یقین کے بغیر فیاض ادائیں ہوتے سولقین کے بغیر دنیا میں زہ نہیں ہے۔ دعا کی قبولیت کے وقت سکون اور آرام ہے۔ پس اگر وہ تیری دعا کو قبول نہ کرے۔ تو تو اعتراض کرتا ہے۔ ہر ایک شرمین اللہ عزوجل کی طرف رجوع لانا صدیقوں کی علامت سے ہے۔ اور جب وہ اپنے حال کو چھپانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو لینے اور عطا میں خلعت کی طرف رجوع لاتے ہیں۔ اسکے دل انکے ساتھ ہیں۔ اور بدن خلق کے ساتھ۔ ابن آدم کو اس دنیا میں محل کرے کی ضرورت ہے۔ تاکہ وہ اپنی طبع کو بدلائے۔ اپنے نفس اور شیطان اور ہوس جہاد کرے تاکہ جو باؤں کے صفات سے انسانی اخلاق کی طرف قفل کرے اَکْثَرُتْ بِهَذَا الرَّبِّ الَّذِیْ خَلَقَکَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِّنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاهُ سَرَّجًا۔ (کیا تو نے اس سب سے کفر کیا جس نے تجھے مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے پھر تجھے ٹھیک آدمی بنایا کیا اس کی جزا یہی ہے کہ تو اس کا کفر کرے۔ اس کا انکار کرے۔ لوگوں کی آنکھوں سے شرابا ہے تاکہ تجھے دیکھ نہ لیں خدا سے یقین شرماتا۔ حالانکہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ اسے کہ تو ظاہر میں ولایت کا دعویٰ کرتا ہے اور

ظاہر خدا کی نافرمانی کرتا ہے۔ تو اس سے نہیں شرمتا۔ حالانکہ وہ تیرے سر اور سریر پر طلع ہے۔ اور اسے کہ تو
 حضور کو ظاہر کرنا اور دو قسمندی کو چھپانا ہے۔ کیا تجھے شرم نہیں آتی۔ دین کو دنیا کی عوض فروخت کرنا ہے۔
 وَمَا لَكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ قَوْلٍ إِلَّا رَاوَتْكُمْ بِطَانَتُهُمْ أَنْتُمْ قُلُوبُكُمْ أَنْتُمْ قُلُوبُكُمْ أَنْتُمْ قُلُوبُكُمْ أَنْتُمْ قُلُوبُكُمْ أَنْتُمْ قُلُوبُكُمْ
 اسے غلام اپنے خالق کی راہ میں کیسی کوتاہت نہ لگا۔ شاید کہ تو عطا کرے۔ اور وہ صواب کہ ہو جو۔ اور وہ
 عیب نہ رکھتا کہ تیرے محل تک پہنچ جائیں۔ نیک کہنا اور برا کہنا شرع کا کام ہے نہ عقلوں کا۔ یہ ظاہر کی وجہ
 سے ہے اور تو اپنے حالات میں اس طرح رہ کہ برا کہنا اور نیک کہنا باطن کے سپرد ہو۔ اولیٰ کا قویٰ فیض کے
 فتوے پر حکم غالب ہے اسلئے کہ فیض اپنے اجتہاد سے قویٰ دینا ہے اور دل فتوے نہیں دیتا مگر غریمت سے
 کہ اس پر خدا راضی ہے۔ اسکے موافق ہے۔ یہ حکم پر حکم کی تضاد ہے۔ اول حکم کے غلام ہو۔ پھر حکم کے مع حکم کی
 غلامی کے۔ اس طرح کہ اسکے موافق اور اسکے لگے ذلیل ہو جاؤ۔ علم کے ساتھ حکم کی محبت میں داخل ہو۔ جو
 حقیقت کو شروع اس پر شہادت نہ دے وہ زندہ (مرد ہونا) ہے جب تو اہل عرفان پر داخل ہو تو اوہین
 کہہ رہا ہو۔ جہین وہ کہہ رہے ہو۔ اسی سے کہا جس نے اوہین نے کہا یا۔ اور سر اور خلوت میں اوہین نے
 اللہ غرور جل کا شکر یاد کیا۔ اے اس شہر کے باشندہ۔ جن حالات میں تم ہو۔ ان سب کو میں برا جانتا ہوں
 اور جن حالات میں کہ میں ہوں ان سب کو تم برا جانتے ہو۔ ہم دونوں مہذبن ہیں۔ متفق نہ ہوں گے مین
 تہا در میان آسمانین کے مالک کی قوت سے زندگی بسر کرتا ہوں۔ ہمارے دلوں کی خبروں۔
 (نیکی کا رون) کو قرار نہیں۔ تیری جو انی خالق غرور جل کے غضب میں باطل ہوئی۔ اپنی عورت اور اولاد
 اور ہمسائے اور بادشاہ کو راضی کرتا ہے۔ اور فرشتوں اور حق غرور جل کو غصے کرتا ہے وَالْمَصِيدُ
 (حالانکہ اسی کی طرف بازگشت ہے) موت کی اجابت تجھ پر ضروری ہوگی۔ تو باپوں اور ماؤں۔ اور بھائیوں
 اور دوستوں اور بادشاہوں سے لپٹا۔ تم میں سے کوئی نہ کہے کہ قیامت کب قائم ہوگی۔
 اسلئے جب وہ مرنا ہے تو اسکی قیامت قائم ہو جاتی ہے۔ اللہ غرور جل کے دوست وہاں۔ اسکے
 قریب میں ہیں۔ خدا کی نسبت زندہ ہیں۔ وہ کئی موتیں دے۔ پہلی حرام ہے۔ دوسری شبہ سے نیکی
 بلع ہے۔ چوتھی حال مطلق ہے۔ پانچویں ہر ایک شے سے جو اللہ غرور جل کے سوا ہے۔ وہ ہر

جہیزوں سے مردہ ہیں۔ نہ انکو طلب کرتے ہیں اور نہ انکے قریب جاتے۔ گویا کہ معافی بلا مشورے سے بخش گئے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انکو زندہ کیا۔ **یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ مَوْتَ سَمْعًا** (اسکا جاری ہونا اور پھرنا اللہ کے نام سے ہے۔ جب اہل قدر کے دریاؤں میں طہین تراشے لنگڑا لے کی جگہ اسکے (یعنی خدا کے) علم اور قریب دروازہ ہے۔ بیداری خدمت پر اور نیند و صلت (لجنا) جب بندہ نماز میں جو بلایا تو اللہ اس کے ساتھ فرشتہ ترین میں فکر کرتا ہے۔ جسم پیچھے ہے۔ روح پرندہ۔ اہل معرفت کے نزدیک خلق مکہیوں اور بڑوں اور پشیم کے کیڑوں کی طرح ہے۔ انکے حالات کو تم ضبط نہیں کر سکتے عقل مند بنو۔ خدا کا مقابلہ نہیں کرتا مگر احمق۔ اور اس کے مقابلہ میں ہلاک نہیں ہوتا مگر ہلاک ہو مینوالا جو شخص مجھ کو خراج کرنے اور سخاوت کا حکم کرے وہ تیرا دوست ہے۔ جس شخص نے فقیروں کے مال سے فنی طلب کی وہ اسکا محتاج ہوا۔ صرف اسلام کے ساتھ تجھے قناعت نہ کی جائے گی تو کب سچے عمل اور حق کو کرے گا۔ جب میرے احضا حرکت کریں تو بالکل کہ تحقیق میرا دل چلیگا۔ اسے دنیا ابتدا سے حال میں پیکر دوستوں سے سرکشی کر۔ تاکہ وہ تجھے دوست نہ کریں اور آخر میں اودھی خدمت کرنا کہ وہ تجھ میں مغفل نہ ہو جائیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مریم کے بیٹے کا یہ حال تھا کہ جب انکے پاس قیامت کا ذکر کیا جاتا تو وہ اس طرح چلا تے بطرح وہ عورت چلاتی ہے جکا بچہ مر گیا ہو۔ اور فرماتے۔ ابن آدم کے لئے لاین نہیں ہے کہ جب اسکے پاس قیامت کا ذکر کیا جائے تو سکون اختیار کرے تو عدم تجھ میں جس نہیں تو کہیں جانشین نہیں بنا اور نہ مشوق بنا۔ وہ دنیا میں نہاد ویر پیرنے سے بنجیدہ ہوا۔ اس لئے کہ اسے ہوا اور نفس اور طبع اور شیطان کے غلبہ کے باعث چہرہ میں کے بدلنے اور خلق کی طرف محتاج ہونے اور خدا سے حجاب میں ہونے کا خوف ہے جو شخص اس دنیا میں پیون ہو وہ بڑا سخت جاہل ہے۔ اسے غلام جقدر خوف زیادہ ہوگا امن زیادہ ہوگا۔ مجھے اپنی حیات کی قسم۔ وہ تجھ مقرب بنایگا۔ تجھے اپنے قریب کرے گا۔ اور تجھے باتیں کرے گا۔ اور تجھے لغد دے گا۔ اور تجھے واقف کرے گا۔ اور تجھے مشاہدہ کرائیگا۔ اور تیرے لئے دروازوں کو کھول دے گا۔ اور اپنے فضل اور قرب کو مستر خوان پر تجھے بٹھائیگا۔ اور تجھے خوش طبعی کرے گا۔ لیکن وہ تجھے سرخ طلب کرتا ہے۔ آجکی طرف ایک آدمی کچھ سوال کرنے کے لئے آیا لیکن آج اسکی نہ سنی اور فرمایا۔ یہ موقع

سے خدا ان سے بھی گزرا اور اپنا فیضان اسی خدا اپنے سے بھی کھینکے ساتھ حفاظت کر جب تیرا دل قرب کے بردار ہو
 سے تعلق پکڑے اور وجود کی تاریخی میں نہ زیر اسیر علی کی فخر و شہن جوگی۔ اور سر کے سر سے تیرے دل کی انگلی
 میں سرور ڈالا جائیگا۔ اور تقدیر و ن کی ہر دست پہنچے عالم کو آجائے گی۔ اس وقت نہت بین ہر دوستی مخلوق
 کے بار شاہوں نہ برگزیدہ اولیاء ان کے لئے نقد ہے۔ داخل ہونے کے باوجود کہا نا اور دنیا سنہ در در
 کر تو کہا جائیگا اور دنیا کی اور اس سے مایل ہو کر اور کہے گا۔ میرا اندیشہ کے درستان سے بن۔ میں ابدال
 امولان بہ صرف آرزو کرنے سے حاصل نہیں ہوتا۔ مخلوق آتی۔ کہ ہرگز بے اندیشہ کے ارادے
 کی ہر طرف دیکھتے ہیں۔ اسے اپنے ملک میں سے نکل۔ قال ہے بیویا تم اس کا کوئی نہیں ہے۔ آخر اپنے تہمتوں
 پہ چڑھاؤ اور چہرہ مبارکہ تمام مہنوت کی طرف پھیرا رہا کہ جو شخص مملکت میں رہا۔ کسی کو کھینک
 جبر اندر خود جل کی نسبت کا وہائی کر۔ وہ چھوٹا ہے۔ جو شخص اس اور مملکت کو خراب کرنے کے
 بغیر جنت کی محبت کا دوسرے کرے۔ وہ چھوٹا ہے جو شخص فقر و تقدیر کے ساتھ جنت نہ گئے گئے
 بغیر نبی علیہ السلام کی محبت کا دعویٰ کرے۔ وہ چھوٹا ہے۔ فاسق اور انکھوں سے دنیا کا شہرہ
 ہوتا ہے۔ اور دل کی انگلیوں سے آواز کا۔ اور دوسری سنگی انگلیوں سے شاہد کیا جاتا ہے۔ تو غلبہ کا
 ادب کرتا ہے۔ اس طرح کہ انکی آواز اپنی آواز کو حفاظت اور اپنا نہیں کرتا۔ اور حق عزوجل کا نامانی
 سے مقابلہ کرتا۔ اور اپنے افعال سے حارصہ کرتا ہے۔ تیرا ربو۔ سورج نہیں چڑھتا اگر سپر جہنم
 سے ناراض ہو اور اس پر جس نے اپنی مرض اور نفس پر اندک کو فضیلت دے اور اختیار کیا۔
 یہ حق ہے اسے۔ روح اور طبع مہافت اور رغبت سے لئے جاتا ہے میں جبر کے ساتھ نہیں آتا
 حق اکثر و قلبہ قطعیہ پلائیہ ان (مگر جو مجب کہ لگیا اور اس کا دل ایمان سے ملے ہو)
 سچا مرید ایک دار میں ہوا ہو رہا ہے۔ اپنے اعمال نامہ پر لگے۔ بیش پر پیش کرنا ہے۔
 ادا اپنے باطنی اعمال علم کے شیشہ پر۔ پس اگر اس کے عمل دونوں شیشوں کے موافق ہوں۔ انکو مالک و روض
 داخل کرتا ہے۔ اور اگر ایک شیشہ میں موافق ہو دوسرے میں نہیں۔ تو داخل نہیں کرتا۔ دروازہ پر مشیت ہے
 اور اس سے کہا جاتا ہے اپنے لہر کو مضبوط کر۔ تاکہ تیری جی مشکور ہوا و تیرے امر کا محو حال آتا ہے۔

یہ ایسا دروازہ ہے کہ جس کی طرف حکم اور علم کے دروازے کے سوا کوئی تہ نہیں۔ لیکن جب عیسا خذیر سے ملے
 بہت کام ہوئے جانیں گے ان کا من کے دیوان نیز کزودہ تیرے اور رب خود جل کے دیوان ملنے سے اسی محل پر
 اسی طرح نہیں ہوتا۔ نہ قرب فرشتہ اور نہ رسل نبی۔ اسے شرعی عقلمن جاتی ہیں۔ اور ان کو سب سے بالکل مثل
 خدائے بیکسی حتی کہ جب ان کے نش کے دل جاتے رہے تو ہو کہ کہ بعد کہ اسے کی طرف اور پاس کے بعد
 شرب کی طرف اور بیداری کے بعد نیند کی طرف اور صبح کے بعد راحت کی طرف رد کئے گئے۔ پھر اس کا کلام
 شغل دیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اسرار کے خزانوں پر اطلاع پاتا ہے۔ پھر یہ دن اہل شہر اور اہل لایٹ جیسے
 اطلاع پاتا ہے۔ اور جب غلبہ ہو تو تمام دنیا والوں کے عقلمن اور ان کی مقسوم اور ان کی انجام کار پر مطلع ہوتا ہے
 اور اسی اسرار کے خزانوں پر واقف ہوتی ہے۔ اس پر دنیا کی کوئی نیکی اور بدی بھی نہیں رہتی۔ اس کے کہ وہ
 بادشاہ کا خاص ملازم دار ہے۔ اس کے (خدا کے خیموں اور روحان کا نائب ملک کا امین یہی ہے۔ اپنے
 زمانہ کا قطب۔ اس کا دل فرشتوں اور شرکا مورد ہے۔ حق خود جل اس کی طرف نظر کرتا ہے جب کسی بندے
 کو اپنی طرف کرنا چاہتا ہے۔ تو اول اسے بی تا دم سے محبت میں ڈالتا ہے۔ پھر دندون اور خوشیوں اور
 جنوں کے ساتھ اس کو انوس کرتا ہے۔ حتی کہ جب اس کے انسانی وحشت جنوں اور درندوں کے ساتھ
 اس کے دل سے دور ہو جاتی ہے۔ تو مختلف صورتوں میں اس کو فرشتوں کے ساتھ انوس کرتا ہے۔ وہ جو
 ادب یا انین اور یہ انون میں ان کو کلام سناتا ہے۔ اسے کہ تو نے خدا ہی کا پورے شکا پختہ ارادہ کیا ہے۔ آتے
 حق خود جل کے طالب کلام کو سن۔ پھر دیکھ۔ حتی کہ جب اس کے کلام سے انوس ہوتا اور ان کی صورتوں کو
 دیکھنے کا مشتاق ہوتا ہے تو اس کے اور ان کے دیوان سے پردے اٹھاے جاتے ہیں۔ خدا کی مخلوق میں سے
 فرشتوں کو زیادہ کی کلام لذت نہیں ہے۔ بہ طور میں سب زیادہ خود بخود ہیں۔ کلام میں جس سے زیادہ لذت
 پہنچا دیا جاتا ہے۔ پھر اسے اس کے خوب کا انصاف حاصل ہوتا ہے۔ پھر اس کے جو ہوتا ہے ہوتا ہے۔ اس کے بعد سکھتی ہے۔
 حکمرانی کی جاتی ہے۔ جیسا کہ خدمت الیہ السلام کی بارہوی عجیب ان کو آپ پر خوف پیدا ہوا۔ اسے دل
 جیسے ہر پرچہ میں ہے خوف کرتے تو جہم کو بخلائ اور بیا انون کے دیوان ڈال۔ اور اپنی کتبے اور صورتوں
 سے ایک نہ سہرہ و تحفے اچھی ہے۔ اس کے اپنے لیے کو رہا میں ڈال دیا۔ اور تو وہ دم ٹھکڑا جاتا ہے

یہ تیرے ناقص اہلن کے باعث ہے۔ لولا ان ربنا علیٰ خلقنا اگر ہم اسکے دل کو نفیوت نہ دیتے،
اسی طرح جب تو اپنی مراد اور مقصد کو قطع ہونے کے وقت بخل میں خوف کھائیگا۔ حتیٰ کہ تو خلق اور عیب کی طرف
لوٹتے ہو یا جو تو اس وقت تیرے دل کو نفیوت بجا لگی۔ اسے ناقص قہید۔ ناقص علم۔ ناقص نفی و التوہم پر حال میں
تو کہہ کرے متغیر سو۔ آئے کجوت۔ دین کے عوض نہ کیا نہ اتفاق ہے۔ اور ساتھ باؤن ہلا کر کہا نہ است ہے۔
اس نہت کو اختیار کرنا کہ میں ہو جا۔ صنعت تیرے ہاتھ میں ہو۔ اور خلق کے دروازے تیرے دل سے بند ہو۔ اس وقت
تو بخاری۔ یا اس کے علم کے گہرین ہر اگر گناہ کو کر دل کو ساتھ میٹھ خدا کے سوا کسی نہ سن۔ خدا کو فضل کے سوا
کیسک نہ دیکھ۔ پیر اسکے بعد سیاحت (سیر کرنا) ہے۔ کہ تو ال کے ساتھ اطراف زمین پر سیر کر۔ اسے قوم کیا یہ نہیں کہ
تم میں کاسر یک جیسی شے کی پاتا ہے۔ اسے لیا اور رسالت کرتا۔ اور خلق سے لینے کی خاطر سفر کرتا ہے۔ حالانکہ
حقیقی حالت فرد جل سے لیا ہے۔ مگر جب اسکا درجہ ترقی پاتا اور اسکی ولایت یقین ہو جاتی ہے تو اسکی دل میں
اضد (لینا) اور خطا (دینا) نہیں گذرتا۔ اسکے پاس خمیرین آتی ہیں۔ اور وہ اسے غائب ہوتا ہے۔ انکا تانا
کرنا اسکی قسمت میں کیا جاتا ہے۔ اسے موی کی مان۔ جب تمہارا خوف ہو تو اسے دریا میں ڈال دے اور جو
ایچو دین بخوف کرے۔ تو اپنے دل کو اللہ کی طرف ٹال۔ اپنا دل اس کے سپرد کر۔ اپنا اہل اس کے سپرد کر۔ کہ تو ہی
مستخرن رفیق ہے۔ اور اہل اہل واداء دین خلیفہ۔ تیرے بنا اللہ فرد جل کی معرفت اور اسکی صحبت
مکر کو فیصل کی طرح ہے تو جس طرف توجہ ہو گا وہ تیرے ساتھ ہے۔ پس تو قدر کے ساتھ ہوتا اور قدر
اور تعداد سے ستا ہے۔ خدا کی قسم ہر خدا کی قسم حقیق اولیا کے حالات خمیرین کی حال کی طرح ہیں۔ انکے ہاتھ
جدا ہیں۔ سائیا اور رسولوں کی طرف منکرا دیکھنا زائل نہیں ہوتے۔ اسلئے وہ خلق کے شیعہ میں۔ اس طرح
ان کو گناہی حساب نہیں لیا جاتا۔ اسلئے کہ وہ خلق کے خاصے ہیں۔ اسے حص اور طرح کے بند ہے۔
تعریف اور عہد کے بندے جن خصوصیات پر ظہر مل گئی۔ اور علم سابقہ میں مقدر ہو چکی ہیں کا حال گناہی
ہے۔ لیکن یہ خیال کر کہ آیا تو انکو اپنا ساتھ لیتا ہے یا اسکے ساتھ۔ وہ خمیر پیدا کرنا اور توجہ کے ساتھ
بجھلاتا ہے۔ حتیٰ کہ فرد جل کے اندر دین سے۔ ایک تر بندے کے دلیں ہے۔ جس پر سلطان اور مفعول اور
فرشون کو اطلاع نہیں۔ اپنی فتنے کے دروازے سے قرب کو طلب کر۔ جب تو اور دوسری کراؤ تو خمیر ہے۔

محبت کر لیا۔ ادب محبت کر لیا تو جہل اعلیٰ دیگا۔ تجویز نہیں کر لیا۔ تو پیشہ اپنے علم کیساتھ اس کی محبت میں رہ گیا۔ اور عبادتِ انبی عبارت کے ساتھ اس کی محبت میں رہتا ہے۔ خالص مدد کو نہیں جانتا۔ مگر عارف۔ تو اس کا مطیع ہے پس اگر توحید اس میں لگاؤ کا موافق ہو تو فیہا نہیں تو نور و در ہے۔ ہم ان کے پیچھے نہ کی طرح چلتے ہیں تاکہ ان سے داخل کے کلام حاصل کریں جو شخص انہی راے پر بخود ہو اگر گمراہ ہے۔ اور بعد کی کلام کے فرمایا۔ اور وہ محبت میں ہوا کا نائب ہے۔ ترک کرنا ہے۔ بہتر کر لیا جاتا ہے۔ لیتا ہے بہتر لیا جاتا ہے۔ بہی کو چھوڑتا ہے۔ اور کو لیتا ہے۔ تیرے واسطے جس کے پویش کی طرح اور واضح کو دیتا ہے۔ بندے پر کسی وجود کے کپڑے اور کبھی خاک کے کپڑے سے نکرتا ہے۔ کبھی گم ہوتا ہے۔ پس خدا اس پر توجہ کرتا ہے۔ اور کبھی موجود ہوتا ہے۔ پس خدا سے خبر دیتا ہے۔ میرے دل سے میرے رب کے روایت کی۔ اپنی خلوت کو دروازے بنا۔ ایک دروازہ خلق کی طرف اور دوسرا خدا کی طرف۔ خلق کے حقوق ادا کر اور خدا کے ہی۔ خدا کیلئے خلقت کو ہمراہ ہو تو خلقت کے شر سے بچا یا جاتا ہے۔ اور خدا کے قرب میں رہ گیا۔ جو خدا کے سوا ہے۔ وہ خلق ہے اور یہ معنی تمام حالات میں علم میں۔ خلقت کے ساتھ محبت کہہ سکتے ہیں کہ خدا کی محبت کے بعد تو ان کو نصیحت کر۔ خلق کے ساتھ محبت کہہ سکتے ہیں جو خدا کے ہمراہ ہونیکے بعد خلق کے ہمراہ ہوگا۔ تو تو خدا کے ساتھ ہے نہ خلق کے ساتھ خلق کیساتھ جو کی حکمت یہ ہے کہ تو فیض اور ضرورت کی طرف نہ دیکھے۔ بلکہ وہ سب تجھے سلاط اور مسخر میں۔ یہ وہ دل میں جو میں اس کے فضل کا اتمام کیا اور اس کی بات کو سنا۔ اس کے قرب کی خوشی کو دیکھا خدا دنیا میں موت سے پہلے ان کے دل کو خطاب کرتا ہے۔ قیامت میں وہ مخاطب ہیں۔ ایسے بہت کم ہیں جو دنیا میں خطاب کئے جاتے ہیں اور اتمام جنید سے لکھا۔ میں نے کلام نہیں کی مگر جالبین ابدالوں کی زیارت کرنے کے بعد جن میں سے ایک میری سق ہے۔ اور ان کو اس کے موجب میں کیا جیتی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے فرمایا۔ اے جنید! لو کہ وہ خط کہہ۔ کیونکہ اب میرے خط کہنے کا وقت آگیا۔ اگر تو خدا اور زیادتی اور ثبات کو چاہتا ہے۔ تو تو اس فعل کو مطابق نہ نہیں تو میرے ائمہ افسوس ہے۔ نماز کے وقت تو قبلہ کی طرف توجہ ہوتا ہے۔ بلا کی وقت بھی قبلہ کی طرف توجہ ہو۔ یعنی اپنے دل کے چہرے کے کو حق خد جل کی طرف متوجہ کر جیسا کہ تو نے اپنا چہرہ چہرہ قبلہ کی طرف متوجہ کیا۔ اگر تو نے قیامت کی وقت اپنا چہرہ خلق کی طرف متوجہ کیا۔ تو تیرا جان باطل ہے۔

اسلئے گناہین کے نزدیک بلا توڑنے والی ہے۔ اس میں دلوں کا ٹوٹنا بہت بڑا ہے۔ لیکن خواص کے دل نہ کیلئے
 ٹوٹتے ہیں اور خواص کے اخروی حلقہ کیلئے اور خواص ان خواص کے دل صلی کے فوت ہونے کے سبب ٹوٹتے ہیں۔
 یا کسی مجاہد کی بامنف جو کشت کے بعد رافع ہوتا ہے۔ ہر ایک کیلئے دل شکنی ہے جو اس سے خاص ہے مگر
 ایسے نادر ہیں جنکی دل شکنی حق عزوجل کے لئے ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث لَا يَقْبَلُ اللَّهُ
 دَعَاءَ آتَمَحُو قُلُوبُ اس دعا کو جو سر سے اٹکی ملک خدا قبول نہیں کرتا کی بابت آپ سے سوال کیا
 گیا۔ آپ نے فرمایا۔ وہ دوا وہ ہے جو بناوٹ سے کی گئی اور حسین جیسے اور قافیہ ہوں۔ میں ناچیز
 امت کے برگزیدے کثرت سے بیزار اور غالی ہیں۔ مومن پر امید غالب ہوتی ہے۔ اگر گناہوں کے
 دفتر کو دیکھتا ہے۔ اس میں کوئی گناہ نہیں پاتا۔ وہ چین ہی سے مقدسین خبر اور محراب کی طرف راہ بتایا
 گیا ہے۔ یہ کہی کہی ہوتا ہے۔ یہ نادر ہے جس وہ اپنے لئے گناہ نہیں پاتا۔ اور امرت کے دفتر کو دیکھتا ہے
 اس میں کوئی امر ایسا نہیں پاتا جو اس نے ترک کیا ہو۔ مگر اس پر کیفہ رنگا کا حکم کیا جاتا ہے۔ تاکہ غرور
 کے باعث ہلاک نہ ہو جائے۔ پیر وہ مسکلی تلافی کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے۔ پس یہ گناہ اسکا سابقہ
 حذر۔ اسکے سر پر سیاہی کی طرح ہوتا ہے۔ یہ گناہ اس سے مومن کے حق میں آدم علیہ السلام کی گناہ کی
 طرح ہے۔ مگر یہ نادر اور شاذ ہے۔ توجہ کے لائق اور اعتبار کے قابل نہیں۔ بغیر کے دوا دے میں مدد
 ایک دوسرے کے مخالف۔ خدا کے غیر کا ارادہ اور خدا کا ارادہ یہ دونوں صلح کرتے اور لڑائی کرتے
 ہیں۔ چنانچہ کہ جالیس سال کامل ہو جائیں۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا یہی مطلب ہے۔
 مَن تَبَكَرَ أَوْ بَعَثَ سَنَةً فَلَمْ يَغْلِبْ خَيْرُهُ شَرُّهُ فَلَيْسَ بِمُحْتَمِلٍ إِلَى النَّارِ (جو شخص
 جالیس سال کی عمر کو پہنچ گیا اور اسکی بدی پر غالب نہ ہو تو چاہیے کہ وہ دوزخ کی طرف تیاری کرے)
 اس میں کثرت اشارہ ہے۔ اسے رہنمائی کے بیان کے انکاری ظاہر۔ باطن۔ رویت سے
 حالت نظام (دودہ چھوڑنے) کا بجز مذہبہ جنگ تو اسکے غیر کو بچانے اور وہ نیچے چھوڑنے تو تو
 ہر طرح کی ہی تو کاٹنا بعد ہوتا ہے۔ اور کہی انکے آگے ذلیل ہوتا ہے۔ اس گہر کی طرف دور استرخین
 دل کا نشان ہر ایک چیز میں اللہ عزوجل کے ساتھ فنی حاصل کرنا۔ اور ہر ایک چیز میں اللہ عزوجل کی

قناعت کرنا اور ہر ایک چیز میں او کی طرف رجوع لانا ہے۔ پس اگر تیرا نفس ولایت کا دعویٰ نہیں چھوڑ سکتا تو توں خصلتوں کو او کی حد بنا کر نہ ہٹے تو تو دل نہیں حاکم کھینچا دشا ہو گئے پاس جانا لایا نہیں۔ مگر اپنے ایمان اور تقویٰ اور اللہ پر تقویٰ علم رکھنے اور مذہب اور معرفت پر قادر ہونے اور اللہ عزوجل کے ساتھ انس پانچکے بعد پھر مضبوطی کی حالت میں انکے پاس جاتے ہیں اور مضبوطی کی حالت میں اسنے باہر آتے ہیں۔ میں ایک بزرگ سے محبت کرتا تھا جو میرے تمام گذشتہ اور آئندہ کے حالات مجھ سے بیان کو دیتا اور اسکے ہمراہ ایک خوبصورت لڑکا چلا کرتا تھا۔ وہ پادشاہوں کے پاس آمد و رفت رکھتا تھا۔ ایک روز میرے دل میں اوسکی نسبت کچھ خیال آیا۔ پس اسنے کہا اسے میرے بیٹے یہ لڑکا رباط (مسافر خانہ) میں رہتا ہے۔ اور اگر میں اسے وہاں چھوڑوں تو مجھے نہ ہے کہ (وہاں کے رہنے والے) اس سے ملا کر ہو جائیں گے۔ اور پادشاہوں کو بھی پاس جانے میں مجھے کوئی ضرورت نہیں۔ میں صرف اس لئے جاتا ہوں تاکہ انکو نصیحت کروں۔ اور انکے لئے عدل کے درجات ظاہر کروں۔ تم ایسے ہو کہ تمہاری محبت میں غلط ہے مگر تم اسکے ساتھ تمہاری محبت اختیار کرتے ہیں۔ کسی بچے والے نے پوچھا۔ جب کہا نا ملا جلا یعنی شبہ کا ہو تو غلام بد مذہب کیونکر صحیح ہو۔ پس آپنے فرمایا حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر۔ شرع نے تیرے لئے بیان کر دیا اور نیز توقف کو بھی جب تیرا دل کہے نہیں تو وہ حرام ہے اور اگر کہے بان تو وہ حلال ہے۔ اور اگر ظالموشن ہے نہ بان کہے اور نہ نہ تو وہ مشہور ہے۔ اگر تو دل خواہشوں کو نابود کرے تو اپنی نفس کو مارتا ہے۔ تو ہی قناعت ہے۔ کیا تجھ کو معلوم ہے کہ کس قدر روزے اور ناز اور جہاد میں ہیں جو کچھ قدیمین رکھتے وہ صرف تجھ سے ایسا دل چاہتا ہے جو کہ دور توں اور اخیار سے صاف ہے۔ منافق زائد کا ظاہر صاف ہے۔ اور باطن مکدر۔ اسکے رخساروں میں مژدی ہے۔ اسکے کانہوں میں خشوع اور صرف کا برسر پہنچے ہوئے ہے۔ نہ ہونے اسکے دونوں ہاتھوں کو دوکدیا۔ مگر اسکا باطن گدا کرتا ہے اسکا نفس تعریف اور خدمت کی طرف راغب ہے۔ اسکی آنکھیں لوگوں کے اموال کی طریف پڑ رہی ہے۔ مگر عارف کا ظاہر بقدر مقصود ہی نفس کے مقصود اور ان مقصودات سے بے پادشاہی مشیر تعلق رکھتے ہیں۔ اور وہ ہے کہ جو پاک وہ اسکے گہر کا استاد ہے۔ اپنے سر کی سلامتی۔ اپنی دل کی مغافی اور

اسکی گہری کو دیکھنے کے ساتھ اسکی شکل کا ارادہ کرتا ہے۔ علم کی جو بین اسے ملتی ہیں۔ دنیا کے دریا
 اسکے دل کو نہیں بہہ سکتی جو کہ پہاڑوں آسمانوں اور زمینوں کے درمیان ہے اور تمام موجودات اسکے دلی
 نسبت پر گزرتی ہیں۔ یہ عارف کی صورت ہے۔ اور وہ زاہد کی صورت ہے۔ تجھے اسکی بات کو چہ معلوم نہیں۔ پس تو
 اپنی زبان خلق میں طعن رکھو کیونکہ نہیں روکتا۔ آئے آخرت کی راہ میں دنیا کے مالکوں سے دنیا کو چھینے
 والو۔ اسے خدا سے ناواقف۔ ان عوام سے تم تو بہ کے زیادہ لائق ہو۔ ان لوگوں سے تم گناہوں کا اتنا سوار
 کرنے کے زیادہ مستحق ہو۔ تمہارا پاس نہ بہری ہے نہ فائدہ نہ آرام نہ نجات نہ نور۔ اور نہ دین۔ اور تمہاری
 دنیا باقی نہیں رہیگی۔ تم اپنی طبیعتوں اور ہواؤں سے لیتے ہو۔ دنیا کو دنیا کے لئے ہی لیتے ہو نہ آخرت
 کیلئے۔ میرا شغل تمہارے ساتھ ہے۔ میں تم کو حفظ کرتا ہوں۔ اس سے آپ اپنے زمانہ اور اپنے شہر کے
 واعظین کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ مختلف بہرے بنو اور سیکھو۔ تم میں سے کوئی نہ بولے۔ کلام تمہارے
 غیر کا حق تھا۔ آج میری زبان لٹکے لگی ہے۔ آج میرا دل لٹکے لیا گیا ہے غربت اور خلوت کے ساتھ اس بات کو
 کی جاتی ہے۔ اسکو تو اپنی خلوت میں خاموش ہے۔ مجلس میں خاموش رہنا قابل تمہارے ہے۔ اسے
 میرے بیٹے اول خلوت ہے بعد جلوت۔ اول کو نکال رہا ہے۔ پھر کلام کرنا۔ اول پوشاہ پر مشورہ ہونا۔ پھر
 ملاصون پر۔ بعض ضعیفین نے فرمایا۔ خالص حلال بھائیوں (یعنی خدائی نصابت کا ریمان سو گئے واسے)
 میں ہے۔ اسکی مراد یہ ہے کہ تو روحانیوں سے بن تاکہ تیرا حال بدعانیوں کے درمیان یہ ہو۔ کہ تو حسبہ ام
 اور حلال کے درمیان تمیز کرے۔ تیرے سر کا جامع معرفت کا سورج اور رب کے قرب کا چاند ہے۔ حرام نفس
 کے وجود کو وقت ہے اور شبہ دل کے وجود کو وقت اور خالص حلال سر کی معافی کے وقت۔ یہ عقل سے
 بری ہے۔ جب تک وہاں نفس ہو تو حرام کہا جاتا ہے۔ اور جب تک ہاں نہ ہو تو شبہ کو کہا جاتا ہے اور اگر
 وہاں سر کی معافی ہو تو حلال اطلاق کہا جاتا ہے۔ اپنے فرمایا۔ یہ کس لئے کہا گیا ہے۔ ان النفس کا کلام اللہ
 تحقیق نفس برائی کا اصرار کرنے والا ہے اس لئے کہ اسے کچھ پرواہ نہیں کہ تو نے کہاں سے کہا یا اس بری عورت
 کیلئے جو اپنے خاندان کو کہے چری کرادے مجھے کہلا۔ میں وہ حلال اور حرام کے درمیان تمیز نہیں کرتی میں ہوں
 بنی علی علیہ السلام نے فرمایا۔ عَلَیْكَ بِذَاتِ الْمُنَیْنِ دیندار عورتوں کے ساتھ کلام کرنا بہت ہاتھ

مال آلودہ ہوں۔ دیندار عورت آخرت کے کاموں پر تیری مدد کرے گی۔ نسخہ حقیقت اس عورت کی طرح ہے۔
 تو مرادہ رکھنا جو کہ حلال اور حرام کے درمیان تمیز کرے۔ اور جب تیرے مانتے طلال مطلق موجود ہوتا ہے تو خیر
 نیری کمائی سے کیوں نہ ہو۔ تو تو ہر جا ایسا خیال کر کہ نہ اس کی دنی بنائی گئی ہے۔ اور۔ یہ کیا گیا ہے۔ پس تیرا دل
 سر کی طرف وسیلہ بن کرے گا۔ اور تیرا سر رب عز و جل کی طرف۔ بہتر ہو جو دل کی طرف درست ہو گیا۔
 اگر وہ حلال ہوگا تو وہ تجھے یہ کیا۔ کَلُوا مِنْ عِبَادَاتِ مَا ذَرَقْنَا مَالِ الْبَازَارِ حلال چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے
 تمہارے لیے کیا ہیں جب وہ اس آیت کو تیرے ذریعہ قرار دے سکتا ہے۔ اور اگر حرام اور شبہ کا
 مال ہوگا تو تجھے کہیے۔ وَلَا تَكُونُوا مِمَّنْ يَتَّبِعُونَ آيَاتَ اللَّهِ ثُمَّ يَقُولُونَ هِيَ نَسْيٌ خُذُوا قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ الْقَوْلُ مِنْ رَبِّهِمْ فَهُمْ يَكُونُوا مِنَ الْخَاسِرِينَ۔ اور اس میں سے نہ کھاؤ جس پر
 نام نہیں لیا گیا ہے۔ حرام ہے۔ اس کے قریب نہ جا۔ اسے نسخہ خدا تجھے اسے اجزاء عرض دے گا۔
 اس کی تضاوت۔ اس کے سامنے تین دنیا کرتے ہوئے ہیں۔ اس کے مخالف ہوتے ہوئے۔ پر اپنے پروں کو
 حاصل کر۔ یہ کہ لا ابناء و تہربوا۔ زہد۔ اس ساعت کا عمل ہے۔ درود دو سانسوں کا عمل اور معرفت جو یہ کیا
 عمل ہے۔ ہم یہ۔ حالات کا پہلے ہونے کے ساتھ ہندو کہوں تو تجھے ان کی کوئی خبر میری نہ پائے۔ ہونے اور
 نفس کو کہلا دیا۔ اس طرح تجھے نہاد کیا۔ ترستا سکو اس کے خبر ہون پر سوچو یا۔ پس جو قبضہ یاد رکھنے لگا۔ اور
 اگر تو اس کے سبب کہ کھانا اسے تڑپ میں بخورے گا یا (تو اچھا ہوتا) تو بتے تو۔ کھو اسکے خواہشوں پر
 پہنچا دیا۔ اور اپنے شیطان کیلئے دو دروازہ کھول دیا۔ اس لئے کہ وہ اسے تمنا سکھاتا ہے۔ اس کے زبان
 نہیں ہے بلکہ شیطان الجن اس کو تعلیم دیتا ہے۔ قبضہ قدرت نہیں پاتا۔ مگر انسانوں کا شیطان جب وہ فعل
 میں حرم کرے۔ اگر تو اس کے آواز کی جھلکی کو لے اور حرم اور شبہ اور شبہات سے اسے دور رکھے
 تو اس کا شعلہ بجھ جائیگا۔ اگر تو بیابان میں سے کم کو سب تو اس کے فعل کا مادہ پھیل جائیگا۔ اس سے
 شہوات کی جھلکی ہو جائیگی۔ اس میں خوف اور امید کے درخت آگین گے۔ اس کے باطن کا نہر سرشار
 ہوگا۔ ایسے وہ دل کی طرف اطمینان پکڑے گا۔ تجھے پکارے گا یا اَيُّهَا النَّفْسُ الْمَطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي
 إِلَىٰ رَبِّكَ رَاضِيَةً مُّؤْمِنَةً (اس شخص ملے اپنے رب کی طرف واپس آیا اور راضی اور مطمئن کیا گیا ہے)
 حرام ہوتے کہ وقت اس سے بچا رہتا ہے۔ بن۔ تو قریب کے دوست جو ان اور اس حضرت کے مجھے سے ہیں

وَأَقْنَمُ عِنْدَ نَالِمِ الْمُصْطَفِينَ الْإِخْتِارَ وَتَقَرُّقَ وَهْمِهِ بِمَنْزِلِ بَرَكِيدِ بَسْمِ دُونَ مِیْنِ
 (میں) تیرا حال فہم ہوگا۔ جب تک کہ تیرا ہونے کا وصف نہ بنے۔ جب تک کہ تو اصحاب کھف نہ کئے کی طرح
 ملک اور قرب کی پہلے پہنچنے والا نہ ہو۔ دل (خود) آتی ہیں جو اور وہ بھی نہیں آئے۔ اپنی پختہ ہو۔ صف
 ایمان کے وقت ظاہری شرع کو لازم لے۔ آں اور حدیث کے بموجب عمل کر جس کی وجہ سے ایمان قوی
 ہو جائے۔ نوعیت ارشاد ہے۔ پر وہاں آکر سن۔ ہر سوار کا قائد کے ساتھ رہا۔ پاد اور اس کے
 بے گناہ متبع۔ اسکو لے کر گیا۔ اسکو لے کر گیا۔ اسکو لے کر گیا۔ اسکو لے کر گیا۔ اسکو لے کر گیا۔
 سے پہلے ابھی حال میں یہ سب پاس لے کر گیا۔ اسکو لے کر گیا۔ اسکو لے کر گیا۔ اسکو لے کر گیا۔
 اسکو لے کر گیا۔ اسکو لے کر گیا۔ اسکو لے کر گیا۔ اسکو لے کر گیا۔ اسکو لے کر گیا۔
 اتفاقاً وہ شخص جس کو یہ آیا، کہتا ہے اسکو کہ میں نے اپنے پیچھے دنیا میں کیا کیا ہے۔ اسکو لے کر گیا۔
 میں اس کو کہا۔ میں تو میں اسے بلادو تھا۔ اور مجھے ان کے پیچھے جو رہا۔ اس کو لے کر گیا۔
 وہ سوچا۔ اس نے یہ سوچ کر کہا کہ میں یہاں سے چلے گا۔ اس کو لے کر گیا۔
 کہ میں نے یہاں سے چلے گا۔ اس کو لے کر گیا۔ اس کو لے کر گیا۔ اس کو لے کر گیا۔
 علم۔ اس نے یہ فرما کر کہ تو لے آیا، اس کے حق میں یہاں ہے۔ اس کو لے کر گیا۔
 علم پر شاہد ہے اور ہم اس کو اور جو بنائے ہیں۔ یہ کہ اس سے آخرت مراد رہی ہوگی۔
 کہ وہ بھی نہیں ہے۔ پس وہ یہ نہ عمل کرتے۔ یہ نہ ہی کہ عمل انکو اشد غرور و جلالت کے قریب لے آئے۔
 انہوں نے ظاہر کو بطن سے فرما کر احوال سے لیا۔ چلے وہ عوام کے دست و پاؤں پر بیٹھے۔ انہوں نے حکام
 خاص کو لے گئے۔ انہوں نے ایک ہی حالت میں دو کہنے کے ساتھ وہ ان چیزوں میں جو دکھائی گئی تھیں عام
 شاکر ہوئے۔ جب وہ تجھے کسی روکے لئے جاتا ہے گا اس کے لئے ہمارا دل چاہتا ہے کہ اس کو
 چلا کر دیکھ دے۔ اور وہ حقیقت کہتا ہے۔ ایک مریض کو دیکھ کر کسی خلاف عادت آدمی
 کو امت کو شاکر مگر تاکو آپ اسے فرماتے۔ اپنا ہاتھ نہیں آپ اس سے شہادت لے لیتے کہ اس نے تم کو
 ظاہر کرنا۔ اور سکین آدمی چند در اشد کی عبادت کرتا ہے حتیٰ کہ جب راہ کو خدا کی عبادت میں لگے

تو دن کو اسے بیان کر دیتا ہے۔ خدا کو سب کچھ کیا جا۔ اللہ کی قسم در ایک ہے اور علم اور کرامت ایک ہی چیز ہے اس کے صاحب کو چاہا اور اس پر ہمارا وقتیکہ اس کے دل اور حق خود جل کے رانگی مخالفت کے ساتھ اس کے ظاہر کرنے پر غنا و قدر آتی ہے جب تیرے دل میں یا یکا حسن اور زینت گہ کر لے۔ تو اس سے بہاگ یقیناً وہ تیرے تابع ہوگی۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ ظلم (دودھ چھوڑنا) سخت ہے۔ فرمایا تجھ پر سخت ہے، سب سے اس کے یہ صرف اس کی پرخت ہے جو اپنی ہان کے سوا اور کسی کو نہیں پہچانتا۔ لیکن جو غفلت اور کہانے پیٹنے سے واقف ہو جاتا ہے۔ وہ اس دودھ سے جو پستانوں سے نکلتا ہے پر سبز کرتا ہے گویا ایک اسکے خد میں ٹوٹی سے صولح کئے گئے ہیں۔ خدا کی قسم بہاگ اور دروازہ کا قصد کر۔ شاید کہ تو اسکے دو تون اور برگزیدوں میں سے بن جائے اور وہ یعنی (اللہ) اسکو (یعنی دنیا کو) تجھ سے روک لے۔ تاکہ تیرا دل اس سے صافی ہو جائے۔ اور تیرے دل سے اس کی باد نکلائے اور وہ ہمیشہ تجھے ہاتھ سے دینے پر جبر کبالتی رہے۔ اور اس کی محبت کی جگہ بادشاہ کی محبت کو تیرے دل میں جگہ دے۔ حتیٰ کہ جب تیرا دل خدا کی محبت اور اس کے انس سے پر ہو جائے اور اس سبب قطع ہو جائیں تو اسکو تیری خادم بنا کر لایا جائیگا۔ تجھ پر دین اور محافظ اور نگہبان ہونگے اور اس کا زیر و نعل کیا گیا ہوگا۔ وہ تیرا پاس آکر سچ کی زبان سے کہے گی۔ تیرا مقصود فلانی اور فلانی جگہ میں ہے۔ فلانی لڑکی تیرے مقصود میں ہے۔ تو ہر ایک خطہ ترقی کرے گا۔ اسے عراق والو۔ اسے دنیا کی سلطنت کا مالک۔ اس کے بادشاہ ہو۔ اختیار کرینو والو۔ اسکے والیو۔ دور ہو جاؤ تیرے پاس گھر میں بہت سے کپڑے لٹکاؤ جو میں جسکو چاہتا ہوں پہنتا ہوں۔ تم مجھے بچے رہو۔ نہیں تو میں تم پر ایسے لشکر کا تختہ بنانے کی تم کو طاقت نہیں۔ اور سلام۔ ترک کرنا زبرد ہے۔ اور اخذ کرنا (یعنی لینا) معرفت گذشتہ بزرگوں پر عیب لگانا چھوڑو۔ میں سے ہر ایک اپنے زمانہ کا شیخ تھا۔ زاہد عارف کا ظلم ہے۔ جب تک اس میں دنیا اور اس کے مال اور اخوت کی بہتری میں سے کچھ ہو جو طبع اور ہوا کے بقیہ میں سے ہے۔ کیا تجھ پر قسم کا کر کے کہ اس میں ہے جس اگر اس کا دل اس کی طرف کھینچ جائے۔ حتیٰ کہ یہ سب اسکے دل سے خارج ہو جائے اور انھما بالکل خالی ہو جائے تو معرفت حاصل ہو جاتی ہے معافی حاصل ہوئی سکودت جاتی رہی۔ قرب اور حق اس سب آگئے۔ سب متعلق ہوا۔ اسوقت اسکو ثابت قدمی حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ اسکے گہر کے اندازہ پر بیٹھا ہے۔ خلق کو

امر کرتا ہے اور منع کرتا ہے۔ تیرے گناہ تجھ سے متعلق ہیں۔ دشمن خوش ہو رہے ہیں۔ اگر تو دشمنوں کی طرح
 کرنا چاہتا ہے تو اس وقت تو بہ کر اور اپنی آخرت میں خلل ہو۔ جنت کو تو وہ جو کسی حد تک پیرستہ ہو اور تیرے ساتھ
 اس مخلوق کا کہ تھا اَللّٰهُمَّ اَنْفِیْ دِیْنِیْ (اے خدا میری دنیا کی غربت پر رحم کر) موثر دین
 ایک عوام کی موت جو سب کو معلوم ہے اور دوسری خواص کی موت یعنی حوائج اور فضول اور چیتوں اور عداوتوں کا
 مرجان۔ پس ان زندہ ہوتا ہے۔ اور جب ان زندہ ہو جاؤں گا ہے اور جب قرب حاصل ہو جائے تو جہش کی زندگانی
 ہے۔ اس وقت اسکے اور رحمت کے واسطے درمیان پردہ کیا جاتا ہے۔ اسکے باطن میں ایک شے ہوتی ہے
 جو اس کو خاص کرتی ہے اور اس کا ظاہر لوگوں کو موت یاد دلاتا ہے۔ اور وہ بھی حکم ظاہر کے ساتھ
 اسے یاد کرتے ہیں۔ دیکھتا ہوں کہ تمہارے ظاہر نہایت کی شہادت دیتے ہیں۔ اور تمہارے باطن اسکے
 خلاف ہیں۔ اسی سبب دیکھتا ہوں کہ تمہارے منہ کبھی طرف میں اور دل مدد پیا اور دشمنی کی طرف۔ جسکو
 خوف ہو۔ رات کو چلتا ہو۔ خوف کہاں ہو۔ اے خدا اٹھ اٹھ جس۔ دل کا شیطان اللہ تعالیٰ کے ملک میں خود
 کے پاس تاجدار اتہدیکڑے ہوئے آتا ہے جب تو اس کا معنی خدا کا ذکر کرے تو تو محب ہو اور جب اس کا اپنا
 ذکر کرتے ہوئے ہے تو تو محب ہو۔ جب تو اپنے زبان سے یاد کرے تو تو نائب (توہ کو خیال) ہو۔ جب
 دل سے یاد کرے تو تو مالک ہو۔ اور جب سیرے یاد کرے تو تو نائب ہو۔ تجھ پر لازم ہے کہ باطن کی صحبت میں
 نہ جھگڑا ہے۔ بڑے اخلاق کو سنوارنے کے بعد زمین تو فخر ہو جائے۔ ہمیشہ تیز دیتا رہے گا۔ پس انکی
 صحبت ہو کر کہ انکی صحبت میں تیرا خدا تیری بہتری پر خائف ہو۔ ان کو خوتوں کو چھوڑ دے اور اسکے
 خیر سے دوستی نہ کر کہہ اور نہ اس کے خیر سے محبت کر۔ اور نہ اس کے خیر کی مغفین کہتا ہو۔ اسے خیشوں کے
 خیش۔ اسے احمق دور ہو تجھ سے یہودی یا نصرانی بچے زیادہ پیدا ہے۔ و جمل احرار ان کے ملک سے
 ایسا لوگ ظاہر ایک ہوگا۔ تجھ سے زیادہ مجید ہوگا۔ میرے نزدیک وہ تجھ سے پایا ہے۔ اے اللہ
 بندہ دیکھ۔ دائمی زندگانی کی طرف تو ایسے مددگار کی طرف جو کسی بنجید نہیں ہوتا۔ ایسے مددگار
 کی طرف جو کسی بندہ ہوگا۔ ایسے سایہ کی طرف جو کسی دور نہ ہوگا۔ یہاں کی طرف جو کسی ناقص نہ ہوگا۔
 لا اِلهَ اِلَّا اَللّٰهُ (اسکی مراد نہیں چلنا کہ اللہ) اسے شہادت اور لذات کے پرورش

کرنا ہے۔ اسے ہر گھڑت - خیر خیر سے بعید ہے۔ ہماری سچی ارادت کی آگ سے جل جہاں ہر دم و سدا
 پہنچا کر چاہے اور تیرے درمیان بد و بہنیں وہے گا۔ تو اسے پہنچا دیکھا جی طرح وہ میں دیکھتا ہوں
 اقصیٰ مقصود میں پہنچا ہے۔ اسے ولایت کر دے وحی فکر۔ اس لئے کہ وہ علم ہے جو زندہ کر دے تیری سرسبز وحی
 نہ کر رہا ہو کہ ولایت غفل میں نہ احوال باطن بنا دے اور اس کی حالت دلی اتصال ہے۔ اس کی جابان امان
 ہیں اس کی حقیقت کی کوئی قہر نہیں۔ کسی فرد کی طعن جبکہ دامن کو پکڑے اور ان سے لقمہ نہ ملے تاکہ
 وہ تجھے اپنے کپڑے پہنے اور صفائی میں کپڑا ہونے پر قادر بنائیں حتیٰ کہ جب تو اس پر دھوا و مت کو
 تو شاید کہ وہ چھوڑ دے اور اپنے کلمات کا کوئی پٹا ہوا کپڑا تجھ پر بیٹا اور تجھے اپنے بعض حالات
 کی اطلاع دے۔ تیرا دل بت اور تیرا مقام عہد ہو گا۔ حتیٰ کہ جب تو اپنے دل کی طرف خدائی اناوار کو آنے
 چھوڑ دیکھ اپنی نگاہیں بند کرے۔ اور فروتنی اختیار کرے کہ آگ کا سپید ظاہر کرے۔ خدائی نور جو جب اکٹھے
 حالات اور مقامات کو مختلف ہو کر اس کے دلون پر پڑتا ہے۔ ان کو ظاہر کو بدلتا ہے تاکہ اس کے باطن بدل جائیں
 اور وہ مرید جو ان کو اسرار و طلسم ہے اندھا بہر است ہونیکا محتاج ہے حتیٰ کہ جب اس کو نزدیک اس کی شرافت
 ظاہر ہو اور اس کو ایک کو قیام کرے۔ اس کے پسید کو چاہے شاید کہ وہ اس کو دل کو اپنا کوئی کپڑا بیٹا ہے۔ اوند سے
 اپلو ظاہر کے ساتھ ملا کر۔ اور اس کا دل ایسا ہو جیسا کہ پوشش ابن نون کا حضرت سری کے ساتھ تھا (ان
 دونوں پر خدائی رحمت ہون) اس کے جوتیرے ملک میں نہیں وہ تیری ملک سے خارج ہے۔ دو دو جہاں
 سے خالی نہیں کہ تیرا ہو کا یا تیرے غیر کا اس کا مطلب یہ ہے کہ تیرا مقصود ہو گا یا تیرے غیر کا۔ پس اگر تیرا ہو گا تو
 تیرے پاس آج ایسا جیسا کہ سو یا سو ہو گا۔ یہ وہ شقنہ اوٹھنا ہے جس میں تیرا دین کیونکہ ناقص ہوتا ہے اگر تو
 علم کے نشہ اور جان میں اور حضرت اور آئینہ میں فکر کرنے والوں کی صحبت میں پہنچی کوئے تو تجھ پر سبب اور
 ارباب کا ایک کرنا خلق کیسے گل کر کے جوڑنا سہل ہو جائیگا۔ اخلاص سے بددیاریا ہے لیکن اگر وہ
 خلق کو چھوڑنا چھوڑ دے تاکہ اخلاص پر قیام چھوڑا سکے لیکن امید نہ کر کہ کبھی قیام ہے۔ جب تک تو
 مرید ہے تو تجھے اس علم کا لام پکڑا کر دے۔ شاید کہ تیرا عمل قیام ہو گا۔ تیرے دل اور تیرے
 باطن اور تیرے کو اتصال میں لا دے۔ تجھے علم کر کے اور ہی کرے۔ آؤ خدا ہو کر ایک تجھے چاہتا ہے

لیکن نقیب جو کہ تجھ سے روکتی ہیں۔ اللہ عزوجل کے احکام تجھ پر ہیں پس اگر تو انہیں اپنی قدرت کے ساتھ اختیار کرے تو تو نے ظلم کیا اور اگر چہ زبرد سے تو تو نے کفر کیا دنیا سے اپنی حاجت کے موافق لے۔ نہ کیل اور نیا دلی کیلئے۔ جب تیرا اسلام تسلیم کو ثابت کو لے لو اپنا نفس اس کی قدر کے ہاتھ میں دیدیوے۔ تو وہ تیرے دلوں کو لباس پہنا لگا پہن تیرے ظاہر کو پہر باطن کو۔ اور تو ان کیوں میں کٹی دھو رہا گیا۔ پیروہ تجھے زندہ کو لے گا۔ پہر تجھ سے بری باتیں اور کہہ دین کا لہ لگا۔ ولی جو وقت خلق کو دیکھتا ہے ہر جا ہے اور جب خدا کو دیکھتا ہے زندہ ہوتا ہے۔ جب خلق کو دیکھتا ہے پیغمبر اور ذلیل اور غلہ ہوتا ہے۔ اسکو عادت نکل جاتی ہے۔ پس جب حق کو دیکھتا ہے زندہ ہوتا ہے اور خوشی میں آتا اور بلند ہوتا ہے۔ وہ خلق اور اپنے نفس اور جو دیکھتا ہے حق کے ساتھ زندہ اور خلق سے مراد ہے سچے مریدوں کے فرائض میں۔ جو وقت انکے پاس کوئی مرید آتا ہے اسے سحر (منا دنیا) کا حکم کرتے ہیں خلق اپنے نفس کے محو کرنے پہر وینا اور آخرت کے محو کرنے کا۔ پس جب یہ کامل ہو جائے تو خدا کا غلبہ (بلانے والا) اسے مبلوہ جاتا ہے بلانا ہے۔ جب تو اس مقام تک نہ تھے کرتے کا ارادہ کرے تو حرام اور شرب کہ چھوڑ دے حتیٰ کہ جب اسکو پورا کرے تو حلال مشرک کو ترک کر۔ پہر حاجت کو ترک کر۔ پہر حلال مطلق کو لازم پکڑ۔ جو علم اور حکم اکہشا سو نا ظاہر اور باطن کا اکہشا ہوتا ہے۔ یہ وہ ہے جو اختیار کے ہاتھ میں نہیں آتا۔ جیسے کہ کیا باطن اور جگہوں اور دنیا کے کناروں میں بلکہ تیرے پاس اس حال میں آئیگا کہ تو اسکے انتظار اور اہتمام سے غائب ہو گا۔ غمزدہ ہو گا۔ گھر تیرے پاس آئیگا اور تو سوتا ہوا ہو گا۔ تو اپنے دل کی انگلیں کھڑیگا۔ اپنے گرد درختوں اور بنیوں کی اور لوح کو دیکھے گا اور علم تجھے اسکے تناول کرے گا نفی دیکھا۔ تیرے لئے قرب کی سلامت کا مہمان ہو گا۔ خلق سے فانی ہو۔ انکی امید اور تعریف اور خدمت اور صورت اور سعی کو تدیکہ۔ خدا کی محنت تجھے اپنائے گی پہر قرب اور شہادت کی محبت کی اور لذت مندی اور خلق سے مدد ہی۔ اور وجود سے فنا آئے گی عبادت کے بعد محو اور وجود کے بعد عدم اور بعد کے بعد قرب اور کدورت کے بعد صفائی اور قطع کے بعد وصل اور گمانی کے بعد ملاقات کو ترک کر۔ دل کی محبت غیر زبان کے سر کی محبت غیر دل کے سر کی محبت غیر وجود کے ہے حُضْرُ اللّٰہِ اَلْوَلّٰیۃُ لِلّٰہِ اَحَقُّ (اسجگہ لایم اللہ ہی کے لئے ہے۔ جب جانتا ہے اسکوئی کی طرف پہنچنا

اور اس سے بند و کئی اصلاح کرتا ہے۔ اور اس کے نزدیک بکرتا ہے۔ اسے باطل۔ اسے ہوس اسباب کو قطع کر۔ اور
 مہلک کو چھوڑ تحقیق تو لگایا۔ جو تو نے چھوڑا وہ تیرا استقبال کر گیا۔ اب تک طبق پر ہر قسم کا طعان ہے۔ حبیب جو بیک گھر
 قرب کے گھر میں ہے۔ ایک شخص آپ سے ایک مسئلہ پوچھنے کے لئے آیا۔ آپ نے اسے فرمایا۔ خاموش رہیں یہ کچھ
 ہوں کہ تیرا سوال طبع اور فہم کے ساتھ ہے۔ میرے ساتھ خطے میں نہ پڑ۔ میں جلا دہوں۔ میں لڑا کا ہوا۔ فحشہ و حکم
 اللہ فسقہ (اور ائمہ تمکو اپنی ذات سے ڈراتا ہے) لیکن اسے عامی تو۔ پس خدا تجھے اپنے عذاب سے
 ڈراتا ہے۔ اور اسے خاص تو۔ تجھے اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔ اور اسے خاص الخاص تو۔ تجھے اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔ اور
 اپنی نعمات (نعمت) سے۔ اسے عامی تجھے اس لئے ڈراتا ہے کہ تیرے کان اور نگاہیں اور قوتیں اور مال اور
 اہل کر لیں۔ یہ تجھے آخرت کی طرف نقل کرے۔ یہ تو موانعہ کیا جاوے۔ اور اسے خاص الخاص
 تجھے اپنے سے ڈراتا ہے۔ پس درجہ بدرجہ خوف کے قدم پر کھڑا رہ۔ غفلت مگر خدا تیرے سر سے پوشیدہ
 راز بیان کر گیا۔ اسے کہیگا اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ لَا تُخَفُّ وَلَا تُخْذَرُ (تحقیق میں خدا ہوں نہ خوف کر اور
 نہ ڈر) جب یہ کامل ہو جاوے۔ تو یہ جہ جہ خوف کی طرف بڑھیگا۔ تجھے رو کے گا۔ جس وقت تیرا
 امن خوف سے کم ہو گا اسے صاف کر گیا۔ جب اہل کی محنت کامل ہو جائے تو آسمانوں اور زمینوں کا ملک
 اسے فر زمین دیکھتا۔ یہ حالت ظاہری لباس اور آرزو کرنے اور تحلف کے ساتھ حاصل نہیں ہوتی یہ اس
 قابلیت کے ساتھ حاصل ہوتی ہے جو آسمان کی طرف سے آتی ہے۔ فعل تجھ ترقی دے گا۔ اگر ذہن تیرے دلیں
 تمام تجھے پادشہ تیری مجلس والوں پر رحمت نازل ہوگی۔ مہامات (فکر کرنا) ایسے خدا کو شستن کے
 ساتھ فکر کرنا۔ اور زوائد (ترقیات) کے ایک معنی ہیں۔ ایک راہ حکیم کی طرف آیا۔ اس کے سامنے چھو گیا
 عرض کی کہ جنبت میں جگہ پاتا ہوں اس کے سوا کچھ نہیں طلب کرتا۔ حکیم نے اسکو جواب دیا۔ کاشخ
 کہ تو دنیا سے استعد پر قناعت کرتا۔ جبکہ تو نے آخرت پر قناعت کی۔ چو کہ موت حق ہے اور
 اس کا آنا ضروری ہے اس لئے تو ابھی جاہلیت کیلئے غفلت (سیل جہل رکھنا) نہیں نہ خطا ہے نہ منع
 نہ امید نہ دعا و تیرا تو نہ دستی پیدا کرنا سکھ ہے۔ سکوت ہے۔ فتنے کے کینچے اور ہر دفع کرنے میں
 یہ کچھ کچھ نہایت کام نہیں کرتی۔ یہ چوبہ دو چار کا تو نیچے جا لیکہ تو مبت ہو گا۔ گویا بنا دیکھا

جب درحکمت لہذا خود سے مرعای تو ایسے کام کو چھوڑ دے اور حق ہوگی۔ کیونکہ میت حق اور مدق کو سوائے
 ارکان جنسین یعنی۔ عین اچھی طرف ایک صوفی آدمی کا خط لکھا جو کہ یہ لکھتا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ باطل ہے صوفی
 خلقی و صوفی ہوتا ہے اگر کو دیکھنا نہیں۔ صوفی طلب کیا جاتا ہے خود طلب نہیں کرتا ہے ایک آدمی نے سوال کیا
 جب تہہ پڑے گا تو اے بڑا کافر نہ جانیں تو کیا کرے۔ آپ نے فرمایا غافل و غافلہ کرتے ہوئے بیٹھے جیسے
 حتی کہ خدا کے ہاتھ میں اس مکان کی خداد کے بوجھ تہہ پڑا تو یہ لکھنے بجائے اور غایت کرے جب عہد سے
 چالی گم ہو جا تو دروازہ پر سجدہ۔ دم لینے پر۔ تو خلق کا بندہ ہے۔ جب وہ تیری طرف برہین تو فرما ہوتا ہے
 اور جب پہلے برہین تو لا فرماتا ہے۔ تو ہلاک ہو رہا ہے۔ تو مشرک ہے تیرا دل توحید سے خالی ہے۔ تو خلق کا
 بندہ ہے تو خیرات سے خالی ہے تو شلو سے باہر ہے تو طمان اور دریدوں اور مجربوں اور صاحبین میں شمار نہیں
 کیا جاتا۔ اگر مجھے اس جہان برہنی تو میں تم میں سے ہر ایک کے مدوانہ پڑتا اور اس کے مینافٹ طلب کرتا اور
 اسے گوشائی کرتا اور مذہب بناتا اور ادب دیتا۔ اسے تعجب پس طرح کی محبت پر جیب وہ اپنی طرف دیکھنے والے
 اور اس میں پیٹھ دے کر اپنی طرف چلاتی ہے (تجربہ فوسس) تو مجھ سے دینا طلب کرنا ہے حالانکہ وہ
 مشق میں ہے اور میں غریب میں ہوں۔ میں اس سے اپنا مقصود توحید کے ساتھ لیتا ہوں۔ مجھ سے آخر
 اور حق خود جل کا قرب طلب کرنا صوفی طریقہ علم کرچین کی دیویدین گری میں اور بنیادین پرانہ ہو رہی ہیں
 اسے زمین کے۔ ہندو۔ آؤ۔ جقدر گر گیا اور سکھ مضبو کرین۔ جقدر گنا اور سکھ کرین۔ کیا یہ خبر ہو گیا
 نہ ہو سکی۔ اسے سوچ اسے چلا آئے دن سب غریب نے کہا ہم غریب ہیں۔ بعض باتیں ایسی ہیں جگہ
 چھپانا حاصل ہے۔ ہم تھکے آئے تکی تمام کرین بسم اللہ۔ چہرے کرسی کے ساتھ سہارا لیا
 اور پاتا پڑا ہے جس کے نیچے رکھ لیا وہ گدین بن گئیں اور تھکے دیو کریم کیا یہ پریشہ گئے اور فرمایا تم تیرے
 ہر حال میں رہا ہے۔ تھکے اور تھکے خبر مجھ سے دور رہنا اس المال میں غلامی جو میں کر رہا ہوں
 غلامی اور تھکے اور تھکے غلام بنائے۔ تو جلدی ہو گیا۔ اس میں غریبوں کے تھکے تھکے کر کے
 ان کی کمر میں تھکے تھکے کر کے تھکے تھکے کر کے تھکے تھکے کر کے تھکے تھکے کر کے تھکے تھکے کر کے
 تھکے تھکے کر کے تھکے تھکے کر کے تھکے تھکے کر کے تھکے تھکے کر کے تھکے تھکے کر کے تھکے تھکے کر کے

جو اسکا خادم ہو۔ تم سب ہم جود ہی موجود ہے۔ اے سرور۔ اے مٹی تو مٹی ہو جائیگا۔ تیری قبر و ندھی جا بسکی۔
 مٹی سے مٹی کی طرف گہوارے کو قبر کی طرف نقل کر گیا تجھ سے کس کے مال کی کوئی خبر نہیں۔ تو خود اٹھ اٹھا
 ہے خود دیانہ ہے۔ بیدار ہو۔ غیبت اس کے کہ تجھ موت بیدار کرے۔ اپنے غم کو داخل بن۔ اور اسے پامال کر۔ اپنے
 مال کو تقسیم کر۔ تو دولت کے ساتھ غم کرنے والا ہے اِذَا جَاءَ أَجْلَهُمْ فَلَا مُتَأَخِّرُونَ سَاعَةً
 وَلَا يَسْتَفِيدُونَ (جب انکی موت آئیگی ایک ساعت کے اور پیچھے نہ ہوگی) جس چیز کا تو مالک ہے وہ تجھ پر
 ہوگی۔ جو تجھے غفلت میں ڈالے وہ تجھ پر ہے۔ جو تجھے غم میں ڈالے وہ تجھ پر ہے۔ تیرا دوست وہ ہے
 جو تجھے ڈرائے۔ اور جو تجھے دھوکہ دے۔ وہ تیرا دشمن ہے۔ آئے غم پیکر فاعلون کی غم سے بیدار کر۔
 اور ہمارے بعض کو بعض سے نفع پہنچا۔ ہمیں اپنے نفس اور اپنی ذات میں مشغول رکھنا کہ ہمارے نفس سحر
 جائیں۔ اور تو انکو جاری طرف ہدایت دے اور تمام میں مشغول رکھ۔ وہ سرگرم و غم کی شرط یہ ہے کہ خود
 مومن ہو۔ انسان کیلئے خلق کو حق کی طرف بلانا سب نہیں۔ مگر بعد اسکے کہ خود اسکی طرف متوجہ ہو
 خشک قلوب ہیں۔ اسکی خیانت کو نیلے کیلئے دیا ہے۔ جس نے اپنے نفس اور اپنے رب اور اپنی نبی کی خیانت
 کی کہ وہ اور دن کو امر کرتا ہے۔ اور خود تمیل نہیں کرتا اور نہ کوشش کرتا ہے اور خود باز نہیں آتا۔ اور کہتا ہے
 اور خود امیر سل نہیں کرتا یا مذہبون کے مع کرنے اور مہجور کے کرانے اور چہرے کو زرد کر لیا کوئی اعتبار نہیں
 ایمان بیان ہے۔ اس قوم کی طرف اشارہ کیا جو اسلوار کے گرد تھے۔ انکی صفت یہ ہے۔ اہل اللہ میں سے
 ہر ایک کے دلیر کو توال ہے۔ وہ نفس اور طبع اور ہوا اور خدائی رہت کے لوٹن سلاٹے ہیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا اَنْتَ اَوْ اَمَّا تَقْرُنْ شَفَاھُھُمْ بِالْمَقَارِئِغِ۔ فَقُلْتُ۔ مَنْ هُمْ۔ قَالَ۔
 عَمَّاؤُا مُعْتَلَفٌ (یہ چند فریسیہ ہیں جنکے لب فینچین سے کاٹے جاتے تھے۔ پس میں نے پوچھا یہ کن ہیں
 جواب ملا تیری امت کے علماء) اے خدا۔ کیا اصلاح کر۔ اے خدا ہکو نیکو کار بنا اور ہماری اصلاح کر۔
 ہماری حاجتوں کو رفع و تکفل ہو۔ ہمیں اپنی طرف متوجہ کر۔ استاد واری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔ فرمایا اَنْتَ
 اور اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے تاکہ ہم میں ویران کبر اور تیرے ہلال اور تیری اولاد سے اپنی خدا کی طرف متوجہ
 اور اللہ کی طرف اور عمل کی طرف جلدی کر۔ قریب ہر کہ خود خدا کی درگاہ میں حاضر ہوگا۔ وہ تجھے تیرے اعمال کی بابت

بلکہ سب کو توحید کی تلوار سے کاٹنے کے بعد اس مقام کو چیلانہ کمپڑا ہے میرے نزدیک تمہاری تعریف اور خدمت اور تمہارا بڑھنا اور پیٹھ دینا سادہ ہے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو عرصہ تک مہری خدمت کرتے ہیں۔ پھر انکی خدمت تعریف سے بدل جاتی ہے۔ یہ دونوں اللہ کی طرف سے ہیں نہ انکی طرف سے۔ میرا تمہاری طرف بڑھنا اللہ کے لئے ہے۔ اور تم سے لینا بھی اللہ کے لئے۔ مجھے تمہارے اس قدر رحمت اور شفقت ہے کہ اگر ممکن ہو گا تو میں تم میں سے ہر ایک کے ساتھ قبر میں داخل ہوں۔ اور اسکی طرف سے منکر اور نکیر کو جواب دوں۔ جب اللہ اپنے بندوں میں سے کیسے کے ساتھ صحبت کرتا ہے تو اسکے دل میں اپنا شوق اور وجد ڈالتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اللہ علیہ نے جب اسکی طرف سے عجیب کلامی توسل و دعا سنا رکی۔ انکے دل کی طرف قرب کے دروازے کھول دیتا ہے۔ انکو غلطی کیساتھ سو اسے پانچوں غاروں اور اساتذہ بزرگ پر لقب کے اکٹھا نہیں کرنا۔ انکی صورتیں انسانوں جیسے ہیں۔ اور انکے دل قدر کے ساتھ اور انکے اسرار خدا کے ساتھ۔ تیرا یہ حال ہے کہ تیری عبادت میں تیرے چہرے اور کپڑے اور طہار میں ہیں۔ اور خلوت میں زندہ بن اور باطن میں کفر۔ تیرا دل غریق اور غور اور غلی پر غرق ہے۔ تجھے پاک نہیں کر گیا مگر تلوار۔ مگر یہ کہ تو توبہ کرے۔ شرع نے ہم کو خاموشی اور پوشیدہ کرنے اور پردہ ڈالنے کا حکم دیا ہے۔ ہمیں تو میں تیرے پڑنے کا اشارہ کرتا اور تجھے حق سے پکڑ کر نکال دیتا۔ ہمارے کلام تمہارے ظاہر میں اثر کرتی ہے۔ اور ہمارے دل تمہارے باطن میں۔ جو شخص مجھے ہمت دے اور جھلاے خدا واسکو جھلائیگا۔ اللہ اسکے اور اسکے عیال اور مال اور شہر میں عداوتی دالے مگر یہ کہ توبہ کرے۔ کوی غار نہیں آتی مگر کہ میں ارادہ کرتا ہوں۔ کسی ایسی کو خلیفہ پکڑھن۔ جو لوگوں کے نماز پڑھاوے۔ حتی کہ جب نماز کا وقت آئے تو غار کی طرف لوٹا یا جاتا ہوں۔ اور یہی حال ہر ایک مجلس کیوت ہے۔ اے خدا! اَلْحَمْدُ لَکَ اِلٰہَکَ لَنَا یٰہ (ہم پر وہ نہ ڈال جسکی ہمیں طاقت نہیں) ان لوگوں کے ساتھ جو خوش ہوتے ہیں خوش ہوں۔ بلکہ انکے ساتھ جو غم کرتے ہیں غم کر۔ انکے ساتھ جو ہنستے ہیں نہ ہنس سکے انکے ساتھ جو روتے ہیں رو۔ بلند ہمتوں کے ساتھ چلو۔ اپنے مقصودات کے اسکے دروازے پر کھادو۔ اسکے قرب کی ہلیر پر تجھ میں مقل نہیں۔ دنیا سے اس میں جودہ پیدا کرتی ہے اور اس کر۔ اور اگر تو عیال میں گرفتار ہو جائے تو اس میں سے انکے لئے لے۔ نہ اپنے لئے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم صدقے لیتے اور انکو فیرون اور مسکینوں اور

مجاہدین پر ہم کر دیتے۔ پہرے اپنے اردو اتجاہطرات اہل المؤمنین کے گھر دن میں تشریف لاتے اور فرماتے کہ کیا
 کوئی خیر ہے کوئی خیر لائی ہے۔ اگر جواب میں عرض کیا جائے کہ نہیں تو آپ فرماتے اِنِّیْ اِذَا صَاحَمْتُ رَجُلًا مِنْكُمْ وَرَدَّہُ دَارَہٗ
 ہوں) اسکے گھر پہنچے اس امر کی تعلیم کرتے (کہ خدا نے) مجھ سے روزہ کا ارادہ کیا ہے۔ اس سبب سے خدا
 کے دوست کا حال ہے۔ کہی اس نے گھر کی جہت پر چڑھنے کا ارادہ رکھا ہے۔ تاکہ سخت گیری کے۔ کہ خواب
 کرے بیٹری پر دروازہ کو دیکھتا ہے۔ جان لیتا ہے کہ اس سے گھر میں خواب کر نیگا ارادہ رکھتا ہے۔ چہ بہ
 گھر کے دروازہ کو کھلا دیکھتا ہے تو جان لیتا ہے کہ اب صبح اور چٹل کی طرف نکلا ارادہ ہے۔ پس نکلتا ہے۔ یہ
 نبوت ہے خلق میں اسکے آثار باقی ہیں۔ اسکے فائدے اور اسکی حقیقت اولیاء اللہ کے دونوں میں ہے۔
 نبوت طعام اور شراب ہی نبیوں کا پس نبیوں کا خوردہ باقی ہے۔ آئے حرام اور سود کھانے والو پر یہ
 پس چلے جاؤ۔ میں تعاضی نہیں ہوں۔ میں توحید اور اخلاص کی تربیت کرنے والا ہوں۔ میں تمہاری کثرت کو
 کیا کروں۔ تم میں کوئی خاندان نہیں۔ تمہارے اعمال تمہارے چہرہ میں مذاکرہ ہے ہیں۔ بیک ہو یا جاتے
 بہتر ہے۔ اس انتظار پر کہ شاید وہ تمہارے چہرہ میں گٹ جائیں شاید وہ تمہاری خلوتوں میں بدل جائیں
 تمہارے چہرہ میں سیاہی دور ہو جا۔ اہل شہر میں سے ایک آدمی حج سے واپس آیا۔ اور میرے پاس آیا
 میں نے اس سے کہا کہ اللہ عزوجل کی طرف رجوع لا (توبہ کر) اس نے جواب دیا۔ میں حج میں تھا
 میں نے اسے کہا مجھے معلوم ہے۔ لیکن اسکے بعد زنا و فحش و فجور ہے۔ مگر اسے توبہ نہ کی۔ پس جب وہ بتایا
 اس پر حجازہ پڑنے کے وقت دیکھا کہ گویا وہ تابوت سے نکلا اور میرے دامن کو پکڑا میں نے اس سے کہا میں نے
 تجھے اسی سے ڈرایا تھا۔ تمہارے دعویٰ میں کس قدر جبروت اور بیتان ہے۔ تیرا کوئی شیخ ہے اور ضرور گنا
 اسکے لئے عرض کرتا کہ وہ تجھے بہاری کتاب دے جس سے تو عبادت اور خیر سکھ کر رہ جاے۔ پس وہ میرے وقت
 پڑی جا۔ قرآن کے نزدیک میں اس پر تمہاری شفاعت کر سکتی امید رکھتا ہوں اس نے کہیں سے توبہ نہ توحید
 شکر کر نیو والا۔ آج اسکو چھوڑ دو دروازہ کھلا ہے۔ اسکو بند کر۔ میں نے مکر فراموش کیا تم سے تو مجھ سے نہ تمہاری
 کوئی عزت ہے ایک شخص آپکی مجلس میں حج آئنا اور کہا یا اللہ (اے خدا) آپ نے فرمایا۔ خدا آپ سے راضی ہے
 اسکی بات سوال کیا جائیگا۔ اس پر تجھے جواب کیا جائیگا۔ تو نے کیونکر کیا آیا یا اور نفاق سے یا اخلاص سے یا شرک سے

یہ دن منہ پر رکھ دینا ہے۔ جو چاہا جائے اور جو چاہے بیٹے۔ پہر آنے چنچ ماری اور آپ کی طرف بہت لوگ
توبہ کرتے ہوئے چنچین مارتے ہوئے روتے ہوئے اونٹنہ کھڑے ہوئے۔ ناگاہ ایک چڑیا آئی اور آپ کے سر پر چھیدی لپٹے
ایسا سراو سکے لئے جھکا دیا اور کچھ دیر اسید طرح ہٹے رہے۔ وہ آپ کے سر پر چھیدی اور لوگ کسی کے زینوں پر
حالانکہ آپ کے گرد چنچا تھا وہ نہ اور تھی تھی جی کہ آپ کے اصحاب میں سے اس کی طرف ایک نے ہاتھ لبا کیا۔ پس اونٹنی پر
آپ نے دعا کی اور لوگ روتے اور دعا اور توبہ میں مرق ہو گئے کہ آپ اور ترائے اور ایسے حال میں سجد جامع مندی
کی طرف نکلے اور بہت لوگ روتے چلاتے و جد کرتے ہوئے کھڑے پہاڑتے ہوئے آپ کے پیچھے ہوئے پہر آپ نے
(ہذا آپ سے راضی ہو فرمایا۔ یہ آخری زمانہ ہے۔ اے خدام اسکے شر سے تیرے ساتھ نہا لیتے ہیں۔ کوئی
شے ظاہر ہوتی ہے میں اس سے بہاگ جانے کی تمنا کرتا ہوں۔ لیکن قضا اور قدر موافقت کرتی ہیں۔ دنیا تیرے
دین کو نیلجی ہے۔ اپنی آبرو کی حفاظت کر۔ کب کر تاکہ تجھے جحیت حاصل ہو۔ یہ اللہ سے لینے کا دروازہ ہے۔
اسکے ساتھ ملنے سے بے نیاز ہو۔ سبب سبب کو ظاہر باطن کو خطاب کرتا ہے (مذق میں) شفقت اٹھانی سے غفلت
ہو چکی کی گئی نئی چیز کا شروع ہے۔ اسے کہا جائیگا جاوے ساتھ کھڑا ہو۔ ہم سبب کے پاس آئیں مددگار
کے پاس۔ اصل کے پاس۔ قضا و قدر کے دروازہ کو کھٹکھٹائیں۔ علم کے دروازہ پر نہیں۔ وادی فضل کے
سر پر۔ جاری نہر پر چلیں۔ اسکے اصل کی طرف آئیں۔ جی کہ جب نہر کے منبع کے پاس آئیں۔ پانی کو دیکھیں
کہ فضل کے پہاڑ کی جڑ سے نکلتا ہے۔ وہاں میٹھ جائیں۔ اور نیچے لگائیں۔ کفایت اور رعایت آئی۔ ہدایت
آئی۔ معرفت آئی۔ علوم آئیں۔ ہمارے لئے مختلف دروازے ہیں۔ اسکے ساتھ ہم اس پر داخل ہوتے ہیں۔ تو دروب
ہو۔ ابراہیم خاں منہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ میں کئی روز نخل میں رہا اور اس میں کسی کو نہ دیکھا۔ چلتے چلتے
ایک مکان کے پاس پہنچا جس سے مجھے وحشت نے گھیر لیا۔ ناگاہ میں نے ایک جوان کو وہاں دیکھا
میں اس سے تعجب ہوا۔ اور اس سے پوچھا تو کہاں سے آیا ہے۔ اوس نے جواب دیا (ھو وہ) مجھ سے
اس سے پوچھا کہاں تک (یعنی کہاں تک کا ارادہ ہے) پھر اس نے جواب دیا (ھو وہ) پس میں نے اوس سے
کہا۔ اگر تو چاہے تو اپنا فضل اوس کے لئے خدا کر۔ پھر اس نے ایک سخت پیچ ماری اور گر پڑا پس میں نے اس کی
طرف بڑا۔ ناگاہ وہ مردہ تھا۔ پس میں اس سے غائب ہوا۔ تاکہ اوس کے لئے نکر جمع کروں اور انہیں

اسکے جسم کو پوشیدہ کر دینا مگر جب میں اس کی طرف آیا تو اسے پایا یا گا ایک غیبی آواز کر نیوالے نے آواز کی تھی
 ابراہیم یہ وہ ہے جسکو ملک الموت نے طلب کیا اور نہ پایا۔ جسکو جنت نے طلب کیا اور نہ پایا جسے آگ نے بلایا اور نہ پایا۔
 پوچھا پھر وہ کہاں ہے غیبی آواز کرنے والے نے کہا فی جَنَّتِ وَ لَنَمِیْنِ فِی مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِیْکِ
 مُقْتَدِرٍ (مفتوحین اور نہ ہون میں صدق کی جگہ میں طاقت والے پارشاہ کے پاس) اسے لایا جی۔ موت
 نہ کر کہوں میں اس کے دروازوں سے داخل ہو۔ ان فانی شیخوں کے دروازوں سے جو اللہ عزوجل کے دروازے پر پہنچا
 فنا ہو۔ وہ جہاں منسل ہو گئے۔ قرب کے گہر کے جلیں ہو گئے۔ پارشاہ کے مہمان بن گئے۔ صبح کے وقت نہا کر کھانے
 دئے جاتے ہیں اور شام کو بوقت اور۔ اور انکو طرح طرح کی طاعتیں عطا کی جاتی ہیں اور وہ انہیں اپنی اس مسرت
 سیر کرتا ہے۔ اپنی زمینوں اور آسمانوں کا۔ اپنے اسرار اور معرفت کا۔ تو ایسی دیوار کے پیچھے ہے
 ایک فرسنگ ہی اور تیرس پاس سہی ہے تو کیونکر سوراخ نکال سکیگا۔ اولیاء جب اس دیوار تک پہنچتے ہیں تو انہیں
 ایک ہزار دروازہ کھولا جاتا ہے۔ انہیں سے ہر ایک اندر داخل ہونیکے لئے انہیں بلاتا ہے نعمت کو لے رہے ہیں
 بھاگ۔ وہ بھیجے ایسا باندہ بنائے۔ اسکو بھی اور انکو بھی جہنم وہ مقید کرتی ہے چھوڑ۔ نعمت کا
 عہد کر آیا و نعمت ہی یا عذاب یا رحمت۔ اسکے ظاہر سے دہوکہ نہ کہا۔ اس میں نعمت دینے والیکو۔
 دامن و بایں نہ دیکھتے اپنی انگلیں ہم کی طرف سے نہ پھیر۔ دنیا کے ہاتھ سے نہ کہا شاید کہ زہر
 جب وہ تیرے پاس کیا ہالا سے تو اپنے دو وزیروں قرآن اور حدیث کی طرف نظر کر۔ انکا مشورہ۔
 فتویٰ میں تو توقف کر۔ جلد باز نہ ہو۔ غرہ نہ ہو۔ اپنے نفس سے فتویٰ طلب کر۔ اگرچہ تجھے فتویٰ دینے
 دین مگر نفس جب اسکا انکار کرے اور مخالفت کرے تو دل سے طجائیگا۔ دونوں ایک شے ہو جائیں گی۔
 خطاب کیا جائیگا اور پکارا جائیگا۔ یَا اَیُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (اے نفس مطمئنہ) اسکے پاس
 راز ہو جائیگا اور دل سرکارا رہے۔ اور رحق عزوجل کا راز۔ پرہیزگاری کا حق ادا کر پیر کیا۔
 مگر فتویٰ کا حق ادا کر۔ پیر کیا اور پرواہ نہ کر۔ اور آپ نے خدا آپ سے راضی ہو فرمایا۔ ہم
 ارادہ کرنے والے۔ تیرا قصد کرنے والے۔ تجھے چاہنے والے تجھے طلب کر نیوالے۔ تجھے محبت کر نیوالے
 تجھے طلب کر نیوالے ہیں۔ ہماری اولاد اور ہماری اہل اور ملک پر توجہ کر۔ ہمیں بے درد نہ چھوڑ۔ اور

جود دنیا کو دین پر مدد لینے کیلئے طلب کرتا ہے اور اسکو جو آخرت کو تیری ذات کیلئے طلب کرتا ہے۔ اور جو شخص آخرت کو دیکھ کر سے طلب کرتا ہے۔ اسے رزقِ حق دے۔ اور نہ اسکو جو دنیا کو دنیا کیلئے طلب کرتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں تجھے عجباً بین کاش۔ تم میں سے کوئی فلاں عجباً ہوتا۔ ہم کل اسکے دامن کو پکڑتے۔ جب کوئی نیک آدمی میرا پس آتا ہے تو میں اسے کتابوں۔ اگر کل قیامت کو تجھے کوئی درجہ ملا تو ہمیں اپنے ساتھ لےجو۔ اور اپنی دعوت میں ہمیکہ ہی شریک بناؤ۔ اور اگر تمکو کچھ ملا تو اس میں سے ہم تمکو بھی دینگے۔ میرے کلام پر غلوں کیساتھ ایسی کسی راوی طرح کیساتھ عمل کرو جو یقیناً تم نجات پائے۔ پس اگر یہ صحیح کلمات ہیں ہی کامیاب ہوا اور تم ہی۔ اور اگر نہیں اسکے مطالب ہوا تو تم نجات پائے اور میں خسار میں ہوں بڑا۔ مخلوق میں میں غرشتہ۔ اور شیطان اور انسان۔ فرشتے یا انجلی خبری خبر ہے اور شیطان عام شر۔ اور انسان ملا جلا۔ خیر اور شر سے مرکب ہے۔ اگر اس میں خیر غالب آئی تو فرشتہ شگاہا۔ اور اگر شر غالب ہوا شیطانوں سے ملا۔ اسے قوم۔ اسلام دوتا۔ اور فرما دیکر رکاہ ان ملاحرون۔ ان فاسقون۔ ان بدعتوں اور کمراموں۔ ان ظالموں۔ ان مکر کا لباس پہنے والوں۔ ان جوئے مدھون کے سبب پیٹ رہا ہے۔ انکی طرف جو تجھے پہلے گذر چکے اور انکی طرف جو تیرے ساتھ تھے بجائیکہ با اختیار کہاتے تھے تھے۔ نظر کر کہ گویا لود بالکل نہیں تھے۔ تیرا دل کس قدر سخت ہے گستاخوں کی بجائے نکاحین۔ زراعت میں۔ جو پاؤں میں۔ اور پرہ دروغی میں خیر خواہی کرتا ہے۔ اور اسکے دیکھتے ہی تم ملاتا ہے حالانکہ وہ صرف اسکو رانکے وقت ایک لغتہ یاد و لغتہ یا تھوڑا کہانا دیتا ہے اور تو اس کی تعین کہاتا ہے۔ اور اسنے میرا ہوتا ہے۔ مگر اسنے اسکا مطلوب اور نہیں کرتا۔ اسکا حق پورا نہیں کرتا۔ اسکے امر کو رد کرتا ہے۔ اسکی حدود کی حفاظت نہیں کرتا۔ اسے غلام فقر اور صبر اور سلامتی کے ساتھ کسیکو برابر نہ جان۔ اپنے فقر میں خدا کے ساتھ غافل کر۔ اسنے کہ غنی گمراہ ہوتا اور اپنے رب کو فریبوش کر دیتا ہے۔ اسنے دنیا کی حیات کو اختیار کیا ہے۔ ہوا اور نفس اور طبع کو الہی احکام پر فضیلت دے۔ بیروزہ رہنے کو روزہ کہنے پر۔ حرام کو حلال پر۔ غفلت کو بیداری پر۔ گناہ کو توبہ پر ترجیح دے۔

تجھ پر افسوس۔ تیری برائیوں کا بہرہ۔ شرم کر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا۔
لَا تَمْنَعُ بَرَّجُلٍ خَيْرٍ مِنْ أَنْ تَأْتِيَهُ دَوْلَانِ بَلَّيْتَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَخْتَرُ تَوَقَّيَا ذَا

خَيْرَتُهُ مَقْتًا وَمَقْتًا عَمَلًا انسان کے حالات کا سننا اسکے پاس جائز ہے اچھا ہے۔ اور اسکے پاس ملنا اسکو آزمانے سے اچھا ہے۔ کیونکہ جب تو اسے آزمایگا اور سکوبرجائے گا اور اسکے عمل سے کراہت کرے گا۔ یہ جاننا موثر ہے۔ لگوں کی کثرت و بال کا باعث ہے۔ وہ ظاہر و باطن کے جاہل ہیں۔
 ویرانہ پر فعل کی طرح ہیں۔ خشک بوسیدہ چوب میں جو جلانے کے سو اسی کام کی نہیں۔ یوں بیانیہ بادشاہ ہے اور آخرت میں ہی بادشاہ۔ اسے اسکی عبادت ادا کی۔ اور اسکی نافرمانی کو چھوڑا۔ اپنی خلوت اور جلوت میں اور سکودلعدا مانا۔ دینے سے بیزار ہوا۔ اسکو طلاق دی۔ اور اسکے پیچھے سوال کر رہی ہے۔ اے میرے بیٹے اپنی طعام اور شراب کو لے۔ وہ جواب دیتا ہے۔ میں جب تک آخرت کو دوا نہ دے۔ پر نہ پہنچوں نہیں کہا دیکھا۔
 ایسا ہونکہ وہ زمین ملا ہوا ہو۔ اے باجو کہہ تیرے پاس ہے رکھ دے۔ حتیٰ کہ آخرت کا دار و خدائے۔ جب آئیگا اور تیرے طعام کی تلاش کیگا۔ اور پسند کرے گا۔ اور سو گئے گا۔ اور سوقت میں اسکے ہاتھ سے کہا دن کا آخرت تجھے اور اسکی طرف لجا بیگی۔ اور اسکے طعام سے کہلائیگی۔ اسکے شراب سے پلائے گی اور تیرے اور اپنے درمیان سے دنیا کو روک دے گی۔ تو اسی حال میں ہو گا۔ کہ تجھے حضرت کا ہاتھ اس عزت کے ہاتھ کی تسبیح میں جو تجھ میں ہے الیکا۔ یہ میرے غیر کی طرف۔ مائل ہونا کیسا۔ کیا وہ مخلوق نہیں۔ کیا وہ مصنوع نہیں۔ تو اس گھر سے پہلے جاری طرف کیوں نہ آیا۔ تاکہ جب وہ تجھے تعلیم دیتا اور جب اس پہناتا اور تجھ سے انس کرتا اور تجھے تریاق کہلاتا اور توفیق اور برہنہ بخاری اور حفاظت کی ذرہ پہناتا۔ پھر تجھے اپنی حمایت سے دنیا کی طرف بچتا۔ تیرے لئے مسند بناتا (جس پر بیٹھ کر) تو اہل دنیا اور آخرت سے مخاطب ہوتا۔ تجھے کیا ہوا۔ تو اس سے کیا کرے گا۔ کیا یہ تجھے امیساقت کے لئے بننا زور کر سکتی ہے۔ موت آئے گی۔ کیا اسکو تجھے دفع کرے گی۔ اور اکثر دفع ایک ساعت کے بعد آجائے گی۔ خدا کے لوگوں سے تعلق رکھ۔ تم میں کے نزدیک دیوانے اور دنیا کے دریا میں ڈوبے ہوئے ہو۔ وہ بیمار و کھانا علاج کرتے ہیں۔ مگر وہ ڈوبے ہوئے کو نجات دیتے ہیں۔ اور اہل عذاب پر رحم کرتے ہیں۔ جب تو ایسے کو پہچان لے۔ تو اسکے پاس۔ وہ اور اگر نہ پہچانے تو اپنے نفس پر رو۔ قدر انکے سامنے ہنستی ہے۔ قضا پر مٹا ہوا ہر کرتے ہیں۔ اور ہاتھ سے پکڑ کر انکو بادشاہ کی طرف لجاتی ہے۔ انکے لئے دوا نہ کہلائیگی

درخواست کرتی ہے۔ انکو پادشاہ کا مقرب بناتی ہے۔ پس اسوقت وہ اللہ کی گروہ سے ہر پاسے آپ
 یہ ہوں نہیں۔ اسکی اصل کمال ہے۔ قدر کی موافقت کرو۔ اس سے نہ لڑو۔ اس سے مقابلہ نہ کرو۔ اب حق
 کو موافقت کو لازم پکڑو۔ بھیجی ابن معاذ نے فرمایا۔ ان صدیقین کے کلام جو رسولوں کے قایم
 اپنے اسرار پرانے جمل ہیں۔ اللہ کی طرف سے وحی ہے۔ انکے کلام اللہ سے اور اللہ کے ساتھ ہیں۔
 ہے۔ کسی قبرستان میں بیٹھ۔ مردوں سے پوچھ۔ تم نے کس کو پایا۔ تمہارا کیا حال ہوا۔ اور
 گہ۔ مال۔ جانی۔ فوت۔ حکمت۔ لینا۔ دینا۔ دوست اور شہوتین کہاں ہیں۔ وہ تجھے جواب دیں۔
 کہ ہم اس پر جو پیچہ چھوڑا ہے نادم ہوئے۔ اور جو آگے بھیجا اس سے خوش ہوئے۔ اسی طرح جبکہ
 کی زیارت کنوینکا ارادہ کرے گا لیکر رفیق سے خالی ہو۔ اور وہ مروتوں اور مردوں سے خالی ہو۔
 عقلمند بنو۔ تم مغرب مر جاؤ گے۔ ایک دفعہ آپ کی مجلس میں ایک جنازہ لایا گیا۔ یامین آئے۔
 آپ کے ساتھ ایک جنازہ میں شامل ہوا۔ پس آپ نے فرمایا۔ کیا تم اس مردے کو نہیں
 اس پر موت و ولد ہوئی تو اسے اوسے حیران کر دیا۔ اور بیہوش بنا دیا حتی کہ وہ اپنے رشتہ
 کسی کو نہ پہچان سکا۔ اسی طرح جب معرفت مومن کے دل پر وارد ہوتی ہے اوسے حیران
 بیہوش بنا دیتی ہے۔ حتی کہ وہ سوائے اپنے رب غرور جل کے اور کو نہیں پہچانتا۔

آپ کی وفات کا ذکر (خدا آپ سے راضی ہو)

آپ کے صاحبزادے عبدالوہاب صاحب نے اپنا پانچویں رضی اللہ عنہ سے آپ کے مرض میں طلب
 وصیت کی۔ پس آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) فرمایا۔ اللہ کے تقویٰ اور عبادت کو لازم پکڑو۔
 سے نہ ڈرو۔ اور نہ امید رکھو۔ تمام حاجتیں اللہ غرور جل کے سپرد کرو۔ اور اسی سے مانگو۔
 اللہ غرور جل کے کسی اور پر ہوسہ نہ کرو اور نہ اعتماد کرو مگر اسی پر جو وہ پاک ہے توحید کو لازم پکڑو۔
 لازم پکڑو توحید کو لازم پکڑو۔ تمام چیزوں کا مجموعہ توحید ہے۔ اور آپ نے مرض موت میں فرمایا۔ جب اللہ غرور جل
 کیا اتنے تہنیک طور سے ہو جائے تو وہ کامل اور مکمل ہے۔ میں مغرب ہوں نہ چھلکا۔ اور اپنی اولاد میں
 میرے کرد سے بہت جاؤ۔ میں ظاہر میں تمہارے ساتھ ہوں اور باطن میں تمہارے غیر کے ساتھ

۱۶۸	پیشوین مجلس	۲۶۸	چونین مجلس
۱۶۹	چشتیون مجلس	۲۷۹	چینپون مجلس
۱۷۰	سینتیون مجلس	۲۸۴	چینپون مجلس
۱۸۱	اڑتیسون مجلس	۲۹۰	ستادونین مجلس
۱۸۷	انتالیسون مجلس	۲۹۳	اتحادونین مجلس
۱۹۰	چالیسون مجلس	۲۹۱	انستون مجلس
۱۹۵	اکتالیسون مجلس	۳۰۳	ساٹونین مجلس -
۱۹۸	بالیسون مجلس	۳۱۲	اکستون مجلس
۲۰۳	تتالیسون مجلس	۳۳۱	باٹونین مجلس
۲۰۹	چالیسون مجلس	۴۴۲	ذکروفات
۲۱۳	پتالیسون مجلس		تمت
۲۱۸	چھالیسون مجلس		
۲۱۹	سینتالیسون مجلس		
۲۳۲	اڑتتالیسون مجلس		
۲۳۸	انچالیسون مجلس		
۲۴۱	پچاسون مجلس		
۲۴۵	اکاوینون مجلس		
۲۵۶	بیانونین مجلس		
۲۶۳	ترپنونین مجلس		

مختصر فہرست کتب

کتب ذیل کے علاوہ واقعہ کے پاس تمام کتب بغیر
زیر دست موجود ہیں جن حضرات کو مطلوب ہوں باوادی قیمت
طلب فرمائیں۔ محصور لکڑا ک دوسرے خریدار سے

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
دیوان مرزا بہرام	لکھ	حدیقۃ الاحباب فی احوال اصحاب	لکھ
فلاح کوئین فی فضائل حسین علیہ السلام	۲	وقار الاسلام	۲
تربیاق اعظم	۴	جنس عباسیہ	۴
باغ نسوان	۴	مرتبہ	۴
ملفوظات خواجہ عبداللہ	۱۰	تفرقہ بین الاسلام و زندقہ اردو	۱۰
مرات العارفین	۸	کتاب محبت و شوق از مولوی محمد علی صاحب	۸
شرح رباعیات جامی	۶	حقیقت روح انسانی	۶
عین المعانی فارسی	۶	شرح لواح شریف	۶
سلطان التوارخ حصہ دوم	۴	مسلم بن علیہ	۴
میباہید فہید	۴	طالب الالہ	۴
شرح جام جان نما	۴	مجموعہ فتاویٰ حنفی اردو	۴
رجحان شاطین	۴	خلاصہ احکام قتل	۴
تذکرہ علمائے سلیمان	۴	کیسائے انسان	۴
تشہید المہمانی فی توحید احادیث	۸	خلاصہ غایت الادوار	۸
کتوبات الامام ربانی	۲	قصہ عورت ڈلہ	۲
فیض لکڑہم پر لیں	۳	شفقہ سبحانی ترجمہ فتح الربانی حسین حضرت	۳
		غوث الاعظم کا دغظہ فریضہ	
		سلوک حقیقی	

ملا محمد مراد تاجرب

مقام حیدر آباد کن گیکم بازار روبرو
نقارخان
قبریم بڈہن خان۔

